تمہید

اصول و فن تعلیم پر جو سلسلہ مطبوعات میرے پیشرو نواب مسعود جنگ بہادر کے زمانۂ نظامت تعلیمات میں شروع ہوا تھا یہ کتاب بھی اس کی ایک کڑی ہے۔

چند سال قبل تک ممالک محروسہ سرکار عالی کے مدارس تعلیم المعلمین میں صرف مڈل کامیاب اساتذہ کی ٹریننگ کا انتظام تھا۔ جس میں مدارس تحتانیہ کے لئے ٹرینڈ معلمین تیار ہوتے تھے۔ اسی اعتبار سے اصول و فن تعلیم پر صرف گنتی کی چند کتابیں اردو زبان میں تھیں جن کی حیثیت محض مبادیات کی سی تھی لیکن جب حضور پرنور بندگان عالی کی علم پروری اور معارف نوازی سے جامعہ عثمانیہ کی تاسیس ہوئی اور اعلیٰ ترین تعلیم کا ذریعہ بھی اردو زبان قرار پائی تو قدرتی طور پر ایسے مدرسین کی ضرورت محسوس کی گئی جو اپنے مخصوص فن کی تربیت اردو میں پاکر اسی زبان میں ثانوی مدارس کے نصابی مضامین کی تعلیم بھی دے سکیں چنانچہ مدرسہ تعلیم المعلمین بلدہ کی تنظیم از سر نو کی گئی اور پہلے میٹرک اور رفتہ رفتہ ایف اے کامیاب اساتذہ کی ٹریننگ کا انتظام بھی ہوا اور آج کل خدا کے فضل سے وہ ایک درجۂ اول کا کلیۃ المعلمین بن گیا ہے جو

ان مقاصد کے حصول کے لئے اردو زبان میں اصول و فن تعلیم کی مستند
کتابوں کے ترجمے ناگزیر تھے چنانچہ اب میٹرک اور ایف اے کامیاب اساتذہ کے
اس فن کے ہر نصابی مضمون کے لئے ایک مستند انگریزی کتاب ترجمہ کرائی گئی ہے مترجمین
کا انتخاب زیادہ تر ٹریننگ کالج کے اساتذہ ہی میں سے کیا گیا ہے۔ اور حسب ضرورت
دوسرے ماہرین فن سے بھی مدد لی گئی ہے۔ اصطلاحات کا ترجمہ جامعہ عثمانیہ کے
سررشتہ تالیف و ترجمہ کی مدد سے ہوا ہے اور ان سب کتابوں کی طباعت کا انتظام
دفتر نظامت تعلیمات کی طرف سے کیا گیا ہے۔ غرض کہ اب زبان اردو فن تعلیم پر
بھی اعلیٰ معیار کے تراجم کا سرمایہ بن گئی ہے فی الوقت ان کتابوں کی اشاعت
صرف ممالک محروسہ سرکار عالی کی حد تک ہے۔ لیکن عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے
جب اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے دست مبارک کا روشن کیا ہوا چراغ سارے
ہندوستان میں بھی اجالا کردے گا اور اردو عام طور پر ذریعہ تعلیم ہوگی اور اس وقت
علوم و فنون کے دوسرے شعبوں کی طرح اصول و فن تعلیم پر بھی ہماری یہ کتابیں
دوسروں کے لئے دلیل راہ بنیں گی۔ آنے والے مورخین ہند ہمیں دکن کی طرف اشارہ
کریں گے اور بتائیں گے کہ اسی منبع سے عہد عثمانی میں یہ سوت پھوٹی تھی۔

میں ارباب دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ، جملہ مترجمین کتب، خصوصاً مولوی سجاد مرزا
صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج حیدرآباد دکن کا ممنون ہوں کہ سب کی مشترکہ کوششوں سے یہ کام جو
بظاہر کار دشوار تھا سر انجام ہوا فقط

فضل محمد خاں

ناظم تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی

اوّلی تعلیم اطفال

مرتبہ

لارا. ایل. پلے اسٹیڈ (پلیسٹڈ)

طبع دوم

مطبوعہ اکسفورڈ کلیرنڈن پریس

مترجمہ

مولوی ملک سردار علی پروفیسر عثمانیہ ٹریننگ کالج

حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

تمہیدی باب ص ۱۳ ــــ ۲۳

حصہ اول طفل اندرون پنج سال

باب اول ص ۲۴ ــــ ۳۷

ہم اس سے کس طرح پیش آئینگے

باب پنجم

راگ

باب ششم

کھیل

باب ہفتم

صغیر سن بچوں کے لئے دستی کام

باب ہشتم
صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۹

رنگ

مدرسہ کا ماحول۔ آلات۔

حصہ دوم۔ بڑے بچوں کا نصاب

باب اوّل
صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۹

عام خاکہ

سیرت سازی۔ جیات مدرسہ۔ معلم بحیثیت نمونہ کے۔ ادب کے نمونے۔ جذبات کو تحریک بہم پہنچانا۔ ہمیشہ ایسی باتوں کا استعمال کرو۔ جنھیں بچہ خوب پسند کرتا ہے۔ بچے کی دلچسپی کے خط پر چلو۔

باب دوم
صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۴

مادری زبان کی تعلیم

تقریری زباندانی کی تعلیم۔ اغلاط کی درستی۔

باب سوم
صفحہ ۱۵۵ تا ۱۶۶

قصے

قصہ دوسرے مضامینِ نصاب میں تیاری کی حیثیت سے۔
مجوزہ قصوں کی فہرست۔ کائناتی قصے۔ زباندانی کی تعلیم و تربیت میں قصے کا استعمال۔

باب چہارم

صہ ۱۶۷ تا ۱۹۲

نظم

اِس کا مقصد۔ کمسنوں کے مدرسے میں اس کا استعمال۔ مجوزہ نظموں کی فہرست۔ نظم پڑھانے کے طریقوں کے متعلق چند اشارات۔ پانچ سالہ بچوں اور چھ یا سات سالہ بچوں کے اسباق کے نمونے۔ طویل نظموں کے منتخبات۔ قافیہ بندی۔

باب پنجم

صہ ۱۹۳ تا ۲۰۶

تصاویر

توضیحی تصاویر۔ لطف اندوزی کے تصاویر۔ تصویری بات چیت۔ راج ہنسوں کا گھر۔ ریلے کا بچپن۔

باب ششم

صہ ۲۰۷ تا ۲۴۸

مطالعہ قدرت

مطالعہ قدرت کے ضمن میں سیر، موسم خزاں میں سیر، بچے میں جاندار ہستیوں کی محبت اور پسندیدگی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے قدرتی اشیاء سے راست لگاؤ ہونا ضروری ہے۔ مدرسے کے

پالتو جانور۔ کائناتی بات چیت۔ سالانہ روزنامچے۔ مشاہداتی اسباق
جانوروں پر اسباق۔ نمونہ کا سبق۔
(ویلنڈرائن خورد)
معمولی اشیاء پر مشاہداتی اسباق۔

باب ہفتم

اسباق کی تمہید اور پیشکشی

ایک قبل از قبل مرتب شدہ خاکے کی ضرورت ہے۔ طریقۂ پنج
اقدام۔ پودے کی حیات پر سبق۔ نظم پر سبق۔ قصہ گوئی کا سبق۔
تمہید۔ پیشکشی۔ تقابل۔ تعمیم۔ استعمال۔

باب ہشتم

اسباق کا ارتباط باہمی

غلط ارتباط۔ ادب بحیثیت مرکز کے۔ بیل اور گرتیل۔ مطالعہ
قدرت بحیثیت مرکز کے سورج مکھی۔ مشاغل بحیثیت مرکز کے۔
مطالعہ قدرت کے چار اسباق کا سلسلہ جنھیں مرکزی حیثیت
دی گئی ہے۔ ارتباط باہمی کا مقصد۔ اخلاقی تصور بحیثیت مرکز کے۔
اسباق کا خاکہ۔ تصویروں کا استعمال۔

باب نہم

ص ۳۱۱ تا ۳۴۸

خواندگی کی تدریس

بچوں کا محدود ذخیرۂ لغت۔ کس عمر میں خواندگی شروع کی جانی چاہیئے دو پیش شدہ مسائل۔ تمام طریقوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پڑھنا سیکھنے کی خواہش کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے۔ کتابوں کا استعمال بہت جلد نہ ہونا چاہیئے۔ ابتدائی خواندگی کے اسباق۔ (۱) مطالعہ قدرت اور دوسرے مشاہداتی اسباق کے ضمن میں۔ خواندگی کے اسباق جنکی اساس کھیل پر ہو۔ بچپن کی لوریاں۔ مہمل قصّے۔ بی مرغی کا قصہ۔ اصوات کی مشق اور جدید الفاظ معلوم کرنے کی تیاری۔ خواندگی کے ابتدائی اسباق دلچسپ ہونے چاہئیں۔ اسباق کا مجوزہ نصاب۔ اصوات کلام کی شناخت اور تجزیہ۔ بچوں کے سمعی ارتسامات صحیح ہونے چاہئیں۔ معین اور صحیح لب ولہجہ پر زور دیا جائے۔ آواز پر سبق۔ اصوات کا قدرتی آوازوں یا دوسری روزمرہ کے تجربہ کی جاندار ہستیوں سے مقابلہ۔ ایک جزو لفظ کے ساتھ کسی ابتدائی حرف صحیح کا جوڑ۔ خواندگی کے اسباق۔ چند سادہ قواعد الصوت پر اسباق۔ (۱) (e) معدولہ کے اضافہ سے حروف علت کی آواز لمبی ہوجاتی ہے۔ (c) کے بعد (e) آنے کی صورت میں اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ (a) اور (o) پر (w) کا اثر۔ حروف علت کی آوازیں جبکہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا حرف علت لگے۔ لمبی ہوجاتی ہیں۔ مساوی تختے (U N) پر سبق الفاظ کی تقسیم

اجزا ہیں۔ طریقہ تعلیم میں زیادہ تبدیلی اور لچک کی ضرورت ہے۔ نمونہ خواندگی۔ خاموش مطالعہ۔ ہجے۔ اصوات کلام کی ترکیب پر مدرس کے لئے اشارات۔

باب دہم

املا نویسی کی تدریس

حروف کی تحریری اشکال کا مطبوعہ اشکال سے مقابلہ۔ مطبوعہ شکل سے تحریری شکل کا ارتقا۔ آزاد بازو کی لکھائی کی مشقیں۔ مقدّ بحیثیت اکائی کے۔ املا کا خواندگی سے تعلق۔ لکھائی کا طرز۔ حروف کلاں۔ جسم کی حالت۔ بچوں کے جملے۔

باب یازدہم

عدد کی تدریس

کمسن بچوں کے عددی تصورات محدود ہوتے ہیں۔ عددی تدریس میں [illegible] کو [illegible]۔ عدد کی ترتیب سیکھنا۔ پانچ اور چھ سال کے [illegible] بچوں [illegible] عددی [illegible] اسباق۔ [illegible] جو گنتی کے اسباق میں مدد دے سکتے ہیں۔ گنتی کے کھیل۔ اعداد کے مجموعوں کی شناخت۔ گنتی کے اسباق میں اشیاء کے نام کے چھپانا۔ ایک سے لیکر دس تک اعداد کے مخصوص اسباق۔ جماعت اوّل کا مجوزہ سلیبس ایسے اعداد جن کے حل کرنے میں دس سے کام لیا جاتا ہے۔ [illegible] گنتی [illegible] بیس درجے [illegible] اعداد

نویسی۔ اوزان کے پیمانے۔ طول کے پیمانے۔ وقت کے پیمانے۔

باب دوازدہم　ص ۴۴۳ تا ۴۹۵

تعلیمی دستی مشاغل

اس کی اہمیت۔ مشاغل کا انتخاب۔ ڈرائینگ۔ دوسرے مضامین کی تدریس میں ایک طریقہ کی حیثیت سے۔ سازوسامان۔ منتقی اسباق۔ "نظر بینا" کی تربیت ہونی چاہیئے۔ چھپے ہوئے خاکوں کی نقل کرنے کے مضر اثرات۔ آزاد بازو کی ڈرائینگ۔ سازوسامان۔ چاک پکڑنے کی مشق۔ چاک اور رنگین چاک کی ڈرائینگ میں رنگ آمیزی کرنا۔ نمونوں کے لئے موزوں اشیاء۔ ماس ڈرائینگ۔ برش ڈرائینگ سازوسامان۔ رنگ بھرنا۔ کاغذی نمونہ پر رنگ کرنا۔ آبی رنگ کا کام۔ توضیحی یا تصویری ڈرائینگ۔ بچے سے توضیح کرانے کے موزوں اشیاء۔ مٹی کا کام۔ سازوسامان۔ مٹی کی حفاظت۔ پلاسٹیسین۔ ابتدائی مشقیں۔ کاغذ تراشی۔ سازوسامان۔ طریقہ مستعملہ۔ آزاد کاغذ تراشی کا مختصر نصاب۔

باب سیزدہم　ص ۴۹۶ تا ۵۱۵

راگ

بچوں پر اس کا اثر۔ راگ کے اسباق کے دوران میں جسم کی حالت۔ ضبط نفس۔ ضبط لہجہ۔ علم موسیقی کی مبادیات راگ یا موسیقی کے جملے کے ذریعے سکھلائے جانے چاہئیں۔ دوسرے راگ۔

باب چہاردہم

ص ۵۳۸ تا ۵۱۶

جسمانی تربیت

مکتبی حالات۔ مقوی شقیں۔ ناک سے سانس لینے کی مشقیں صحت کے لیے مشقیں۔ کسرتی مشق۔ مسرت بخش ہونی چاہیئے۔ تقلیدی مشقیں۔ حرکی کھیل۔ کسرتی قصے کرسس کے کھلونوں کے کھیل گہرا سانس لینے کی مشقیں۔ بآواز مشقیں۔ سادہ چال اور ناچ۔ سپاہیاں۔

ضمیمہ

ص ۵۳۹ تا ۵۶۲

مدرسہ کے مدرس کی طبی ذمہ داریاں

وبائی امراض۔ لال بخار۔ ڈفتھریا۔ چیچک۔ سعال دیکی۔ ہوتیا ستیلا۔ کنٹھ مالا۔ وبائی امراض سے متعلق حفاظتی تدابیر پھیلنے اور جلدی امراض۔ قمل الراس خارش پیروں کے ڈنگ کے نشانات۔ داد سر۔ داد جسم۔ متعدی اگزیما۔ منہ۔ ناک کان اور چشم کے امراض۔ دانت۔ تکلم۔ منہ سے سانس لینا۔ بہرہ پن۔ آنکھیں اور بصارت۔ عام امراض۔ مرض القلب۔ دق۔ یرقان۔ دردِ شکم۔ مختلف اقسام کے زخم۔ فوری علاج۔ غشی۔ احتراقات۔ گھاؤ اور رگڑیں۔ ہڈی ٹوٹنا۔ شدید سقط۔ زہرخوردنی۔ سریع التاثیر۔ تیزاب۔ کاربالک ایسڈ۔ زہریلی بیریاں۔ والدین کو مشورہ۔ منہ۔ عادات کی باقاعدگی۔ غذائیں۔ لباس۔

تمہیدی باب

معلمہ (معلم)

صغیر سن طلبہ کی معلمہ خوش طبع اور زندہ دل ہونی چاہیئے۔ اسے چھوٹے بچوں سے فطری اُنس اور [illegible] دی [illegible] کے [illegible] گا [illegible] بجانے اور تختہ سیاہ پر نقش کشی کرنے کی خاصی مہارت ہونی چاہیئے۔

معلم کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل میں اس نے خوبی تعلیم [illegible]

(۱) ادب سے واقفیت خصوصاً نظم کیونکہ شاعری کی [illegible] تعارتی [illegible] مخصوص طور پر بچوں کے لئے موزوں اور مسرت بخش ہوتی ہے۔

(۲) خصائص طفلی کا علم جو مشاہداتی علم اطفال پر مبنی ہو اور جسے آسان عضویات و نفسیات سے بھی امداد ملی ہو۔

(۳) ایسے جانوروں اور پودوں کا [illegible] جن سے بچے بخوبی واقف ہوں۔

(۴) ابتدائی تعلیمی دستی مشاغل کی صورتوں کے متعلق قدرے واقفیت تاکہ وہ اپنے زیر نگرانی کمسنوں کو اُن کی زندگی کے اس زمانۂ بے چینی

۱۔ ۵ سال سے کم عمر بچوں کی حاضری [illegible] سے متعلق مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ صفحہ ۲۲ و ۲۳ [illegible] بالک گھروں اور تحتانی جماعتوں کے مدرسین کی رسالہ تربیت کا [illegible] مجوزہ خاکہ صفحہ ۱۱ ملاحظہ ہوں۔

میں زیادہ سے زیادہ منفعت بخش طور پر مشغول بکار رکھنے کے طریقوں سے واقف ہو سکے

(۵) تاریخ التعلیم کے ابتدائی معلومات جس میں فروبل کے سوانح حیات اور اس کے تعلیماتی کام پر خاص کر زیادہ توجہ دی گئی ہو۔

اس کے فرائض بہت اہم ہیں۔ اور یہ صرف خاص جرات اور سرگرمی سے ہی پورے ہوسکتے ہیں۔ اس کا فریضہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ اپنے طلبہ کے مختلف قوائے اور قوتوں کے شگفتہ ہونے کی نگرانی ہی کرے۔ بلکہ انہیں نیکی سے محبت کرنا اور بدی سے نفرت کرنا بھی سکھائے۔ اُن میں نئی نئی خواہشات بیدار کرنا۔ نئی نئی دلچسپیوں کی نشوونما کرنا۔ ان کی اعلیٰ جبلتوں کو ابھارنا۔ اور پھر کائنات اور علم و ہنر کے عجائبات اُن کیلئے کھول کر اعلیٰ و ارفع نصب العین کے تحت ان کے ان تقاضوں کی تکمیل کرانا بھی اس کے فرائض میں داخل ہے تاکہ وہ آئندہ آنیوالی مسرتوں اور قیمتی دلآویز میراث کی جھلکوں سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔ اور سب سے زیادہ اس امر کا اسے خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا کام بچے کو تربیت دیکر کسی قابل بنانا ہے۔ نہ کہ ترتیب کو اس پر جبراً عائد کرنا۔ اسے ذہنی، اخلاقی اور جسمانی بڑھنے کے بہترین حالات کے تحت رکھنا ہے۔ نہ کہ اپنی ذاتی خواہش یا مرضی کے بموجب اسے ذہنی اخلاقی یا جسمانی لحاظ سے ادھر یا ادھر بڑھانا۔ اس کا کام ذوق صحیح اور قوائے جو مشق سے نشوونما پاتے ہیں کے قدرتی استعمال کے لئے مسالہ فراہم کرنا ہے۔ نہ کہ اپنی ذاتی مرضی اس پر جبراً عاید کرنا۔ اور بچے کو صحیح طور پر خواہش کرنے اور صحیح طریقہ پر عمل کرنے کے قابل بنانا اس کا کام ہے۔ نہ کہ حکم کے تحت صحیح عمل کے لئے اسے مجبور کرنا۔

معلم کو ہمیشہ طالبعلم کی حیثیت سے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک وہ مستقل طور پر علم و افکار حاصل کرتی نہ رہے وہ اپنے طالب کو مفید معلومات سے مستفیض

نہیں کر سکتی۔ اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارے لئے ایسے حضرات کی صحبت ہر وقت مہیا اور موجود ہے جو ہمارے ساتھ جب تک کہ ہم چاہیں ۔ بات چیت کر سکتے ہیں۔ اور جو بہترین اور چیدہ الفاظ میں اپنے اہم ترین امور کے متعلق ہم سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ ہمیں جب بھی موقع ملے اس گروہ کے بہترین دانشمندوں اور اعلیٰ ترین بذلہ سنج حضرات سے مشورہ لینا چاہیئے۔ اور اس طرح سے اپنے اعلیٰ مصنفوں کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے نفس اور قلب کو آراستہ کرنا چاہیئے۔ ستعد اور سرگرم معلّم جسے اپنے کام میں حقیقی شغف ہے ۔ اپنی ذاتی سیرت کی تکمیل و تزئین ہمیشہ اعلیٰ وارفع تصورات کے مد نظر کرتی رہیگی۔ گو اس کی وسعت نظر ہمیشہ اس کی دسترس [illegible] گے ہی ہوگی۔ بچوں کے والدین سے میل جول رکھنے کی وجہ سے اس کی ہمدردی کا دائرہ وسیع تر ہوتا جائیگا ۔ اور صغیر سنوں کی صحبت اور اُن کے چلبلے کھیلوں میں حصہ لیتے رہنے سے اُس کا قلب تازگی و فرحت حاصل کرتا رہیگا۔

"کیا وہ سبز وادی گرم ہے۔ طفلی کی وادی جس میں کہ تم رہتے ہو کیا وہ سبز وادی پر سکون ہے۔ جس کے حدود کے گرداگرد ایسی بڑی بڑی پہاڑیاں اُٹھی ہوئی ہیں۔ کیا اس وادی میں دیو ہیں۔ جن کے نقش پا ابھی تک باقی ہیں۔ کیا وادی میں فرشتے ہیں مجھے بتلاؤ ۔ میں بھول چکا ہوں"

بچہ

پیدائش سے لیکر ساتویں سال تک بچے کا دماغ بہت سُرعت سے بڑھتا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جبکہ بروز کی

رفتار اس قدر زیادہ ہو۔ اس پر کوئی ذہنی بار عائد نہ کریں۔ ورنہ آئندہ چل کر بہت مضر نتیجہ برآمد ہوگا۔ بچہ ایک طویل عرصہ کے لئے کسی ایک مضمون پر توجہ مرکوز نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے سات سال سے کم عمر کے بچوں کے اسباق اصولاً بیس منٹ سے زیادہ طوالت کے نہ ہونے چاہئیں۔ اور چار یا پانچ سال کے صغیر سن بچے کے لئے کوئی قصہ یا بات چیت کا سبق بھی دس پندرہ منٹ سے زیادہ طوالت کا رکھنا شاذونادر ہی مناسب متصور ہوگا۔

کم سن بچوں کے لئے بے حس و حرکت خاموش بیٹھا رہنا بالکل خلاف فطرت ہے۔ اس لئے مختلف حرکات کرنے۔ کسرتی کھیل کھیلنے اور انواع و اقسام کے ساز و سامان کے ساتھ آزادانہ اظہاری کام کرنے کے وافر موقعوں کا مہیا کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ امر صراحت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ بچے کے لئے کثیر اور وافر حرکات کے مہیا کرنے سے ہم صحیح طور پر اس کی دماغی تربیت کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ کمسن بچہ جس قدر زیادہ اقسام کی کسرت کریگا۔ اُسی قدر زیادہ اُس کا دماغی رتبہ تربیت پاتا جائیگا۔

بچے کے لئے حرکت کی طرح حتی الامکان وافر آزادی کا مہیا کرنا بھی کچھ کم اہم اور کم ضروری نہیں ہے۔ وہ بچہ جس کی ہمیشہ حفاظت اور نگرانی ہوتی رہے۔ اور جسے کیچڑ اور پانی سے کھیلنے اور اپنے حسب منشا ورضی انواع و اقسام کے تحسسات حاصل کرنے سے باز رکھا جائے۔ بڑا ہو کر دوسروں کا محتاج رہیگا۔ اور اس کی دماغی قوت بمقابلہ ایسے بچے کے جسے زیادہ آزادی حاصل تھی بیحد کمتر ہوگی۔

ہمیں بچے کی انفرادیت کا بخوبی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اسے آزادی دینی چاہیئے۔ اور صرف اس وقت ہی اپنی امداد دینی چاہیئے جب اس [illegible]

ناکام ثابت ہو۔

تمام عادات جو کہ بچوں کی حیات آئندہ پر بہت بڑی حد تک اثر انداز ہونگی۔ صغیر سنی کے زمانہ میں ہی قایم ہوتی ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے بچوں کو اطاعت۔ پابندی اوقات۔ اور صفائی کا عادی بنایا جائے۔ اور باہم دگر۔ والدین اور دوسرے میل ملاپ والوں سے مہربانی اور خوش اخلاقی کے افعال کے متعلق ترغیب و تشویق دلائی جانی چاہیئے۔ مثال کا اثر بیحد نمایاں ہوتا ہے۔ اور معلمہ کو بچے کا مسلمہ حق کہ اُس سے خوش اخلاقی اور عزت کا سلوک ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ خصوصاً بچے کی موجودگی میں اس کے متعلق ایسے پیرائے کے الفاظ مثلاً "وہ ایک غبی لڑکا ہے" یا "وہ ایک ہوشیار لڑکا ہے" استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اُسے یہ کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ اس کی شکل و صورت لب و لہجہ اور عام کردار حیات طفلی میں سب سے زیادہ اثر رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ کمسن بچے غیر شعوری طور پر ہر اس بات کی تقلید کرنے لگ جاتے ہیں جو کہ وہ دیکھتے ہیں۔ اور اپنے تصورات اُن اساتذہ کے مطالعہ کرنے سے مرتب کرتے ہیں۔ جن کے زیر تعلیم کہ وہ رہے ہوتے ہیں۔

کمسن بچوں کے ضبط و انتظام میں اگرچہ ہمیں اکثر اوقات ایک قسم کی خود سری اور جبر کا استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ تاہم صغیر سنی کے زمانہ میں قدرے ضبط نفس کی قوت اور ذاتی خود داری و توقیر کا ابتدائی احساس تربیت کرنا بھی ممکن ہے۔ بچے کی ارادت کو کچلنے کی بجائے اس کی تربیت کرنا چاہیئے۔ اور اُس کی حرکت کو دبانے کی بجائے اُسے صحیح راستوں پر لگانا چاہیئے۔

طلبہ کی ذہانت اور توجہ پر جبری ضبط کے اثرات کا اندازہ کرنے کے لئے آپ کسی ایسی جماعت کو دیکھئے۔ جو کچھ عرصہ کے لئے بے حس و حرکت خاموش

رہی ہو۔ بچے سست اور کاہل ہو کر مضمون زیر درس میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ جس کی وجہ سے بے توجہی اور نفسی انتشار کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔

اوپن ہیم Oppen Heim نے بھی ہمیں تنبیہ کیا ہے کہ بچوں کا ایسا جسمانی ضبط جس میں انہیں بے حس و حرکت بیٹھے رہنا پڑے۔ صرف گدھوں کی نسل تیار کرنے کے لئے بخوبی کارآمد ہو سکتا ہے۔ بچوں کو سینے پر بازو باندھے بٹھائے رکھنے سے چھاتی سکڑنے لگتی ہے۔ اور ہاتھوں اور بازوؤں کو پیچھے رکھ کر کندھوں کو آگے بڑھائے رکھنے کا طریقہ بھی قریب قریب ایسا ہی مذموم اور مضر ہے

کمسن بچے کی آنکھ میں چونکہ قریب کے فاصلے سے دیکھنے کے لئے مطابقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے چھ سال کی عمر سے پہلے اُسے کتابیں پڑھنے یا سوزن دوزی کرنے کے لئے نہیں کہنا چاہیئے۔ چونکہ وہ بعید النظر ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ باریک کام پر نظر جمانے یا کتابیں یا دوسری اشیاء آنکھوں کے بہت زیادہ قریب رکھنے کی صورت میں اُسے دائمی ضرر پہنچنے کا احتمال ہے۔ نیز اس امر کی احتیاط بھی ملحوظ رہنی چاہیئے کہ بچے روشنی کی جانب منہ کر کے نہ بیٹھیں۔ کیونکہ اس سے آنکھوں پر بہت زیادہ بار پڑتا ہے۔

کمسن بچوں کا کام بڑی بڑی حرکات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ چھوٹے اور نازک عضلات سے پہلے بڑے عضلات نشوونما پاتے ہیں۔ ایسے کام مثلاً آزاد بازو کی نقش کشی۔ پورے بازو کا استعمال۔ ریت یا زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعات کو کھودنا۔ بڑی بڑی اینٹوں سے تعمیری کام کمسن بچوں کے لئے بہت اچھی مشقیں ہیں۔

معلمہ اور والدین

بچوں کے والدین سے خوش اسلوبی کے ساتھ پیش آنے میں معلمہ کو جس قدر فراست وہمدردی کی ضرورت ہے۔ اتنی اور کسی موقع کے لئے ضروری نہیں۔ ترتیب سیرت اور نیک عادات کے قیام کے لئے مدرسہ اور گھر کو کامل طور پر باہم اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔ ورنہ اس اشتراک عمل کے بغیر یقیناً بچے پر بہت کم اثر ہوگا۔

ایک مستعد اور سرگرم معلمہ بہت سے طریقوں سے والدین پر اور اس طرح سے بچے کی خانگی تربیت پر اپنا اثر ڈال سکتی ہے۔ لہٰذا پہلی شرط ایک دوسرے کی مشکلات سے واقف ہونا ہے۔ اس کے لئے وقتاً فوقتاً ملاقاتوں کا باہمی تبادلہ ہونا چاہیئے۔ جب تک معلمہ بچے کے خانگی حالات سے کسی قدر واقفیت حاصل کرے۔ وہ بچے کی ماں کے ساتھ ہمدردانہ موافقت پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح جب تک ماں کو مدرسہ میں اپنے بچے کو دیکھنے کی مسرت حاصل نہ ہو۔ وہ معلمہ کی طرز کارروائی کے متعلق جو کہ وہ بچے کے بارے میں کرتی ہے۔ محض ایک مبہم سی رائے ہی قایم کرسکیگی۔ معینہ مدت کے بعد مثلاً مہینہ میں ایکبار ایام التقاریب منانے کا دستور جبکہ والدین کو اوقات مدرسہ میں جماعتوں کے معائنہ کے لئے دعوت دیجاتی ہے۔ مدرسہ اور گھر کے مابین خوشگوار تعلقات قایم کرنے اور اس طرح سے ماں کو مکتبی تعلیم کے متعلق رائے قایم کرنے کا موقع دینے کے لئے ایک بہت ہی مفید ذریعہ ہے۔ اگر ان ہی ملاقاتوں کے ضمن میں والدین کے جلسوں کا بھی انتظام کیا جائے۔ جس میں کہ وہ کام مدرسہ کے

نظری پہلو کے متعلق بحث و تمحیص کر سکیں۔ تو تعلیماتی کام میں بہت ہی قابل قدر اور مفید بصیرت کے اضافہ کا موجب ہوگا۔

طبی معائنہ اطفال سے بچے کی نشو و نما کا علم حاصل ہوتا اور اس میں مزید دلچسپی پیدا ہونے لگتی ہے۔ مگر ایسے معائنہ سے جب تک کہ معلم انفرادی طور پر بچوں کی جانب زیادہ توجہ نہ دے۔ کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے والدین اور معلم کے باہمی تعلقات اور بھی زیادہ مستحکم اور مضبوط ہونے چاہئیں ڈاکٹر اپنے معائنہ میں بعض بچوں کو مختلف مدارج کی کساحت کی بیماری میں مبتلا پاتا ہے۔ اور بعضوں کو مسلمہ طور پر قلب اور پھیپھڑوں کے امراض کا شکار ہونا خیال کرتا ہے۔ اور کسی ایک کے متعلق غدہ آسایا گلٹیوں کے بڑھنے اور پھولنے کے متعلق رائے قایم کرتا ہے۔ اب مدرس کا یہ اہم فریضہ ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک بچے کے والدین سے ملکر اور اپنے امکان بھر کوشش وسعی کو عمل میں لاکر ان سے اور ڈاکٹر سے تعاون کرتے ہوئے بچے کو کارزار حیات میں خوش اسلوبی سے قدم رکھنے کے قابل بنائے۔ اسے چاہیئے کہ ایسے مسکح بچے سے کتابین تلعا چھڑا کر اس کی ماں کو ترغیب دے۔ کہ موزوں اور مقوی غذا احتیاط سے دینے کے علاوہ اس کے لئے روزانہ کے غسل وافر تازہ ہوا۔ ورزش، کھیل اور دھوپ میں رہنے کا بخوبی اہتمام کرے۔ کمزور سینہ والے بچوں کی ماؤں کو اسے تاکید کرنی چاہیئے کہ انہیں تازہ ہوا کھلانے اور اچھے ہوادار کمروں میں سلانے کا خاص طور پر انتظام کریں۔ غدودوں کو نکلوا دیا جانا چاہیئے۔ ورنہ بچے کی ذہنی و جسمانی صحت پر مضر اثر پڑیگا۔

ایک ایسا ڈاکٹر بسہولت دستیاب ہو سکتا ہے۔ جو کہ بچوں کے والدین کے جلسہ میں معائنہ اطفال کے متعلق کچھ دیر سے مصنف ... کیا جائے خوب

ہے۔ جس میں طلسمی فانوس کی امداد سے والدین اور سامعین کے دلوں پر بہت
ر پڑا تھا۔ ڈاکٹر نے اس امر کی بخوبی تشریح کی تھی۔ کہ کس طرح سے منہ کھولے رکھنے
نہ کے علاوہ دوسری طرح سانس نہ لینے کی شکایت سے ذہنی قوت کم ہوتی
یتہ بچے کو سخیف العقل بنا دیتی ہے۔ یہ شکایت حلق کے پھولنے سے
ہوتی ہے۔ جس کی جانب فوراً توجہ دیجانی چاہیئے۔ کیونکہ اوس کی وجہ سے
راستہ بند ہو جاتا ہے۔ اور خون کو کافی آکسیجن بہم پہنچنے اور اُس کے
ہونے میں مزاحمت رونما ہو کر تمام جسمانی نظام کو بُری طرح سے متاثر ہونا
ہے۔ نفس بھی اس کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دماغ عمدہ۔ صاف۔
ئوی خون سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور ہوا کی ضروری مقدار حاصل
، کے لئے مسلسل بار پڑتا رہتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح سے والدین اور معلم
س نقص کو معلوم نہ کرنے کی وجہ سے بچے کو بہت زیادہ خمیازہ بھگتنا
ہے۔*

نیز بصری شکایات کی صورت میں کمال کے معالجہ کی اہمیت اور شکایات
ت کی صورت میں سادہ اپریشن کی ضرورت کو بھی بخوبی واضح کیا گیا تھا۔
راقمہ کے مدرسہ کے تین شعبہ جات کی معلمات نے ایک دفعہ دوسو
ین کا ایک جلسہ منعقد کیا تھا۔ جس میں [illegible] نے ایک بہت عمدہ۔ آسان
بتی مشورے پر مشتمل لکچر دیا۔۔۔ اس نے ڈھیلے ہلکے اور گرم لباس اور پرورش
ملق سادہ غذا مثلاً جئی کا آٹا۔ اور سبزی کے شوربے کی ضرورت اور باقاعدہ
ت اشنان۔ تازہ ہوا اور نیند کی اہمیت کو عمدگی کے ساتھ بیان کیا۔
ن نے اسے نہایت ہی گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ نیز کئی ایک امور پر

* [illegible] مشہور ہے۔

انہوں نے ڈاکٹر اور معلمات سے بحث بھی کی اور خاتمہ پر کئی مخصوص صورتوں کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے وہ مختلف گروہوں میں جمع ہو کر منتظر بیٹھے رہے۔

ایام التقاریب اور ماؤں سے بات چیت۔

مدرسہ میں والدین کو بلانے کے لئے

دعوتی رقعہ جات جماعت اول کے بچوں سے جو اپنی ماؤں کو خطوط لکھنے میں بہت مسرت کا اظہار کرتے ہیں، لکھوائے اور پہنچائے جا سکتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچوں کی ماؤں کے خطوط خود معلمہ کو ہی سائیکلوسٹائل کے ذریعہ تیار کر لینے چاہئیں۔

بعض اوقات مجلس تعلیمات سے بھی ایسے دعوتی کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ ماؤں کے ایسے جلسوں کے نظام میں مختلف اقسام کے ہونے چاہئیں۔ اگر ماؤں کو سہ پہر کے [illegible] میں بلایا جائے۔ تو گیت۔ کھیل۔ مختصر نقلیں۔ کائناتی بات چیت۔ قصے کہانیاں۔ اور ان کے بعد دلچسپ دستی مشاغل کروائے جانے چاہئیں۔

اگر بطور خاص ماؤں کی ضیافت طبع کا خیال پیش نظر ہو۔ تو زیادہ تر گیتوں۔ مزاحیہ کھیل اور نظموں کو مدرسہ کے جلسہ کی طرح شریک کیا جانا چاہیے اگر اس کے خلاف ماؤں کو کمسنوں کی [illegible] اسباق جیسے قصہ گوئی یا کائناتی بات چیت اور آخر میں موزوں دستی مشاغل کا انتظام کرنا چاہیے۔ ماؤں کو مدرسہ [illegible] یا کسی دوسرے [illegible] دعوت [illegible] مضمون۔ کائناتی بات چیت یا دستی مشاغل [illegible] کے متعلق بحث مباحثہ کر سکیں۔ [illegible] ہو۔ تو بچوں کے لئے موزوں قصوں کا انتخاب اور ناموزوں [illegible] موضوعات لاحق ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے بچوں کی خواندگی کے سبب پر ایک طرح کے [illegible] احتساب کی ضرورت لاحق ہوتی ہے وغیرہ [illegible] مشاغل [illegible]

اور بحث طلب ہونگے۔ اور اگر کائناتی دلچسپیوں کا مضمون منتخب کیا جائے
تو معلم بہت سے بچوں کو اپنے طفلانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے اس طرح
قابل بنا سکتی ہے۔ کہ وہ ماؤں کو چھوٹے گھریلو جانور پالنے یا پودے لگانے
کے تعلیمی امکانات سے بصراحت آگاہ کرے۔



حصہ اوّل طفل اندرون پنج سال

باب اوّل

ہمیں اُس سے کس طرح پیش آنا چاہیئے[1]

بہت سی بحث وتمحیص کے بعد مجلس تعلیمات اب اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اندرون پنج سال بچوں کی تربیت کے لئے بھی جو اپنے گھروں پر وہ بھی توجہ حاصل نہیں کرسکتے کچھ اہتمام کرنا ضروری ہے۔ بدقسمتی سے اس میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ مختلف اسباب کی بنا پر بہت سے ایسے بچوں کے بکتی حالات نصب العین سے بہت ہی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگرچہ چھوٹے جانوروں کی کلولیں اور اچھے تندرست کمسن بچے کی مسلسل حرکات یکسانیت سے اس امر کو واضح کرتی ہیں کہ فطرت ایسے بچوں کو بے حس و حرکت بٹھانے کا کبھی قصد نہیں رکھتی تھی۔ مگر پھر بھی وہ گھنٹوں بے حس و حرکت بٹھلائے گئے اور بٹھائے جا رہے ہیں۔ اگر صغیر سنوں کو ہمارے کمسنوں کے مدارس میں شریک کر لیا جائے تو اُن کے لئے روشن۔ ہوادار اور کھلے کمرے جن میں کارک کی چٹائیاں بچھی ہوں۔ تاکہ ان پر ننھے ننھے بچے بیٹھ کر مختلف ٹولیوں میں اپنا دل بہلا سکیں۔ اور نیز چھوٹی کرسیاں اور ہلکا فرنیچر۔ جو اس قدر خفیف ہوں کہ چھوٹے بچوں کو حسب ضرورت آزادی سے حرکت کرنے میں کوئی زحمت نہ ہو بھی ملے ہوں۔ مہیا کرنا ہمارا لازمی فریضہ ہو جاتا ہے۔ بازیگاہ کے لئے وسیع جگہ کا بھی

[1] اندرون پنج سال اطفال کی [illegible]

ایک حصّہ مسقف ہو اور دوسرا حصہ باغبانی کے لئے مختص ہو. تاکہ بہت سا وقت بچے کھلی ہوا میں گزار سکیں بھی انتظام کرنا بیحد ضروری ہے. اور آخری مگر سب سے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ ایسی تعلیم یافتہ خواتین جو اس کام کے لئے عمدہ طریقہ پر تربیت پائی ہوں. ان خام شہریوں کی دیکھ بھال کے لئے مامور ہونی چاہئیں۔ انہیں ساٹھ یا اُس سے زیادہ تعداد کی جماعتوں میں اکٹھا کرنا اور بے حس و حرکت بٹھائے رکھنا ایک قسم کا وحشیانہ ظلم۔ سخت تشدد آمیز ضبط جاری کرنا ایک سنگین جرم۔ اور غیر مہذب و نااہل معلمات کے زیر نگرانی رکھنا ایک ناپاک حرکت ہے۔

اندرون پنج سال طفل کا نصاب[1]

ان کمسن بچوں کو کس طرح مصروف بکار رکھا جائیگا؟

علم اطفال سے ہمیں بخوبی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ہر کیف بچے کے لئے وافر حرکات مہیا کی جانی چاہئیں۔ نہ صرف اُس کے آئندہ جسمانی بروز بلکہ تمام نفسی مہیات کا بھی دار و مدار عضلات کی وافر اور آزاد مشق پر ہوتا ہے۔ اسے بہت زیادہ عرصہ تک پابند ضبط نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس لئے ہر جلسے میں آزاد کھیل اور ایسے کھیلوں کے وقفے جن میں کہ طلبہ معلّمہ کے ساتھ زیادہ مستعدی سے حصہ لیں۔ رکھے جانے چاہئیں۔ اِس کے علاوہ ایک چھوٹا ساعت بھی جس میں کہ بچے اپنے مشاغل اور ساز و سامان کا خود ہی آزادی سے انتخاب کریں۔ رکھا جانا ضروری ہے۔

بچہ اِس عمر میں قدرتی اور غیر شعوری طور پر جو کچھ کہ اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ اسکی تقلید کرنے لگتا ہے۔ تقلید کے ذریعہ ہی وہ خیالات کو اپناتا ہے۔ اِس لئے

---

[1] مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ میں "نصاب" ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲۔

تقلید کے لئے اسے اچھے نمونے ملنے چاہئیں اور یہ نمونے بچے کی فطرت، اسکی
ضروریات اور اسکی ہمدردیوں اور دلچسپیوں کے عین مطابق ہونے چاہئیں۔

وہ اس کے پاؤں پر کوئی چھوٹا سا نمونہ یا خاکہ
یا اس کی حیات انسانی کے خواب میں سے کوئی ٹکڑا دیکھو۔
جو کہ وہ نئے سیکھے ہوئے ہنر سے خود ہی تیار کر لیتا ہے۔
کوئی برات یا خوشی کی تقریب۔
کوئی ماتم یا جنازہ
اب اس کے ذہن میں سمایا ہوا ہے
اور اس کے متعلق وہ اپنا گیت بنا رہا ہے۔
گویا کہ اس کے تمام [illegible]

ہمیں یاد رکھنا چاہیے [illegible]
ہیں زیادہ مکمل اور زیادہ شاداب ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ان کمسنوں کو صحیح راستے پر لگانے
کے لئے کچھ اثر ڈال سکیں۔ انہیں نیک عادات کا خوگر بنا سکیں۔ موزوں اور برمحل
اثر آفرینی کے ذریعہ اور خصوصاً اپنی ذاتی دلچسپی کا اظہار کر کے ان کی آنکھیں زمین،
ہوا اور آسمان کے جمالیات کے لئے کھول سکیں۔ اور پھر ان کی دلفریب جھلکوں
سے دنیائے ادب کی مسرتوں کی چاشنی کا مزا انہیں چکھا سکیں۔ تو سمجھ لینا چاہیے
کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس نازک عمر میں دماغ پر حد سے
زیادہ بار عائد کرنا بہت مضر ہوتا ہے۔ اور چونکہ نیند ان کے صحیح بڑھنے اور نشوونما
کے لئے بیحد ضروری ہے۔ اس لئے ایسے بچوں کو جو تکان محسوس کریں۔ یا اونگھنے
لگیں ضروری آرام لینے دینا چاہیے۔

جب ایسے چھوٹے بچوں کو مدرسہ میں داخل کیا جاتا ہے تو ہمیں ہر طرح کی

ممکنہ تدابیر سے حالات مدرسہ کو بچوں کی اس عمر کی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ موافق بنانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ انہیں عرصہ تک خاموش نہیں بیٹھے رہنا چاہیئے اور ان کی نشستیں ایسی ہونی چاہئیں کہ وہ آسانی سے حرکت کر سکیں۔ اگر کچھ سستی سی چٹائیاں خرید کرلی جائیں، تو بچوں کی ٹولیوں کو وقتاً فوقتاً تبدیلی کی خاطر فرش پر بٹھایا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ اینٹوں اور چھوٹے کھلونوں سے باہم کھیلینگے۔ اس اجتماعی کھیل کے دوران میں انہیں بے نفسی اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنے کے متعلق بہت کچھ قیمتی تربیت بھی بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔

جب موسم موافق ہو، تو کھلی جگہ پر کام ہونا چاہیئے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے قصوں اور بچوں کی دلچسپی کے مضامین کے متعلق غیر رسمی بات چیت کو شامل رکھا جا سکتا ہے۔ اور ان کے درمیانی وقفوں میں گیت۔ کھیل۔ حرکی کھیل۔ ریت کھودنا۔ اینٹوں کا تعمیری کام۔ اور دوسرے اظہاری اسباق بھی دئے جا سکتے ہیں۔

کائناتی دلچسپیاں

بچے اِرد گرد کے جانداروں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اور عقلمند معلمہ جو اس مخصوص مرحلہ نشوونما کے عین مطابق اشیا کو حتی الامکان فراہم کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اس کے گرد کائناتی دنیا کی اشیا کو سب مقدور جمع کرنیکی فکر کرے گی۔ تین چار سال کے بچے کو جانوروں سے بیحد اُنس ہوتا ہے۔ مختلف اقسام کے جانور جو کہ مدرسہ یا بازیگاہ میں رکھے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ قابل ذکر قمریاں، کبوتر، خرگوش، سفید چوہے اور سنہری مچھلیاں ہیں۔ جانوروں کی دیکھ بھال سے رحمدلی اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اور ذی حیات سے

محبت و الفت کی قابل قدر تربیت بہم پہنچاتا ہے۔ چھوٹے پالتو جانوروں کو کھلانے پلانے اور اُن کی دیکھ بھال کرنے کا کام چھوٹے بچوں [illegible] سے لیا جانا چاہیئے۔

تقریباً معمولی کردار میں ہی پالتو جانوروں [illegible] کے شور و غل اور چھیڑ چھاڑ کے اپنے [illegible] اور انہیں [illegible] جب آخر کار یہ ثابت ہو [illegible] بچوں کی قید [illegible] دیتے ہیں تو ان کمسنوں کی خوشی [illegible] ہوتی ہے۔

اِسی چھوٹے جانوروں کے علاوہ باہر [illegible] کے وقت چھوٹے چھوٹے جانور منگوائے جا سکتے ہیں۔ بچے [illegible] چھوٹے جانوروں کو بڑے شوق سے خوشی خوشی [illegible] دانہ ڈالنے اور دیکھنے [illegible]

سورج، چاند، تارے، آسمان، بادل، بارش، برف باری، غروب آفتاب، قوس قزح اور [illegible] دیکھنے کی بچے کو ترغیب دلانی چاہیئے۔ اور اس طرح سے اس کی طفلانہ حیرت کو [illegible] خوبصورت اور نادر دنیا کا گہری بصیرت سے [illegible] پیدا کرنے کے قابل بنایا جانا چاہیئے۔

دوسری قدرتی چیزوں کی ترغیب بھی دلائی جا سکتی ہے [illegible] درختوں [illegible] پھولوں اور دوسری معمولی اشیاء کے نام دریافت کرنے [illegible] تو وسیع ہو سکتی [illegible] دوسرے قدرتی اشیاء [illegible] میں لانے کے بعد شائق ہوتے ہیں۔ ان اشیاء کے معمولی نام [illegible]

ضمیمه صفحه (۲۸)



قصہ سنانے کی ترغیب دی جانی چاہیئے۔

یہ ایک مناسب تجویز ہے کہ قدرتی اشیاء مثلاً بوٹے کے بیج۔ شاہ بلوط کے بیج
املی کے دانوں کوڑیاں۔ سنگریزوں وغیرہ کا ذخیرہ رکھا جائے۔ اور یہ بچوں کو دے
کر انہیں ترتیب سے جمانے اور ان کے نام بتلانے کے لئے کہا جائے۔

وہ بیجوں کا شمار، دانوں کا ہاتھ سے چھونے۔ اور چکنے سنگریزوں کو ہاتھ میں
لینے اور سب سے زیادہ بڑی بڑی کوڑیوں اور سنکھوں کو جو دور دراز سمندروں
سے لائے جاتے ہیں۔ اور جن کی دلکش سریلی آواز بچوں کے تخیل کو عام طور پر بہت
زیادہ تحریک کرتی ہے۔ اپنے کانوں کے ساتھ لگانے میں بہت لطف حاصل کرتے ہیں
"میں نے ایک تجسس بچے کو دیکھا ہے۔ جو خشکی کے ایک خطہ میں رہتا تھا۔ اور ایک
ماہی گیر کے ہاں والا سنکھ اپنے کان سے لگا کر اس کو سنتا تھا۔ اور خاموشی کے ساتھ
دم بخود ہوکے بڑی توجہ سے اس کی روح اسکی آواز کو سنتی تھی اور خوشی کے مارے
اس کا چہرہ چمکنے لگتا تھا کیونکہ اس کے اندر سے بڑبڑاہٹ کی آواز جو بلند آواز
کی تاروں سے مشابہ تھی۔ سُنی جاتی تھی۔ اس کا اعتقاد تھا کہ اسی طرح سے اسے اپنے
اصلی گھر، سمندر کے پُر اسرار وصال کے متعلق خبر ملتی تھی۔"

(دوروتھس ورقہ)

جسمانی تربیت

مدرسہ میں بہت سا وقت تفریحی حرکات مثلاً غیر رسمی کھیل۔ ناچ کرنے۔
دوڑنے۔ ایک ٹانگ کے بل کودنے۔ اور دوسری متوازن مشقوں پر جن کے ساتھ
کبھی راگ ہو اور کبھی نہ ہو صرف کیا جانا چاہیئے۔ چونکہ بچے ہیں جو کچھ کہ وہ اپنے گرد و پیش

دیکھتا ہے اسکی نقلیں کرنیکا قدرتی رجحان ہوتا ہے۔ اس لئے یہ حرکات ہر ضلع میں کسی حد تک مختلف ہونگے۔

بچے وہی حرکات کرنا پسند کرتے ہیں جو کہ وہ اپنے بزرگوں کو کرتے دیکھتے ہیں۔ انہیں مختلف کام کرتے ہوئے کاریگروں کی حرکات کی نقلیں کرنے کی ترغیب دینی چاہیئے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کاریگروں کو بہت کام کرتے ہوئے دیکھنا بہت پسند کرتے ہیں۔ مثلاً لوہار کو دوکان پر کام کرتے ہوئے اور لال لوہے کو مختلف شکلوں میں ہتھوڑے سے کوٹتے ہوئے دیکھکر بہت متعجب ہوا کرتے ہیں اور آگ سے اڑتے ہوئے چنگاروں کی آتش بازی کا تماشہ دیکھکر بہت مسرور ہوتے ہیں۔

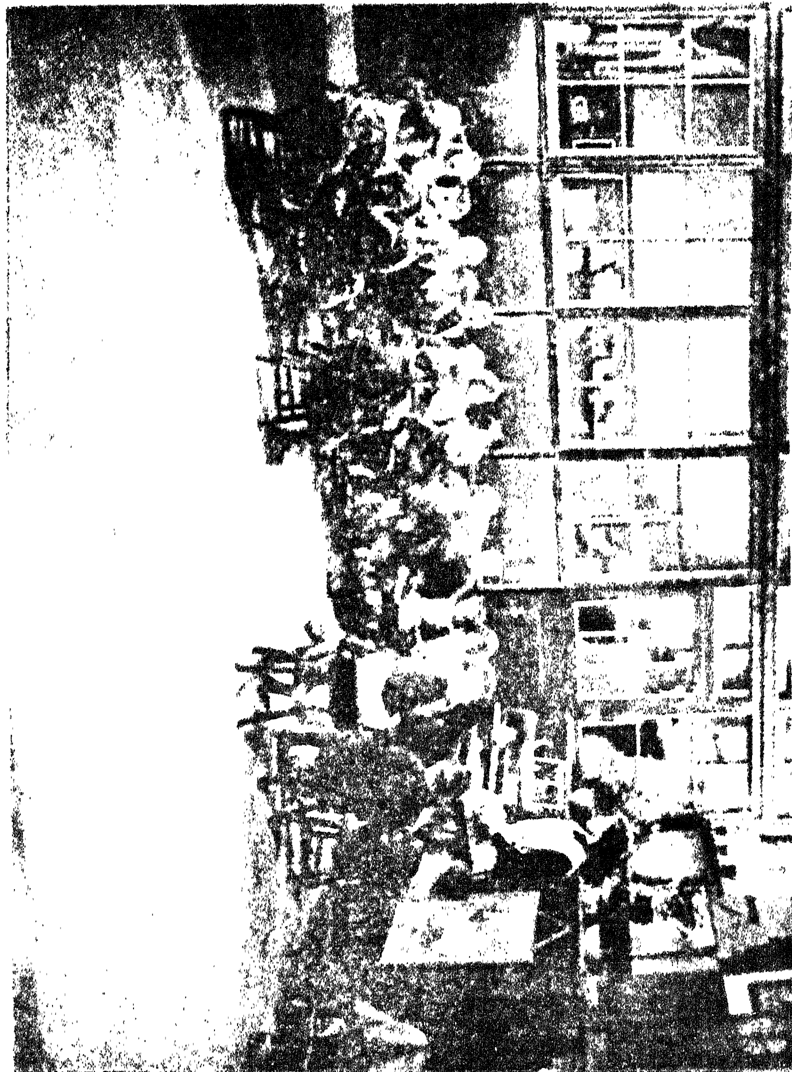
نجار، نانبائی، موچی، درزی اور کسان کے کام میں بھی وہ ایسی ہی دلچسپی کا اظہار کرینگے۔

لوہار، بڑھئی، نانبائی وغیرہ کا کھیل جب وہ کھیلتے ہیں۔ تو بچہ اپنے مشاہدات کو زیادہ عمدگی کے ساتھ سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس طرح سے اس کی ذہانت بیدار ہوتی اس کے قوائے مشاہدہ اور ہمدردی تیز ہوتے اور مشقت کا احترام اس میں پیدا ہوتا جاتا ہے۔

بچے کی دماغی تربیت کے لئے دستکاری کی مشقیں بہت مفید ہوتی ہیں۔ اسلئے مناسب ہوگا کہ تربیت دماغی کے تحت کھیلوں میں مختلف اقسام کے کھیل بھی شامل کئے جائیں۔

گیند کے کھیل، معمے حل، پہیلیاں، قصہ کہانیوں سے متعلق بہت کھیل انھیں دماغی طور پر بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور اگر صحیح طریقہ پر کھلائے جائیں تو ضرور ان کا تعلیمی اثر بھی ہوگا۔

ضمیمه صفحه (۳۰)





سانس کی مشقیں روزانہ کھلی ہوا میں ہونی چاہئیں۔ بہت چھوٹے بچوں کے لئے یہ کھیل کی قسم کی ہونگی۔ البتہ مدرس کو زیادہ احتیاط و نگرانی سے کام لینا ہوگا۔

ذیل کی مشقیں چھوٹے بچوں کی بڑی بڑی جماعتوں کے لئے بہت مسرت و لطف کا موجب ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) **فرضی تھیلی کو ہوا سے بھرنا۔** اگر ایک بچہ جماعت کے سامنے یا حلقہ کے مرکز میں کھڑا ہو کر ایک کاغذی تھیلی کو منہ سے پھونکے۔ تو سب کی دلچسپی میں اضافہ ہوگا۔ اسے چند کوششوں کے بعد اس میں کامیابی ہوگی۔ اسی دوران میں دوسرے بچوں کو کافی سانس اندر کھینچنے کی ضرورت بتلائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی بچہ اس ہوادار تھیلی کو ہاتھ مار کر دھماکے کے ساتھ پھاڑ دے تو تمام اس تماشہ سے بیحد محظوظ ہونگے۔

اب دوسرے تمام بچے بہت اشتیاق کے ساتھ اس کی تقلید کرنے پر آمادہ ہو جائینگے۔ مدرس کو چاہئے کہ انہیں سانس لینے کا طریقہ بتلانے کے بعد ذیل کے طریقہ پر ان سے احکام کی تعمیل کرائے۔

(الف) زور سے سانس کھینچو۔

(ب) تھیلی کو ہاتھ میں لو۔ اس میں ہوا بھرو۔ (بچے دونو ہاتھ منہ کے پاس لیجا کر اپنے جبڑوں کی مدد سے ہوا خارج کرتے ہیں)۔

(ج) تھیلی کو پھاڑو۔ (پھرتی کے ساتھ دونو ہاتھوں سے مارتے ہیں)

(۲) **ڈینڈیلین کلاک کو پھونکنا۔** ایک Dandelion ڈینڈیلین بچے کو دے کر اسے لمبا سانس لینے کے بعد بیجوں کو اس میں پھونک کر نکالنے کے لئے کہا جائے۔ تو یہ بچوں کے لئے ایک دلچسپ تمہیدی مشغلہ ہوگا۔ مدرس بچوں کو بہت ہی لمبا سانس لینے کا طریقہ بتلاتا ہے۔ اور انہیں ذیل کے احکام کے

تحت مشق کرواتا ہے۔

(الف) ڈینڈیلین کو پکڑلو۔

(ب) سانس کھینچو۔

(ج) بیجوں کو پھونک کر خارج کر دو۔

Oldsilverhead پودے میں سے تمام بیج خارج کرنے کے لئے پھونکوں کی تعداد پودے کے بروز اور بچے کی طاقت کے لحاظ سے مختلف ہوگی۔

(۳) پر کو ہوا میں پھونک کر اُڑانا۔ بچے ایک حلقہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور سب ایک لمبا سانس لیتے ہیں۔ اور ایک چھوٹا پر ہوا میں پھونک کر اُڑاتے ہیں۔

(۴) ایک چھوٹا رنگین غبارہ پھونک کر اُڑانا۔ معلمہ ایک چھوٹا سا ڈوری سے بندھا ہوا غبارہ لیتی ہے۔ بچے متذکرہ بالا طریقے سے ایک حلقے میں جمع ہوئے گہرا سانس لیتے اور پھر غبارے کو ہوا میں پھونک کر اُڑاتے ہیں۔ اِس کھیل کا کئی بار اعادہ کروایا جا سکتا ہے۔

(۵) صابن کے بلبلے اُڑانا۔ بچے اِس میں خوشی بخوشی شریک رہینگے مگر صحیح پیرائیہ میں سانس لینے پر اصرار کیا جانا چاہیے۔ سانس کی تمام مشقوں میں ہمیشہ یہ احتیاط ضرور ملحوظ رہنی چاہیے کہ بچے سانس لیتے وقت اپنے ہونٹ بند رکھیں۔

حرکات چشم۔ بعض بچے محض آنکھوں کو اپنے حدقوں میں پھرانے کے علاوہ اپنے سر کو بھی پھراتے رہتے ہیں۔ اس سے کند ذہنی۔ ناقص مشاہدہ اور خراب حافظہ کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ عضلات چشم کی حرکت دماغ پر

حرکی حس اور حس باصرہ ہر دو کے ذریعہ سے اثرات مرتسم کرنے میں ممد و معاون ہوتی ہے۔

ایسے متعدد کھیل تجویز کیئے جاسکتے ہیں جن میں بچے سر کو ساکن رکھتے ہوئے آنکھوں کو آسانی کے ساتھ حرکت دے سکیں۔ مثلاً کاغذ کی ایک تیتلی جماعت کے سامنے اُڑائی جائے۔ یا تختہ سیاہ پر جانوروں کے بڑے بڑے خاکے بنائے جائیں۔ یا معلمہ ایک گیند اونچا فضا میں اُچھالے۔ یا چھوٹے آئینے یا شیشے کے منشور کے ذریعہ دیوار پر جھلک کا چھوٹا سا پرندہ بنا کر اِدھر اُدھر سے حرکت دے۔ اِس طرح سے چھوٹے بچے بہت جلد اپنے سر کو ساکن رکھکر صرف آنکھوں کو حرکت دینا سیکھ جاتے ہیں۔ ہم بعض اوقات عضلاتی حس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن متذکرۂ بالا حرکات کی وجہ سے بچہ خطوط کی اضافی طوالت کا اندازہ کرنے اور زیادہ صحت کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

معلمہ کی حرکات کی تقلید۔ ابتدائی جسمانی تربیت کے دوران میں بچے کی تقلیدی استعداد سے پورا پورا استفادہ کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات چھوٹے بچوں کے لئے تقلیدی مشقیں بمقابلہ ان مشقوں کے جو حکم کے تحت یا راگ کے ساتھ کی جائیں۔ زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ معلمہ کی سادہ مشقوں کی صحت اور احتیاط کے ساتھ نقل کرنے سے بچہ غیر شعوری طور پر اپنی حرکات کو مربوط و منظم کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اور اِس طرح سے نشست و برخواست کے موزوں طریقوں کی خاصی تربیت ہوتی ہے۔

زباندانی

بچے کی زندگی کے ابتدائی سالوں میں ایک مکمل اور شستہ لغت کا بہم پہنچانا

اور بچے کو صاف اور واضح تلفظ کی ادائی کی تربیت دینا بیحد ضروری اور مقدم ہے۔ ایسے الفاظ کی تعداد میں اضافہ کرنا جو کہ بچہ فطری اور عادتی طور پر استعمال کرتا ہے۔ اُس کی ذہنی استعداد میں ترقی بہم پہنچانے کے مترادف ہے۔ چونکہ اُس کی تقلیدی استعداد بہت زوروں پر ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے الفاظ جو کہ وہ اپنے گرد و پیش سے سنتا ہے بہت آسانی سے سیکھ لیتا ہے۔ ہمارے ابتدائی مدارس کے بچوں کے گھروں میں بہت ہی محدود ذخیرہ لغت سننے میں آتا ہے۔ بچے کی حاضری مدرسہ سے پورا استفادہ کرتے ہوئے ہمیں اس کی اس خامی کی تلافی بات چیت قصہ گوئی اور نظم سے کرنی چاہیئے۔

غیر رسمی بات چیت جس میں معلمہ کی حیثیت ایک ہمدرد بڑی بہن کی ہو۔ کثرت سے ہونی چاہیئے۔ ایسی گفتگو میں بچے کی دلچسپیوں کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے زیادہ تر انہیں ہی بات چیت کرنے کا موقع دینا چاہیئے۔ معلمہ کو پس پشت رہ کر حسب موقع صرف رہنمائی اور راہ آفرینی سے ہی کام لینا چاہیئے۔ اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ تر بچے ہی سوالات کریں۔ اور دوسرے بچے اُن کے جوابات ادا کریں عند الضرورت وہ خود بھی جوابات کی تکمیل کر سکتی ہے۔ ایسی بات چیت۔ گھر۔ محلے۔ کھیتوں۔ مشاغل طفلی کے حالات جانوروں یا پودوں سے متعلقہ امور یا کسی ایسی دلچسپی سے جو بچوں کے لئے کچھ وقعت رکھتی ہو۔ متعلق ہونی چاہیئے۔

اس درجہ پر پریوں کے قصے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ عالم تخیل جس کو کہ بچہ پریوں اور دوسری عجیب و غریب ہستیوں سے بساتا ہے۔ اُسے ویسا ہی حقیقی دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ یہ حقیقی دنیا جسے وہ اپنی جسمانی ظاہری آنکھ سے مشاہدہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ٹھیکرے صاحب ہمیں یاد دلاتے ہیں۔ یہ پریوں کا زمانہ بہت مختصر ہوتا ہے۔

"وہ پرانے بڑے کمرے کی آگ کے پاس۔ میری آیا کے گھٹنے پر

بشاش پریوں کے ایام کے متعلق کیسی عجیب عجیب کہانیاں مجھے سنائی
جاتی تھیں۔ آہ، پُرلطف طفلانہ کہانیاں، خانہ زیوں اور پریوں کی۔ میں اپنے
خوابوں سے جاگ اٹھتا ہوں لیکن اب میرے لئے کوئی خانہ نہیں ہے میں پھر دوبارہ جاگ اٹھنا چاہتا ہوں
اور آرزو کرتا ہوں کہ میں پھر بستر ڈال کر کھڑکی کے پاس اپنی دایا کے گھٹنے پر ایک بچہ بن جاؤں"

اسے اپنے پرستان کا لطف اٹھانے دیجئے جب تک کہ وہ اٹھا سکے۔ اگر اب وہ
اس سے محروم رہتا ہے۔ تو وہ ضرور کچھ خسارے میں رہیگا جسکی آئندہ زندگی
میں تلافی نہیں ہو سکتی۔ "تین ریچھ"، "ریڈ رائڈنگ ہڈ"، "سنڈریلا"، "جانیک اور لوبیا
کا پودہ"، "حسن اور حیوان"، "بھدا بطخ کا بچہ"، بہت چھوٹے بچوں کے بہلانے کے لئے
یہ بہت ہی موزوں کہانیاں ہیں۔ ایسی کہانیوں کی سادگی اور خوبی یقیناً ان کے
زندہ تخیل کے لئے زبردست تحریک کا کام دیتی ہے۔

دوسری کہانیاں۔ پریوں کے قصوں کو مقدم جگہ دینے کے ساتھ ساتھ
بچے کو بہت سی مختلف اقسام کی دوسری کہانیاں بھی سنانی چاہئیں۔ اول اول
تو یہ بہت چھوٹی اور مختصر ہی ہوں۔ اور بعض اوقات جانوروں۔ پھولوں۔ اور دوسری
مانوس اشیاء سے بھی متعلق ہونی چاہئیں۔

بچے کے بہلانے کے لئے پریوں کے قصوں کے بعد گیتوں اور راگوں کا
درجہ ہے۔ وہ اپنی سچی خوشی کا اظہار بے معنی قافیوں اور پُرانی مانوس لوریوں مثلاً
"Cock-a-doodle doo"
A frog he would a-wooing go
کی آوازوں پر پسندیدگی کے قہقہوں کے ساتھ کرتا ہے۔

اگر آئندہ زندگی میں ادب کو سراہنے کی قابلیت بہم پہنچانا پیش نظر ہو تو ہمیں
اس کے نظموں اور راگوں کے اشتیاق کو تازہ کر کے اس کی اس اشتہا کی تسکین کے
لئے موزوں مواد بہم پہنچانا چاہئے خواہ وہ نرسری رائم یا بے معنی لوری جو بچے کی ہنسی ؛

اُس کے قہقہوں کو تحریک دیتی ہے۔ اور اِس طرح سے اُس کی سامعہ نوازی کر کے
احساسِ بحر کی تربیت کرتی ہے۔ بچے میں شاعرانہ احساس کی تربیت کا آغاز کرنے
کے لئے غالباً موزوں ترین وسیلہ ہے۔ بہت سے بچے انہیں اپنی ماں کے گھٹنے
پر ہی سیکھ لیتے ہیں۔ لیکن بعض مائیں افسوس کہ مادی اشیاء کے متعلق مجبوراً اس قدر
مصروف و متردد ہوتی ہیں کہ اپنے بچوں کی ذہنی و جمالیاتی ضروریات کی جانب
متوجہ نہیں ہو سکتیں

ایسے راگ بچوں کو سناتے وقت اِس امر کی احتیاط ہونی چاہئیے کہ اُن سے
صاف اور واضح شبیہات ذہنی مرتب ہو سکیں۔ اُس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہو گا کہ
آسان اور واضح زبان کے ساتھ ساتھ اشاروں۔ تختہ سیاہ کے سرسری خاکوں۔
توضیحی تصویروں۔ اور ڈرامہ سازی کا وافر استعمال کرتے ہوئے مٹی چاک یا کاغذ
سے اظہاری شکلیں بنا بنا کر اُن کی توضیح و تشریح کی جائے۔

تمام چھوٹے بچے بہت شوق کے ساتھ نظموں اور کہانیوں کی نقل کرنے لگ
جاتے ہیں۔ وہ عموماً اپنے حسبِ پسند کسی سبق کا ڈرامہ کرنے کی اجازت چاہتے ہیں
اور اِس طرح سے وہ بہت ہی وضاحت اور عمدگی کے ساتھ اُسے سمجھ سکتے ہیں۔ ننھی
مس مفٹ، جیک اینڈ جیل، ننھا بو پیپ، مریم کے پاس ایک چھوٹا سیمنا تھا، ننھا
جیک ہارنر، چچا آنے کا گیت گاؤ، ہم ٹیٹی ڈمپٹی، اور ننھا نیلا لڑکا۔ بہت ہی
پسندیدہ اسباق ہیں۔ ایسی ڈرامہ سازی میں ہمیشہ بچوں کے تخیل کو آزادی کے
ساتھ تربیت پانے کا موقع ملنا چاہئیے۔

باب دوم

فروبل کی مدر پلے کتاب

فروبل کی یہ آخری سالوں کی تصنیف ہے جسے صحیفہ بالک گھر سے بھی موسوم کیا جاتا ہے ان تمام کے لئے جو کہ کمسن بچوں کی تربیت و نگرانی پر متعین ہیں بہترین رہنمائی اور ہدایت کا کام دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اُسے صحیح طور پر سمجھ سکیں۔ فروبل نے اس کے تعلق کہا ہے "جو میری اس تصنیف کا منشا سمجھ لے۔ وہ میرے عمیق ترین راز سے واقف ہو جائیگا"

مس بلو جس نے اس نادر کتاب کو شرح و بسط کے ساتھ سمجھانے میں اس قدر سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ ہماری مدد کی ہے۔ کہتی ہیں "بالک گھر کی ہر معلمہ کے لئے یہ ایک مشعلِ ہدایت کا کام دے سکتی ہے۔ یہ ہر بالک گھر میں دھڑکنے والے دل کی مانند ہونی چاہیئے۔ یہ ایسا مرکز ہونا چاہیئے جس کے گرد تمام شاغل بالک گھر کے ہم مرکز دائرے گردش کر سکیں"

جو مواد کہ اس کتاب میں دیا گیا ہے اُس کے جمع کرنے میں فروبل نے متعدد سال صرف کئے۔ اس عرصہ میں بچوں کے لئے ماؤں کے روایتی گیتوں۔ اور بچوں کے گیتوں اور کھیلوں کا وہ بڑی احتیاط سے مطالعہ کرتا رہا۔ اس نے ہر اس گیت کو جسے کہ مفید مطلب پایا۔ منتخب کر کے موزوں پیرایہ میں ترتیب دے لیا۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ بچوں کے ایسے کھیلوں کی تشریح کر کے حیات انسانی کے اہم بنیادی

حقایق اور اصول سکھلانے کے لئے اُن سے استفادہ کرے۔ بدین لحاظ مشہور ماہران ادبیات کی طرح اُس نے نسل انسانی کے ابتدائی اظہارات کو جو زمانہ قدیم سے تازہ بتازہ چلے آرہے ہیں۔ اُن غیر شعوری عقل کی امانتوں سے نکال کر اپنا ذخیرہ بنایا۔ بقول بس بلو اُس نے طفولیت اور مادریت کو اُن کے عمیق ترین الحاق اور باہمی تعلقات واثرات کے تحت مطالعہ کیا تھا۔

ہر ایک کھیل مفصلہ ذیل پر مشتمل ہے:۔

(الف) ایک مقولہ یا کہاوت۔

(ب) ایک گیت جس میں الفاظ۔ راگ۔ اور جسمانی حرکت یا کھیل ہوں۔

(ج) ایک تصویر۔

(د) فروبل کی تشریح و توضیح۔

سامنے کے صفحے کی تصویر مدر پلے کتاب سے لی گئی ہے۔ اُس کا نام "مرغ بادنما" ہے۔ بس بلو نے مقولے کا ذیل کے الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔

"کیا تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا بچہ دوسرے کے کام کو سمجھ سکے۔ اس کے لئے اُسے ویسا ہی کام کرنے دو۔ کیونکہ یہ بچے کی فطری خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے گرد و پیش کے اشیاء اور اشخاص کی حرکات کی تقلید کرے۔"

ذیل کا گیت ایملی پولسن نے لکھا ہے اور فروبل کے گیت کے مماثل ہے۔

"اس طرف۔ اس طرف
مرغ بادنما پھرتا ہے
اس طرف۔ اس طرف
وہ بار بار پھرتا ہے۔
پھرتے پھرتے وہ یہ ظاہر کرتا اور بتلاتا ہے۔

کہ کس طرح بشاش ہو چل رہی ہے۔"

تشریح و توضیح میں فروبل کھیل کو ہاتھ سے سمجھاتا ہے۔ بچے کی کلائی اور ہاتھ اوپر کی جانب ممکنہ صلاحیت سے بیند سے کھڑے کروائے جاتے ہیں۔ مرغ بادنما کی دم بنانے کے لئے انگلیاں پھیلا دیجاتی ہیں۔ ہاتھ کی ہتھیلی سے اُس کا دھڑ۔ اور چھوٹے سے انگوٹھے سے اُس کا سر اور گلا بنتا ہے۔ مرغ بادنما کی حرکت کی تقلید میں ہاتھ کو اِدھر اُدھر ہلایا جاتا ہے۔

فروبل کی توضیح یہہ ہے۔ کہ یہہ کھیل بچے کے لئے باعث تحریک ہوتا ہے کیونکہ یہہ اسے ایک پوشیدہ قوت کا پتہ دیتا ہے۔ وہ بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے۔

"کسی زیادہ ہوادار دن میں جبکہ کچھ کچھ آندھی و طوفان بھی ہو۔ بچے تمہارے گھر کے سامنے کپڑے سُکھانے کی کھلی جگہ میں تمہارے ساتھ جاتے ہیں۔ وہ کونسی جگہ ہے۔ جہاں بچے مصروف و متعدد ماں کی تتبع کرنے کے مشتاق نہ ہوں۔ دیکھو مینار پر مرغ بادنما کس طرح چرچراتا ہے۔ ہوا اسے عجب چہل پہل کے ساتھ اِدھر اُدھر گھماتی ہے۔ وہ مرغا اور مرغی آتے ہیں۔ وہ ایسی سُرعت سے اِدھر اُدھر نہیں مُڑ سکتے۔ جیسے کہ یہہ مرغ بادنما۔ لیکن ہوا اُن کی دم کے پروں کو اِدھر اُدھر جھلاتی ہے ڈوری پر کپڑے کس طرح پھڑپھڑاتے اور کھڑکھڑاتے ہیں۔ وہ سخت اور تند ہوا کا پتہ دیتے ہیں۔ بچے اُن کی پھڑپھڑاہٹ اور کھڑکھڑاہٹ سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ وہ چھوٹا لڑکا ندی میں نہانے پر آمادہ تھا۔ لیکن ہوا زیادہ تند و تیز ہونے کی وجہ سے وہ باز رہا۔ اِس لئے وہ اپنے نہانے کے تولیہ کو ایک لمبے ڈنڈے سے باندھ دیتا ہے۔ اور یہہ ہوا سے اِدھر اُدھر لہراتا اور پھیلتا ہے۔ اُس لڑکے کے پاس ہی ایک چھوٹی لڑکی بیٹھی ہوئی بڑی مسرت کے ساتھ اپنے پھیلے ہوئے ہاتھ میں لہلہاتے

ہوئے رومال کو دیکھ رہی ہے۔ تیسرا بچہ پتنگ اڑا رہا ہے۔ وہ اُسے اُڑنے میں زیادہ آزادی دیتا ہے۔ بمقابلہ اپنے بھائی کے جوکہ وہ تو اُس کو دیتا ہے۔ یا اپنی بہن کے جوکہ وہ اپنے رومال کو دیتی ہے۔ اِسی لئے یہ ہوا میں زیادہ بلندی پر چڑھتا ہے۔ اور اپنے مالک کے لئے زیادہ مسرت کا سامان پیدا کرتا ہے۔

"تالی بجاؤ۔ تالی بجاؤ۔ تالی بجاؤ۔ ہوا۔ ہوائی چکی کو اس قدر زور سے گھما رہی ہے۔ کہ اس کے بادبان کھٹکھٹا رہے ہیں۔ تالی بجاؤ۔ تالی بجاؤ۔ تالی بجاؤ۔ آواز سنکر ایک چھوٹا لڑکا اپنی کاغذ کی ہوائی چکی کے ساتھ دوڑ بھاگتا ہے۔ جوں ہی کہ وہ اپنی رفتار تیز کرتا ہے۔ یہ بھی زیادہ تیزی سے گھومنے لگتی ہے۔ جو کچھ کہ بچہ دیکھتا ہے۔ اس کی شوق سے وہ تقلید کرتا ہے۔ اِس لئے اے بزرگو۔ تمہیں اس کی موجودگی میں ہر کام احتیاط سے کرنا چاہیئے۔"

ایسے تاثرات حاصل کرنے سے یا ایسی تصویر دیکھنے سے بچہ غالباً پوچھیگا۔ "اے ما یہ ہوا جو ان بے شمار چیزوں کو ہلاتی ہے۔ کہاں سے آتی ہے؟"

ماں بچے کو کچھ کچھ تبدیج یعنی جوں جوں اس کی معلومات اور فہم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ہوا کے اسباب سمجھاتی جاتی ہے۔ ابھی سے ہی وہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ کس طرح ایک واحد عظیم الشان طاقت ہوا کی طرح اتنے چھوٹے چھوٹے اور بڑے بڑے کام انجام دیتی ہے۔

اِس مدرپلے کے بموجب بہت ہی کمسن بچوں کی ایک جماعت میں حسب ذیل طریقہ پر کام لیا گیا تھا۔ جنھوں نے بیحد دلچسپی کا اظہار کیا۔

ہوا

مرکزی خیالات:۔ قدرت کی نمایاں طاقتیں۔

"زمین آسمان سے بھرپور ہے۔

اور ہر ایک جھاڑی خدا کے نور سے روشن ہے"

تمہیدی کام:۔ بچے کا اپنا تجربہ نقطۂ آغاز ہے کیونکہ وہ ہوا کی طاقت محسوس کر چکا ہے۔ اور غالباً اس سے وہ تجربہ بھی کر چکا ہے کسی تند ہوا والے روز بچوں کو مختصر سا وقت دیا گیا تھا جس میں کہ انہوں نے اس غائبانہ طاقت کے متعلق جو مدرسہ کی کھڑکیوں کو کھڑکھڑاتی اور دروازوں کو کھول دیتی ہے۔ اپنے تجربات بیان کئے اس کے بعد تمام بچوں کو بازیگاہ میں لیجایا گیا۔ بعضوں کو چند جھنڈیاں بھی دی گئیں اور باقیماندہ کو اپنی چھوٹی چھوٹی دستیاں کام میں لانے کے لئے کہا گیا۔ تقریباً پانچ منٹ تک بچے بازیگاہ کے گرد خوشی خوشی دوڑتے رہے۔ معلم کو پتنگ اڑانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھکر فوراً تمام بچے بھاگ کر اس کے گرد جمع ہوگئے۔ اور ہوا میں اسے چڑھتے ہوئے دیکھنے لگے۔ پھر انہوں نے گھر کا بنا ہوا مرغ بادنما دیکھا جو کہ معلم نے ان کے استفادہ کے لئے پیش کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹے بچے نے بھی ایسا ہی مرغ بادنما گرجے کے مینار کی چوٹی پر دیکھا۔ ان تجربات سے بچے ہوا کی قوت کا واضح تصور قایم کرنے کے لئے بخوبی تیار ہوگئے۔

ان تجربات کے بعد تمام بچے کمرۂ جماعت کی جانب واپس لوٹے۔ اور اپنے اپنے تجربات بیان کرنے لگے۔ چند منٹوں کے بعد وہ اپنے تمام مشاہدات اور احساسات کے خاکے تختہ سیاہ یا خاکی کاغذ پر چاک سے بنانے میں مصروف ہوگئے۔

تصویر کی پیشکشی

اب فروبل کی ماں بچے کی تصویر دکھائی گئی۔ اس میں ایک چھوٹی لڑکی نے فوراً ہی ماں کو کپڑے سکھاتے ہوئے پہچان لیا۔ اور دوسرے بہت سے

بچے "ماں کے کپڑے دھونے کے دن" کے متعلق اپنے اپنے بیانات سُنانے کی خواہش کرنے لگے۔ اِس کے بعد اِس بچے کی شناخت کی گئی جس کا رومال ہوا میں لہرا رہا ہے۔ اور چھوٹی اینی نے کہا: وہ وہی کررہی ہے جو کچھ کہ ہم نے کیا تھا: ہوائی چکی کا مقابلہ مدرسہ کے کمرے میں ہوائی چکی کے کھلونے سے کیا گیا۔

اِس کے بعد وہ مرغوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ کیونکہ بچوں نے انہیں ایسی آزادی کی حالت میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ ایک چھوٹے لڑکے نے کھڑے ہوکر اور اپنے جسم کو اِدھر اُدھر جھکاتے ہوئے درختوں کے جھومنے کی نقل اُتاری اور کہا کہ درخت ٹھیک اِس طرح جھوم رہے ہیں۔ سہ پہر میں دو بچے لنچ جو کسی مرتبان بیچنے والے سے لئے تھے۔ لائے۔ ایکبار پھر تمام کو بازیگاہ لیجایا گیا۔ اور چونکہ ہوا اب قدرے خاموش تھی اس لئے کئی باتوں میں مقابلہ کیا گیا۔

قصے:- (۱) ایک فی البدیہہ قصہ جو بچوں کے تجربات پر مشتمل ہو۔

(۲) ہوا کا کام، مرتبہ ماؤ لنڈ سے۔ یا نظرِ ثانی آئیوالا دیو (تین دیو کا قصہ جو سیشنڈ کی بینی بکس برائے برائینس چہارم میں درج ہے) میں سے۔

تصاویر:- (۱) "Landscape with mill by Ruisdael"

(۲) کوروٹ کی مرتبہ تصویر "شجر خمیدہ"

نظم:- "I saw you toss the Kites as high-R. L. Stevenson

مشاغل:- ماس ڈرائینگ۔

(۱) ایک چھوٹا سا غبارہ۔

(۲) جھنڈیاں

(۳) درخت ہوا سے جھومتے ہوئے۔

آزاد ڈرائینگ۔ خاکے اور ساس ڈرائینگ۔

تیلیاں بچھانا۔ گرجے کا مینار۔

کاغذ تراشی۔ ایک تار کے ٹکڑے کو دو تیلیوں سے باندھکر اور سفید پتلے کاغذ پھاڑنے سے گڑیوں کے چھوٹے چھوٹے ملبوسات بنا کر ایک چھوٹی سی کپڑے لٹکانے کی ڈوری بنائی گئی تھی۔

مقولہ اور تشریحات صرف ماں کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں۔ وہ بچے کو تصویر کی مدد سے گیت۔ اس کے الفاظ۔ اس کا راگ۔ اور اُس کی حرکات سکھاتی ہے۔

بہت سی تصاویر میں ماں اور بچہ مرکزی اشکال ہوتے ہیں۔ اور مجوزہ کھیل کھیلنے کے بعد بچہ تصویر میں اپنے کھیل اور گھریلو زندگی کا عکس دیکھتا ہے۔ اور اس طرح سے اوسکی نفسی نشو و نما ایک ایک درجہ ترقی کرتی اور وہ اپنی ذات اور اپنے قوائے کے متعلق زیادہ مکمل طور پر آگاہی حاصل کرتا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب قابل تعریف ہے اور بہت سی مفید باتیں بھی سکھاتی ہے۔ مگر خامیوں سے بھی بری نہیں۔ مضامین کے انتخاب میں فروبل بحیثیت مجموعی کامیاب رہا ہے۔ مقولوں اور تشریحات میں بہت سے عام اُصول اور مفید تجاویز موجود ہیں اور اگرچہ بعض اوقات مصنف کے منشا کی پیروی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کے الفاظ کے حقیقی معنوں (روح) کو ہم بخوبی معلوم کر سکتے ہیں۔

تصاویر اس کے ایک سابق شاگرد فریڈرک انگیر نے بنائی تھیں۔ اور اگرچہ اُن میں بہت سے نقائص اور خامیاں پائی جاتی ہیں تاہم وہ بہت ہی قیمتی اور قابل قدر اضافہ ہے۔ کیونکہ وہ فروبل کے خیالات کو زیادہ معین اور واضح صورت میں پیش کرتی ہیں۔ بمقابلہ اس کے کہ ہمیں محض الفاظ پر ہی انحصار کرنا پڑتا۔

ان ہی تصاویر میں سے بہت سی ہمارے زمانہ حال کے صغیر سن طلبہ کے مدارس اور بالک گھروں کے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں۔

لیکن مدر پہلے کی نظموں اور گیتوں کے اعتبار سے فردیل کامیاب نہیں رہا۔ بقول مس ہیر وارث "تمام فنون لطیفہ میں کون یکساں ماہر ہو سکتا ہے۔ نظم۔ راگ۔ اور پلاٹ میں"

مس بلو نے اپنے قیمتی ترجمہ میں بہترین شعراء اور مطربوں سے امداد لیکر ترجمہ کروانے اور فردیل کے گیتوں سے راگ موزوں کرانے کی کوشش کی ہے۔ اُس نے از سر نو کتابی مواد کو ترتیب دیا ہے۔ اور اس طرح سے بہت بڑی حد تک کتاب کو پڑھنے والے کے لئے زیادہ قابل فہم بنا دیا ہے۔

فی زمانناجبکہ ہر طرف علم الاطفال کے مطالعہ اور انسدادی ضوابط کا جوا اُتار پھینکنے کا خوب چرچا ہو رہا ہے۔ اور اعلیٰ و ارفع انصاب العین پر تمام زور دیے ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بعض اوقات بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی منزل مقصود کو واضح اور معین صورت میں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ مختلف ذرائع سے پیش شدہ تجاویز کے ہجوم میں ہم متلاطم سمندر پر چلنے والے جہازوں کی طرح اِدھر اُدھر تھپیڑے کھانے کا خطرہ ہر وقت محسوس کرتے ہیں۔ بدین لحاظ یہ قوت وسعی کی صریح خرابی ہے جس کا ازالہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ ہم اِس "بیچ والی کتاب" کا مطالعہ زیادہ احتیاط سے کریں۔ اور اُس کی نفسیاتی بصیرتوں کے اِفادہ سے بخوبی بہرہ ور ہوں۔ وہ تمام حضرات جنھوں نے اِس کتاب کا گہری چھان بین سے مطالعہ کیا ہے۔ اِس رائے پر بالکل متفق ہیں۔ کہ اس سے بچوں کے کھیل کے پوشیدہ اور گہرے معانی کی نہایت ہی قابل قدر بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک اوسط بچے کے عام تجربات کو مجتمع کرنے کے بہترین طریقوں کے متعلق بھی وافر معلومات اس سے

بہم پہنچتی ہیں۔ جنہیں ہم کمسن بچوں کی تعلیم و تربیت کے کام میں بخوبی لا سکتے ہیں۔

مس بلو نے کتاب کی عام اہمیت پر ذیل کے الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:

"یہ اعلیٰ ترین علمی اہمیت کے مسائل کو جن کو نظری پیرائے میں بحث کرنے سے کمسن اور ناتجربہ کار طلبہ بیزار ہو جاتے ہیں۔ دلچسپ اور واضح طور پر پیش کرتی ہے۔ نفسیاتی اُصولوں کی مقرون توضیحات کو پیش کرکے یہ دلچسپی کو اُبھارتی اور تفکر کو مشتعل کرتی ہے۔ اِن اُصولوں کو شیشو گھر اور بالک گھر کی حیات روزمرہ کے ساتھ وابستہ کرکے یہ اپنے مطالعہ کنندگان کے لئے بچوں کے مظاہرات کو معلوم کرنے اور اُن کی ضروریات کی تکمیل کرنے کی قابلیت میں اضافہ بہم پہنچاتی ہے۔ عالم محسوسہ اور عالم روحانیت کے مابین تطابق پیدا کرنے کے متعلق اپنے تکراری اشارات سے یہ تخیل کو تیز کرتی اور فطرت کے ساتھ خوشنما موافقت قائم کرنے کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔

نفسی ارتقا کے اہم پہلوؤں پر زور دینے اور انصاب اعین کو جن سے تمام ادب کی تخلیق ہوئی ہے۔ اِن کی خام اور ابتدائی شکل میں پیش کرنے سے یہ سائنس، تاریخ، نظم اور فلسفہ کے لئے دلچسپی کو بیدار کرتی اور روح میں زیادہ وسیع کلچر کی خواہش پیدا کرتی ہے۔"

اب ہم اِس سوال کی جانب رجوع کرتے ہیں کہ ہمیں کس طرح اِس مدرسے کی کتاب کو جو فروبل سے ہمیں ملی ہے۔ استعمال میں لانا چاہیئے۔ بعض حضرات ایسے بھی ہونگے۔ جو اسکی غلامانہ تقلید کرنے۔ کھیل کے تمام سلسلوں کو اپنے بچوں میں جاری کرنے اور اس کی ہدایات کی حتی الامکان پوری صحت کے ساتھ حرف بحرف تعمیل کرنے سے اپنی نادانی کا اظہار کرینگے۔ لیکن ...... بہت سے حضرات اِس غلطی کو تسلیم کر لینے پر فوراً آمادہ ہو جائینگے۔ مگر اِس سے بھی

بڑی غلطی اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جبکہ تحائف اور مشاغل کی پوری پوری نقل کی جاتی ہے اور نادانی سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ بچے نے مکعب کی جانب دیکھا ہے یا چٹائی کو تہ کیا ہے۔ یا کاغذ تہ کرنے کے کسی پیچیدہ سلسلے کی تتبع کی ہے اس لئے حسب ایمائے فروبل اسکی تعلیم بخوبی ہو رہی ہے۔ اور کہ فرضی جادو جو تیار کیا گیا ہے تمام تعلیمی معجزات دکھا سکیگا۔ کیونکہ مدرس پہلے میں وہی خیالات ہیں جو کہ فروبل نے اہم سمجھے تھے۔ حالانکہ تحائف اور مشاغل دستی کام کے اظہار کی ایک شکل ہے۔ جو ہمارے مدارس میں جاری کی جا سکتی ہے۔

بہت سی تصاویر اندرون پنج سال بچوں کے لئے ہماری بات چیت۔ راگوں۔ قصّوں اور کھیلوں کا مرکز بن سکتی ہیں۔

موزوں ترین میں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں:۔

'مرغ بادنما' ۔ 'تمام رخصت ہو گئے'

'ٹک ٹیک' ۔ 'گھاس کاٹنا'

(۳) 'چوزوں کو بلانا' ۔ 'ندی کی مچھلی' Pat-a-Cake

'گھونسلہ' ۔ 'پھولوں کی ٹوکری'

'کبوتر خانہ' ۔ 'خاندان'

'دوشیزہ اور ستارے' ۔ 'جگنو'

'چھوٹا انگلیوں کا پیانو' ۔ 'بچہ اور چاند'

'چھوٹا باغبان' ۔ 'نمازیاں'

'اور چھوٹا مصوّر'۔

بعض اوقات راقمہ کے مدرسہ میں ایپلٹن کی شائع شدہ اصلی تصاویر

استعمال کی گئی ہیں۔ لیکن اکثر اوقات آبی الوان میں خاکے بنائے گئے ہیں۔

بعض تصاویر مختلف النوع مناظر پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً کنبہ (Family)

کی تصویر پانچ حصوں میں منقسم ہے جس میں مختلف قدرتی سلسلوں کے کنبے

دکھلائے گئے ہیں۔ ان میں انسان کے۔ زمین کے۔ پانی کے اور ہوا کے کنبے

بھی شامل ہیں۔

اگر یہ تمام بچے کو دیدے جائیں تو وہ گھبراہٹ کا شکار ہو کر اصل خیال سے

بھٹکنے لگیگا۔ اس لئے خاکوں میں ہر ایک منظر کاغذ کے ایک علیحدہ ورق پر

ہی بنایا جاتا ہے۔

ہمارے بچوں کے لئے ان تصاویر کا استعمال قطعاً ضروری نہیں ہے۔ معلم

کو خود کتاب کا مطالعہ کر کے خیالات کو دوسری کھیلوں۔ گیتوں۔ تصویروں اور

قصوں کے ذریعہ پیش کرنا چاہیئے البتہ ایسا مواد دستیاب نہ ہونے کی صورت میں

مجبوری ہے۔ ہمارے پاس تمام دنیا کے ادب و فنون کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔

جس میں سے ہمارا تمدنی مواد لیا جا سکتا ہے۔ ایسی تلاش و جستجو یقیناً ہمارے

لئے باعث مسرت ہوگی۔ اور ہمیں اپنی تربیت و ترقی کے لئے خزانۂ معلوم کرنے

اور اپنے تصرف میں لانے کے لئے امداد دیگی۔

مدرسہ میں معلمہ مرکز ہوتی ہے نہ کہ ماں۔ اس لئے جب ماں کے گھر میں

استعمال کرنے کی بجائے معلمہ اس کتاب کو کمسن بچوں کے مدرسہ میں استعمال

کرے۔ تو اسے اپنے بدیہہ مدعا کے تحت ضرور اس میں ترمیم و تبدیل کرنی چاہیئے

لیکن اہم اصول خواہ انگریزوں کے لئے ہو یا جرمنوں کے لئے۔ خواہ ماں عالم

کی نعلمات کے لئے ہو یا ہندوستان کی ماؤں کے لئے۔ یکساں طور پر قابل

استعمال ہیں۔ چنانچہ مس برگ کہتی ہیں۔ جب تمام عورتوں کو ان کے اسباق

بخوبی یاد ہو جائینگے۔ تو وہ نصب العین جو میڈونہ کی غیر فانی تصاویر میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ بخوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا کیونکہ اس وقت ہر ماں اپنے بچے میں پاک اور مقدس انسانیت کا احترام کرتے ہوئے اسکی تربیت کریگی۔

میں نے مفصلہ ذیل اسباق کے خاکوں کو جن کی اساس مدریلیے پر رکھی گئی ہے پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کا نتیجہ معلمات اور بچوں پر بہت ہی قابل اطمینان رہا۔

دو نوجوان معلمات تین سے لیکر پانچ سال کے بچوں کی جماعتوں پر متعین تھیں۔ اُن میں سے ہر جماعت کی تعداد چالیس اور پچاس کے مابین تھی۔ یہہ ہر دو معلمات غیر سند یافتہ ہونے کے علاوہ ان میں سے کسی نے بھی فروبل کی سوانح حیات اور تصنیفات کا مطالعہ نہیں کیا ہوا تھا۔ البتہ وہ بے انتہا سرگرمی اور گہرے خلوص سے کام اپنے بھاری اور مشکل کام کے لئے دل توڑ محنت کرتی تھیں۔ چنانچہ روزانہ مطالعہ فروبل ... خاص تیاری اور اس خاکہ اسباق کے بموجب تعلیم دینے سے ان میں تازہ جوش اور قوت پیدا ہوتی اور اُن کے نصب العین میں تازگی اور تقویت بہم پہنچتی تھی۔ نیز انہیں فروبل کے مدریلیے کو اپنے کام کی بنیاد قرار دینے میں بمقابلہ اس کے کہ تصویروں۔ پریوں کے قصوں گیتوں اور کھیلوں کو اس کتاب کے ارتباطی اور معنی خیز اثرات کے بغیر لیا جاتا۔ زیادہ مسرت و آزادی محسوس ہوتی تھی۔

بچوں پر اس کا اخلاقی اثر بہت مفید ہوتا ہے۔ مخصوص طور پر یہہ اس پکھواڑے میں جبکہ غازیوں کی تینوں تصاویر دکھائی گئی تھیں۔ بخوبی نمایاں تھا۔ تمام بچے اندرون پنج سالہ کے نرسری اعلیٰ سے تھے۔ اور چونکہ یہ سال کا اختتام تھا۔ اس لئے بہت سے پورے پانچ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔

نیک بچے کی تلاش حضرت ابرش سے وقت نا یاب اور شتے کے غازیوں

Sir Gerald ...
Sir Ken ner ... Sir Brian the Brave
Sir Tristram ... Sir Percival the Pure)

کے نام

چھوٹے کھلاڑی غازیوں کے ناموں سے موزوں کرکے رکھے گئے تھے۔ غازیوں

کا پارٹ کرنیوالوں کا انتخاب معلم اور بچوں نے ملکر کیا تھا کیونکہ انہوں نے

اچھی لڑائی لڑنے کی خاصی کوشش کی تھی۔ بہادری ان پر اچھا اثر مایہ کرتی تھی۔

اور ایک دن ایک غریب صورت لڑکا جس سے بہادری کی بہت کم توقع ہو سکتی

تھی۔ Sir Brian the Brave کا پارٹ لینے پر اصرار کر رہا تھا

کیونکہ اس نے ایک شیر مارا تھا۔ چھ ماہ بعد اس بچے کو کمرۂ جماعت سے مدرسہ

کے کسی دوسرے کمرے میں پیغام لیجانے کے لئے کہا گیا۔ اور اگرچہ وہ ابتداً

اس کام کو ایک ناقابل برداشت آزمایش تصور کرتا تھا مگر ... پر کہ

(Sir Brian the Brave) نے بہت سے کام جو کہ وہ نہیں کرنا چاہتا

تھا۔ خوشی خوشی انجام دیئے۔ اس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور بچے نے معلم کے

حسب خواہش فوراً ہی بلا چوں وچرا مفوضہ کام کی تکمیل کردی۔

(Sir Gerald the glad) عمدہ خیالات کا مظہر بھی بہت پسند

اور مانوس تھا۔ ایک چھوٹا لڑکا جو بدقسمتی سے جھوٹ بولنے کی عادت میں

مبتلا تھا۔ غازیوں کے جیسا بننے کی خواہش کی بنا پر ہی اس عادت سے

باز آگیا۔

اگرچہ ہمیں چھوٹے بچوں میں کام کرتے وقت تکلفات سے احتراز

کرنا چاہئے۔ تاہم معلم کو جس میں انضباطی سلیقہ ہونا ضروری ہے تاکہ کام غیر

دلچسپ اور بے ... حیثیت اختیار نہ کرنے پائے۔ اپنے پیش نظر ایک معین مدعا

رکھنا چاہیئے۔ دن۔ ہفتے۔ میقات اور سال بھر کا کام احتیاط سے ترتیب دیا جائے تاکہ ہر ایک حصہ ایک مربوط کل کا جزو بن سکے۔ ذیل کے خاکے میں جس کی بنا مدر پلے پر رکھی گئی ہے۔ بچوں کے حقیقی تجربات کو زیادہ مکمل اور واضح معانی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مضامین کے انتخاب میں بچے پر اخلاقی اثر عائد ہونا یا اُس عمل کی تکمیل میں امداد کرنے کی سعی جس میں کہ واہمہ سے اخلاقی[1] انصاب العین بنتے ہیں زیادہ اہم اور مقدم متصور ہونے چاہئیں۔ بچے کو اپنی ماں کی محبت۔ باپ کی نگرانی اور دوسروں کے کام کی احتیاج کا احساس کرنے میں امداد دی جانی چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اسے فطرت سے اپنا حقیقی تعلق معلوم کرنا سکھائیں جانوروں سے مہربانی اور شفقت کے احساسات اُس میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اسے ایسی تربیت دیں کہ وہ خدا کی بے شمار قدرتوں کو احترام و حیرت کے ساتھ دیکھا کرے۔

بدی کے رجحان کا ازالہ نفس کو عمدہ خیالات سے معمور کرنے سے تاکہ تخیل اس طرح سے محبت۔ شکر گزاری اور احترام کے انصاب العین سے منور ہو جائے اور چھوٹی بے چین انگلیوں کے لئے مختلف النوع اور وافر مشاغل مہیا کرنے سے کسی حد تک ہو سکتا ہے۔ وعظ و تلقین نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ متخالف خیالات پیدا ہو کر ہمارا مقصد فوت ہو جائیگا۔ ایک ہی خیال کو مختلف صورتوں مثلاً تصویر۔ قصہ۔ گیت اور کھیل میں ہنرمندی اور سلیقہ شعاری سے پیش کرنے سے نفس پر گہرا اور پائیدار اثر مرتسم ہوتا ہے۔

مدر پلے کی (Flower Basket) (پھولوں کی ٹوکری) کے مشمولہ خیالات حسب ذیل طریقہ پر لئے جا سکتے ہیں۔ تقریباً تمام بچے چھوٹے چھوٹے تحائف دینے میں مسرت حاصل کرتے ہیں۔ اس ہیجان شفقت کو شوق سے زیادہ گہرا۔

[1] مس بلو Symbolic Education میں۔

پائیدار اور راستہ بنایا جا سکتا ہے کیونکہ محبت [illegible] دہرانے سے خشک اور زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے بچے کو مدرسے میں پھولوں کے چھوٹے چھوٹے تحایف لانے کا موقع دیکر انہیں خوشی خوشی قبول کرنا چاہیے اور چند چیزیں تیار کر کے اپنی ماں یا باپ کے پاس گھر لے جانے یا اپنا کھلونا یا کھلونے دوسرے نادار بچوں کو دینے۔ یا کسی غریب یا نادار بچے کی ضروریات کے لئے کچھ پیسے دینے کی اُسے ترغیب بھی دیجانی چاہیے۔

جب کوئی تحفہ گھر لیجانے کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔ تو معلم محبت کرنے اور دان کرنے کے عنوان پر خاص روشنی ڈالنی چاہیے [illegible] بچوں کے مہربانی کے کارناموں مثلاً کسی غریب بچے کو چند پیسوں کا عطیہ دینے کا حوالہ دے سکتی ہے

غزل کی مدرسے سے "شاہی عطیہ" یا "پھولوں کی ٹوکری" (Flower Basket) کی تصویرات کو دکھلائی جا کر اس پر ان سے بحث کروائی جاتی ہے۔ بعض چھوٹے بچے کہانی سنانا پسند کرینگے۔ وہ معمولی سی اثر آفرینی کے ساتھ کوئی مہربانی کا کام بھی کرنے پر تیار ہو جائینگے۔ دوسرے روز معلم تمام بچوں کے تجربات کو [illegible] قصہ بیان [illegible] ہے۔ مہربانی کے کارناموں کی تصاویر کمرے کے گرد لٹکائی جاتی ہیں۔ اور دوسرے قصے بیان کئے جاتے ہیں۔

چھوٹی [illegible] بن مرتبانی مرتبہ المسیلی۔ [illegible] کا کیس مجرس بلو کی مرتبہ بچے [illegible] یادداشت کے ایک تصویر مثال کے طور پر [illegible] ہے۔

روزمرہ کا مشاہدۂ قدرت

[illegible] چند منٹ پھولوں اور دوسری اشیاء کے مشاہدہ پر خرچ ہے اور معلم مدرسے [illegible] صرف کئے جانے چاہئیں [illegible] کی تیاری اور

موسم بہار کی بیداری کے زمانہ میں عارض کائنات عجب دلکش اور جاذب نظر ہوتا ہے۔ جھڑے ہوئے پتے، بیجوں کے ڈوڈے، پھول اور چٹکتی ہوئی کلیاں جیسی اشیار ہمیشہ اپنے اپنے موسم میں کمسن بچوں کے کروں میں نظر آنی چاہئیں۔ ہر ایک کمرے میں اس کا اپنا پالتو جانور مثلاً مینا۔ سنہری مچھلی یا فاختہ ہونا چاہیئے۔ مینڈک کی نشوونما کے مختلف مدارج یعنی بیضہ سے لیکر بالغ مینڈک تک دکھائے جانے چاہئیں۔ ریشم کے کیڑے موسم گرما اور موسم بہار میں پالے جائیں۔ بیج گونلدوں میں یا فلالین پر یا تر لکڑی کے برادے پر اگائے جائیں۔ پوتھیاں اکتوبر یا نومبر میں بوئی جائیں۔ جو موسم بہار میں آئندہ تیار ہونگی۔ جب تک زندہ اور رنگی ہوئی اشیار موجود نہ ہوں۔ کام پُرلطف۔ دلکش اور قدرتی نہیں ہوسکتا۔

عام خاکہ

بچہ اور اُس کی فطرت۔

مختلف موسم

سرما کی تیاری

ارکان قدرت اور اُن کا انسان سے تعلق

موسم بہار میں حیوانی اور نباتاتی حیات کا از سر نو تازہ ہونا۔

بچہ اور گھر۔

ماں

کنبہ (خاندان)

بچہ اور مدرسہ۔

شمیم [illegible]

۴ م

از ولی

بچہ اور حکومت

دستکار

نانبائی

لوہار

بچہ اور اسکے نصب العین

میقات اوّل

اس میقات میں تصاویر، نغمے، گیت اور کھیل ہوں جو بچے کے لئے بنائے جائینگے
ان میں اس کا تعلق اس کی ماں، اس کے گھر [illegible] کے [illegible]
سے واضح [illegible] گھر شغل [illegible] گھر [illegible] بانی
میں چھلیوں کے گھر نشیب کے [illegible] ہر بچے کو معلوم [illegible] دلانے میں [illegible] آتے ہیں۔
ایسے قصوں اور گیتوں میں جو کہ نانبائی اور [illegible] دستکار کے گرد گھومتے
ہوتے ہیں، وہ بچے کی روزمرہ کی ضروریات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ زندگی کے
اندرونی تعلق کو جو سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور جس کی [illegible] تمام کے لئے
خدا کی پدرانہ محبت ہے [illegible] بچہ [illegible] محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔
کرسمس کی تیاری کے دوران میں جبکہ بچہ گھر میں کسی کو دینے کے لئے چھوٹے
چھوٹے تحائف تیار کرتا ہے [illegible] خوشی [illegible] جاتی ہے [illegible] کی فکر [illegible]
کے اظہار کے لئے [illegible]
تصاویر اور قصوں وغیرہ [illegible] ایک [illegible] ہفتہ تک جائیگا۔ مگر
ہر ایک سطر [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

اقسام کا مواد لینا چاہیئے۔ تین سے چار سال تک کے بچوں کے لئے قصوں کو زیادہ آسان اور سادہ بنایا جائے۔ اور چھوٹی اور فی البدیہہ کہانیوں۔ کائناتی بات چیت۔ اور گرد ونواح کے معمولی اشیاء کے متعلق تذکروں سے تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اسباق کے ہر ایک سلسلے کو دو تین بلکہ چار ہفتوں تک بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ سلسلہ نمبر ا سے ۷ تک میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک ہفتہ درکار ہوگا۔ اور سلسلہ ۸ و ۹ میں سے ہر ایک کے لئے دو ہفتے اور کرسمس کی تیاری کے لئے تین ہفتے دیئے جانے چاہئیں

مدرسہ اور گھر

تصاویر۔ ایسے گھریلو مناظر جو بچوں کے لئے دلچسپ ہوں۔

قصہ۔ تین ریچھوں کا قصہ؛

کھیل؛ گیند کے کھیل؛ دعوت پر جانا؛

بات چیت۔ (۱) تعطیلات میں بچوں کی مصروفیات پر۔

(۲) کمرۂ مدرسہ۔ اُس کا فرنیچر اور کھلونوں پر وغیرہ وغیرہ۔

دستی مشاغل۔ (۱) قصے سے متعلق۔ ماڈلنگ (مٹی کا کام)؛ کٹورے۔

ڈرائینگ یا کاغذ تراشی؛ کرسیاں۔ تعمیری کام؛ چارپائیاں۔

تیلیاں بچھانا؛ ریچھوں کا گھر۔ ریت۔ چاک یا منقش کاغذ سے آزاد اظہاری کام۔

(۲) ہر گفتگو کے بعد طفل کے آزاد اظہاری کام۔

خاندان

مرکزی خیال:۔ ماں کی محبت۔

بچہ اور حکومت۔

کاشتکار

نانبائی

لوہار

بچہ اور اسکے انصاب العین۔

میقات اوّل

اِس میقات میں تصاویر۔ قصے۔ گیت اور کھیل جو بچے کے لئے لئے جائینگے اُن میں اس کا تعلق اس کی ماں۔ اُس کے گھر۔ اُس کے خاندان۔ اُس کے دوست سے واضح کیا جائیگا۔ جانوروں کے گھر مثلاً کبوتر خانہ۔ پرندوں کے گھونسلے۔ پانی میں مچھلیوں کے گھر تشبیہ کے طور پر بچے کو مطلوبہ تصور دلانے میں کام آتے ہیں۔

ایسے قصوں اور گیتوں میں جو کہ نانبائی اور کھاس کاٹنے کے گرد مرکوز ہوتے ہیں۔ اور بچے کی روزمرہ کی ضروریات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ زندگی کے اندرونی تعلق کو جو سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور جس کی آخری کڑی تمام کے لئے خدا کی پدرانہ محبت ہے بخوبی دیکھنے اور محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔

کرسمس کی تیاری کے دوران میں جبکہ بچہ گھر میں کسی کو دینے کے لئے چھوٹے چھوٹے تحائف تیار کرتا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا اور والدین کی شکرگزاری کے اظہار کے لئے اُس کی رہنمائی کریں۔

تصاویر اور قصوں وغیرہ کا ہر ایک سلسلہ اصولاً ایک ہفتہ تک چلیگا۔ مگر ہر ایک معلم کو بچوں کی استعداد بمعہ ضروریات کا باہمی لحاظ کرتے ہوئے مختلف

اقسام کا مواد لینا چاہیئے۔ تین سے چار سال تک کے بچوں کے لئے قصوں کو زیادہ
اور سادہ بنایا جائے۔ اور چھوٹی اور فی البدیہہ کہانیوں کا سناتی بات چیت۔ ا
و انواع کے معمولی اشیاء کے متعلق تذکروں سے تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اسباق
ہر ایک سلسلے کو دو تین بلکہ چار ہفتوں تک بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ سلسلہ نمبر
تک میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک ہفتہ درکار ہوگا۔ اور سلسلہ ۸ و ۹ میں
ہر ایک کے لئے دو ہفتے اور کرسمس کی تیاری کے لئے تین ہفتے دیئے جانے چا

مدرسہ اور گھر

تصاویر۔ ایسے گھریلو مناظر جو بچوں کے لئے دلچسپ ہوں۔
قصہ ۔ تین ریچھوں کا قصہ۔
کھیل: گیند کے کھیل، دعوت پر جانا۔
بات چیت۔ (۱) تعطیلات میں بچوں کی مصروفیات پر۔
(۲) کمرۂ مدرسہ۔ اس کا فرنیچر اور کھلونوں پر وغیرہ وغیرہ۔
دستی مشاغل۔ (۱) قصے سے متعلق۔ ماڈلنگ (مٹی کا کام): کٹورے
ڈرائینگ یا کاغذ تراشی: کرسیاں، تعمیری کام: چار پائیاں۔
تیلیاں بچھانا: ریچھوں کا گھر، ریت۔ چاک یا حنائی کاغذ سے آزادانہ
(۲) ہر گفتگو کے بعد تحائف سے آزاد اظہاری کام۔

خاندان

مرکزی خیال:۔ ماں کی محبت۔

تصویر: ماں بچے کو سلا رہی ہے۔

قصہ: [illegible] سونے کے لئے جاؤ اور نیند سے اٹھو

کاغذ [illegible] سے جھولتی ہوئی پتیاں۔

کھیل اور گیت: بچے کو بہلاتے ہوئے انگلیوں سے کھیل کھیلنا۔ انگلیوں کے کھیل۔ ناچنے اور سونے کے کھیل اور [illegible] گیت

Hye Baby Bunting (٢) Hush a by Baby (١)

متفرق: پھولوں کے پودے [illegible] کے [illegible] نشوونما دیکھنا۔

دستی مشاغل: [illegible] کا کام [illegible] پٹھے کے ٹکڑے یا رنگین اون سے گڑیا بنانا

پرندوں کے خاندان

مرکزی خیال: ماں کی محبت

تصاویر: جانوروں کے کنبوں مثلاً بطخ اور چوزوں، مرغی یا مرغی کے چوزوں، بھیڑ اور اس کے بچوں وغیرہ کی کوئی تصویر [illegible] اپنے پرندوں کو پال رہی ہے Madame Le Brun

قصہ: [illegible]

کھیل: مرغی اور چوزے

نظم: چھوٹا [illegible]

بات چیت:- قصے، نظم یا کھیل میں جس شے کا ذکر آیا ہو۔
مرغی بچہ کا سنائی گفتگو۔

دستی مشاغل:- ماس دراتینگ۔ انڈا۔ انڈوں سمیت گھونسلا۔ چوزہ۔

تیلیاں بچھانا:- مرغیوں کا ڈربہ۔

کاغذ تراشی:- ڈربے کا سامنے کا رخ۔ متساوی الاضلاع مثلث۔
مربع یا مستطیل کی شکلوں کو کاغذ چاک کر کے بنانا۔

پرندے اور بچے

مرکزی خیال:- دوسروں سے محبت اور ان کی دیکھ بھال۔

تصاویر:- مدر پلے کی تصویر۔ وہ اپنی مرغیوں کو دانہ ڈال رہی ہے۔
مرتبہ ملٹ۔ وہ اپنے پرندوں کو دانہ ڈال رہی ہے۔ مرتبہ ملٹ

'Kiss me' اور 'Her new Love' by A. J. Elsley

قصے:- سوتی اور اس کے کبوتر (اچا لمنڈس ورلڈ میں سے

fleetwing and sweetvoice اور

مرتبہ (Maud Lindsay

کھیل:- بچے کبوتروں کی نقل اتارتے ہیں اور کبوتر خانے کا کھیل کھیلتے ہیں۔

'Little Bird, you are wel come'

نظم:- خوبصورت چھوٹے ملائم کبوترو! مت ڈرو ہم سب تمہیں پیار کرتے ہیں۔

بات چیت:- سب سابق کبوتر کے متعلق کا سنائی گفتگو۔

دستی مشاغل: تعمیری کام۔ کبوتر خانہ۔

کاغذ شکنی: ایک خط۔

گھر

مرکزی خیال: ماں اور باپ کی محبت اور دیکھ بھال۔

تصاویر: پرندے کا گھونسلا۔ دوسرے گھونسلے، مثلاً گلہری یا کھیت کے چوہے کا گھونسلا۔ خرگوشوں کے پالنے کا احاطہ۔

قصہ: بھیڑیا اور سات میمنے:

کھیل: پھدکنے والے پرندے۔ خرگوش۔

اشارات: مختلف اقسام کے گھر دکھلائے جاکر زیر بحث لائے جائینگے۔ اور گھر کے معنی ضمنی طور پر سمجھائے جائینگے۔

دستی مشاغل: مٹی کا کام۔ بھیگی ہوئی ریت یا مٹی سے پرندے کا گھونسلا بنانا۔ بھیگی ہوئی ریت میں خرگوش کے پالنے کا احاطہ بنانا۔

خاندان

مرکزی خیال: خاندان کی وحدت۔

تصویر: خاندانی زندگی کی کوئی تصویر: 'Th[illegible] by Landseer'

قصہ: 'Red Riding Hood'

کھیل: بچے گڑیوں سے خاندان کے تمام رشتوں کا کھیل کھیلتے ہیں۔

گیت: خاندان:

اشارات :۔ بچے مدرسہ کی گڑیوں کا ایک خاندان بنا کر اُن کے ہاں اپنی گھر کی گڑیوں کو ملاقاتیوں کی حیثیت سے لاتے ہیں۔

دستی مشاغل :۔ (۱) قصہ کے ضمن میں۔

کاغذ کی گڑیاں بنانا : 'Red Riding Hood'

ومعمولی چاک یا رنگین چاک سے قصہ کی آزاد تصویر کشی۔

مٹی کا کام :۔ سکے کی تھپکی وغیرہ۔

ماس ڈرائینگ۔ ٹوکری مع مشاغلات مثلاً سکے کی تھپکی۔ بوتل وغیرہ۔

کاغذ تراشی اور تیلیاں بچھانا۔ کلہاڑی۔ دادی اماں کی جھونپڑی۔

(۲) گھر سے لائی ہوئی گڑیوں سے متعلق انفرادی مشاغل کا کام۔

خاندان (گزشتہ سے پیوستہ)

مرکزی خیال :۔ گھر اور مدرسہ کے صحیح اور واجبی مشاغل۔

تصاویر :۔ ندی کی مچھلی ۔ برطانیہ کا ایک مدرسہ تحتانیہ۔

قصہ :۔ بیٹو کی مہمات : (چائلڈس ورلڈ میں سے)

کائناتی بات چیت :۔ سنہری مچھلی

گیت :۔ مچھلیاں : 'Tiddleywinks and Tiddley wee'

دستی مشاغل :۔ ماڈلنگ۔ ماس ڈرائینگ یا کاغذ تراشی سے سنہری مچھلی کی نقل بنانا۔ مچھلیوں سمیت حوض کی ڈرائینگ۔

ہماری غذا (یہ کہاں سے آتی ہے)

مرکزی خیال :۔ ہمارے لئے دوسرے لوگ کیا کیا کرتے ہیں (علت و معلول)

تصاویر:۔ مزرعہ یا زراعتی زندگی کی کوئی تصویر مثلاً he Sower by Millet
ہل چلانا مرتبہ لوسی کیمپ بیل۔ گھاس کاٹنا 'ماخوز از مدرسہ' پہلے۔
قصے:۔ سلسلۂ واقعات کی توضیح کے ضمن میں مثلاً بوڑھی عورت اور اُس کا سور:
ننھی سرخ مرغی:
گیت کھیل وغیرہ۔ قصوں کی نقل سازی۔
بات چیت:۔ دودھ کا گلاس۔ دودھ کی بوتل۔ مسکہ۔
دستی مشاغل:۔ قصوں اور بات چیت کے ضمن میں یعنی تعمیری کام۔ مزرعہ۔
تیلیاں بچھانا:۔ قصے کے اشیا یعنی چھری۔ مزرعہ میں داخل ہونے کی سیڑھی۔ ڈول۔

نانبائی

مرکزی خیال:۔ دنیا کے کاموں میں ہر ایک کو اپنا حصہ پیش کرنا چاہیئے۔
تصاویر:۔ نانبائی کی تصویر اور 'Pat a Cake'
قصے:۔ سویا ہوا سیب 'The wake up story'
'جیک کا تعمیر کردہ مکان'
اشارات:۔ باہمی اشتراک عمل کی ضرورت کے متعلق۔
بات چیت:۔ نانبائی۔ اسکی دوکان۔ روٹی۔ چکی والا۔ آٹا۔ ہوائی چکی کا کھونا
کھیل اور گیت:۔ کسان: چکی: نانبائی: 'Pat a cake'
دستی مشاغل:۔ مٹی کا کام۔ روٹی۔ میٹھی پکوڑیاں وغیرہ۔ تنور یا چولہا سی تھیلی۔ ماں کا بیلن تختہ۔
ڈرائینگ یا کاغذ تراشی:۔ نانبائی کا چمچہ۔

تعمیری کام:۔ نانبائی کا تنور۔ غلے کی کوٹھی چکی میں جانیکی سیڑھیاں۔

کرسمس کی تیاری

مرکزی خیالات:۔ ایثار۔ دان کرنے کی مسرت۔

"اے پھولوں کے ہار کی طرح کرسمس کی مسرت کو تمام زمین کے گرد آج حلقہ کرنے دو۔ اور تمام اقوام کو اس محبت کے رشتہ میں جو یسوع مسیح آسمان سے لایا تھا منسلک کر دو"

تصاویر:۔ کھلونوں والا اور لڑکا: کھلونوں والا اور دوشیزہ: بھیس بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (ماخوذ از رسالہ کرسمس)۔

قصہ:۔ گریچن کا قصہ۔ (از مدرسٹوریز مرتبہ ماڈلنڈ سے)۔

کھیل:۔ کھلونوں والے کی دوکان (Holidaysongs. by E. mihe Poulson)

گیت:۔ زمین کے سپاہیاں۔ (چھوٹے گویوں کے چھوٹے چھوٹے گیت مرتبہ ڈبلیو۔ ایچ۔ نیڈلنگر)

دستی مشاغل:۔ تعمیری کام:۔ دوکان کا اگلا حصہ۔ نقدی گننے کی میز۔

تیلیاں بچھانا:۔ پتنگ۔ ریل گاڑی۔ تلوار۔ صندوق۔

کاغذ تراشی:۔ جاپانی گڑیا۔ کرسمس کا ذخیرہ۔

کرسمس کی تیاری (گزشتہ سے پیوستہ)

مرکزی خیال:۔ دان کرنا لینے سے زیادہ باعث برکت ہے۔

تصویر: کرسمس کا درخت معلم اور بچوں کی مشترکہ کوششوں سے تیار کیا جائے۔ معلم کاغذ کے ایک بڑے تختے پر صنوبر کے ایک درخت کی ڈرائینگ بنائے۔ اور بچے اس میں کھلونوں کے ناموں کا اضافہ کریں۔

قصّے: بچوں کی دنیا کے کرسمس (In the childs world) نیک بادشاہ ونسیسلاز۔ گیت سکھانے کی تیاری کے موقع پر سنایا جائے۔

'Visit to santa claus Land.'

گیت: سنتا کلاز: مرتبہ ایملی پوسن

'Listen to the sleigh Bells'

دستی مشاغل: کرسمس کے درخت کی تصویر بنانا۔

ڈرامائیزنگ: بچّے سنتا کلاز اور اس کا بارہ سنگا۔

اشارات: کرسمس کے موقع پر میقات کا کام ختم کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہیئے کہ شکر گزاری کے اظہار کے لیے بچوں کی رہنمائی کی جائے۔

میقات دوم: کرسمس تا ایسٹر

سالِ نو کا استقبال کیا جاتا ہے۔ روشنی قدرتی اور مصنوعی۔ سائے اور عکس، بات چیت اور تصور کا مرکز بنتے ہیں۔

بچوں کی بہادری کے کارنامے یا دوسرے لوگوں کی شجاعت کے قصے۔ پاکتوں کے لوگوں کو برف سے یا غرقابی سے بچانے کے واقعات سنا کر بچے کے ذہن میں ایک نصب العین قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ غازی کی شکل میں نصب العین بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد ہم دوسرے مختلف

پیشوں کو بیکر ثابت کرتے ہیں۔ کہ خدمت خواہ کیسی ہی پست کیوں نہ ہو۔ پھر بھی ایک نصب العین ہے۔

موسم بہار میں جبکہ زندگی از سرِ نو شگفتہ ہوتی ہے۔ دوسرا مرحلہ ختم ہوجاتا ہے اُس وقت "شیر خوار سیموئیل" اور "ایمبلس" کی تصاویر بچوں کو دکھائی جاتی ہیں۔

تعطیلات کے تجربات

(بچے اِن کھلونوں کو جو کہ انہیں دیئے گئے تھے۔ ہمراہ لاتے ہیں)

مرکزی خیال:۔ ایک دوسرے کی مسرتوں میں حصہ لینا۔

تصاویر:۔ کرسمس کے کسی جلسے کی تصویر۔

قصے:۔ صنوبر کا درخت۔

بات چیت:۔ سالِ نو۔ صنوبر کا درخت۔

گیت۔ کھیل وغیرہ:۔ گیت۔ چھوٹا سال نو۔

کھیل:۔ چھوٹے مسافران، ہم ملک کرسمس سے آرہے ہیں۔ یا کھلونوں کی زمین۔

(بچے خیالی کھلونوں۔ مثلاً گیند پھینکنے۔ گڑیوں کی دیکھ بھال۔ لٹو گھمانے وغیرہ سے کھیلتے ہیں۔)

گڑیوں کو کھلاتے پلاتے وقت لوری کے گیت اور خیالی لکڑی کے گھوڑے کا کھیل کھیلتے وقت 'Rocking Horse' کا گیت۔ اور ریل گاڑی کا کھیل کھیلتے وقت ریل گاڑی کے گیت ہونے چاہئیں۔

دستی مشاغل:۔ ریت میں یا چاک سے حنائی کاغذ پر کھلونوں کے خاکے کھینچنا۔

یا کاغذ تراشی یا تیلیاں بچھا کر ان کی شکلیں بنانا۔

خطوط رساں

مرکزی خیالات:۔ وقت کی پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ فرض کی ادائیگی کا احترام۔ باہمی اشتراک عمل کے فوائد۔

تصویر:۔ خطوط رساں کی کوئی تصویر۔

قصہ:۔ خط کا کوئی قصہ۔

بات چیت:۔ (۱) خطوط رساں۔ اس کی وردی اور اس کا کام۔ (۲) خط۔ (۳) پیسہ کا ٹکٹ۔ (۴) خطوط اندازی کے صندوقچہ کا ستون۔

گیت کھیل وغیرہ:۔ گیت: ہمارا خطوط رساں۔

(From games of to day
by A. M. goffin Charles & Dible.)

کھیل:۔ خطوط اندازی۔

نظم:۔ شیرخوار بچے کا خط۔

games for Busy Babies
by L. jesse, C... Son.

دستی مشاغل:۔ ڈرائینگ۔ خطوط رساں کا تھیلا۔ خط۔ خطوط اندازی کے صندوقچہ کا ستون۔

کاغذ شکنی:۔ خطوط رساں کا تھیلا۔ لفافہ۔

تعمیری کام:۔ اجماعی کام ڈاک خانہ۔

تختہ چہارم۔ ڈاک خانہ کی سیڑھیاں اور دروازہ۔

گھڑی - فروبل کی Tick-Tack تصویر

مرکزی خیالات:- پابندی اوقات - ٹھیک وقت مقررہ پر کام ہونے چاہئیں
(۲) صفائی۔

(۱) پابندی اوقات

تصویر Tick-Tack
قصے:- سنڈریلا، ڈلی ڈیلی؛
گیت کھیل وغیرہ:- (۱) چھوٹی خوشنما گھڑیاں کو دیکھو۔
(۲) ریل گاڑی۔
(۳) Hickory, dickory-dock.
حرکی کھیل:- گھڑی میں چابی بھرنا۔ رقاص کو جھلانا۔
دستی مشاغل:- تعمیری کام اور تیلیاں بچھانا۔ گھڑی۔ طاقچہ۔ چارپائی۔
ریل گاڑی۔
کاغذ تراشی:- گھڑی کا سامنے کا رُخ۔
ریت میں خاکے بنانا یا ڈرائینگ:- گھڑی۔ گھڑیال یا گھڑی کا اسپرنگ

(۲) صفائی

تصویر:- (Tick-Tack) اس میں صفائی کا خیال نمایاں حیثیت سے
پیش کیا جائے۔
قصہ:- چھوٹا بچہ جو اشنان کرنا نہیں چاہتا تھا۔
گیت کھیل وغیرہ:- شہتوت کے درختوں کا جھنڈ؛ ہم اس طرح اپنا ہاتھ
اور منہ وغیرہ دھوتے ہیں؛

Rub a dub, dub, A dog in a tub

بات چیت: پانی۔ صابن۔ تولیہ۔

دستی مشاغل: مٹی کا کام کنوہ۔ صابن کی ٹکیہ۔

فروبل کی All gone تصویر

مرکزی خیال: ہوشیاری اور حفاظت۔

تصویر: 'All-gone'

قصے: Dilly Dally (جاری) 'Red Riding Hood'

تین خواہشات:

گیت کھیل وغیرہ: گھڑی کے گیت۔ سرما کے گیت اور کھیل۔

دستی مشاغل: مٹی کا کام۔ تیلیاں بچھانا۔

ڈرائنگ وغیرہ: تصویر کے مشمولہ اشیاء

چھوٹا بچہ اور چاند

مرکزی خیال: خالق اکبر کی قدرتوں کی بے پایانی اور حیرت انگیزی۔

تصاویر: چھوٹا لڑکا اور چاند۔ دوشیزہ اور ستارے۔

قصے: ننھا اور روشن چراغ۔ (پامرس ورلڈ میں سے ننھی لڑکی ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے [illegible])۔

گیت اور کھیل: [illegible] میری ماں، چاند آج رات کیا عجب معلوم ہوتا ہے۔

دستی مشاغل: کاغذ تراشی۔ ڈرائنگ یا تیلیاں بچھانا۔ [illegible]۔ قصوں [illegible]

[illegible]

مٹی کا کام :- موم بتی۔

جگنو

مرکزی خیال :- برکات کی لطف اندوزی میں تمام حصہ لے سکتے ہیں۔

تصاویر :- جگنو، اس کے اندرون قلب کی روشنی، (مرتبہ فریڈیا رگن)

قصے :- مینی کی دھوپ، شاہ میڈاس،

گیت اور کھیل :- جگنو، دھوپ کے گیت۔ آنکھیں بند کرنے کے اور دوسرے جستی کھیل صابن کے بلبلے نکالنا۔

بات چیت :- آئینہ، منشور، رنگ۔

دستی مشاغل :- آئینہ تہ کرنا۔

ڈرائینگ :- رنگین چاک سے) قوس وقزح۔

بعض چھوٹے ہیرو

مرکزی خیال :- مہربانی۔ بہادری۔ صداقت۔

قصے :- ہوررلم کا چھوٹا بہادر لڑکا، لارڈ نیلسن کے بچپن کا قصہ، وہ لڑکا جو کہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا تھا، David and Goliath

تصاویر :- لارڈ نیلسن اور اسکی نانی، 'ڈوبتے کو بچاؤ' (از لینڈسیر) 'نجات پا یا ہوا' (از لینڈسیر)۔

کھیل گیت وغیرہ :- سپاہی کا لڑکا، شاہ فرانس، کوئی سپاہیانہ گیت۔

غازیاں

(۱) غازیاں اور نیک بچے، (۲) غازیاں اور برا بچہ، (۳) غازیاں اور ماں

بچہ اب حقیقی سے خیالی کی جانب چھوٹے بہادر ڈچ لڑکے کی بہادری سے نیلسن اور واشنگٹن لڑکوں کے قصوں کی جانب۔ انجن کے آگ بجھانے والے خلاصی کی حقیقی اور قابل قدر خدمت سے غازی کی جانب، جس نے ایک مثالی مقصد کی تکمیل کے لئے زندگی وقف کر دی تھی۔ بڑھتا ہے۔

مرکزی خیال:۔ "ماں بچے کو نیکوں سے محبت کرنے اور بدوں سے بچنے کے لئے رہنمائی کریگی۔ تاکہ وہ بچپن سے ہی ارادے۔ خیال اور فعل میں شرافت کا اظہار کرے۔"

تصاویر:۔ "غازیاں اور نیک بچہ" "سر گیلاہاڈ" "روزا بان ہیور کے گھوڑے"

قصے:۔ "نیک بچے کی تلاش" (مرتبہ ماڈلنڈ سے) "داؤد اور گولیاتھ" "سینٹ جارج اور اژدھا"

گیت حرکی کھیل وغیرہ:۔ (۱) غازیاں اور نیک بچہ "Songs & ... of Froebel's Mother Play-Blow"
(۲) غازیاں اور برا بچہ "بلو"

نظم برائے نظم خوانی یا بچوں کو سنانے کے لئے۔ "وہ غازی۔"

موسیقی کے خاکے:۔ 'Trot-de-Ceavalerie' (Rubinstien)
'Rough Rider' (Saeboeck)
تند شہسوار ——— (Sehumann)

دستی مشاغل:۔ ڈرائنگ۔ کاغذ تراشی۔ تیلیاں بچھانا۔ ڈھال۔ تلوار۔ گھوڑے کا نعل وغیرہ۔

لوہار

مرکزی خیال:۔ ادنیٰ خدمت کی بہادری۔ حیات حقیقی کا نصب العین۔

تصاویر:۔ بوڑھی بنسی میرے کو نعل لگاتا، (لینڈسیر)

قصہ:- بوڑھا دادا گھوڑا: (چائلڈس ورلڈ میں سے)
گیت:-
Busy Blacksmith Handel's Harmonious Blacksmith, کی تبدیلی
دستی مشاغل:- تعمیری کام۔ (۱) تحایف سوم وچہارم۔ گھوڑوں کے اصطبل اور طویلے۔ بڑے بڑے کالبود کے ساتھ دوکان بنانا (اجماعی کام)
ڈرائینگ:- جوتے۔
مٹی کا کام:- اہرن۔ ہتھوڑا۔ جوتے۔
اشارات:- پنساری کی دوکان سے ایک ڈبہ مستعار لیکر اس سے لوہار کی دوکان بنائی جائے۔ دوکان کے اندر کی جانب چھت کے نزدیک ایک تار لگا کر اس پر کاغذ تراشی سے گھوڑے کے نعل تیار کر کے لٹکائے جائیں اور چھت کے قریب باہر کی جانب ایک بڑا سا نعل دوکان کے امتیازی نشان کے طور پر لگایا جائے۔

انجن کا آگ بجھانیوالا خلاصی

مرکزی خیالات:- بہادری۔ پابندی اوقات اور فرض منصبی میں انہماک۔
قصہ:- معلمہ کوئی ایسا قصہ سنائے۔ جس میں کہ وہ آگ کے انجن گھر کو دیکھنے گئی ہو۔ یا جو کسی حادثۂ آتشزدگی کے متعلق ہو۔ جس میں آگ بجھانے والے خلاصیوں نے آگ بجھانے میں بہادری اور پھرتی کا اظہار کیا ہو۔
تصویر یا ڈرائینگ کے توضیحی خاکے۔ یا نمونے جو خود معلمہ نے تیار کئے ہوں۔
گیت:- The Fire Brigade
کھیل:- فائر بریگیڈ کی کہانی کی ڈرامہ سازی۔

راگ کے ایسے فلکے جن سے گھوڑے سرپٹ دوڑانے کا اظہار ہو سکے
(W. S. S. Seeboeck.)
Trot de Cavalerie A. Rubinstein

دستی مشاغل:- تحفہ دوم یا تیسرے کا لیور۔ آگ فروکرنے کا انجن (اجتماعی کام) تحفہ چہارم۔ انجن گھر۔

ڈرائینگ:- آگ فروکرنیوالے غلاصی کام کرتے ہوئے۔

کاغذ تراشی:- سیڑھی۔

اشارات:- بچوں کے باپ عموماً مقامی فائر بریگیڈ کے ممبر ہوتے ہیں۔ اس لیے اوسے کے خود۔ کمربند۔ تبر وغیرہ مستعار لینے اور بات چیت اور کھیلوں کو حقیقت کا رنگ دینے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

ہوا۔ بارش اور سورج کا کام

اوّل

مرکزی خیال:- ایک دوسرے کی مدد کرو۔

قصے:- (مناسب حال بناکر) موسم بہار اور اس کے معاون؛ ہوا اور سورج؛ (چاملڈس ورلڈ میں سے) آبی شیرخوار بچے؛ (کے۔ ٹی۔ وگمن)

تصویر:- دستِ تعاون۔

بات چیت:- ہوا۔ بارش اور سورج۔

گیت کھیل وغیرہ:- ہوا اور ... بارش کے قطرے (ماخوذ از چاملڈس سانگس اینڈ گیم بک۔ مرتبہ ...)

دستی مشاغل:۔ ہوا بارش کے دن۔ اور دھوپ کے دن کے اثرات دکھانے کے ڈرائینگ کے نمونے۔

دوم

مرکزی خیال:۔ حیات نو کی بیداری

قصے:۔ حسن خوابیدہ۔ حیرانی۔ اچانلڈس ورلڈ میں سے ا دگلہری کے مناسب حال تر حیات کرکے۔)

کائناتی بات چیت:۔ پودے۔ پوتھیوں اور بیجوں سے متعلق مثلاً و بھیا کی نشو ونما۔ موسم بہار کے چند پھول۔

جانور:۔ جانور جاگتے ہیں۔ مینڈک۔ گھونگھے۔ کیڑے مکوڑے۔ گلہریاں۔ لگتے ہیں وغیرہ۔

گیت کھیل وغیرہ:۔ بچے مینڈک اور مینڈک کے بچوں کا کھیل کھیلتے ہیں اور دھوپ کے گیت گاتے ہیں۔

دستی مشاغل:۔ قصوں اور بات چیت کے ضمن میں۔

سوم

مرکزی خیال:۔ حیات نو کی بیداری۔

قصہ:۔ حسن خوابیدہ۔

کائناتی بات چیت:۔ گھونگا۔ کیڑا۔ اور گل نرگس۔ گل زعفران گل لالہ

گیت کھیل وغیرہ:۔ کھیل، موسم بہار کے چھوا۔

گیت:۔ بارش اور دھوپ کے گیت۔

دستی مشاغل:۔ مٹی کا کام اور راس ڈرائینگ۔ پھول۔

بچہ اور اُس کے انصاب العین

مرکزی خیال:۔ عبادت۔

مقولہ:۔ "تمام زندگیوں کی زندگی۔ تمام روشنیوں کا نور۔ تمام محبتوں کی محبت تمام نیکیوں کی نیکی۔ خدا ہے"

تصاویر:۔ شیرخوار سیموئیل (از رینالڈس)۔

اینجیلس (از ملٹ، قیامت)۔

قصے:۔ "حسن خوابیدہ" "جھا بجھا اور تتلی"

دستی مشاغل:۔ حسب سابق۔

میقات سوم

اس میقات میں قدرتی اشیاء مثلاً پودوں۔ پھولوں۔ پرندوں۔ مچھلیوں اور دوسرے جانوروں کا مشاہدہ کیا جائیگا۔ ہماری غذا۔ یہ کہاں سے آتی ہے۔ اور نانبائی پر بات چیت کو دہرا کر کائنات کی موجودہ ہیئت سے اُسکی توضیح کی جائیگی۔

فطرت (نیچر) اور آرٹ کے جمالیاتی پہلو پر زور دیا جائیگا۔ اور انسان کی تخلیقی قوت خصوصاً فنون لطیفہ۔ اور موسیقی کے متعلق چند اشارات قصے سنانے گیت گانے اور تصاویر کا مشاہدہ کرنے کے دوران میں بہم پہنچائے جائینگے۔

الغرض اس طرح سے کوشش کی جائیگی کہ بچے اپنی قابلیتوں کا احساس کرنے اور تصاویر اور موسیقی کے سراہنے کے قابل ہو جائیں۔

ہمارے گرما کے ملاقاتی

کائناتی بات چیت:- ابابیلیں۔ ہم ہیں اور چڑیا رے۔
قصہ:- کسان اور پرندے۔
کھیل:- ابابیلیں۔
دستی مشاغل:- قصے اور کائناتی بات چیت کی آزاد توضیحات۔

گھونسلا

مرکزی خیال:- فطرت سے ہمدردی۔
تصویر:- راج ہنسوں کا گھر۔
قصہ:- مسز بیبی گرے۔
گیت اور کھیل:- کوئی کائناتی کھیل۔
بات چیت:- کوئی جانور یا سادہ پھول۔
دستی مشاغل:- اسباق منتخبہ کے مناسب حال کوئی کام۔

بڑھئی

مرکزی خیال:- میرے باپ کے ہاں کئی محل اور حویلیاں ہیں۔
تصویر:- بڑھئی۔
قصے:- بڑھئی (In the Child's World) ماہی گیر کی جھونپڑی۔
بات چیت:- قدرتی گھر مثلاً چیونٹیوں کے بل۔
گیت کھیل وغیرہ:- کھیل:- بڑھئی
From Song for Little Children by Eleanor Smith Vol i

اشارات:۔ اگر گرد و نواح میں کوئی عمارت زیر تعمیر ہو۔ تو بچوں کو اس کے معائنہ کے لئے لیجا کر بڑھئی کو کام کرتے ہوئے دکھایا جائے۔ اور انسان کی تیار کردہ عمارت کا مقابلہ پرندوں کے گھونسلے بنانے اور خرگوشوں کے بل کھودنے وغیرہ سے کیا جائے۔

پھولوں کی نوکری

مرکزی خیال:۔ محبت کرنا اور روا داری کرنا۔

"ہر ایک چھوٹا تحفہ جو کہ چھوٹا بچہ محبت سے پیش کرے۔ خوشی سے قبول کرو۔ کیونکہ محبت صرف کرنے سے بڑھتی ہے۔ لیکن بخل کرنے سے یہ بالکل زائل ہو جاتی ہے۔"

تصاویر:۔ سینڈم لی برن۔ "محبت کرنا" شاہی معلم ... [illegible]

تصویر جس میں بچہ کسی دوسرے غریب بچے کو گڑیا دے رہا ہو۔

تحفے:۔ سالگرہ کا تحفہ: بچوں کا کنبہ ہوس ... [illegible] اماں کے لئے کچھ تحفے تیار کرتے ہیں۔ محسن اور میوان: بادشاہ کی سالگرہ: [illegible]

بات چیت:۔ پھول۔

گیت کھیل:۔ پھولوں کے نام لینا۔ "Green Gravel"

چھوٹی لڑکی بن کر تیار کرو۔ "Mary, Mary quite contrary"

دستی مشاغل:۔ مٹی کا کام۔ ٹوکری

تعمیری کام:۔ گڑیا کا گھر

اشارات:۔ بچے اپنے ماں باپ کے لئے [illegible] تحفے تیار کرتے ہیں۔ [illegible]

بہت قیمتی ہوتے ہیں، وغیرہ۔

گانا (مدرپلے۔ انگلیوں کا باجا)

مرکزی خیال: حسن کا جلوہ ہر جگہ عیاں ہے۔

تصاویر: مدرپلے کی تصویریں۔ The Child Handel by Margaret Dicksee

"لوے کا گیت" از جولیس برٹین۔ موزارٹ اور اس کی ہمشیرہ۔

جب دنیا ابھی ابتدائی حالت میں تھی۔

قصے: گوئیے کا گیت۔ ہمر مز کا قصہ۔ آرمینس اور اس کی بانسری۔

گیت کھیل وغیرہ: گوئیے۔ لوٹے کا گیت۔

(ب) میں بڑا بھاری ڈھول بجا لیتا ہوں۔

بات چیت: تصاویر اور قصوں کے ضمن میں۔ مختلف قسم کے آلات مثلاً مدرسے کا باجا۔

دستی مشاغل: تعمیری کام۔ ڈرائینگ اور کاغذ شکنی۔ قصوں، تصویروں اور بات چیت سے متعلق کام۔

چھوٹا باغبان

مرکزی خیال: پرورش۔ پیار، محبت اور سب کی دیکھ بھال۔

قصے: پھلی میں پانچ مٹر کے دانے۔

پھولوں نے کیسا کیا۔

گیت کھیل وغیرہ: میری باغ کی چھوٹی کیاری میں۔

حرکی کھیل: کدال اور پھاوڑے سے کھودنے کی تقلید کرنا۔

کائناتی مشاہدہ کا کام:۔ لوبیا کے پودے کی نشوونما۔

بات چیت:۔ مختلف پھولوں۔ ترکاریوں۔ اور باغبانی کے آلات کے متعلق گفتگو۔

دستی مشاغل:۔ تعمیری کام۔ باغ کی دیوار۔

تیلیاں بچھانا۔ یا کاغذ تراشی:۔ کدال۔ دوشاخہ۔ آبپاشی کا ڈبہ وغیرہ۔ پھلوں اور تیلیوں کا بچھانا۔ پہیہ دار دستی گاڑی اور ٹوکری۔ ریت میں تھا کے بنانا یا ڈرائینگ:۔ باغبانی کے چند آلات۔

چھوٹا مصور

مرکزی خیال:۔ انسان کی اختراعی استعداد: "جو کام کرنے کو تجھے ملے۔ اسے اپنی پوری قوت کے ساتھ کرو"

تصاویر:۔ چھوٹا مصور: اس کی پہلی فرمائش (از ایم۔ ڈکسن) ماہ نشاندہ (از ای۔ لینڈ سیر)

قصے:۔ خلقت کی پیدائش: زندہ قوت کا دیو اور عبارت کی پری۔ (از ماڈلنڈ سے)

بات چیت:۔ ڈرائینگ کے سازوسامان سے متعلق گفتگو۔

باب سوم

کمسن بچوں کی تعلیم میں تصاویر کا استعمال

بچے کے ابتدائی اور غیر شعوری ارتسامات کے لئے ہمیں فطرت (نیچر) اور مصوری کی نہایت ہی پاکیزہ۔ عمدہ اور خوبصورت دنیا سے مسالہ بہم پہنچانا چاہیئے۔ اُسے خوبصورت چیزوں سے فطرتی اُنس ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اُس کے لئے وہ قابل فہم ہوں۔ وہ جو کچھ کہ دیکھتا اور پسند کرتا ہے۔ اُس کی تقلید بھی کرتا ہے۔ اور یہ تقلیدی کھیل اُس کی زندگی اور سیرت کی تشکیل میں بہت نمایاں حصہ لیتا ہے۔

اس کا تصویروں کا شوق عام طور پر مُسلّمہ ہے۔ اور چونکہ اس کی تمام مسرت وخوشی کا حق جو کہ ہمارے بس میں ہے۔ غیر متنازعہ طور پر ہم تسلیم کرتے ہیں اسلئے اُسے تصویریں دیکھنے کی مسرت سے کبھی محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

فروبل کی مدرسے کے تذکرہ میں ہم قبل ازیں ہی دیکھ چکے ہیں کہ تصویروں کا استعمال کس طرح اسے گردو نواح کی دنیا کو سمجھنے اور اپنی جگہ معلوم کرنے کے قابل بناتا ہے۔ بقول فروبل۔

"بچہ اشیاء سے تصاویر کو۔ تصاویر سے علامات کو اور علامات سے خیالات کو جاننے میں ہی علم حاصل کرتا ہے۔

مصور مانوس مناظر کی تصویر کشی کر کے ہمیں حیات روزمرہ کی نظم سے روشناس

کرا دیتا ہے۔ اور چھوٹے بچے بھی اسی شاعرانہ اسپرٹ کو محسوس کرنے لگتے ہیں
بلکہ اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بچے اور مصور میں خوبصورت اشیاء کی محبت جبلی
طور پر یکساں ہوتی ہے۔ گویا کہ بچے کی احساسی معصومیت اسے ایک قسم کی
شاعرانہ جبلت کے ذریعہ سے مصور کے خیال کا کم از کم کچھ حصہ محسوس کرنے
کے قابل بنا دیتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں ایسا پیغام دل پر بہت ہی گہرا
اثر ڈالا کرتا ہے۔

مصور معمولی روزمرہ کے مناظر کی تصاویر کے ذریعہ سے اُن جمالیاتی
تاثرات کو جو کہ اُس کے اپنے قلب میں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے دل میں
بھی وارد کرنے میں ہماری اعانت کرتا ہے [illegible] حقیقت
اُس کے تاثرات کا ہی دھندلا سا عکس ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اپنا قلب بجز [illegible]
دیگر فطرت کی بعض لطیف نیرنگیوں کو جو بغیر اس کے ہمارے کند ذہن [illegible] نظرانداز
کر دیتے۔ دیکھنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ بقول براؤننگ۔

"ہماری فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہم ان اشیا کو سینکڑوں مرتبہ
دیکھ کر نظرانداز کئے ہوتے ہیں۔ اُن کی تصاویر کو پہلی ہی نظر میں [illegible] رغبت و
شوق کے ساتھ دیکھنے لگ جاتے ہیں مگر [illegible]
بن جاتے ہیں۔ مصوری اسی لئے عالم وجود میں آئی ہے"

کمسن بچوں کے کمرہ کی دیواروں کی تصاویر

خدائے متعال کی دیوار کا غیر شعوری اثر اس قدر ضروری [illegible]
نہیں ہو سکتا۔ جتنا کہ چھوٹے بچوں پر۔
غرض منتخب کی ہوئی تصاویر بچے پر اُس کی زندگی [illegible] ضروری

زمانہ میں جذبات کے ذریعہ بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ کون بتلا سکتا ہے کہ صحیح طریقہ پر استعمال کئے جانیکی صورت میں اُس کے کون کونسے ہیجانات کی تشکیل اُن سے ہوسکتی ہے۔ قدرتی طور پر اُس کا زیادہ تر دارومدار معلمہ کے ذاتی انداز پر ہے۔ بچہ اس قدر آسانی کے ساتھ اثر پذیری اور تقلید کو قبول کرتا ہے۔ کہ معلمہ کی سرگرمی یا لاپرواہی جیسی کہ صورت ہو۔ آئینہ کی طرح اس میں صاف نظر آنے لگتی ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کے کام میں اگر ہم مصور کی امداد کا پورا پورا استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بہت ہی غور و خوض سے بچوں کی دلچسپیوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک تصاویر قابل فہم نہ ہوں۔ بچے کے لئے بخوبی باعث تحریک نہیں ہوسکتیں۔

بچہ ایسی تصاویر کو پسند کرتا ہے جن میں زندگی حرکت یا سرگرمی کے کام دکھلائے گئے ہوں۔ اور اُس کے لئے مانوس مناظر وہ ہیں۔ جن میں بچے ہوں یا جانور یا دونو بچے اور جانور ساتھ ساتھ ہوں۔ مثلاً 'نجات پایا ہوا' (مرتبہ لینڈ سیر) ننھی مس بوبس (مرتبہ رینالڈس) At the Nursery' by Waterlow 'کیا تم بات چیت نہیں کر سکتے' (مرتبہ ہومز)۔ وہ مرغیوں کو دانہ ڈال رہی ہے۔ اور اپنے پرندوں کو دانہ ڈال رہی ہے: (مرتبہ ملٹ) 'صبوحی سلام' (مرتبہ سون سٹیڈ) 'برادر کوچک' (مرتبہ میروان برمین) 'حیوان کا دوست۔ (تصویروں کا سلسلہ) جو پارک ہوس کی شائع کردہ ہیں۔ جانوروں سے محبت اور مہربانی کا سلوک کرنیکی ترغیب دلاتی ہیں۔

'اُس کے دل کی دھوپ' (مرتبہ فرنیڈ مارگن)؛ 'یاد ذمت تعاون' (مرتبہ رینوف) 'یا دادی اماں کے خزانے' (جی۔ بی۔ اونیل) جیسی تصاویر میں بچے اپنے دادا یا دادی سے اپنا تعلق سمجھنے لگتے کہ اُن کی محبت و شفقت کو زیادہ قدر کی نگاہوں سے دیکھنے

لگتے ہیں۔ اور اس طرح سے ضمنی طور پر بزرگوں کا ادب کرنا بھی سیکھنے لگ جاتے ہیں۔

وفادار اور بہادر کتوں کی تصویریں جیسے Landseer's Saved کا کتا

ایسے شریف جانوروں سے بچے کی محبت کو پختہ کرتی ہیں۔ یہ اور خود امرتبہ ایم۔ والف۔ بریمن جیسی تصویروں کے دیکھنے سے شیرخوار بچے سے اسکی محبت زیادہ پائیدار ہوجاتی ہے۔ اور اس طرح سے اُس کے جذبات کو تحریک ہوتی اور اُس کے جوابی احساسات بیدار ہوجاتے ہیں۔

کمسن بچوں کے لئے دوسری موزوں تصاویر وہ ہیں جن میں ماں کی محبت دکھائی گئی ہو مثلاً Madonnas میں مائیں اپنے کنبوں کے ساتھ یا جانور اپنے بچوں کے ساتھ۔ بچہ اپنی ماں کا تصور فرضی حیثیت سے قائم کرلیتا ہے۔ اور اس طرح ہم تصاویر کے ذریعہ ماں کا ایثار زیادہ وضاحت سے دکھا کر نہایت مضبوط۔ نہایت خوبصورت اور نہایت ہی پائیدار انسانی محبت کے وجود کی طاقت محسوس کرنے کے قابل اُسے بنا دیتے ہیں۔

مذہبی تصاویر میں فرشتوں اور یسوع کی تصاویر چھوٹے بچے کے لئے گہری دلچسپی کا باعث ہونگی۔ تمام معلمات جنھوں نے چھوٹے بچوں پر عمدہ تصاویر کا اثر دیکھا ہے۔ اُن کی شاعرانہ بصیرت سے ضرور محو حیرت ہوئی ہونگی۔ پانچ سالہ بچوں کی ایک جماعت کو Watt's Picture of Galahad دکھائی گئی تھی۔ اور قصے اور گیت مدرسے پہلے کی غازیوں کی تصاویر کے گرد مرتکز کئے گئے تھے۔ اس سے وہ تصویر کے غائبانہ احساسات کی دل ہی میں تتبع کرنے پر بخوبی آمادہ ہو گئے۔ ان میں سے بعض تو یہ محسوس کرتے معلوم ہوتے تھے کہ اُس کا دل پاکیزہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے اس کو پسند کرنے کی یہ وجہ تبلائی تھی۔ کہ وہ نیک دکھائی دیتا تھا۔ کسی دوسرے موقع پر Angelus' Heads by J. [illegible]

کی تصویر انہیں دکھائی گئی۔ اُس سے پہلے ہی وہ فرشتوں کا گیت گا چکے تھے۔ اِسلئے اب ایسی تصویر کو دیکھنے کی موزوں کیفیت اُن پر طاری تھی۔ اُن کے زندہ تخیلات اس کی اثر پذیری کو قبول کرنے پر آمادہ نظر آتے تھے۔ اور وہ واہمہ کے پروں پر بخوبی اڑتے جاتے تھے۔

چند منتخب عمدہ اور بڑی بڑی تصاویر احتیاط سے ایسی جگہ لٹکا دی جانی چاہئیں جہاں بچے انہیں بسہولت دیکھ سکیں۔

ایک ہی تصویر کو عرصہ دراز تک ایک ہی جگہ لٹکائے رکھنا ٹھیک نہیں کیونکہ عرصہ کے بعد بچے اُس سے بے اعتنائی برتنے لگ جاتے ہیں۔ بہترین تجویز یہ ہوگی کہ یا تو تصاویر کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بدلتے رہیں۔ یا قلابہ دار چوکٹھ میں متعدد تصاویر لگوائی جائیں۔ اور چند ہفتوں کے بعد پشت کے متوسط کا نکر نکال دیا جا کر انہیں بدلتے جائیں۔ تاکہ دوسری تصویر دکھائی جا سکے۔

بیشک رنگ بچے کے لئے زبردست تحریک کا باعث ہوتا ہے اور اگر ہم اچھی رنگین تصاویر مہیا کر دیں۔ تو اس ذوق کی بخوبی تسکین ہو جائیگی۔ نیلی شوخ رنگ کی ناکارہ تصاویر دیواروں پر نہ لگانی چاہئیں۔ اگر محکمہ تعلیمات تصاویر کی خریدی پر روپیہ صرف کرنے پر آمادہ نہ ہو۔ تو مدرسہ میں کوئی جلسہ منعقد کر کے کچھ روپیہ فراہم کیا جا سکتا ہے۔

باورل کمپنی کی بعض تصاویر کمسن بچوں کے لئے بہت ہی دلچسپ ہوتی ہیں۔ بچوں سے ایسے قطعات منگوائے جا کر اُن کے گرد کو ان سے آراستہ کروایا جانا چاہیئے۔

تصویروں کی کتابیں: متفرق تصویروں کی ایسی بیاضات جن میں اگر ذیل سے کاٹ کاٹ کر یا دوسرے ممکنہ ذرائع سے حاصل کرتے تصاویر لگائی گئی ہوں

بچوں کے لئے جبکہ وہ انہیں مدرسہ میں دیکھتے ہیں۔ بہت ہی زیادہ دلچسپی اور کشش کا باعث ہوتی ہیں۔ قصوں یا کا نفاتی بات چیت کی توضیحات خود معلم تیار کرکے اور انہیں سادی کاغذ پر چسپاں کر کے کمرے کی دیواروں کے نچلے حصے کو ان سے ڈھانپ سکتی ہے۔

توضیحات کا مقصد تصاویر سے کسی قدر مختلف ہے۔ موخر الذکر کی غایت محض تفریحی ہوتی ہے نہ کہ تعلیمی۔

ہم میں سے بہت سے حضرات مختلف قسم کی تعلیمی تصاویر مثلاً گرم ممالک کے پودوں کی تصاویر۔ ایسی تصاویر جن میں خونخوار جانور اپنے شکار کو نگلتے ہوئے دکھائے گئے ہوں۔ یا جغرافیائی اصطلاحات کے خاکوں سے ڈھانپی ہوئی دیواروں کو بخوبی یاد کر سکتے ہیں۔ اُن میں سے بعض تصاویر بچوں کے خواب میں بھی بھوت پریت کے خوفناک مناظر پیش کر کے اُن کے لئے باعث دہشت ہوا کرتی تھیں۔ اور اُن میں سے اکثر بچے کے دائرۂ دلچسپی سے بہت ہی ہٹی ہوئی ہوتی تھیں۔

ہمیں اب اس کا بخوبی احساس ہے کہ بچے کو اس کی مانوس اشیاء کے دیکھنے کا موقع نہ دینے سے ہم اُسے فی الوقت پُرلطف ارتسامات سے اور آئندہ زندگی میں اُن کی شبیہات سے محروم رکھتے ہیں۔ اور اب جبکہ ہم محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ علم ہمیشہ قوت کی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اسی بنا پر ہم اسے اب غیر مربوط اور بے جوڑ معلومات رٹانے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو ہم اس کے لئے پرلطف اور پرسکون تصاویر مہیا کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ جن سے کہ وہ لطف اُٹھا سکے۔ اور جو خوشگوار شبیہات اور تلازمات کے پیدا کرنے کا باعث ہوں۔

جنگلی جانوروں کو بالکلیہ ہماری فہرست سے خارج کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ ان میں سے بہت سے بلاشک وشبہ بچے کے لئے باعث تحریک ہوتے ہیں

لیکن زمانہ قدیم کی بھدی اور سستی تصاویر نہیں لینی چاہئیں۔ بلکہ بڑے بڑے مصوروں کی بہترین اور عمدہ تصاویر کی نقول منتخب کی جانی چاہئیں۔ مثلاً

Rosa Bonheur اور Herbert Dicksee

تصویری بات چیت جس میں بچے باری باری سے تصویر کی ہر ایک شکل کو مرکزی شکل سے شروع کر کے بیان کرتے ہیں۔ باعث بیحد مسرت ہوتی ہے۔ اور اس سے زباندانی میں خاصی مشق بہم پہنچتی ہے۔ بات چیت کے خاتمے پر بڑے بچوں کو تصویر کا نام تجویز کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ بعض اوقات تصویر سے متعلقہ چھوٹی چھوٹی نظمیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ اس وقت متعدد بچے قصے گھڑنے پر آمادہ نظر آئینگے۔

اس درجہ کے تمام اسباق کی طرح یہ بات چیت بھی بالکل غیر رسمی اور صرف چند منٹوں تک ہی جاری رہنی چاہیئے۔ کیونکہ بچے کی توجہ بہت کمزور ہوتی اور جلدی سے بھٹک جاتی ہے۔

باب چہارم

قصہ گوئی کا ہنر

ہم تمام جانتے ہیں کہ بچوں کو کہانیوں سے بے حد رغبت ہوتی ہے۔ کون ہے جو بچوں سے ملے۔ اور وہ اس سے کہانی سنانے کی فرمائش نہ کریں۔ کون ہے جس نے اُن کی محویت اور از خود رفتہ نظروں کو جبکہ وہ بچپن کے جادوگر یعنی اچھے قصہ گو کے زیر اثر ہوتے ہیں نہ دیکھا ہو۔ متعدد بالغ حضرات محض

دلچسپ قصوں کی بدولت ہی بچے کا دل موہ لیتے ہیں۔

وہ کونسی دور اندیش ماں یا معلّمہ ہے جس نے بچے کے ناقص تقاضوں مثلاً ضد کرنا، مانگنا یا دوسرے کی برائیاں کرنا یا ادنیٰ جانوروں سے بیرحمی کا سلوک کرنا وغیرہ سے باز رکھنے کے لیے کہانی کا تریاق استعمال نہ کیا ہو۔

تمام اچھی معلمات بخوبی محسوس کرتی ہیں کہ قصوں کا اس قدر شوق تخیل کو تحریک کرنیکی ان کی قوت۔ اور ان کے سننے یا پڑھنے کی مسرت جو بچے کی روحانی زندگی کو بہت ہی دلچسپ اور سرگرم بنا دیتی ہے۔ ہمارے لیے بہت سے تعلیمی فوائد کے حصول کا موجب ہو سکتے ہیں۔ فی الحقیقت قصے کا استعمال آج کل اس قدر عام ہو گیا ہے کہ کمسنوں کے کتبی مضامین کی یہی موزوں ترین دکھیاری بن بن گئی ہے۔ مطالعہ قدرت۔ نظم۔ تاریخ۔ اور اخلاقی اسباق تمام قصے کی امداد کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس سے کسی قدر خدشہ ہے کہ ہم لفظ کے اصلی معانی نہ بھول جائیں کیونکہ خشک اور بے لطف [illegible] کے استعمال کی توضیح میں پیش کیا جائے "کہانی" کا نام ہی دے دیا جاتا ہے۔

یہ سعی کہ بچوں کی صحیح دلچسپیوں کو تحریک دیتے ہوئے تعلیم دی جائے۔ بالکل واجبی اور قابل ستائش ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قصے کی مقصد و اہم ترین غایت یہ نہیں ہے۔ حقیقی قصہ بچے کی تربیت کے دوران میں کسی طرح بھی کام میں لایا جانا چاہیئے۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ یہ سادہ اور پاکیزہ ادب ہو یعنی یہ فنون لطیفہ کا موزوں شاہکار اور حتی الوسع پورے طور پر مکمل ہونا چاہیئے۔

مخصوص طور پر بچے کو مسرور کرنے کی خاصیت کی بنا پر بیشک اس کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی موزوں ہے کہ یہ عمدہ انگریزی یا مادری زبان کا اصلی نمونہ بھی مہیا کر سکے۔ اس کی ہمدردی اور تخیل کو تحریک دے سکے

اور اُسے اعلیٰ اور ارفع انصاب العین مرتب کرنے کے قابل بنا سکے۔

اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ پریوں کے قصے کا جس میں بچے اس قدر مسرت حاصل کرتے ہیں۔ اور جو قدیم مستند ادب کی حیثیت سے مختلف شکلوں میں متعدد ممالک کی اس قدر کثیر نسلوں کو سنایا یا پڑھایا جا چکا ہے۔ بچے کی تربیت کے لئے انتخاب کرنا ادبی اور روحانی نقطہ نظر سے موزوں ترین ہوگا۔ اگر ہم کسی قدیم پریوں کے قصے کی تجزی کریں۔ تو ہم اس کے اندر کوئی بہت ہی اہم اور عالمگیر صداقت پائینگے۔ جس کی وجہ سے یہ بڑے بڑے ادبی شاہکاروں کی طرح پشتہا پشت تک دلوں کو مسخر کرتا رہتا ہے۔

ہمارے ہاں Grimm اور Hans Anderson کی پریوں کے قصوں کا کثیر اور وافر ذخیرہ ہے۔ جن میں سے ہم مناسب اور موزوں طریقہ پر انتخاب کر سکتے ہیں۔ ہر معلمہ کو بچے کی مخصوص ضروریات اور اس کی اخلاقی اور روحانی بہبودی کے انصاب العین کے مدنظر قصوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ ایسے انتخاب میں بہت ہی زیادہ غور اور احتیاط سے کام لیا جائیگا۔

بیشک بچوں کی مختلف دلچسپیوں کی تسکین ہونی چاہیئے۔ مگر اعلیٰ فطرت کو قربان کرکے اُن کی خواہشات کی تکمیل کرنا بھی جائز نہ ہوگا۔ قصے خوش کن سادہ اور عملیت سے معمور ہونے چاہئیں۔ مگر مضحکہ خیز اور نا واجبی طور پر سنسنی خیز نہ ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ بچہ قدرتی ارتقائی مدارج تدریجی طور پر طے کرتے ہوئے ہمارے شکسپیر اور ملٹن کو سراہنے کی صلاحیت پیدا کرے۔ اور آج کل کے ناکارہ سنسنی خیز مواد سے جو بہت ہی عام ہو چکا ہے۔ بیزاری کا اظہار کرے۔

سالکسنوں کے لئے ابتدائی قصے بہت ہی مختصر اور حقیقی اشیاء سے متعلق ہونے چاہئیں۔ غالباً چھوٹی چھوٹی شخصی روایتوں یا پالتو جانوروں کے قصوں سے ابتدا کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ جب معلم بلی کے بچے یا کتے کا قصہ سنائیگی۔ تو بہت جلد ہی بچے شرم و حجاب کو ترک کر کے اس کی تقلید کرتے ہوئے چلا اٹھینگے "میرے ہاں بھی مکان پر بلی کا ایک بچہ ہے"۔ یا "جیمی جونس کے ہاں بھی ایک کتا ہے"۔ بتدریج یہ چھوٹے چھوٹے اسرار ظاہر کرتے ہوئے وہ اُن کے متعلق مختصر سی داستانیں بھی سنانے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے واضح اور مربوط قصہ بیان کرنے کی صلاحیت اُن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

تھوڑے عرصہ کے بعد گو جماعت کے بچوں کی قابلیت کے لحاظ سے حسب ضرورت مناسب طور پر کمی بیشی کرتے ہوئے آپ ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو پہلی پریوں کی کہانی کے سننے کے لئے آمادہ پائینگے۔ قصے کا انتخاب کرنے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ اپنے چھوٹے چھوٹے شاگردوں میں اسے کس طرح پیش کیا جائے۔ کمسن بچوں کے متعلق تھوڑی بہت معلومات رکھنے والے تمام حضرات اِس بات پر متفق ہونگے۔ کہ خود معلمہ کو ہی قصہ سنانا چاہیئے۔ اور بہیں لحاظ اُس کی کامیابی کا تمام تر دارومدار معلمہ کی شخصیت اور اُس کے طرز بیان پر ہوگا۔

اس کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ نہ صرف قصے پر اس قدر حاوی ہی ہو۔ کہ وہ اُسے بلا تامل وسعی بیان کر سکے۔ بلکہ وہ اپنے دل میں حقیقی طور پر اسے سراہتی بھی ہو۔ چونکہ پریوں کا قصہ سنانا ایک بڑا ہنر ہے۔ اس لئے کامیاب قصہ گو معلمہ کا اُس میں ماہر ہونا اور اس کی خوبیوں اور اُس کے پیغام سے بخوبی واقف اور آگاہ رہنا بہت ہی ضروری ہے۔

اس کا ذاتی استغراق ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذات کو بالکلیہ اپنے بیان میں اور مختلف عاملین کی شخصیتوں میں کھو دے۔ ٹھیک جس طرح کہ کوئی ایکٹر یا ایکٹرس اپنا پارٹ کرتے وقت کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جادو کی چھڑی کو ہلاتی ہے اور ایلو! بچے اس کے ساتھ پرستان میں جا نکلتے ہیں۔

قصہ گوئی کے اُصول

(۱) قصے کا بغور مطالعہ کر کے اُس کا مخصوص پیغام معلوم کر لو۔ زود رس اثر آفرینی کے ذریعہ اُسے خاصی ہنرمندی سے پیش کیا جائے۔ اخلاقی نتیجہ نکالنا کبھی جائز نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک موزوں اور اچھی طرح سنائے ہوئے قصے کا نتیجہ خوبصورت پھول کی خوشبو کی طرح پورے قصے میں سرایت کئے ہوتا ہے اور اُسے ناواجبی تاکید کے لئے نشان زد کرنا اس کی خوبی اور اثر کو بھدے طریقہ پر خراب کرنے کے مترادف ہوگا۔

(۲) اُس کے پلاٹ کی مختصر طریقے پر تجزی کر کے اس کے بہت ہی سادہ سے ٹکڑے کر لئے جائیں۔ جس سے اُس کی بندش کی وحدت اور بیان کی مختلف ہیئتیں کس طرح متواتر مدارج کے ساتھ انجام پر پہنچتی ہیں۔ بخوبی ظاہر ہو سکے۔

(۳) پلاٹ کے ہر ایک حصے کی اضافی قدر و قیمت صاف طور پر معلوم کر کے ہر ایک واقعہ پر صرف مناسب حال واجبی زور ہی دیا جائے۔ تا کہ مکمل کل اپنے حُسن و خوبی کے پیغام کے ساتھ خود بخود کمسنوں کی روحوں میں جنہوں نے اپنے کو اس قدر اعتماد کے ساتھ اُس کے پُرلطف اثر کے سامنے جھکا دیا ہے سرایت کر سکے اور اُنہیں شگفتہ اور تر و تازہ بنا سکے۔

(۴) بیان کی شاہراہوں پر سیدھے چلتے جاؤ۔ ادھر اُدھر کی پگڈنڈیوں پر

بھٹکنے یا تفصیلات دینے سے احتراز کرو، کیونکہ بچوں کی استعداد توجہ کمزور اور غیر تربیت یافتہ ہوتی ہے۔ اور وہ بہت جلد تسلسل کو جبکہ ہم چھوٹے چھوٹے واقعات سے خلل انداز ہوں۔ یا اُنہیں بیزارکن تفصیلات میں لے جائیں۔ کھو دیتے ہیں۔

(۵) منتخب قصے ثلیت سے معمور ہونے چاہئیں۔ اور آسان۔ قدرتی شگفتہ اور پُر لطف زبان میں سنائے جانے چاہئیں۔ تاکہ کمسنوں کے ذہن میں ساتھ ساتھ ہی واضح تصویریں بھی بنتی جائیں۔

(۶) قصہ گو کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قصہ سناتے وقت تمام سامعین کی ذہنی تصاویر کو اپنے ذہن میں ساتھ ساتھ بنتا جائے۔ کیونکہ اپنی حرکات یا انداز کے تغیرات سے یوں ہی کہ وہ مختلف شخصیتوں کو پیش کرتا ہے [illegible] کے متعلق [illegible] وہ اشارہ آفرین کنایات سے جو اشاروں اور دلالت سعی کے ذریعہ وجود میں ہوتے ہیں کام لیتا ہے۔ تو ایک ایسی برقی رَو پیدا ہوتی ہے جو ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو منتقل ہو جاتی ہے۔ اور جس کی بنا پر قصہ گو اور سامعین میں ایک راسخ اتفاق قائم ہو جاتا ہے جس سے اس کی بنائی ہوئی ذہنی تصاویر سامعین کے اذہان میں بھی منعکس ہوتی جاتی ہیں۔

(۷) ہر ایک ماہر قصہ گو بچوں کی توجہ کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے سے متعلق کئی ایک تدابیر سے واقف ہوتا ہے۔ مثلاً آواز کی تبدیلی جو قصہ گو کی مختلف کیفیتوں کے حسب حال ہو۔ وقفہ [illegible] جو تمام توجہ قائم کی جانب منعطف کرتے ہیں۔ جبکہ سانس روکے ہوئے مشتاق سامعین [illegible] کی آمد و سلامتی اور اطمینان کو معلوم کر کے سب راحت و خفت کا سانس لیتے ہیں۔

(۸) بہت چھوٹے بچوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ وقت واحد میں چند لمحوں سے زیادہ [illegible]

کمسن بچوں کے لئے بہت ہی مختصر اور چھوٹا سا قصہ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کے لئے یہ بھی مناسب ہوگا کہ قصے کو کئی بار دہرائیں۔ اس کے لئے ذیل کا طریقہ تجویز کیا جاتا ہے۔

(الف) قصے کو شروع میں حتی الامکان بہت ہی مختصر طور پر اور نہایت ہی خوش بیانی سے پیش کرو یعنی صرف بڑے بڑے نکات ہی دیئے جائیں۔ تاکہ بچے مکمل قصے کا کم از کم ایک دھندلا سا خاکہ اپنے ذہن میں رکھ سکیں۔

(ب) اسے مناسب حصوں میں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ کو وقت واحد میں لیا جانا چاہیئے۔ مگر اس امر کی احتیاط رہے۔ کہ تمام بات چیت اور دوسرے اہم نکات اصلی مختصر خاکے کے عین بموجب دہرائے جائیں۔ ورنہ بیانیہ الفاظ ہر بار بدل بدل کر آئیں گے۔ ابتداءً تو طریقہ حکائی سے ہی کام لینا مفید ہوگا۔ مگر بتدریج حتی الامکان بچوں کے اشتراک عمل کو بھی جائز رکھا جا سکتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ قصے کی تفصیلات سنائی جا رہی ہوں۔

(ج) معلمہ کو ایک حصہ سنا دینے کے بعد ہمیشہ بچوں سے اس کا اعادہ کروا لینا چاہیئے۔ (د) قصے کے اس طرح پیش کرنے میں پروزی طریقہ کا استعمال ہونا چاہیئے معلمہ اپنے تذکرہ کو شروع کرکے اس وقت تک اسے جاری رکھتی ہے۔ جب کہ کسی ایسے مقام پر پہنچ جائیں۔ جہاں بچے واجبی طور پر قیاس سے کام لیکر آئندہ آنے والے واقعات کی پیش گوئی کر سکیں۔ مثلاً غازیوں اور نیک بچے کے قصے میں معلمہ پوچھتی ہے "کیا تم بتا سکتے ہو کہ غازیوں نے ماں کو کیا کہا ہوگا" بچے سوچ کر بتاتے ہیں۔ کہ "انہوں نے کہا ہوگا کہ ہم چھوٹے نیک بچے کو پسند کرتے ہیں" معلمہ جواب کو بالکل درست کہکر پھر پوچھتی ہے "کیا تم بتا سکتے ہو کہ ماں نے کیا کہا" بچے جب [illegible] طور پر محسوس کر سکے کہ ماں [illegible] [illegible] کر [illegible] کے [illegible] [illegible] سکتی

جواب دیتے ہیں: "اُس نے کہا ہوگا کہ میں اسے علیحدہ کرنا نہیں چاہتی"۔ قصے یا اُس کے کسی حصے کے سنا دینے کے بعد بچوں کے لئے کوئی موزوں دستی مشاغل کا سبق رکھا جانا چاہیئے۔ تاکہ زبانی بیان یا توضیح میں جو خیالات کہ بچوں نے حاصل کئے ہیں۔ انہیں عملی اظہار کی صورت میں بھی ظاہر کر سکیں۔ اور اس طرح سے انہیں زیادہ واضح اور معین طور پر اپنانے کا موقع مل سکے۔

(ح) ان ابتدائی ادبی اسباق کا آخری مرحلہ ڈرامہ سازی یا نقل سازی ہے۔ یہ خود بچوں سے ہی کروانا چاہیئے یا ریت کی کشتی میں جانوروں اور گڑیوں کے کھلونوں کے ذریعہ سے بھی یہ کروایا جا سکتا ہے۔

قصے کی ڈرامہ سازی کے دوران میں معلمہ کو شور و غل کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے خلل انداز نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسے اپنا قصہ ایسا دلچسپ بنانا چاہیئے کہ وہ خواہ مخواہ توجہ دینے پر مجبور ہوں۔ اگر وہ ایک متوسط الحال بچے سے ایسا نہیں کرا سکتی تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کے اپنے طریقۂ تعلیم میں ہی نقص ہے جس کی اسے نظرِ ثانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر کسی پریوں کے قصے کا موزوں طریقہ پر انتخاب کر کے اسے مناسب پیرایہ میں سنایا جائے۔ تو بچے ضرور اسے توجہ سے ہی سنیں گے۔

کمسن بچوں کے لئے پریوں کے ابتدائی قصے

بہت کمسن بچوں کے لئے زیادہ موزوں قصوں میں سے چند یہ ہیں:۔

"تین ریچھ"

"ریڈ رائڈنگ ہڈ"

"تین چھوٹے سور"

وجوہ انتخاب:۔ ریڈ رائڈنگ ہوڈ' اور 'تین ریچھ' میں بچے ہیروئینوں کے احساسات میں حقیقی طور پر بخوبی شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اُن جیسے ہی بچے ہیں۔ گولڈی لاکس کا اپنے گھر سے ریچھوں کے پراسرار گھر میں جانا ٹھیک ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ان بچوں کا جنھوں نے ابھی ابھی ایک نامعلوم دنیا یعنی مدرسہ کے لئے گھر کو خیرباد کہا ہے۔ اسی طرح 'Red Riding Hood' ایک چھوٹی لڑکی کی تصویر ہے۔ جو کسی عزیز کے ہاں کچھ تحایف لیکر جاتی ہے۔ جس طرح کہ ہمارا کوئی بچہ بھی کر سکتا ہے۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی دلربا لڑکیاں خوشگوار اور پراسرار فضا کے زیر اثر ہوتی ہیں۔ غرضکہ یہ مانوس اور عام فہم دنیا اس پراسرار اور نامعلوم دنیا سے ایسی گتھی ہوئی اور لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ بچے کو فریفتہ کر دیتی اور اُس کا من موہ لیتی ہے۔

بچے عموماً جانوروں میں بیحد دلچسپی لیتے ہیں۔ اور پریوں کے قصوں کے جانور تو اور بھی زیادہ دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ ان قصوں میں بار بار آنے والے جملوں کو وہ خوشی بخوشی سنتے ہیں۔ کیونکہ وہ انہیں قدیم دوستوں کی طرح پہچان لیتے ہیں۔ جس طرح کہ ہم کسی غیر ملک میں کوئی مانوس چہرہ دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ شلاً ریچھوں میں "کوئی میرا دلیا چٹ کر گیا ہے" "کوئی میری کرسی پر بیٹھا گیا ہے" وغیرہ۔ 'تین چھوٹے سور' میں "ننھے سور ننھے سور مجھے آ لینے دو"۔ "پھر میں خفا ہونگا۔ اور پھونکونگا اور اس گھر کو پھونک سے اڑا دونگا" وغیرہ جملے۔ اور 'Red Riding Hood' میں بڑی بڑی آنکھوں کانوں۔ ناک۔ بازوؤں اور دانتوں وغیرہ کے ذکر پر بار بار کی چیخ و پکار۔

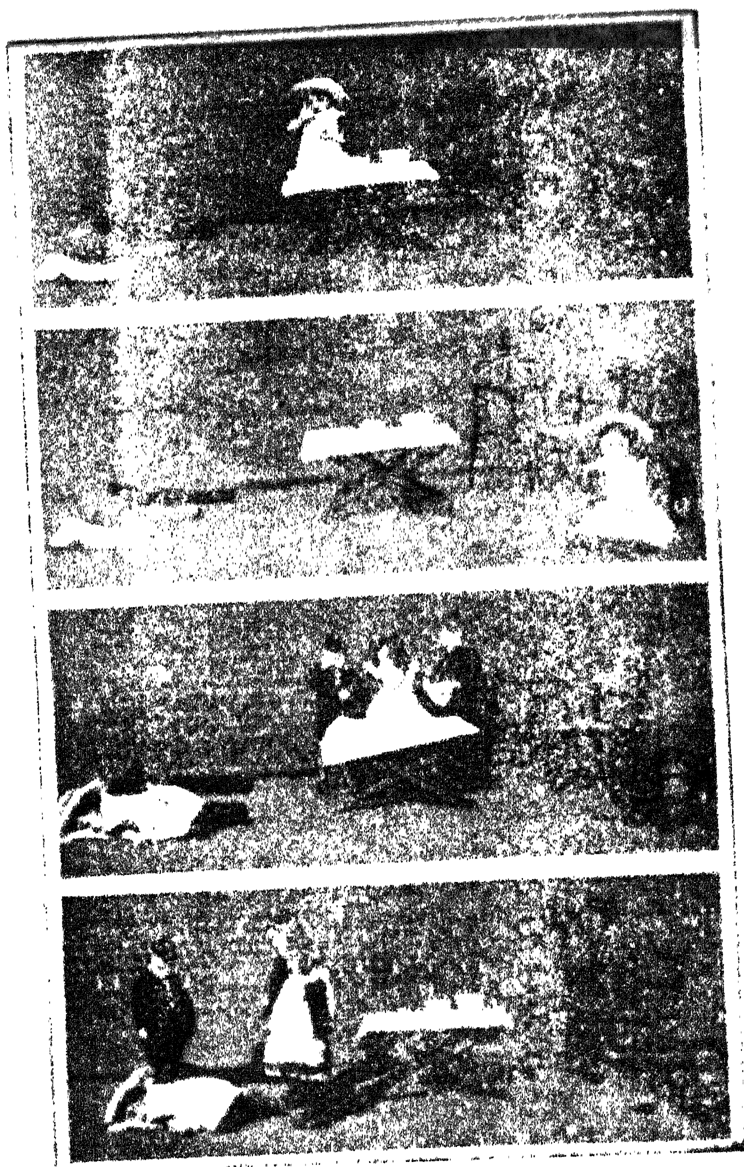
ریچھوں کی آوازوں کی دو مختلف دُرشت لہجوں میں ماں ریچھ اور باپ ریچھ کی نقل یا ریچھ کے بچے کی مہین کو کنے کی آواز کی نقل بچوں کو بہت لبھاتی ہے۔

اور خواہ کیسے ہی لاپرواہ بچے کیوں نہ ہوں۔ اُن کی بھی توجہ کو منعطف کرتی ہے

کا باعث ہوتی ہے کیونکہ وہ اصلی ... کی نقل کرتے ہیں۔

تین بچے

ضمیمهٔ صفحهٔ (۹۲)



کام پر لگائے۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ بچوں کو قصہ سننے میں جو خیالات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ انہیں ان کے اپنانے کے کافی مواقع اس طرح دیئے جائیں۔ کہ وہ اشیاء اور سامان سے آزادی کے ساتھ ان کا اظہار کرسکیں۔

تعمیری کام:۔ تحائف سوم اور چہارم۔ گھر۔ کرسیاں۔ چارپائیاں۔

مٹی کا کام:۔ برتن اور پیچھے۔

قرطاس تراشی:۔ برتن۔ پیچھے۔ گھر۔

آزاد ہاتھ کی ڈرائینگ یا ریت میں خاکے بنانا۔ گھر۔ کرسی کا ایک رُخ وغیرہ۔

توضیحی ڈرائینگ:۔ تختہ سیاہ پر چاک سے یا کاغذ پر رنگین چاک سے قصے کے کسی منظر کی ڈرائینگ۔

دوسرے قصے

قبل ازیں ہی ان کا ذکر اس مجوزہ اسکیم کے ضمن میں جو فروبل کی مدرسے پر مبنی ہے۔ آچکا ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے کمسن بچوں کے لئے زیادہ تر پریوں کے قصے ہونے چاہئیں۔ مگر دوسرے قصے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً

(۱) انجیل کے قصے خاصکر، یسوع کی پیدائش: یسوع مسیح ہیکل میں:

یوسف علیہ السلام کا قصہ:

(۲) کائناتی قصے:۔ جن میں دوست جانوروں کے حقیقی قصے ہوں۔ اسوقت بچے جلد اپنے پالتو جانوروں کے لطیفے سنانے لگ جاتے ہیں اس میں ان کی مناسب طور پر حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔

حقیقی قصے بیان کرنے میں بچوں کو صحت بیان اور صداقت کا احترام کرنا سکھایا جانا چاہیئے۔ چھوٹے بچوں کے لئے عمل کا خود تعلیم کیلئے مزید دلچسپی کا باعث ہوگا۔

بشرطیکہ زبردست شخصیتی عنصر بھی شامل کیا جائے۔

جانوروں پر شفقت کا کوئی قصہ مثلاً بلی لانگ کا بلی کے چھوٹے بچے کو نجات دلانا۔ یا جاہنی جونس کا چھوٹے پرندے کو چھوڑنا عام طور پر زیادہ پسند کئے جائینگے۔ اور بچے جلد اُن کی تقلید کرنے لگ جائینگے۔

(۳) اخلاقی خیال کے تحت قصے سنانا۔ مثلاً ایسے قصے جو مدرسے کی تصاویر پر مبنی ہوں۔ ان قصوں کے ذریعہ بچوں پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ معلم نتائج اخذ کرنے سے احتراز کرتی رہے۔ کیونکہ اگر بچوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ قصہ محض شکر کا ایک پتلا سا غلاف ہے۔ جس میں کڑوی گولی چھپی ہوئی ہے۔ تو وہ یقیناً اس گولی کو نگلنے سے انکار کر دینگے۔

دوسری پریوں کی کہانیاں جو پنج سالہ یا ذرا کم عمر والوں کے لئے موزوں ہیں یہ ہیں: جیک اور لوبیا کی ڈالی۔ "خوبصورتی اور حیوان"۔ "مینڈک شہزادہ"۔ "شہزادی حسن خوابیدہ"۔ "بطخ کا بھدا بچہ"۔

باب پنجم

راگ۔ (گانا)

چھوٹے بچے بھی راگ سے بیحد متاثر ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے ہی مائیں جبلی طور پر ہی اس کے میٹھے اور تسکین بخش اثرات سے بخوبی واقف ہیں۔ ایک یا دو سال کا بچہ پیانو (باجہ) کو سننے کے لئے اپنی بے چین حرکات جو ممکن ہے کہ توڑ پھوڑ پر منتج ہوں بند کر دیتا ہے۔ گویا راگ کے ذریعے اس نے نامعلوم طور پر بات

جو کسی دوسری طرح اس پر منکشف نہیں ہو سکتے تھے۔ پا لیا ہے۔ یا بعض اوقات اسکی تحریک پر وجد کی کیفیت اُس پر طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ متوازن حرکات کرنے لگتا ہے۔

زمانۂ حال کے مدرسے میں راگ کا اثر پورے طور پر مسلم ہے۔ اس میں نہ صرف گانا بجانا ہی ایک ضروری جزو ہے۔ کہ اس سے مسرت و تفریح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ بلکہ بہت سی ورزشی مشقیں بھی راگ کے ساتھ کروائی جاتی ہیں۔ اور خوشگوار پر جوش کوچوں اور فوجی لوازمات کے ساتھ بچے مدرسہ کے اندر باہر مارچ کرتے آتے جاتے ہیں۔

یہ مسئلہ بحث طلب ہے کہ آیا چھوٹے بچے کو زیادہ گانے کی اجازت دیجائے یا نہیں۔ غالباً چار سالہ بچے کی آواز کے معمولی حیطے میں چھ سروں سے زیادہ نہیں سما سکتیں۔ اور اگر مشقیں بچوں کی آواز کے حیطہ سے باہر ہوں۔ تو نقصان دہ بار عائد ہونے کا خدشہ ہے۔ ہم نغمہ اور بحر کی آرزو کی تسکین کرنا۔ عمدہ راگ کے مذاق کی تربیت کرنا اور فی الحقیقت اسے بچے کے لئے کچھ قابل وقعت بنانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے پاس بچے کے اشتیاق راگ کا کافی ثبوت موجود ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اچھی صحت والے متوسط الحال بچے کے لئے شور و غل بھی باعث مسرت ہوتا ہے۔ اگر ہم نے کرسمس کی ضیافت میں شریک ہو کر متعدد منہ سے بجنے والے باجوں۔ ایک ایک آنہ والے ڈھولوں۔ سیٹیوں وغیرہ کی آوازوں کے مجموعی ہنگامۂ اصوات کو سنا ہے۔ تو ہمارے کان اس مختلف النوع آوازوں کی گڑبڑ کو کبھی نہیں بھول سکتے۔

بچے کیسے خوشی بخوشی اور بار بار ایک ہی قسم کی آوازیں جو ہمارے لئے سخت ناگوار اور بیزار کن ہیں۔ نکالتے جاتے ہیں۔

ہمیں ابتدائی اسباق کے لئے اس قسم کے کھلونے جو بچوں کے لئے بیحد مسرت کا باعث ہوتے ہیں۔ مہیا کرنے چاہئیں۔ تاکہ اُن کے ذریعے انہیں مختلف النوع آوازوں کا تجربہ کروایا جا سکے۔ قیاسی کھیل جن میں بچے آنکھیں بند کر کے مختلف النوع آلات کی آوازوں کو باری باری سے سنتے ہیں۔ خاصی دلچسپی پیدا کر سکیں گے۔ یا کوئی بچہ پردے کے پیچھے کھڑا ہو کر آواز نکالے اور دوسرے بچے اُس کے آلہ صوت کا نام بتائیں۔

تبدیلی پیدا کرنے کے لئے لکڑی۔ دھات۔ شیشہ۔ چینی۔ پتھر وغیرہ کے ٹکڑوں کا مجموعہ ایسی تربیت حواس کی مشقوں کے لئے لیا جا سکتا ہے۔ یہ مشقیں مختلف اقسام کی ہونی چاہئیں۔ اور ہمارا مدعا بچوں کو صحت و صفائی سے آواز پہچاننے اور آوازوں کا خاصہ تجربہ حاصل کرنے کے قابل بنانا ہوتا ہے۔ اول لکڑی۔ ٹین۔ لوہے چینی۔ شیشے کی مختلف آوازوں کی شناخت کروائی جائے۔ اور بتعاقب ان ہی چیزوں کے مختلف سروں کی مثلاً لوہے کی مختلف طوالت کی آوازیں لی جائیں۔

لوہار کی دوکان سے چند لوہے کی نلیوں کو غور سے منتخب کر کے ایک پیمانہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قدرتی طور پر نیوب۔ فون کی جانب رہنمائی ہوتی ہے جس میں مختلف طوالت کی نلیاں پیانے کی صورت میں لگتی ہیں۔

جانوروں کی آوازوں کی نقلیں مثلاً گائے کی بکا۔ بھیڑ کی آواز۔ معمولی مکھیوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ۔ مرغے کی بانگ۔ مرغی کی کڑکڑاہٹ۔ بطخ کی قاں قاں کی آواز وغیرہ اس مرحلے پر بشرطیکہ بچے اُن سے مانوس ہوں۔ کروائی جا سکتی ہیں۔

کھیل وغیرہ کی بار بار کی مشقوں کے بعد معلم یا بچہ اگر کسی آواز کی نقل کرے اور دیکھے کہ کیا بچے اس کو صحت کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہیں۔

۶

راگ کی تعبیر کی تربیت

اس میں آسان آغاز اس طرح سے ہوگا۔ کہ چند شیشو گیتوں کی سروں کو حسب ذیل طریقہ پر سکھایا جائے۔

(۱) "Ding dong bell, Pussy's in the well"

اس گیت کی توضیح میں پہلے تصویر دکھا کر اس کا نام رکھا جائے۔ تب بچے قصہ کہینگے۔ جس کے بعد معلمہ کہتی ہے کہ یہ گیت والا قصہ ہے۔

پیانو باجے کے ساتھ گیت گائے جاتے ہیں۔ اور بچوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ گھنٹی کس حصے میں ہے۔ پھر خیال کو زیادہ واضح کرنے کے لئے راگ گایا جاتا ہے۔ اس طرح سے باجے کی موسیقی کے زیر اثر ذہنی تصاویر بنتی جاتی ہیں۔

(۲) "Little Boy Blue" یہ بھی اس کے بعد اسی طریقے سے سکھایا جاسکتا ہے۔ متعلمہ سر نکالنے کے بعد پیانو کے ساتھ نرسنگھ بجانے کی نقل کرتی ہے۔

(۳) Cock a doodle doo, my dame has lost her shoe

بچوں کے لئے بہت مانوس گیت ہے۔ اور بہت سہولت کے ساتھ اس کی تعبیر کی جاسکتی ہے۔

دو تین سروں کے سکھا دینے کے بعد ایسا ہی کھیل بہت مفید ہوگا۔ بچے ایک دوسرے کو باری باری سے گاتے سنتے ہیں۔ اور بچے تیاس سے بتاتے ہیں کہ یہ کونسے قصے میں ہے۔

دوسرے کام کے درمیان وقت [illegible] پڑھ صرف کئے جانے چاہئیں۔ اور نئی سر پہچانے [illegible] سے بخوبی واقف ہونے کے لئے کافی موقع دیا جانا چاہئے۔

بچے اب اِس قابل ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ مختصر۔ سادہ اور واضح باجے کے بیانیہ راگوں کو تعبیر کر سکیں۔ پہلے لطیف۔ خوشگوار اور خوش الحان راگوں کا انتخاب کیا جانا چاہیئے بچوں کے لئے باجے کی موسیقی جس کا کہ انتخاب کیا جائے۔ حتی الامکان بہترین ہونی چاہیئے۔ تاکہ بچے کے لئے باعثِ تحریک ہو سکے۔ منتخب کردہ گیت لازمی طور پر ایسی اشیاء سے متعلق ہونے چاہئیں۔ جو بچوں کے لئے بیحد مانوس ہوتی ہیں۔ مثلاً جانوروں اور پرندوں کی آوازوں۔ بارش کے قطروں کے گرنے۔ گھنٹیوں کے بجانے۔ گھوڑوں کے سرپٹ دوڑنے۔ ڈھولوں کے بجنے۔ گھومتے ہوئے لٹو کی گھوں گھوں کی آواز۔ حلقہ گھمانے کی آواز۔ ستار یا سارنگی کی آواز۔ یا کسی اور مانوس منظر یا حرکات کی موسیقی کی نقلیں کروائی جا سکتی ہیں۔

کسی مخصوص وقت پر جو قطعہ منتخب کیا جائے۔ اُس سے ایسے مضمون کی توضیح ہونی چاہیئے۔ جو حال ہی میں بچوں نے وضاحت و صفائی کے ساتھ سمجھا ہو۔ تاکہ انہیں اچھی ذہنی تصاویر بنانے میں مدد ملے۔ اور اُن سے آئندہ چل کر مزید سماعی کے لئے بخوبی تشویق بھی ہو سکے۔

مفصلہ ذیل قطعات بہت چھوٹے بچوں نے صحیح طور پر تعبیر کئے ہیں:۔

(۱) In the Barnyard یہ مرغوں۔ مرغیوں۔ بطخوں۔ بھیڑ۔ ٹٹو۔ اور کتے کی نقل پر مشتمل ہے۔ مختلف جانوروں کے متعلق بحث کرنے کے دوران میں یہ ایک ایک کرکے بچوں کو سنائے گئے تھے۔ بچوں کی پسندیدگی کا اظہار اس طرح معلوم ہوا۔ کہ چند دنوں کے بعد انہوں نے معلمہ سے استدعائیں کیں۔ کہ مرغوں اور مرغیوں کے متعلق انہیں پھر سنایا جائے۔

(۲) Birds in the woods جو کہ جماعت میں تھوڑی سی ذیل قدمی کے بعد جبکہ انہوں نے کئی پرندوں کو گاتے ہوئے سنا تھا۔ سنایا گیا۔

(۳) "شام کی گھنٹی" (T. Kullok)

(۴) "بارش کے قطرے" (Mendelssohn)

(۵) (R. Schumann) The Wild Horseman

(۶) "بارش کی پریاں" Carl Reivecke

(۷) The Musical Box

(۸) The Hurdy Gurdy (Carl Reinecke.)

راگ کے زیر اثر متوازن حرکات

بچوں کو ذاتی اظہار کے طور پر ایسی حرکات جو از خود راگ کے زیر اثر سوجھتی ہیں کرنے کے لئے ترغیب دیجانی چاہیئے۔ چھوٹے بچوں کو کبھی بے حس و حرکت نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ معلمہ کو ہر ایک کے ذہنی خیال کے تحت جدا جدا اظہاری حرکات کرنیکی حوصلہ افزائی کرتے رہنا چاہیئے۔ بیشک ایسی اظہاری صورتیں ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہونگی۔ مگر نغمہ کے اختتام پر ہر بچہ کے لئے مناسب داد ملنی چاہیئے۔ اگر یہہ بحر اور وزن کے موافق نہ ہوں تو اس کا اعادہ کروایا جاکر بچوں کو صحیح حرکات کرنیکا موقع دینا چاہیئے۔

بچے بہت آسانی سے موزوں حرکات کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند رکھی جائیں۔ تو وہ قریب کے ساتھیوں کی نقل کرنے سے بھی جس کا کہ ان میں فطرتی رجحان ہوتا ہے۔ باز رہینگے۔

مندرجہ بالا قطعات سے متعلق اندازاً پانچ سال بچوں نے ذیل کی حرکات کی تھیں۔ شام کی گھنٹی: کے لئے ایک ذہنی رسی کی گھنٹی کھینچی گئی۔ [illegible] کے لئے ہاتھ ہوا میں [illegible] کرکے انگلیاں [illegible] [illegible]

جس سے ہلکی بارش کے ہونے کی تقلید کرنا مقصود تھا۔

Schumann's Wild Horseman کے لئے سرپٹ دوڑنے کی حرکت اختیار کی گئی تھی۔ اور 'The Hurdy Gurdy' بجانے کیلئے ایک خیالی دستہ موڑا جاتا تھا۔

بچے کو مخصوص منظر ذہن میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ہر قسم کی جد وجہد عمل میں لائی جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اُنہیں معلم یا دوسرے بچوں کے بیانات سنائے جاتے ہیں۔ تاکہ ایسے بچے جو اولاً راگ کے ساتھ اظہاری حرکات نہ کر سکیں۔ اُن کے تخیل کو محرک کیا جا سکے۔ ایسی متوازن حرکات میں غیر محدود طور پر توسیع ہو سکتی ہے۔ اگر بچے کی فطرتی حرکت کو کام کی بنیاد قرار دیا جائے۔ تو وہ اُس کے ذریعہ سے آزادی اور عمدگی کے ساتھ اپنی حرکات میں مطابقت پیدا کرنے کے قابل ہو سکیگا۔

بچے کو بحر کا احساس کرنے کی جانب رہنمائی ہونی چاہیئے۔ تمام کام کے دوران میں اسے معلم کے زیر ہدایت ہی نہیں بلکہ موسیقی کے زیر اثر بھی رہنمائی ہونی چاہیئے۔ جوں ہی کہ بچہ ترقی کرتا جائے۔ اسے (رنس) سے مارچوں، اور پھر نیگل مارچوں۔ اور پھر رنس اور پھر دوبارہ مارچوں کو راگ میں بدلتے رہنے دیں۔

جب بچے اپنی حرکات میں مطابقت پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ تو نقل سازی مثلاً ڈھول کی آواز یا جانوروں کی چال کی نقلیں اُتارنے کی جانب کوشش ہونی چاہئے۔ مفصلہ ذیل تعلیمات کمسن بچے کمرے کے گرد گھومتے ہوئے بخوبی تعبیر کر سکتے ہیں

(۱) Soldiers March [Schumann.)

(۲) 'On Tiptoe (E. Chavagnat.)

(۳) Run, Run, Run (J. Concone)

(۴) Trot de Cavalerie (A. Rubinstein)

(۵)[1] 'Trumpeters' Serenade' (Fr. Spindler

قصوں کا راگ سے تلازم

بیانیہ راگ کا موزوں قصوں سے تلازم کرنے سے تخیل کی خاصی تربیت کی جاسکتی ہے۔ اور بچوں کو اس سے زیادہ لطف اندوز ہونے اور راگ کی تعبیر کرنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ کسی تصور عامہ کو یوں قصہ بیان کرکے پختہ کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح ہارمونیس نے ہوا۔ ندی۔ پرندے کے گیت کو سنا۔ اور پھر اپنی بین بجاکر تمام سامعین کو محظوظ کیا۔

تصاویر اور راگ کا تلازم

بچے کو راگ کے کسی قطعہ کی روح میں داخل ہونے کے لئے تصویر بہت امداد دیتی ہے۔ اس طرح سے بچے 'لوسے کا گیت' مرتبہ بولیس برنین کی تصویر کو دیکھکر اس کے متعلق بات چیت کرکے اور اس سے بخوبی آگاہی حاصل کرکے 'Birds in the woods' کے راگ کو پوری پسندیدگی کے ساتھ سننے کے لئے آمادہ ہوجائینگے۔

تربیت سامعہ

بین کی سروں کے ذریعہ جو پیمانہ (ٹیوب نون) کی سروں کے مطابق ہو

---

[1] مندرجہ بالا قطعات میں سے اکثر Music for the Child world مصنفہ میری رؤف ہوفر جلد اول و دوم میں مل سکتے ہیں۔

بڑی دلچسپی اور مسرت کے ساتھ حسِ سامعہ کی تربیت ہوسکتی ہے۔ تین سال یا اُس سے کچھ زیادہ عمر کے بچوں کے لئے یہ بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا چکا ہے معلمہ بہت سادہ سُریں مثلاً گھنٹیوں کی مشہور آواز نکالتی ہے جو بین کی سروں کے ذریعہ زیادہ پُرلطف اور رسیلی بن جاتی ہیں۔ بچے اسی دوران میں اپنے ہاتھ نیچے اوپر ہلاتے ہوئے راگ کی تتبع کرتے جاتے ہیں۔ اور جوں ہی کہ وہ ٹیوب خون کو دیکھتے ہیں۔ آنکھ، کان۔ اور عضلاتی حس اکٹھے کام کرکے سروں کو بچوں کے بخوبی ذہن نشین کر دیتے ہیں۔

کئی چھوٹے بچے باہر آکر بہت سادہ راگ کے جملے گانے کی نقل کرتے ہیں۔ یا وہ اپنی مخصوص چھوٹی چھوٹی سُریں نکالتے ہیں۔

ایسے تمام اسباق کے دوران میں ہمارا مدعا آئندہ راگ کے عام فہم مطالعہ کی تیاری ہوتا ہے۔

باب ششم

کھیل

غالباً کھیل اپنی مختلف صورتوں میں کمسنوں کے مدرسہ یا بالک گھر میں بچے کی تربیت کے لئے سب سے زیادہ مفید عنصر ہے۔ اور پانچ سال سے کم عمر بچے کے لئے تو [illegible] بالکل [illegible] ہے کہ حرکت [illegible] کے [illegible] بچے اپنا [illegible] ہیں۔ اور [illegible] بچے کو وقت واحد میں چند منٹوں سے زیادہ [illegible] نہیں [illegible] دینا چاہیئے۔ اس لئے

کھیل بچے کے لئے خوشگوار حرکت کے مہیا کرنے۔ زندہ دلی اور بشاشت پیدا کرنے اور اس کی نوخیز ذہانت کو بیدار کرنیکا قدرتی ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔

ہم قبل ازیں ہی ذکر کر چکے ہیں۔ کہ بچے میں ہر شئے کی جسے کہ وہ دیکھتا ہے تقلید کرنیکا قدرتی رجحان پایا جاتا ہے۔ حرکی کھیلوں۔ تجارتی کھیلوں اور کائناتی کھیلوں کے ذریعہ جو اسے بیحد مرغوب ہیں۔ ہم بچے کے اس شوق تقلید کی تسکین کر سکتے اور اس کے قوائے مشاہدہ کو تحریک دے سکتے ہیں۔

فروبل پورے طور پر کھیل کی تعلیمی اہمیت کو تسلیم کرتا تھا۔ وہ کہتا ہے:-

بچہ جو کچھ کہ نقل کرتا ہے۔ اسے سمجھنے بھی لگ جاتا ہے۔ اگر وہ پرندوں کے اڑنے کی نقل کرے۔ تو وہ پرندوں کی حیات میں بھی کچھ کچھ دخل پا جاتا ہے۔ اگر وہ پانی کی مچھلیوں کی تیز حرکات کی نقل کرتا ہے۔ تو مچھلیوں سے اسکی ہمدردی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر وہ کسان۔ پنہارا ور نانبائی کی حرکات کی نقل کرتا ہے۔ تو اُن کے کام کو بھی اچھی طرح سمجھنے لگ جاتا ہے۔ المختصر اُسے زندگی کے مختلف شعبوں کا کھیل کھلایا جائے تو وہ اپنے تفکر میں اُن کے معانی بھی سمجھنے لگ جاتا ہے۔

وہ حضرات جو فروبل کے اُصولوں کا صرف سطحی علم رکھتے ہیں۔ اُس کے طریقوں کی اندھا دھند اور بلا سمجھے تتبع کر کے بالک گھر کے کھیل کو خشک اور غیر دلچسپ بنا دیتے ہیں۔ بیشک یہ ایسا رسمی بن سکتا ہے۔ کہ بجائے افروز ہونے کے بجائے روح کو مُردہ بنا دے۔ لیکن یاد رہے کہ حد سے زیادہ [illegible] کا رسمی بنانا خواہ ابتدائی مرحلہ پر ہو یا کسی دوسرے پر۔ غالباً ایسا ہی اثر پیدا کریگا۔

اگر ہم بچوں کے بشاش اور مسرور چہروں سے اس کی افادیت پر [illegible] ہونے کا اطمینان نہ کر سکیں۔ تو یہ تعلیمی نقطۂ نظر سے مفید تصور نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی مخصوص کھیل بے جان اور رسمی ہونے لگے۔ تو اسے فوراً [illegible] کر دینا چاہیے۔

ہمیں مختلف اقسام کے موزوں کھیلوں کا انتظام رکھنا چاہیے۔ اور ان میں سے بچوں کی دلچسپیوں اور رجحانات کے مدنظر حسب ضرورت انتخاب کر لینا چاہیے۔ یہ حتی الامکان پورے طور پر تازہ۔ فی البدیہہ۔ اور بے ساختہ ہونے چاہئیں۔ مگر یہ احتیاط ملحوظ رہنی چاہیے کہ بچے چستی سے مشغول ہیں۔ اور معلم صرف رہنمائی کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے ذہانت کے اتفاقی شراروں کو زیادہ مکمل اور وسیع بشاشت و مسرت میں منتقل کرتی رہے۔

کھیلوں سے دانشمندانہ رہنمائی کے تحت مقید حیوانی روحوں کے بذریعہ اخراج مہیا کرنا چاہیے۔ تاکہ ان کی جدت طرازی میں اضافہ ہو سکے اور سماجی اور ذاتی اختیار کے صفات ان میں پیدا ہوتے جائیں۔

حتی الامکان کھلی ہوا میں کھیل کھلائے جانے چاہئیں اگر یہ مختلف النوع ہوں۔ اور جوش کے ساتھ کھیلے جائیں۔ تو ہر جلسہ میں نصف گھنٹہ ان پر صرف کرنا مفید نتائج پیدا کریگا۔

حلقہ کھیل [illegible] موزوں ترین صورت معلوم ہوتی ہے اور اس میں [illegible]

[illegible]

کھیلوں [illegible] بشاشت اور تازگی کا ہر وقت خیال رکھا جانا [illegible] کھیلوں کے ساتھ [illegible] کھیلوں کو اکثر اوقات [illegible]

[illegible]

ہمارے کھیلوں یا گیتوں کے لیے راگ کا انتخاب کرتے وقت قومی یا مقبول عام نغموں کو لینا چاہیے۔ مثلاً

'Bonnie Dundee' 'Wait for the wagon' 'Comin through the Rye' 'Oh dear! what can the matter be'

بچہ گنتی زبانی کے دوران میں اس قدر علم سیکھ سکتا ہے کہ ہمیں اسے بہترین اور نہایت ہی مشہور نغموں کا جو کہ اسے ترکیبیں ملے ہیں، لطف اٹھانے کے قابل بنا دینا چاہیے۔

تقلیدی کھیل

(۱) خاموش کھیل۔ ابتدائی مشقیں معلم کی یا بچوں میں سے کسی ایک کی جو جماعت کے سامنے یا حلقے کے مرکز میں کھڑا ہوتا ہے۔ سادہ جسمانی حرکات کی نقل کرنے پر مشتمل ہونی چاہئیں۔

(۲) بول کر یا گا کر کھیل۔ بچے ایک شعر گاتے یا پڑھتے ہیں۔ مثلاً

"آؤ۔ چھوٹی ایمی کو دیکھو۔ وہ ہمیں کھیل دکھاتی ہے۔ آؤ چھوٹی ایمی کو دیکھو اور تمام دیکھتے ہیں..."

یا قدیم و خوب راگ...

"جب میں ایک خاتون تھی، ایک خاتون، ایک خاتون۔ جب میں ایک خاتون تھی۔ میں ایک خاتون تھی۔ یہ اس طرف تھا اور اس طرف تھا۔ وہ اس طرف تھا اور اس طرف تھا۔ اور اس طرف اور اس طرف۔ اور اس طرف میں جاتی تھی۔"

[illegible] بہت پر لطف ہوتا ہے۔ اور [illegible] [illegible] مشق

[illegible] ہوتی ہے [illegible] بچے کی مرضی کے مطابق ہو جاتی ہیں یہ

رہنمائی کا کام [illegible] [illegible] کھیل بنا سکتا ہے یا [illegible] خوش [illegible] ایک مشق

گروہ میں جو اس طرح خوشی بخوشی یہاں کام کرتے ہیں۔ ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بہن۔ بچہ جو کوئی بھی ہو۔ ہم تمام بن جاتے ہیں۔ اب اور کوئی ہمیں کونسی نئی بات بتلائیگا۔

دوسرے کھیل مثلاً The Mulbery Bush Looby Loo

ہاتھ اور بازو۔ پاؤں اور ٹانگ۔ جسم اور سر کی حرکات باری باری سے کرتے ہوئے حلقے میں گھوم کر ناچنے کے مواقع مہیا کرتے ہیں۔ Looby Loo خاص طور پر بہت ہی مرغوب کھیل ہے۔

"ہم یہاں لوبی لو ناچتے ہیں۔ ہم یہاں لوبی لائٹ ناچتے ہیں۔ ہم یہاں لوبی لو ناچتے ہیں تمام ملکر شنبہ کی رات میں۔"

تمام اپنے دائیں ہاتھ اندر کی طرف کرو۔ تمام اپنے دائیں ہاتھ باہر کی طرف کرو۔ اپنے کو تھوڑی سی جنبش دے کر اُسے گھما جاؤ۔

تمام اپنے بائیں ہاتھ اندر کرو۔ وغیرہ۔ دونوں ہاتھ اندر کرو وغیرہ۔

تمام اپنے دائیں پاؤں اندر کرو وغیرہ۔ تمام اپنے بائیں پاؤں اندر کرو وغیرہ۔

تمام اپنے سر اندر کرو وغیرہ۔ تمام اپنے تئیں اندر کرو وغیرہ۔

مندرجۂ ذیل کھیلوں میں مرکز کے لئے منتخب شدہ بچے کو کسی قدر جدت اور خوش طبعی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ جماعت اُس کی نقل کرتی جائیگی۔

گویے

"خوشا! میں بڑے گونج والے ڈھول کو بجا سکتا ہوں۔" اور یہ اُس کے لئے راگ ہوگا۔ بڑا گونج والا ڈھول کہتا ہے۔ بام بام بام۔ اور جس طرح سے وہ اُسے بجاتا جائیگا جماعت دُہراتی ہے۔ "خوشا! ہم بجا سکتے ہیں۔" وغیرہ۔

ایک اور بچے کو انتخاب کیا جاتا ہے جو کسی دوسرے آلۂ موسیقی کا انتخاب

ضمیمه صفحه (۱۰۶)



شکل نمبر ۱۴

کرتا ہے۔ بچوں کے تجربہ کے لحاظ سے یہہ مختلف ہونگے۔ اِس طرح سے
Jack and the Beanstalk کا قصہ سُننے کے بعد ایک چھوٹے پنج سالہ بچے نے
کیا برمحل کہا۔

"زِنگ۔ زِنگ۔ زنگ۔ پری کی بین کہتی ہے"

ممکن ہے کہ بچے پہلی مرتبہ اِس کی تتبع نہ کر سکیں۔ تاہم وہ دوسری بار سے قبل ہی بڑے اشتیاق کے ساتھ راگ کو پا لینگے۔ جس کے نتیجے کے طور پر اُنہیں زیادہ گہری دلچسپی ہوگی اور مشاہدے میں خاصہ اضافہ ہوگا۔

صبر و مہارت سے ذرا بڑے بچے مختلف آلات کے نام لینے اور راگ کی تقلید کرنے میں بخوبی کامیاب ہوجائینگے۔

مسافران

دو بچے کمرے سے باہر ایک مزعومی سفر پر جاتے ہیں اور اُن کی واپسی پر جماعت اِس طرح گاتی ہے:۔

"خوش آمدید۔ چھوٹے مسافرو! خوش آمدید۔ گھر آنا مبارک ہو۔ چھوٹے مسافرو۔ ہمیں بتاؤ کہ تم کس ملک سے آئے ہو؟"

دونو بچے اب موزوں اداؤں کے ساتھ یہہ گاتے ہیں:۔

"ہم آئے ہیں . . . . ملک سے جہاں وہ تمام . . . . . . ہیں"

جماعت دہراتی ہے" وہ . . . . ملک سے آئے ہیں۔ جہاں وہ تمام . . . . ہیں"

اِس کے بعد کوئی پری کا قصہ۔ کرسمس کا قصہ۔ سنتہ کلاز کا قصہ یا کسی دوسرے

[1] Ring frolic ایمیلی پولسن کے الفاظ اور ڈبلیو۔ ڈبلیو گلکرسٹ کا مرتبہ راگ

ملک کا قصہ یا کوئی ایسا منظر جو معلّم نے یا کسی بچے نے تعطیلات میں دیکھا ہو۔ سنایا جاسکتا ہے اور اس طرح سے بچے کو اپنے گردوپیش کے ماحول سے نکال کر کسی فرضی یا اصلی خطّے میں جو بچے سے بہت دُور واقع ہو، بسایا جاسکتا ہے۔ ایک اچھے تخیل والا بچہ پرستان جادو کی زمین۔ کرسمس کے علاقے اور کھلونوں کے ملک میں جاتا ہے۔ لیکن زیادہ حقیقت پسند بچہ اُچھلنے کودنے۔ ایک ٹانگ سے کودنے اور ناچنے وغیرہ مشاغل سے ہی مطمئن ہو جاتا ہے۔

کھیلتے ہوئے بچے

ایک بچہ مرکز میں کھڑا ہو کر کوئی مرغوب کھیل مثلاً چھلانگ لگانے۔ پردار گیند سے کھیلنے۔ کڑا گھمانے۔ لٹو گھمانے وغیرہ۔ کھیلتے ہوئے یہ کہتا جاتا ہے:-

میں تم کو دکھانے کے لئے ایک کھیل کھیلتا ہوں۔ اگر
تم اس کا نام بتاؤ۔ تو میرے ساتھ کھیل میں شریک ہو سکتے ہو۔

بچے نام بتاتے ہیں اور تمام کھیل میں شرکت کرتے ہیں۔ کڑا گھمانے یا لٹو گھمانے وغیرہ کے کھیل میں وہ تمام حلقہ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔

پیشہ وری کھیل

قدرا بڑے بچے پیشہ وری کھیلوں میں باپ کی نقلیں کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہی کھیل بڑے بچوں کے لئے بھی موزوں ہونگے۔ کھیل کا آغاز کاریگر کو کام کرتے ہوئے دیکھنے سے ہوگا۔ اس کے بعد مخصوص زیر بحث پیشہ کی تصویر دکھائی جائیگی اور بچہ اس کاریگر کا عکس جیسے کہ وہ دیکھ چکا ہے شناخت کریگا۔

کھیل سکھانے سے پہلے پیشہ یا پیشہ وروں کی حرکات کی نقلیں آزادی کے

سادہ اور بے ساختہ پن سے ہونی چاہئیں۔

چار اور چھ سال کے مابین عمر کے بچوں کے لیے ذیل کے کھیل بہت مفید ثابت ہوئے ہیں

(۱) مشغول ہوا۔ (Songgfor Little Children by E. Smith)

(۲) ننھے نانبائی (Games for Busy Babies, L Jesse)

یا نانبائی: ایک بہت سادہ کھیل ہے۔ (Boston Sogs and Games for Little Ones.)

(۳) چار انطوط رسال (Games of to day, Charles & Dible)

(۴) موچی: (Songs, Games & Rhymes by Eudora Hailman. Milton. Bradley co.)

یا بوٹ ساز: (Boston Songs & Games for Little ones.)

پیشوں کا تعبیر کرنا۔ جب بچہ متعدد پیشوں سے واقف ہو تو ذیل کا کھیل وہ آسانی سے کھیل سکتا ہے:

"مجھے کوئی سرگرم پیشہ سیکھنے دو اور ایک کاریگر بننے دو۔

اگر ہو سکے تو تم نانبائی بن جاؤ میں تمہیں روٹی بنانا بتائے دیتا ہوں۔ تمام کام کرنے میں لگ جاتے ہیں اور یوں گاتے ہیں: اب میں نانبائی کا آدمی ہوں" بچے باری باری سے حلقے کے مرکز میں جا جا کر اپنے حسب پسند پیشوں کو سوچتے اور پھر گاتے ہیں "مجھے سیکھنے دو" وغیرہ اور موزوں الفاظ اور افعال سے اس میں ترمیم کرتے جاتے ہیں۔

ڈرامگاڑی۔ ریل گاڑی وغیرہ کی نقلیں بچوں کو بیحد مرغوب ہوتی ہیں کیونکہ وہ ان تیز رفتار اشیا کو بیحد پسند کرتے ہیں۔

حسی کھیل

بچپن کے ابتدائی سالوں میں حواس کی تربیت و پختگی کے بہت عمدہ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ بیحد ضروری ہے۔ کہ اس کام میں غفلت نہ ہو۔ ارتسامات کا دائرہ جس قدر وسیع ہوگا۔ اسی قدر حسی تجربہ زیادہ وافر اور مکمل تربیت کے حالات زیادہ موافق ہونگے۔

مدرسہ میں حواس ذائقہ اور شامہ کی تربیت کے مواقع گو زیادہ نہیں ہیں۔ تاہم اِن تھوڑے سے مواقع میں بھی غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ذہن میں داخل ہونے والے اِرتسامات کے لئے یہ مزید راستوں کا اضافہ کرتے ہیں۔

بعض اوقات یہ ایک مفید تدبیر ہوگی۔ کہ وقت واحد میں صرف ایک ہی حس کی تربیت کی جائے۔ مثلاً بچوں کو پھول اور پھل صرف اُن کی خوشبو سونگھ کر اور مادی اشیاء۔ کھلونوں۔ اور دوسری چیزوں کو صرف چھو کر شناخت کرنے کے لئے کہا جائے۔ یا انہیں حواسِ لمس اور شم کی مشق کرنے کے لئے موقع دیا جائے۔

لمس یا شم سے اشیاء کی شناخت:۔ انگشتانہ۔ چرخی۔ گڑیا کے گھر کا چھوٹا چھوٹا فرنیچر۔ اور دوسرے کھلونے اس کے لئے موزوں اشیاء ہیں۔ اِس کے بعد چند مجسمات۔ مثلاً کرہ۔ مکعب اور استوانہ۔ اور چند سطح اشیاء مثلاً دائرہ۔ مربع۔ مستطیل اور مثلث لئے جا سکتے ہیں۔

"میرے ہاتھ میں ایک چیز ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے۔ لیکن میں اُمید کرتا ہوں کہ تم دیکھے بغیر صرف سونگھ کر ہی معلوم کر لو گے"۔

کھیل جو بچے کو مادی اشیاء کے نام اور ایک یا دو خصائص سکھلانے میں کام آتے ہیں:۔ پارچہ جات۔ چند سادہ کپڑے مثلاً ریشم۔ روئی۔ اون

پشم بتائے جاکر حسب ذیل طریقہ پر قیاسی کھیل کروایا جاسکتا ہے۔

معلمہ یا بچہ کسی کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر کہتا ہے۔

"میرے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو تم چھو سکتے یا دیکھ سکتے ہو۔ اگر تمہیں اس کا نام معلوم ہو تو مجھے بتاؤ۔"

یا ایک بچہ مرکز میں کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے کہتے ہیں۔

"او خوبصورت خاتون۔ او خوبصورت خاتون۔ بتاؤ تم کونسا لباس پہننا چاہتی ہو۔"

خاتون جواب دیتی ہے۔ "چونکہ تم پوچھتے ہو اس لئے میں بتائے دیتی ہوں ریشم۔ اون۔ چھینٹ اور ململ کا لباس مجھے خوب بھاتا ہے۔"

سب ملکر گاتے یا کہتے ہیں :۔ "او ! ہماری خاتون کو دیکھو۔ ہماری خاتون کو دیکھو وہ چھینٹ کا لباس پہنے ہوئے ہے۔"

مجسمات۔ مادی اشیاء مثلاً مٹی۔ لکڑی۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا وغیرہ کے نام آسانی سے ایک کھیل کے ذریعہ مثلاً

'London Bridge is broken down' سکھلائے جاسکتے ہیں۔

سماجی کھیل

ان کھیلوں کے ذریعہ سے ایثار نفسی۔ شفقت۔ خوش اخلاقی اور دوسروں کے پاس خاطر کے متعلق موثر طریقہ پر تعلیم دیجا سکتی ہے۔ بچے عملیت سے سیکھتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت خوش اخلاقی اور مہربانی سے پیش آکر اور گفت گو کر کے خوش اخلاق بننا سیکھتے ہیں۔

الفاظ بچے کے کردار پر زیادہ اثر عائد کئے بغیر نکلتے آتے ہیں۔ کھیل تعمیے کے

زیر اثر پیدا شدہ ہمدردیوں کی تحریک کو زیادہ موثر بناتا۔ احساسات کو افعال میں منتقل کرتا اور بار بار فعل سرزد ہونے کی وجہ سے نفس پر انمٹ نقش مرتسم کرتا ہے۔

کنبہ یا خاندان:۔ مختلف بچے باپ۔ ماں۔ بھائی بہن اور بچے کی نقل کرنے کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ وہ ناشتہ کر کے ماں کو خدا حافظ کہنا۔ مدرسہ سے گھر آنا۔ ماں کی امداد کرنا۔ بازار سے سودا لانا۔ شیر خوار بچے کی نگرانی کرنا یا گھریلو زندگی کا اور کوئی منظر کھیلتے ہیں۔

اُصولاً ایسے کھیل بغیر راگ کے زیادہ آزادی اور موزونیت سے کھیلے جاتے ہیں۔ اور انہیں شروع کرنے سے پہلے قصہ سنا دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی کھیل راگ کے ساتھ بھی لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

"میں ماں کی چھوٹی لڑکی ہوں۔ میری عمر صرف چار سال کی ہے۔
لیکن ماں کو اتنا کام ہے کہ جب وہ مجھے کہتی ہے۔ اسے امداد دیتی
ہوں۔ بعض اوقات میں جھولا ہلاتی ہوں جبکہ ماں روٹی بناتی ہے
اور پھر میں اپنے اسٹول پر بیٹھکر ننھے نیڈ کو بہلانے کے لئے گاتی ہوں"

ملاقاتی کھیل:۔ ایک کنبہ دوسرے کنبے کی ملاقات کو جاتا ہے۔ ملاقات کے دوران میں بچوں کی ایک دوسرے سے یا معلمات سے بات چیت کرنے کیلئے حوصلہ افزائی کی جائے۔ تو وہ ممکنہ آزادی اور بیساختہ پن سے اس میں حصہ لینگے۔

وہ ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور ایک طرف کے کنبے دوسری جانب کو یوں گاتے ہوئے چلتے ہیں۔

ہم گلی میں سے گزر کر اپنے پیارے ہمسائے کو ملنے کے لئے جاتے ہیں۔

"آپ۔ آپ جو ہمارے راستے میں ہی آتے ہیں۔ ہم آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں مزاج کیسا ہے؟"

ایسی ملاقاتیں دو تین منٹ تک رہتی ہیں۔ اور بچے بتدریج ایک دوسرے سے حسب منشا ادھر اُدھر کی بات چیت کرتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی خاندانی کھیل مثلاً پھوپھی یا نانی کو ملنے کے لئے جانے کی تیاری سے کھیلوں کے چھوٹے چھوٹے سلسلوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ایسے کھیلوں میں ریل گاڑی یا موٹر لاری کا سفر اور کسی عزیز کی ملاقات کو جانے کے کھیل بھی شامل رہتے ہیں۔

ایسے ملاقاتی کھیلوں سے بات چیت کرنے میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور بچے کے بیجا حجاب اور گھبراہٹ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

انتخابی کھیلوں میں بھی دوستی اور ملنساری کی ترغیب ہوتی ہے۔ بچے ایک حلقہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور چند بچے اُس کے اندر گھومتے ہوئے اپنا اپنا ساتھی منتخب کرتے ہیں۔ پر تپاک سلام اور محبت آمیز الفاظ پر زور دیا جاتا ہے۔ مثلاً

"آؤ۔ ملکر اچھلیں کودیں۔ ہماری مسرت میں شامل ہو جاؤ۔ آؤ ہم سلام کریں لا۔ لا۔ لا۔"

لا۔ لا۔ لا کے دوران میں بچے دو دو ملکر ہاتھ ملاتے ہیں اور حلقے میں گھومتے ہوئے خوشی خوشی ناچتے ہیں۔ اور دوسرے بچے بھی کوئی خوش نوا نغمہ گاتے ہیں۔

معلّمہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ تمام بچوں کو حتی الامکان بہت جلد جلد شرکت کا موقع ملتا جائے۔

قدیم مقبول عام گیت " جھونپڑی کے گرداگرد " بہت پسند کیا جاتا ہے (اپنے ساتھی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ) کی بجائے تیسرے شعر میں (اپنے عاشق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ) رکھا جاتا ہے۔ اور جونہی کہ بچے ایک دوسرے کے سامنے آئیں۔ انہیں منتخب کردہ بچے کے اپنی جگہ لینے سے پیشتر ہی

مؤدبانہ طور پر جھک کر سلام کرنا چاہیئے۔

آوازوں کی شناخت:- ایک بچہ جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی ہے۔ حلقے کے مرکز میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا کوئی بچہ گاتا ہے۔ اور پہلا بچہ گانے والے کا نام بتاتا ہے۔

پھولوں کے نام سکھانا۔ ہر ایک بچے کو ایک ایک پھول دیا جاتا ہے وہ حلقہ بنا کر گھومتے ہوئے گاتے جاتے ہیں۔

"سبز کنکر۔ سبز کنکر۔ گھاس اس قدر سبز ہے۔ کہ کوئی خوبصورت ترین نوجوان خاتون بھی شاید ہی کبھی اس طرح دیکھنے میں آئی ہو۔ اور نرگس (یا کوئی دوسرا پھول جو بچوں کے پاس ہو) او نرگس۔ تمہاری بچی بہت مُردہ ہو چکی ہے۔ میں تمہیں ایک خط بھیجتا ہوں۔ تاکہ پھر تم اپنے ہوش سنبھالو"

جانوروں کی آوازوں کی شناخت کرنا:- "آؤ۔ کوئی قیاسی کھیل کھیلیں۔ یہ حقیقت بڑا شاندار ہوتا ہے۔ ہم اپنے پیارے وطن کے بعض جانوروں کے نام قیاس سے بتانے کی کوشش کریں گے"

(K. G. Games with & without Music)

کائناتی کھیل

ہم سب جانتے ہیں کہ بچے کو اپنے گرد و پیش کی دنیا کی زندگی بہت زیادہ بھاتی ہے۔ اس لئے کائناتی بات چیت کو بہت زیادہ اہمیت دیجانی چاہیئے۔ اور اُس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بچے میں کائناتی دنیا کی دلچسپی زیادہ ہو کر اشیائے زیر درس کے متعلق اُس کے تصورات زیادہ معین شکل اختیار کرینگے۔ ماہران نفسیات کا بیان ہے۔ کہ چھوٹے بچے کے ذہن کا ہر خیال فعل میں مُبتقل ہونے کا زبردست

رجحان رکھتا ہے۔ اسلئے وہ اشیا جو بچے کے لئے دلکش ہوں۔ انہیں اگر وہ ذی روح
ہستیاں تصور کرنے لگے۔ تو کچھ حیرت کی بات نہیں۔ وہ عمل کو پسند کرتا ہے۔ اسی لئے
جاندار اشیا اُس کے لئے سب سے زیادہ تحریک کا باعث ہوتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ
وہ اکثر مچھلی کی تیز حرکات۔ پرندے کی سریع پرواز۔ مینڈک یا خرگوش کی چھلانگ
گھوڑوں کے سرپٹ دوڑنے۔ یا کسی اور جانور کی حرکت جسے کہ اُس نے دیکھا ہو۔
نقل کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔

تمثیل

کائناتی کھیل ایسے ارتسامات کی جو کائناتی بات چیت کے دوران میں حاصل
ہوں بے ساختہ اظہاری صورت ہونی چاہیئے۔ یعنی تمثیل جو اندرون نفس
کے اظہار کا خاص طور پر موزوں ذریعہ ہے۔

یہ صحیح ہے کہ تغیر پذیر دور اور کند ذہن متعلم کے لئے تمثیلی اسباق کا خشک اور
بے جان ہونا بالکل اغلب ہے۔ لیکن با تعلیم جو معمولی ہمدردی اور تھوڑی سی
کفایتی صلاحیت سے کام لیکر بچوں کو ان کے حیات تقلیدی اور اظہاری حرکات
اپنانے کے لئے عزم راسخ رکھتا ہے۔ اظہار کو ایک تعلیمی ذریعہ پاتا ہے جو کسی
بچے کی ضروریات کے لئے مخصوص طور پر موزوں ہے۔

ہمیں بچے کو مسلسل اور متواتر مشاہدات سے صاف اور واضح تصورات
بنانے میں رہنمائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس امر کے اظہار کی چنداں
ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ کہ بچے سے کسی ایسے کام کی تقلید نہ کرانی چاہیئے۔
جو کہ اُس نے نہ دیکھا ہو۔ جانوروں کے مشاہدہ اور ان کی تقلید کرنیکی عادت سے
تمام ذی روح سے زیادہ ہمدردی اور توافق نسبت کی زیادہ اہلیت حاصل
ہوتی ہے۔ ہمیں یہ امر فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ معلم کے زیر ہدایت مسئلہ تمثیل یا
اُس کی حد سے زیادہ آسان اثر آفرینی کے تحت ہوا کی نمائندگی تعلیمی قیمت

نہیں سکتے۔ بلکہ ذہنی نشو ونما کو اُن سے تحریک بہم پہنچنے کی بجائے اکثر مزاحمت ہی رونما ہوتی ہے۔

اِس امر کی احتیاط کے ساتھ ساتھ کہ کھیل لفظاً یا معناً موزوں ہوں۔ اِس بات کا بھی پورا لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔ کہ وہ بچے کے لئے پُر لطف ہوں۔ یہ جب تک اُسکی دلچسپیوں کے مطابق نہ ہونگے۔ اُس کی فطرت پر کوئی مفید اثر اُن سے مترتب نہیں ہو سکتا۔

ایسے کھیل چونکہ کائناتی سیر و سیاحت۔ مشاہدات اور بات چیت کے ساتھ منتج ہوتے ہیں۔ اِس لئے یہ ہمیشہ موسمی ہونے چاہئیں۔ بچوں کے لئے زیادہ پُر لطف کائناتی کھیل یہ ہونگے۔

"کبوتر خانہ۔ مرغی اور چوزے۔ باغیچے۔

اگر ہم تمام جماعت کو دلچسپی سے مصروف بکار رکھنا چاہتے ہیں تو ہر بچے کو کھیل میں شامل رکھنا چاہیئے۔

کبوتر خانہ

"میں اپنے کبوتر خانہ کو بالکل کھلا چھوڑ کر تمام کبوتروں کو آزاد کر دیتا ہوں۔ وہ ہر طرف تمام کھیتوں پر اڑتے ہیں اور سب سے اونچے درخت پر بیٹھ جاتے ہیں لیکن جب وہ اپنی پُر لطف پرواز سے واپس لوٹتے ہیں۔ تو ہم دروازہ بند کر دیتے ہیں اور رات بھر کے لئے خدا حافظ کہتے ہیں۔

کُوزو۔ کُوزو۔ کُوزو۔ کُوزو کُوزو۔ کُوزو۔ کُوزو۔ کُوزو۔"

اگرچہ معلّم کو کھیل کھلانے کے طریقہ کے متعلق بیشتر ذاتی دلچسپیاں سے ہی کام لینا چاہیئے مگر [illegible] وہ کا مقصد مسرت

اور شوق سے شریک نہیں ہونگے۔

کبوتر خانہ کا کھیل کھیلنے سے متعلق بچوں کے تجاویز دریافت کرنے اور انہیں پرکھنے کے بعد کبوتروں کے گھر کو ظاہر کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہوسکتا ہے۔ کہ ایک حلقہ بنالیا جائے۔ جب کھیل شروع ہوتا ہے تو تمام کبوتر گھر میں سوئے پڑے ہوتے ہیں گھر کو بند رکھنے کے لئے سب بچے ساتھ ساتھ ملکر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے بازؤں کو کھڑا کر کے چھت بناتے ہیں۔

اِن الفاظ پر "میں اپنا کبوتر خانہ کھول دیتا ہوں" حلقہ جلد جلد وسیع ہوتا اور دروازوں سے (جو حلقہ بنانے والے بچوں کے بازؤں سے بنے ہوتے ہیں) کبوتر باہر اڑ جاتے ہیں۔

وہ اُڑ کر جلد جلد چکر لگاتے ہیں۔ اور ان الفاظ پر "سب سے اونچے درخت پر بیٹھتے ہیں" وہ قریب میں ہی کسی اُونچی جگہ پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور پھر اُن الفاظ پر "جب وہ اپنی پُرلطف پرواز [illegible] خوش ہیں" گھر کو جلدی سے واپس آجاتے ہیں۔ پھر پہلے کی طرح دروازے بند کر [illegible] ہیں اور [illegible] وغیرہ گاتے ہیں۔

کھیل سکھانا

چھوٹی قمریاں

ایک ہفتہ تک قمریوں کے موضوع پر بحث رہی اور سب [illegible]

دا: پرندوں کو دانہ ڈالتے وقت۔ یا ان کے چلنے [illegible] کے گرد اُڑنے کے وقت۔ یا ان کے اپنے مانوس طاقچوں۔ یا بچوں کے ہاتھوں پر بیٹھنے [illegible]

وقت اُن کی عادات و حرکات کے متعلق اتفاقی بات چیت کرنا۔

(۲) گرد و نواح میں قمریوں کے کسی کابک کا مشاہدہ [1]

(۳) بچوں کا قصّے سنانا جن میں کبھی کبھی معلّمہ بھی اپنی تشریح اور اثر آفرینی سے امداد کرتی ہے۔ ان قصوں میں وہ قمریوں کے متعلق اپنے تجربات اور مشاہدات بیان کرتے ہیں۔

(الف) **قمریوں کا کابک بنانا**۔ جب دلچسپی بہت زیادہ ہو گئی تھی تو ایک چھوٹے لڑکے نے پوچھا "کیا ہم قمریوں کا کھیل کھیل سکتے ہیں؟" دوسروں نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا "میں ایک قمری بننا چاہتا ہوں"۔ اب یہ سوال پیدا ہوا کہ کابک کس طرح بنایا جائے۔ اس کی شکل اور وضع قطع کے متعلق مختلف خیالات تھے بعض دائرہ کی شکل کو بعض مثلث اور بعض مربع کی شکل کو پسند کرتے تھے۔ آخر کار مربع کی شکل طے پائی اور چند بچوں نے اپنے کو اسی شکل میں ترتیب دے لیا۔ چونکہ پہلی مرتبہ یہ شکل کچھ بھدی اور بد وضع سی تھی، معلّمہ نے مربع کاغذ کا ایک ٹکڑا رہنمائی کے لئے پیش کیا۔ اس پر بچے مربع کے چاروں اضلاع کے گرد تین تین ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اب معلّمہ نے دروازوں کے متعلق استفسار کیا۔ چھوٹی زبیدہ نے کہا "ہم ہاتھوں کو ملا کر دروازے بنا سکتے ہیں"۔

(ب) **جب اصلی کھیل** تقریباً تمام ہو گیا تو جماعت کے بچے قمریاں بننا چاہتے تھے۔ کابک کے دروازے کھلے رکھے گئے تھے۔ کچھ تو اندر داخل ہوتے تھے اور کچھ (اپنے بازو ہلا کر) کمرے کے گرد اڑتے تھے۔ اور کچھ دانہ چگتے تھے یا کوکو کرتے تھے۔ آزاد اور بے ساختہ کھیل میں وہ تمام کی بیش صحت کے ساتھ قمریوں کی حرکات کی جیسا وہ مدرسے میں یا مدرسے کے باہر دیکھ چکے تھے نقل کرتے تھے۔

---

[1] ملاحظہ ہو شکل نمبر ۔

(ج) راگ کے ساتھ کھیل۔ چند منٹ گزرنے کے بعد معلمہ نے پوچھا کیا تم قمریوں کا کھیل راگ کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو۔ تمام نے راگ کی تجویز کو پسند کیا۔ اب معلمہ نے سب کو چپ چاپ کھڑے رہنے۔ غور سے سننے اور کھیل کے طریقہ سے متعلق پورے غور و فکر سے کام لینے کے لئے ہدایات دیں۔ اور یہ نغمہ "چھوٹی قمریو تم کیسی پیاری پیاری ہو"

From Games of To-day for our Little ones (Charles & Dible.)

آخر تک ایک دفعہ پیانو پر گایا۔ متعدد بچوں نے شعر کی طرز اختیار کرنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور راگ شروع ہونے سے پہلے تمام کابک کے اندر چلے گئے۔ اول اول تو ایک دوسرے کی تتبع کرنے کا کچھ کچھ رجحان تھا۔ اس پر معلمہ نے اُن پر سوالات کر کے یاد دلایا کہ قمریاں مختلف دروازوں سے کیونکر نکلکر مختلف اسمات میں اُڑ جاتی ہیں۔

(د) **الفاظ اور راگ کے ساتھ کھیل**:۔ اُنہوں نے پھر یاہے کو نسا جبکہ معلمہ گاتی تھی۔

"یہ ہی پیاری پیاری چھوٹی قمریو ۔ آؤ اور اپنے خوشنما بازو پھیلا کر کھلی ہوا میں اُڑ جاؤ۔ دانہ ہر جگہ وافر ہے۔ کو او او او او۔ کو او او او او" آخرکار تمام اشعار یاد ہو گئے۔ اور بچے کھیلتے رہے۔ جبکہ کبھی معلمہ گاتی تھی اور کبھی دوسرے بچے۔

اس کھیل کے سکھانے کے لئے پندرہ یا بیس منٹ کے دو ساعت رکھے گئے تھے۔ پہلا تمام ساعت کھیل کی نوعیت اور اس کی بے ساختگی کے تدابیر کے متعلق بچوں کی تجاویز سننے پر صرف کیا جاتا تھا۔ اور دوسرے ساعت کے آغاز پر راگ لیا جاتا تھا۔ اس طرح بہت سے کھیل راگ یا الفاظ کے بغیر بھی کھیلے جا سکتے ہیں۔ اس وقت تک راگ اور الفاظ نہیں کھیلوں کو لیا جانا چاہیئے جبتک کہ بچے انہیں اپنے کی

وقت ان کی عادات و حرکات کے متعلق اتفاقی بات چیت کرنا۔

(۲) گروہوں میں قمریوں کے کسی کابک کا مشاہدہ[1]

(۳) بچوں کا قصہ سنانا۔ یہ بچوں کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی اور مشاہدات سے امداد کرتی ہے۔ ان قصوں میں وہ قمریوں کے متعلق اپنے تجربات اور مشاہدات بیان کرتے ہیں۔

(الف) قمریوں کا کابک بنانا۔ جب بچوں کی بہت زیادہ دلچسپی تھی تو ایک چھوٹے لڑکے نے پوچھا کیا ہم وہی کھیل کھیل سکتے ہیں؟ دوسروں نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا، میں ایک قمری بننا چاہتا ہوں۔ اب یہ سوال پیدا ہوا کہ کابک کس طرح بنایا جائے۔ اس کی شکل اور وضع قطع کے متعلق مختلف خیالات تھے بعض دائرہ کی شکل کو بعض مثلث اور بعض مربع کی شکل کو پسند کرتے تھے۔ آخرکار مربع کی شکل طے پائی اور چند بچوں نے اپنے کو اسی شکل میں ترتیب دے لیا۔ چونکہ پہلی مرتبہ یہ شکل کچھ بھدی اور بد وضع سی تھی، معلمہ نے مربع کا فرش کا ایک ٹکڑا رہنمائی کے لئے پیش کیا۔ اس پر بچے مربع کے چاروں اضلاع کے گرد تین تین ہو کر کھڑے ہوگئے۔ اب معلمہ نے دروازوں کے متعلق استفسار کیا۔ چھوٹے زیدی نے کہا، ہم ہاتھوں کو ملاکر دروازے بنا سکتے ہیں۔

(ب) جسمانی کھیل۔ تقریباً تمام باقاعدہ جماعت کے بچے قمریاں بننا چاہتے تھے۔ کابک کے دروازے کھلے رکھے گئے تھے۔ بچے تو اندر داخل ہوتے تھے اور کچھ اپنے بازو ملا کر کابک کے گرد اڑتے تھے۔ اور کچھ دانہ چگتے تھے یا کوکو کرتے تھے۔ آزاد اور بے ساختہ کھیل میں وہ تمام کی تمام صحت کے ساتھ قمریوں کی حرکات کی جیسا کہ وہ مدرسے میں یا مدرسے کے باہر دیکھ چکے تھے نقل کرتے تھے۔

---

[1] ملاحظہ ہو شکل نمبر ۔

(ج) راگ کے ساتھ کھیل: چند منٹ گزرنے کے بعد معلمہ نے پوچھا کیا تم قمریوں کا کھیل راگ کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو۔ تمام نے راگ کی تجویز کو پسند کیا۔ اب معلمہ نے سب کو چپ چاپ کھڑے رہنے۔ غور سے سننے اور کھیل کے طریقہ سے متعلق پورے غور و فکر سے کام لینے کے لئے ہدایات دیں۔ اور یہ نغمہ "چھوٹی قمریو تم کیسی پیاری پیاری ہو"

FromGames of To-day for our Little ones (Charles & Dible.)

آخر تک ایک مرتبہ پیانو پر گایا۔ متعدد بچوں نے سُر کی طرز اختیار کرنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور راگ شروع ہونے سے پہلے تمام کابک کے اندر چلے گئے۔ اول اول تو ایک دوسرے کی تتبع کرنے کا کچھ کچھ رجحان تھا۔ اس پر معلمہ نے اُن پر سوالات کرکے یاد دلایا کہ قمریاں مختلف دروازوں سے کیونکر نکلکر مختلف اسمات میں اُڑ جاتی ہیں۔

(ح) **الفاظ اور راگ کے ساتھ کھیل**:۔ اُنہوں نے پھر بالکل ویسا ہی کیا جبکہ معلمہ گاتی تھی۔

"میری پیاری پیاری چھوٹی قمریو ۔ آؤ اور اپنے خوشنما بازو پھیلا کر کھلی ہوا میں اُڑ جاؤ۔ دانہ ہر جگہ وافر ہے۔ کو اُو اُو اُو اُو۔ کو اُو اُو اُو اُو" آخرکار تمام اشعار یاد ہو گئے۔ اور بچے کھیلتے رہے۔ جبکہ کبھی معلمہ گاتی تھی اور کبھی دوسرے بچے۔

اس کھیل کے سکھانے کے لئے پندرہ یا بیس منٹ کے دو ساعت رکھے گئے تھے۔ پہلا تمام ساعت کھیل کی نوعیت اور اس کی بے ساختگی کے تدابیر کے متعلق بچوں کی تجاویز سننے پر صرف کیا جاتا تھا۔ اور دوسرے ساعت کے آغاز پر راگ لیا جاتا تھا۔

اس قسم کے بہت سے کھیل راگ یا الفاظ کے بغیر بھی کھیلے جا سکتے ہیں۔ اس وقت تک راگ اور الفاظ کے بغیر ہی کھیلوں کو کر لینا چاہیئے جبتک کہ بچے انہیں ملانے کی

صلاحیت نہ رکھتے ہوں یا اُنہیں کھیل کو دنیا اور حقیقی بنانے کا ذریعہ نہ سمجھتے ہوں۔ ایسی صورت میں اُن کھیلوں کے متعلق یہ خدشہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بچوں کے لئے غیر دلچسپ یا بے لُطف ہونگے۔

ایسی کھیلوں میں سب سے زیادہ مقدم اور اہم یہ بات ہے کہ بچوں کے ذہن میں جانور یا پرندے کی حیات کے ان شعبوں کے متعلق جن کی کہ وہ نقل کرتے ہیں صاف اور واضح تصورات قایم ہو جاتے ہیں۔

بابُ ہفتم

دستی مشاغل برائے کمسن اطفال

کمسن بچوں کی جماعت کے لئے جو دستی مشاغل منتخب کئے جائیں۔ وہ مختلف اقسام کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ایسے چھوٹے بچے بہت جلد ایک ہی قسم کے کام سے اکتا جاتے ہیں۔ مُعلّم کو کوئی کام دیتے وقت ہمیشہ ایک معین مقصد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اسی کی تکمیل کے لئے وہ موزوں لوازمات اور وسائل کا بھی انتخاب کریگی۔

بعض ہنر مند مُعلّمات ہر چیز کو جو ہاتھ لگتی ہے۔ کام میں لے آتی ہیں۔ اور کمسن بچے خوشی خوشی مُطمئن ہو ہو کر سادہ کپڑوں کی کھونٹی سے گڑیا بنانے۔ پنساری کے معمولی سے ڈبے سے گڑیا کا گھر بنانے اور ... سے کرسیوں۔ میزوں وغیرہ سے جو معمولی خاکی کاغذ یا بڑ ڈاک درخت کی چھال سے یا ... ربڑ ... کی خام پیداوار سے جیسے

پسند کیا جائے۔ بنائے جاتے ہیں۔ آراستہ کرنے میں امداد دیتے ہیں۔

فروبل کے تحائف اور مشاغل

کمسن بچوں کی ہر معلمہ کو تحفوں اور مشاغل کے متعلق جو فروبل نے اِس قدر غور و خوض سے ایجاد کئے ہیں۔ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ گذشتہ بیس سال سے انہیں بہت بُری طرح کام میں لایا جا رہا ہے۔

(۱) عام طور پر آسے قریب قریب ہر جگہ ایسے لوگ بھی کام میں لاتے ہیں۔ جو فروبل کے اُصولوں اور اختراعی ذاتی حرکت کو ترقی دینے کی اُس کی مشتاق خواہش کے متعلق کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔ جب بڑی بڑی جماعتوں میں اُن سے کام لیا جاتا ہے تو ہم بچوں کو اندھا دھند بعید الفہم ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے اور کسی حکم کی تعمیل میں پوری صحت کے ساتھ حرکت کرتے ہوئے اور پھر بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے جبکہ معلمہ اُن کا کام دیکھنے کے لئے گھومتی ہے۔ پاتے ہیں۔ اس طریقہ سے بچے نہ صرف سخت اُکتاہٹ کا ہی شکار ہوتے ہیں۔ اور اُن کی ذہانت پائمال ہو جاتی ہے بلکہ اُن کی نشو و نما بھی رُک جاتی ہے۔

(۲) دیگر اشخاص بھی جو خود اُس کے اُصولوں کے حیات بخش اور فیض رساں اثرات سے نابلد ہوتے ہیں۔ جب فروبل کی اس تجویز کی بدوضع اور بھونڈی نقل کے چند مضر اثرات دیکھ پاتے ہیں۔ تو سارے کے سارے نظام کی مذمت کرنے لگ جاتے ہیں۔

اپنی ممکنہ جدت طرازی اور اصلاح آفرینی کے ساتھ ساتھ ہمیں فروبل کی تصنیف کا بھی گہرے تعمق سے مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ اور پھر قدرتی ارتقا کے ذریعہ اپنے کمسنوں کے مشاغل کو اس طرح تشکیل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے کہ وہ گھر

اور قومی زندگی کا نتیجہ تصور ہوں۔

بےشک ہمارا کام ایک مقررہ اور معینہ شکل کا تو نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر بلا غور و فکر ہر نئی چیز کو خواہ مخواہ شامل بھی نہیں کر لینا چاہیئے۔

کام کے لیئے جو تدریج سادہ سے زیادہ پیچیدہ صورت اختیار کرتا جائیگا۔ ایسے موزوں سالہ کا انتخاب کیا جانا چاہیئے۔ جس سے بچہ آزاد اظہار کو اختیار کر سکے اور جو صرف سچا تعلیمی اہمیت کے وصف سے متصف ہو۔

بچے کو اشیاء کا استعمال سیکھنا چاہیئے۔ اس لیئے معلم کے زیر ہدایت ایسے اسباق آزاد اظہاری اسباق کے ساتھ باری باری سے لیئے جانے چاہئیں جہیں بچے سے بحث مباحثہ کرنا چاہیئے۔ اسے تجویز کرنے تنقید کرنے۔ اور استفسار کرنے کا موقع دینا چاہیئے۔ اس کی رائے کا احترام کرنے کے لیئے ہمیں آمادہ رہنا چاہیئے۔ اور اپنی ذات اور اپنے آدار کو پس پشت ڈال دینا چاہیئے۔

فروبل کے تحائف اور مشاغل کے حکیمانہ سلسلوں سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اس کے مقصد کو معلوم کرنے کی بصیرت اور اس کے اصولوں کو اپنے مفوضہ بچوں کے مخصوص ضروریات کے مطابق بنانے کی ذہانت و صلاحیت رکھتے ہوں۔ فروبل کا اعتقاد تھا۔ کہ کمسن بچہ سطح اشیاء یا خاکوں کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ مجسمات سے بخوبی واقف نہ ہو۔ اس لیئے تحفۂ اول میں گولے۔ تحفۂ دوم میں کرہ۔ مکعب اور استوانہ۔ اور تحائف سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ اور ششم میں مختلف اشکال کی انٹیں شامل ہیں۔ ان شکلوں کو توڑنے اور ان کا مقابلہ اپنے گرد و پیش کی دیکھی ہوئی اشکال کے ساتھ کرنے سے بچہ واضح اور معین تصورات حاصل کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ سطح جو ہم تحفۂ ہفتم کی تختیوں میں اور کاغذ شکنی یا کاغذ تراشی سے کاغذ پر دکھایا جاتا ہے۔ خط مستقیم تیلیوں کے ذریعہ خط منحنی چھلوں

یا لکڑی کے ٹکڑوں کے ذریعہ اور نقطہ شکلوں۔ دانوں۔ کوڑیوں وغیرہ کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مشکل اور مکلف نصابوں (جیسا کہ ہم کئی درسی کتب مشاغل میں دیکھتے ہیں) کو ہی ہمارے مجوزہ ہر تحفہ کے لئے لیا جائے۔ اگرچہ مبتدی معلمہ کے لئے جو ساز و سامان کو کام میں لانے کے متعلق کچھ علم نہیں رکھتی۔ ایسے نصاب مفید ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس بات کو بھی یاد رکھے۔ کہ بچے کے تصورات اور اظہار کی ضرورت مجوزہ ترتیب نصاب کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم اور مقدم ہے۔ ہر تحفہ یا مشغلہ کے امکانات کے متعلق ہمیں واضح اور صاف معلومات حاصل ہونی چاہئیں۔ اور اس وقت انہیں پیش کرنا چاہئیے۔ جبکہ بچہ اُن کے استعمال سے فائدہ اُٹھانے کے قابل ہو۔

تحائف کی اصطلاح سے عام طور پر ایسا ساز و سامان مراد ہے جو بچوں کے استعمال کے دوران میں تغیر پذیر نہ ہو۔ مثلاً انہیں تعمیری کام کے لئے تیلیاں بچھانے کے لئے یا چھلے ترتیب دینے کے لئے۔ اور مشاغل سے مراد ایسے ساز و سامان سے متعلقہ کام ہے جیسے مٹی یا ڈرائینگ کا ساز و سامان۔ یا کاغذ شکنی۔ کاغذ تراشی اور چٹائی بننے کا کاغذ۔ اُن کی شکل وصورت بچوں کے ہاتھوں میں بالکلیہ بدل جاتی ہے۔ تحائف کے ذریعہ بچہ اشکال کو دیکھکر انہیں بخوبی سمجھنے لگتا ہے۔ اور مشاغل سے عائد کردہ ارتسامات پختہ ہوتے اور استعداد میں اضافہ بہم پہنچتا ہے۔

بالک گھر کے معلمات عموماً مسطحات، مسطح اجسام۔ اور خاکوں کو ساتھ ساتھ رکھکر کام میں لاتی ہیں۔ اُن کے خیالات کی صحت اس امر سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ کسنڈروں کی اکثر معلمات تجربہ سے جانتی ہیں کہ بچے کسی شکل کا معین علم مٹی سے اس کا نمونہ بناکر یا متعدد چیزوں کے ساتھ اس کی ڈرائینگ کرکے یا اس کے ذریعہ

حاصل کرتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ چھوٹے بچوں کو ٹھوس اجسام ہاتھ میں دیکر یا کسی نرم سامان سے اُس کی نقل بنوا کر تدریجی کام شروع کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم سطح اجسام [illegible] میں ظاہر کر سکتے ہیں۔

پس دستی مشاغل مفصلہ ذیل تجویز ہونگے:

(۱) اینٹوں سے مختلف اشکال بنانا اگر ممکن ہو تو [illegible] فروبل کی [illegible] سے بڑی ہوں۔

(۲) ریت یا مٹی سے نمونے بنانا (ماڈلنگ)۔

(۳) کاغذ تہ کرنی، کاغذ تراشی اور [illegible]۔

(۴) چھلوں اور تیلیوں سے بچھانا۔

(۵) خاکے بنانا۔

(۶) موزوں سادہ سامان کا مختلف طریقوں سے استعمال [illegible] سے بچوں کے خیالات زیادہ واضح اور اُن کے [illegible] زیادہ [illegible]۔

دستی مشاغل کی ابتدائی منزلوں میں بچے کو اپنے حسبِ مرضی اظہارِ خیال کرنے کے لئے بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے۔ اول اول تو وہ اپنے حسبِ خواہش ہی شکلیں بنائیگا یا ڈرائینگ کریگا لیکن بعد ازاں معلم تدریج سامان کو اظہارِ خیال کے وسائل کے طور پر استعمال [illegible] کام میں لانے کے طریقے سکھائیگی تاہم بچوں کو معلم کے کام کی [illegible] بلکہ ابتدا [illegible] اشیاء سے حافظہ سے یا تخیل سے کام [illegible] ہونی چاہیئے۔ معمولی ترتیبی کام کے لئے اگر معلم مختلف سادہ سامان کو [illegible] سے استعمال کرتی ہے تو بچہ غیر شعوری طور پر کچھ کچھ نقل [illegible] کریگا۔ اور مزید ترغیب اور [illegible] [illegible]

[illegible]

ضميمة رقم : (١٢٥)



مختلف سازوسامان کو پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ اُن کی اصلیت کے متعلق چند معلومات جو بہت ہی سادہ قسم کی [illegible] ہوں۔ بہم پہنچائی جائیں مثلاً تحفۂ اول کے اون کے گیندوں کے تھیلوں کو لینے سے پہلے یہ قصہ چھوٹے بچے نے اپنی بھیڑ کس طرح پالی [illegible] سنا دیا تحفۂ سوم کے کا بلوک لینے سے پہلے جنگل کا قصہ (لکڑ ہارا [illegible]) مختصراً سنا دیا جائے۔ اور تختہ سیاہ کے خاکوں سے توضیح کی جائے تمام سازوسامان سے متعلقہ حالات بچوں کی استعداد سے بیان کرنے چاہئیں۔ معلم کے بیانات (توضیح وتشریح) قیاسی کھیلوں کی شکل میں ہو سکتے ہیں جس میں سب بیان کردہ سازوسامان کا نام بتایا جائے۔

کمسنوں کے مشاغل

اینٹوں سے تعمیر کا کام اینٹیں عام طور پر [illegible] ہوتی ہیں۔ اور ان کا استعمال ناگزیر ہے۔ یہ سادہ لکڑی کی ہونی چاہئیں۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو فروبل کے تحفۂ سوم و چہارم کی اینٹوں سے کسی قدر بڑی ہونی چاہئیں۔ بچوں کو مخصوص ترتیب سے سازوسامان کو کام میں لانا چاہیئے۔ اور چند مشقوں کے بعد بچے اس قابل ہوجانے چاہئیں کہ وہ حکم ملتے ہی اینٹوں کو نکال سکیں یا جما دیں۔

ڈبے تیار رکھے جائیں۔

تمام ڈبے جن میں دائیں جانب انگوٹھے کے سے نشان بنے ہوں۔ بچوں کے سامنے رکھے جائیں۔

(۱) ڈھکنے کو تھوڑا سا اُٹھاؤ۔

(۲) ڈبوں کو الٹا کر دو [illegible] کہ بچے ڈبوں کو [illegible]

(۳) ڈھکنا نکال کر پکڑو اور اسے میز پر رکھ دو۔

(۴) ڈبہ ہٹا لو۔ مگر احتیاط رہے کہ مکعب نہ ٹوٹنے پائے اور اسے ڈسک کے کنارے کے قریب دائیں جانب رکھو۔

(۵) ڈھکنا اٹھا لو۔

(۶) اسے ڈبے پر رکھ دو۔

کام کی موقوفی:- (۱) ڈھکنے کو اپنی جگہ پر جماؤ۔

(۲) ڈھکنے پر مکعب بناؤ۔

(۳) ڈبہ لو۔

(۴) اسے مکعبوں پر رکھو۔

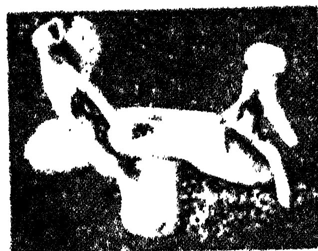
(۵) ڈھکنے کے نیچے انگلیاں رکھ کر ڈبے کو الٹا کرو۔

(۶) ڈھکنا اوپر چڑھا دو۔

(۲) ریتی کا کام:- تمام بچے ریت کھودنا بہت پسند کرتے ہیں پس احاطہ مدرسہ میں بچوں کو ایسا کرنے کے لئے مواقع حتی الامکان بہم پہنچانے چاہئیں۔

۱- ریتی کا کونہ اور ریتی کا میز

کمرے کے ایک جانب دو یا تین فیٹ چوڑا ایک کونہ یا حاشیہ علیحدہ ہونا چاہیے جس میں چند [illegible] ہوں مگر ان کے اندر کی جانب بہت گہرا ہو اور جہاں کوئی درجن بھر بچے وقت [illegible] میں کھودنے اور مختلف اشکال بنانے کی جبلتوں کی تسکین کر سکیں [illegible] کمرے کے لوازمات میں سے ریتی کونہ بھی [illegible] چاہیے کہ تقریباً ایک درجن بچے اس کے گرد جمع ہو سکیں [illegible] ۳ فیٹ)۔



1



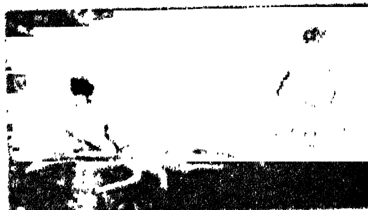
2



3



4



5



6



7



8

شکل نمبر۱ تمثیل اور بیان (ان کی توہم پرستی کے کھلونوں کے ذریعہ)

آلات میں سے کداوں کے کھلونے۔ لوہے کے چمچے اور چند سانچے بھی مہیا کئے جائیں۔ ریتی ہمیشہ ترکھی جائے کیونکہ اس طرح سے یہ شکلیں بنانے کے بخوبی کام آسکتی ہے۔ اور ذرات کے ہوا میں اڑنے کا بھی کوئی خدشہ نہیں رہتا۔ قصوں، گفتگو یا کانشاقی بات چیت کے ضمن میں اجتماعی کام کے لئے یہ بہت اچھا موضوع ہوگا۔

چار اور پانچ سال کے بچوں کی ایک جماعت اپنے تیار کردہ چھوٹے سے باغ کو بہت فخر کے ساتھ دکھاتی تھی۔

بعضوں نے مختلف اشکال کی کیاریاں بنا کر کوڑیوں سے ان کی حد بندی کی ہوئی تھی۔ دوسرے بچے چھوٹے چھوٹے پھول مثلاً نرگس کیاریوں میں لگانے کے لئے۔ مرغزار کے لئے گھاس۔ اور جھیل کے لئے آئینہ جس میں ایک راج ہنس کا کھلونا بھی دکھائی دیتا تھا۔ لائے تھے۔ گھر اور گرمائی گھر تختۂ پنجم کے عمارتی کالبود سے تیار کئے گئے تھے۔ اور باغ کی نشستیں کاغذ شکنی کے ذریعہ بنائی گئی تھیں۔

ریتی کے میز پر پریوں کے قصے سنانا بچوں کے لئے بیحد دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔

۲۔ ریتی کی کشتی

ریتی میں خاکے کھینچنا بھی دستی مشاغل کی ایک قسم ہے۔ جس سے کمسنوں کے مشغلہ کی تمام ضروریات کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ ریتی میں خاکے کھینچنے۔ یا کہر دار کھڑکی کے آئینے پر انگلیوں سے لکھنے کا رجحان بچے اور بالغ ہر دو کے لئے اٹل ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہزار ہا سال قبل عرب بچوں سے ریتی پر حروف بنوا کر انہیں لکھنا سکھایا کرتے تھے۔ اس کام کے لئے ریت کی کشتیاں جو لکڑی سے بنی ہوں۔ اور سفید

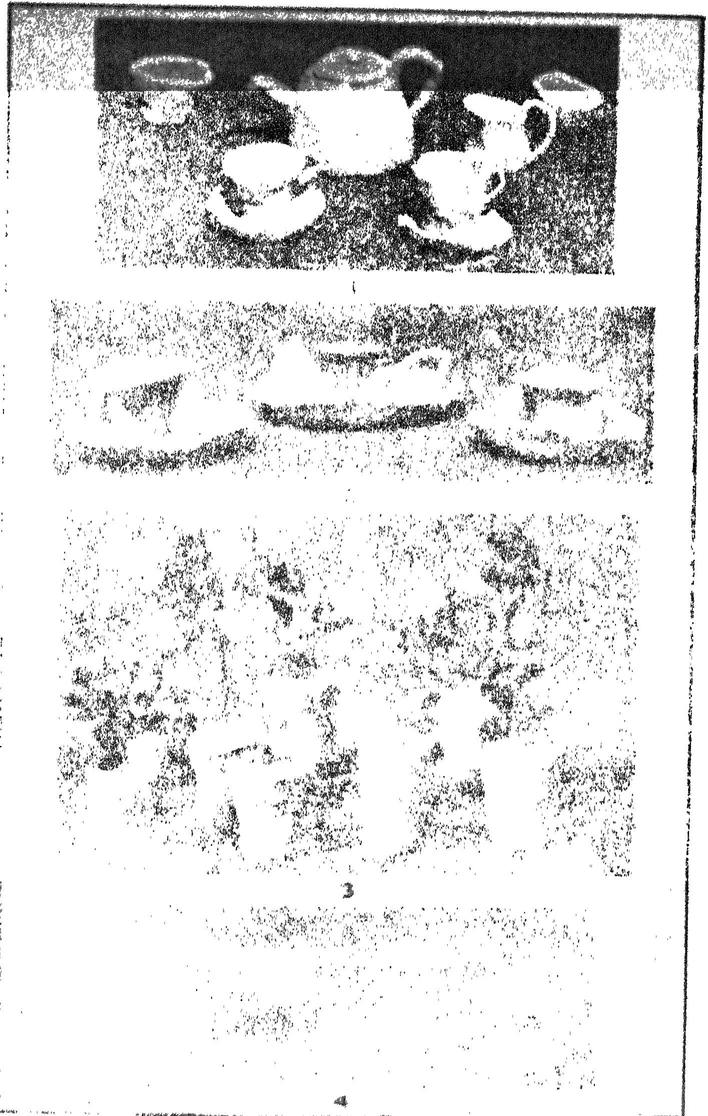
چونکہ ریت کی کافی مقدار جو کشتی کے پیندے کو ڈھانپ سکے۔ بہم پہنچائی جانی چاہئیں
دونوں ہاتھوں کی ورزش کا سامان ریت کو ہموار کرنے کے لئے کشتیوں کو ہلانے سے
ہو سکتا ہے۔ اور انگلی سے سادہ اشیاء کی تصویر کشی اس میں کیجا سکتی ہے۔ اگر
تبدیلی کی ضرورت ہو تو انگلیوں کے نشانات کو سنکوں، کوڑیوں یا بیجوں سے
بھی بھروایا جا سکتا ہے۔ نوکدار کاڑی سے کام لیکر پنسل سے لکھنے یا تصویر کشی
کرنے کے استعمال کی راست تیاری ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے پنسل
پکڑنے کا طریقہ سکھایا جا سکیگا۔ اور انگلی کی لکیروں کے مقابلہ میں یہ باریک بھی
ہوتی ہیں۔

تر ریتی سے اشکال بنانا کمسنوں کے لئے بہت ہی پُرلطف ہوتا ہے کیونکہ
اس مشغلے سے وہ بہت سے خیالات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی جانور پر کہانی
بات چیت کے بعد اس سے اس جانور کی گھریلو زندگی کی ذہنی تصویر
اُن کے ذہن میں اچھی طرح بن سکتی ہے۔ مثلاً خرگوش پر کہانی بات چیت کے بعد
ریت کے چند پیالوں سے ریتیلے کنارے پر اس کے قدرتی گھر کا نمونہ بنایا جا سکتا ہے
پریوں کے قصے سے بہت سے ایسے منظر جو بچوں کے تجربہ سے باہر ہوتے ہیں۔
دکھائے جا سکتے ہیں۔ ریت کے استعمال سے ان کی توضیح کرنا بہت مفید ہوگا۔
اسی طرح ریت کے قلعے جو چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے آراستہ ہوں۔ بنانا۔
یا مستعمل چیزوں [illegible] تختہ سیاہ
کے خاکے۔ اور بیانات [illegible] بچوں کو اپنے تخیل میں ایسے
مناظر بنانے کے قابل بناتے ہیں جو انہوں نے دیکھے بھی نہ ہوں۔

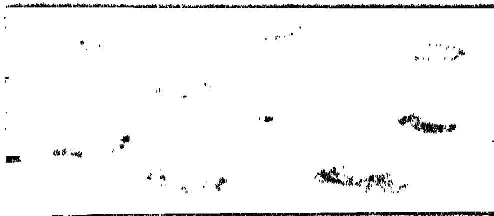
چاک یا رنگین چاک سے ڈرائنگ کرنا۔

جونہی کہ بچے ذرا
زیادہ [illegible] عمر کے

نموذج صفحة (١٢٨)



شكل رقم ١ ـــ صور ـــ تمثل [illegible]









شکل نمبر ۹ — مٹی کے [illegible]

قابل ہو جائیں۔ انہیں کوئی نرم سی چیز مثلاً چاک کی گول ڈلی دیجانی چاہیئے۔ یہ ڈلی بہت زیادہ لمبی نہ ہونی چاہیئے۔ اگر کمسنوں کے کمرہ کی دیواریں آزادانہ ڈرائنگ کے لیے تیار کرلی جائیں تو تین یا [illegible] سالہ بچوں کو اس ڈرائنگ کی بجا آسان سی اشکال کھینچنے کے لیے دیجا سکتی ہیں۔ دائرہ کی شکل کے متعلق اشیا مثلاً [illegible] کے گولے شوخ رنگدار غباروں کے کھلونے مگر سے بنائے جاسکتے ہیں۔ دائرہ میں تھوڑا سا اضافہ کرنے سے مختلف اشیا مثلاً [illegible]، پتنگ وغیرہ بن سکتے ہیں۔ بچوں کو خود مشاہدہ کرنے اور ذاتی غور و خوض کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ وہ علم کا مواد ان کی ساعی میں صرف ترغیب و تحریص پیدا [illegible] ہوگا۔

زیادہ تر اوقات زیادہ تر ذاتی قسم کے کام پر صرف ہونے چاہئیں۔ مثلاً کوئی مرغوب کھیل یا [illegible]

صاف کاغذ کے [illegible] ڈرائنگ کرتے [illegible] مہیا کئے جاسکتے ہیں [illegible]

مٹی سے شکلیں بنانا۔

[illegible]

[illegible]

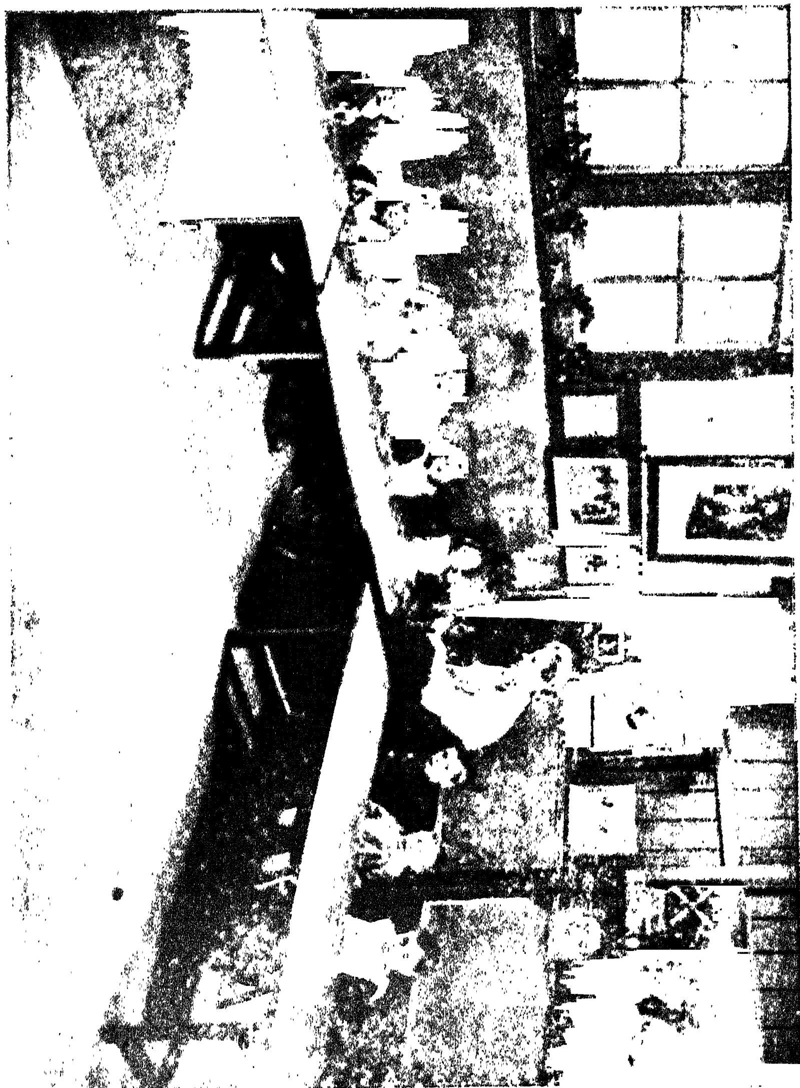
نوٹ: [illegible]

جانی چاہئیں۔ جبکہ بچوں کو موضوع زیر درس کے متعلق کافی معلومات حاصل ہو جائیں اُن کی ذہنی تصویر کو معقول پیرایہ میں معین بنانے کے لئے مختلف طریقے کام میں لائے جانے چاہئیں۔ ان میں سے ڈرامہ سازی بہترین طریقہ ہے۔

چھوٹے بچوں کے اس آزاد اظہاری کام کو شیشوگیت بہت پُرلطف بنا دیتا ہے۔ بچوں نے Little Jack Horner - Marjory Daw - See Saw - Little Miss Muffet - Jack & Jill - Hickory Dickory Dock - Mother Goose - The Old woman that lived in a Shoe - Old Mother Hubbard اور کی توضیح میں جو انوکھے اور عجیب خاکے بنائے تھے اُن کی تصاویر[لہ] لیگی نی تھیں بچوں کی عمریں ساڑھے چار اور ساڑھے پانچ سال کے مابین تھیں۔ تصاویر مشغلہ کی تمام اشیاء تقریباً پنج سالہ بچوں کے مٹی کے بنائے ہوئے نمونوں کی عکسی تصویریں ہیں۔ جنھیں انھوں نے اصل اشیاء دیکھ کر بنایا تھا۔

کاغذ چاک کرنا۔ کمسنوں کا مرغوب مشغلہ ہے۔ یہ کاغذ تراشی کی ایک شکل ہے جو قینچی کا استعمال نہ جاننے والے چھوٹے بچوں کے لئے وضع کی گئی ہے۔ اس کے لئے صرف پٹھے کا کاغذ مختلف اشکال اور ناپ کا ہونا چاہیئے۔ جو چار انچ مربع ٹکڑوں کی شکل میں خریدا جا سکتا ہے۔ پٹھے کا کاغذ چھوٹے بچوں کے لئے اس وجہ سے منتخب کیا جاتا ہے کہ ننھے ننھے ہاتھوں سے یہ آسانی سے پھاڑا جا سکتا ہے۔ اس مشغلہ میں دونو ہاتھوں کی مساوی طور پر تربیت ہوتی ہے اِس سے بچے کے اشتیاق رنگ کی بھی تسکین ہوتی ہے۔ اور مسالہ کی سادگی کی وجہ سے بچے کے اختراعی قوائے کی مشق کا بھی کافی موقع ملتا ہے۔

لہ ملاحظہ ہو شکل نمبر ، صفحہ ۲۰۔



پچھلے اور تیلیاں بچانا۔ چھلوں اور تیلیوں کو ملانے سے بہت سی چیزوں کے خاکے بنائے جا سکتے ہیں۔ عام طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ ہر دو کافی مقدار میں بچے کو دے کر اسے اپنے حسب مرضی دیکھی ہوئی یا سُنی ہوئی چیزیں بنانے کے لئے کہا جائے۔

کھلونے

آزاد کھیل:۔ آزاد کھیل کے دوران میں بچوں کے استعمال کے لئے کھلونوں کا وافر ذخیرہ ہونا چاہیئے۔ جو مختلف اقسام کی گڑیوں۔ لکڑی کے جانوروں۔ چھوٹی چھوٹی ہنڈیوں یا ریل گاڑیوں۔ گڑوں۔ چھلوں۔ کھلونوں۔ کودنے کی رسیوں وغیرہ پر مشتمل ہوگا۔

بچے کی عمر کے اس مرحلہ پر اُسے مختلف اقسام کے بیشمار تحسسات کی ضرورت ہے صرف افعال اور تحسسات سے ہی اسکی تمام فطرت کی تربیت ہوتی ہے۔ اگر ہم اسکی نفسی زندگی مکمل اور شاداب بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس کے لئے بیشمار حسّی تجربات بہم پہنچانے کے وسائل مہیا کرنے چاہئیں۔

بچے کی اندرونی زندگی کے لئے تحسسات کی وہی حیثیت ہے جو ننھے نوخیز پودے کے لئے بارش اور دھوپ کی۔ صحیح بروز اور ہم آہنگ نشوونما کے لئے یہ بیحد ضروری ہیں۔

جذباتی ارتسامات کا وسیع ذخیرہ جو کہ بچے کو کھلونوں کے ساتھ ڈرامہ سازی کے کھیل میں حاصل ہوتے ہیں۔ اُس کے اندرونی خوابیدہ احساسات اور قوائے کو بیدار کرنے کا بہت عمدہ اور قابل قدر ذریعہ ہیں۔ کنگسلے نے واٹر بیبیز Water Babies بچے کی اپنی گڑیا کے ساتھ محبت کی ایک سچی اور دلگداز تصویر

کھینچی ہے۔ عزیزو میرے پاس ایک چھوٹی سی پیاری گڑیا تھی وغیرہ۔ آر۔ ایل۔

سٹیونسن کی 'Block City - Land of Counterpane'

اور اسکے Child's garden of Verses

کی دوسری نظموں کے کھلونوں سے بھی ہم ڈرامہ سازی کے کھیل میں نظریہ تخیل کیلئے کسیقدر تحریک پاتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے کہ ایک گڑیا میں بمقابلہ ہزار کتابوں کے زیادہ حکمت اور نظم ہوتی ہے۔

بچوں کو زیادہ تر معلمہ کی اثر آفرینی اور رعب داب کے تحت نہیں رہنا چاہیئے اُنہیں اپنے کھیل کی اشیا خود منتخب کرنیکا موقع دیکر گڑیوں کی صحبت اور کھلونوں کی دیگر سرتوں میں اپنے کو مست اور سرشار ہونے دیا جائے۔ اور بالغوں کی خلعت سے تا بحد حالات مدرسہ محفوظ رہنے دیا جائے۔ کھلونوں پر زیادہ تکلف صنعت کاری نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ سادہ ہونے چاہئیں تاکہ بچے کے سرگرم تخیل کو یہ تحریک دے سکیں۔ دور افتادہ دیہات کی غریب ماں کا چھوٹا بچہ اپنے لکڑی کے بھدے ڈبے کو ماں کی سوت کی خالی ریلوں پر چلاکر غالباً زیادہ خوش ہوتا ہوگا بہ نسبت امیر ماں کے بچے کے جسکی ہر ایک خواہش کی پیش بینی کیجاتی اور جسے بہت اعلیٰ الصنعت کاری کے کلدار کھلونے اور بولنی گڑیا لاکر دیجاتی ہیں۔

فروبل نے کھلونوں کے انتخاب میں اپنی دور اندیشی اور بچے کی سیرت کے علم کا کافی ثبوت دیا ہے۔ اُس نے گولے کا انتخاب کیا جو چھوٹے سے چھوٹے شیرخوار بچے لیکر مرد بالغ تک یکساں کھیل کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اور جو اسکی بے چین قوت کے لئے بہت ہی زیادہ موزوں ہے۔ اُس نے اینٹوں کے صندوق تجویز کئے ہیں۔ تاکہ نفسی حیثیت سے مبہم طور پر جو تصورات ہوتے ہیں۔ اُنہیں ظاہری آنکھ سے دیکھنے کے لئے وہ گھنٹوں مصروف رہ سکیں۔ اُس نے کاغذ کا سادہ

نکلڑا اور بہت ہی دلکش ریتی یا مٹی بھی رکھتی ہے۔ جس کے ذریعہ جادو کی طرح پرستان کے لامتناہی صورت بدلنے والے مناظر بشاش بچے کو جوں جوں کہ اُس کی قوت تخیل اور عملی مہارت میں اضافہ ہوتا جائے۔ نظر آتے رہیں۔



باب ہشتم

رنگ

"جب میں آسمان پر قوس وقزح کو دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل خوشی سے اُچھلنے لگتا ہے"۔ (ورڈس ورتھ)

"بچوں کو راگ کی سُروں کی طرح رنگ کی ہم آہنگی کا مطالعہ کرنا چاہیئے"۔

بچے کی زندگی کے شروع میں ہی پاکیزہ۔ بھڑکیلے۔ اور خوشنما رنگ کی کشش اور پسندیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ حضرات جنھوں نے غور سے بچوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ بخوبی جانتے ہیں کہ رنگ سے متعلق اس خواہش کے آثار سال اول کے آخر پر ہی ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بالکل سطحی مشاہدہ کرنیوالے بھی کائناتی اور تصویری دنیا میں اُن کے شوخ رنگوں کے عالمگیر شوق کو عملی طور پر کئی صورتوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہم تمام واقف ہیں کہ کمسنوں کے مدرسہ کی سب سے چھوٹی جماعتوں کے بچوں کی آنکھیں بھی معلم کے لباس کے شوخ رنگ کو دیکھنے پر کیسی قلبی تسکین کا۔ میز پہ کے خوشنما پھولوں کو دیکھکر کیسی مسرت کا اور آسمان پر قوس وقزح کو دیکھکر کیسی بہجت و انبساط کا اظہار کرتی ہیں۔

پس اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل قدرتی ہے کہ تین تا پانچ سالہ بچوں کی تربیت کے اسکیم میں رنگ کو اچھی جگہ ملنی چاہیئے۔

ماحول مدرسہ

چونکہ عام نشوونما کی طرح بچے کی حس اور ان کی صحیح تربیت میں ماحول کے غیر شعوری اثرات بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اسلئے جماعت کے کمرے اور مدرسہ کے کمرے حتیٰ الامکان خوب آراستہ و پیراستہ کئے جانے چاہئیں۔ اور رنگ کی اس اشتہا کی تسکین غور سے منتخب کردہ پھولوں اور تصویروں سے ہونی چاہیئے۔

دیواریں اور اُن کا روغن خوبصورت اور خوشنما رنگ کا ہونا چاہیئے۔ تھوڑی سی پرداخت اور دوراندیشی سے یہ قریب قریب ہمیشہ ممکن ہوسکتا ہے کہ چند پھولدار پودے اگاکر مہیا رکھے جائیں۔ ایسے پودے جو آسانی سے مدرسہ میں اگائے جاسکتے ہیں۔ سیم کے پودے، نیسٹرشیم اور پوتھیاں خصوصاً سنبل و نرگس ہیں تازہ پھولوں کے کٹورے تقریباً ہر وقت ہی دستیاب ہوسکتے ہیں۔

آواخر موسم خزاں میں (beech) کے پتوں کی ٹہنیاں بہت خوبصورت اور بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور بہت سے زمستانی ایام کی بے رونقی سرمائی شاہ دانہ کے خوشنما پھولوں سے جو متضاد رنگ کے پیلے یا سبز کٹورے میں لگایا گیا ہو۔ جاتی رہتی ہے۔

آلات

رنگ سے متعلقہ حسی تربیت کا اعلیٰ ترین آغاز غالباً قوس و قزح کے مشاہدہ سے ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد دوسری تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ روشنی اور موزوں منعکس کرنیوالی سطح کے درمیان ایک مثلث نما شیشے کا منشور لٹکا دیا جائے، اور

اس طرح سے بچوں کو روشنی کی کرن کے اجزاء دیکھنے کا موقع دیا جائے۔ اسے چند دنوں تک کمرے میں مسلسل لٹکنے دیا جائے۔ تو چھوٹی سی قوس و قزح دھوپ کی موجودگی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

فروبل کے تحفۂ اول کے چھ گولے تین سالہ بچوں کی رنگ سے متعلقہ حسی تربیت کو جاری رکھنے کے لیے بہترین آلات ثابت ہو سکتے ہیں۔

تحفۂ اول

۱۔ **الوان کی شناخت**:۔ جب بچے تحفۂ اول کے تمام رنگین گولوں سے کھیل رہے ہوں۔ تو معلمہ ایک رنگین گیند۔ اس سرخ ایکر کہتی ہے کہ میرے جیسا گولا کس کے پاس ہے۔ چھوٹے بچے اپنے اپنے گولے اوپر اٹھا کر سرخ رنگ کو دوسرے رنگوں سے امتیاز کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ تو معلمہ ان سے پوچھتی ہے کہ کمرے کی اور کونسی شئے کا رنگ اس جیسا ہے۔ اینی کے سر کا فیتہ۔ مریم کا لباس۔ بلی کا گون۔ معلمہ کا سرخ پھول۔ ڈالی کا ریڈ رانہ نگ ہوڑ چغہ وغیرہ بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ **رنگ کا نام بتانا**:۔ جب ہر ایک بچہ اپنے گولے کا رنگ دوسری رنگین اشیاء سے ملا سکے۔ تو رنگ کا نام بتلایا جانا چاہیئے۔ معلمہ کو رنگ کا نام بتلانے سے پیشتر اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ بچوں کو سرخ رنگ کا تصور دوسرے رنگوں سے امتیازی طور پر بخوبی ہو چکا ہے۔ اسی طرح ہر ابتدائی رنگ کی شناخت اور اس کا مقابلہ کروانے کے بعد نام بتایا جانا چاہیئے۔

بچوں کو ترغیب دیجانی چاہیئے۔ کہ گھروں سے یا کھیتوں اور باغوں سے ایسی چیزیں لائیں جن کے رنگ گولوں سے ملتے ہوں۔ اس کے بعد انہیں ان مقابلوں کے نتائج بیان کرتے وقت زباندانی کی تربیت کے مفید اسباق اس طرح دیئے

جا سکتے ہیں:-

'میرا گولا گلاب کے پھول کی طرح سرخ ہے۔'

'میرا گولا اناج کے پھول کی طرح نیلا ہے۔'

'میرا گولا لیموں کی طرح زرد ہے۔'

رنگ سے متعلق ایسی تدریس بالکلیہ غیر رسمی اور اکثر ضمنی حیثیت سے ہوگی کا ئناتی بات چیت کے دوران میں رنگ کو دیکھکر قدرتی طور پر ہی اظہار پسندیدگی کیا جائیگا۔ گڑیوں کے کھیل میں اُن کے ملبوسات کے رنگ بچوں کے لئے گہری دلچسپی کا باعث ہونگے۔ یونین جیک اور ریڈ اسٹینڈرڈ کی سی جھنڈیاں رنگوں کی تدریس میں بہت مفید ثابت ہونگی۔

تبدیلی اور تازگی بیحد ضروری ہیں۔ ایک روز بچے تختۂ اول کے گولوں کے نمونے بنانے کے لئے کاغذ منتخب کرتے ہیں۔ دوسرے روز اُنہیں پوری آزادی کے ساتھ اپنے حسب پسند رنگ انتخاب کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ رنگین چاک یا تیلیاں اچھی سعی یا عمدہ کام کے لئے بطور انعام دیجانی چاہئیں۔

ثانوی الوان[1] بچوں کو ابتدائی الوان سے ثانوی الوان بنانیکا طریقہ معلوم کرنے کی ترغیب دیجانی چاہیئے۔ یعنی ہر ایک بچے کو ایک ایک نیلا اور ایک ایک سرخ چاک اور ایک چھوٹا سا ڈرائینگ پیپر دیکر دونوں رنگوں سے آزادی کے ساتھ تجربہ کرنے دیا جائے۔ اور نتیجہ درج کرنے کے لئے کہا جائے پھر کمرہ ان دونوں رنگوں کو معلم کے سامنے ملایا جائے۔ اور وہ ایک معین جگہ کو ان سے رنگ کر دکھائیں۔

نیلی اور زرد تیلیاں ملا کر ایک دوسرے سے ملا کر ... پیدا شدہ رنگ کی شناخت

[1] یہ باب پروفیسر ... شیخ ... محمد ... نے لکھی ہے۔

کروائی جائے۔ یا معلمہ بڑے کاغذ کے ٹکڑے پر زرد روغن ملکر بعد میں اس قدر نیلا رنگ ملائے۔ کہ زرد رنگ سبز ہو جائے۔ جوں ہی کہ بچے رنگ کو شناخت کرسکیں انہیں نام بتا دیا جانا چاہیئے۔

ثانوی رنگوں کے لئے دائروں کو تھوڑا سا ایک ابتدائی رنگ سے اور تھوڑا سا دوسرے ابتدائی رنگ سے رنگ کر اور پھر دائرے کو کسی بڑی سوئی یا ہیٹ کے پن کے تکلے پر گھمانے سے بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ اس میں رنگ کی چرخی اور رنگ کے لٹو کا جو رنگ کے اسباق کے لئے بیحد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اصول پایا جاتا ہے یہ بیحد ضروری ہے کہ تینوں ابتدائی اور تینوں ثانوی رنگوں کے طبعی میل کے معیاری رنگ مہیا کئے جائیں۔ ان کے نقشے بنائے جاکر انہیں بچوں کے سامنے لٹکائے رکھنا چاہیئے۔ یہ انہیں مختلف اقسام کے سرخ، زرد اور نیلے وغیرہ رنگوں کے جو وقتاً فوقتاً انہیں نظر آئیں مقابلے کرنے کے لئے اعلیٰ ترین معیاری نمونوں کا کام دینگے۔ کیونکہ معیاری رنگوں کے بغیر بچوں کے رنگ سے متعلق تصورات مبہم اور منتشر سے ہوتے ہیں۔ (معیاری رنگ رنگوں کا ایسا میل ہے جو طیف میں دکھائی دیتا ہے)۔

چھوٹے بچوں کے لئے رنگوں کا دلچسپ نقشہ اس طرح بنایا جاسکتا ہے۔ کہ معیاری رنگوں کے جن میں بھورے اور کالے ملے ہوئے ہوں۔ متعدد ریشم یا اون کے ٹکڑوں کو بہت ہی باریک اور عمدہ طور پر سی کر چیتھڑے دار گدڑی کے طور پر تیار کرلیا جائے۔ یہ ڈالی کے بستر پوش کا کام دے سکتا ہے۔ اور رنگوں کے متعدد دلچسپ مقابلوں کی اساس بھی اسی پر ہوگی۔

اس قسم کی رنگوں کی تعلیم حد سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے کیونکہ بچوں کا حد سے زیادہ اس جانب لگنا خصوصاً اس زمانہ میں یک رخی پر منتج ہوگا اور صرف رنگ کا

مشاہدہ کرنے اور اشکال کے حُسن وخوبی کو نظر انداز کرنے کا رجحان اُن میں پیدا ہو جائیگا
ڈاکٹر W. T. Harris نے بھی ہمیں اس خطرے سے بدین الفاظ متنبہ
کیا ہے "وہ بچہ جس نے رنگوں کی تجزی اور جماعت بندی کرنے میں بہت زیادہ تربیت
پائی ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ زندگی میں جب وہ تصویرخانہ کا معائنہ کرے۔ تو رنگوں کا
ایک جدول مرتب کرسکے۔ مگر مصوری کی حیثیت سے وہ اعلیٰ نمونوں پر ایک نظر بھی
نہ ڈال سکیگا۔ یہاں پر بھی ہر موقع کی طرح ہمیں صلاحیت پسندی سے ہی کام لینا چاہیئے
اور یہ بھی مناسب نہ ہوگا کہ بچے کے کام کا تمام سازوسامان رنگین ہی ہو۔

اکثر اوقات یہ مفید ہوتا ہے کہ بچوں کو سفید چاک سے خاکی، سبز یا سیاہ سطح پر
یا سیاہ چاک سے سفید یا روشن سطح پر کام کرنے دیا جائے۔

تیلیاں بچھانے کے استعمال کی تیلیاں ہمیشہ رنگین نہ ہونی چاہئیں۔ اور تعمیری
کام کی اینٹیں تو ضرور سادہ اور بغیر رنگ کے لکڑی کی ہونی چاہئیں۔

حصّہ دوم بڑے بچوں کا نصاب

باب اوّل

عام خاکہ

یہ ظاہر ہے کہ بڑے بچوں کا نصاب چھوٹے بچوں کی بات چیت اور کھیلوں کے سلسلہ میں بڑھا ہوا ہونا چاہیئے۔ پانچ اور سات سال کی عمر کے درمیان مدرسی کام زیادہ سنجیدہ صورت اختیار کر لیتا ہے اور اسباق کی طوالت بھی بتدریج پندرہ سے بیس منٹوں تک بڑھائی جاتی ہے۔

ہر معلمہ کے لئے یہی مناسب ہے کہ بچے کی تعلیم کے مکمل منشا کو پورے طور پر پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مدعاؤں کی وضاحت سے تعیین کرے۔ اس کے نصب العین اعلیٰ وارفع ہونے چاہئیں۔

"حقیقت سے بال بھر گرد بھی صاف کرنے کے لئے مثالی کا پیش ہونا ضروری ہے۔"

معلمہ کو نہ صرف بچے کی کیفیتی زندگی کو ہی مکمل طور پر پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی آئندہ تمام زندگی کا بھی اسے حتی الامکان پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ در آئندہ اس کی کیا حالت ہوگی جبکہ ماحول کے پاکیزہ، نیک اور شریفانہ اثرات اس پر عائد ہوں۔ جیسا کہ براؤننگ نے تلقین کی ہے:

"پہلے کل کی ذہنی تصویر بنا لو اس کے بعد جزوں کی تکمیل کرو۔ پیشتر اس کے کہ

تم بنانا شروع کرو پیشتر اس کے کہ پتھر کو پھوڑنے سے شرارہ نکالا جائے اور پیشتر اس کے کہ اینٹ پر گچ لگایا جائے۔ پوری عمارت کا تصور قایم کر لو"۔

اگر اس کی اپنی نسل میں اس کے نصب العین کی تکمیل نہ ہوگی۔ تو چنداں مضائقہ نہیں اس کے کام اور اعلیٰ مدعاؤں کی بدولت دنیا پہلے سے تو ضرور بہتر ہو جائیگی۔ "کوئی نیکی ضائع نہیں جاتی۔ جو وقوع میں آچکی ہے ہمیشہ بدستور رہیگی۔ زمین پر ٹوٹی ہوئی قوسوں کی شکل میں اور آسمان پر مکمل چکروں کی صورت میں"۔ ایسے نصب العین سے بچے کے دل میں قوم کی جانب سے ہمدردانہ خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور معلم بچے کی ابتدائی زندگی کا اثر اس کی سیرت پر جبکہ وہ بالغ یا بالغہ ہوگا۔ بخوبی دیکھ سکیگی اور اس طرح سے اسے بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ نیک عادات قائم کرنا اور ارادت کی تربیت کرنا سب سے زیادہ مقدم ہے۔ المختصر اس کے کام کا حقیقی طور پر اہم اور ضروری جزو سیرت سازی ہے۔

سیرت سازی

حیات مدرسہ۔ مدرسے کی روزمرہ کی زندگی سے متعلقہ تمام امور۔ تمام تعلقات اور تمام حرکات سیرت سازی میں تقویت بہم پہونچانے کے لئے کام میں لائے جانے چاہئیں جوں جوں بچے کے معلومات اور اس کی قوت توجہ میں اضافہ ہوتا ہے وہ دوسروں کے احساسات میں حصہ لینے اور اپنے ہمجنسوں اور ادنیٰ حیوانات سے ہمدردی کرنے کے قابل ہوتا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو استعمال کرنے کی استعداد سے اس کے ہیجان شرارت کی جس کا بکا۔ ہاتھوں سے سرزد ہونا ضرب المثل ہے۔ روک تھام ہوگی نیز کچھ نہ کچھ بنانے کی استعداد بھی خود ایک ہمدردانہ اور شریفانہ اثر ہے اور بچے کے جملہ قوائے کو فرتگز ہونے کے قابل بنا دیتی ہے۔

جذبۂ احترام کی تربیت ہونی چاہیئے۔

یہ بیحد ضروری ہے کہ بچے میں جذبۂ احترام کی تربیت کیجائے

کمسنوں کے مدرسے میں عملی طور پر ہر مضمون کے تحت اُس کے لئے مواقع میسر ہو سکتے ہیں۔

"جمالیات بچوں میں ایک اعلیٰ و برتر طاقت پر انحصار کرنیکا احساس پیدا کرتی ہے۔ اور جو انہیں منظم خوبصورت یا پُر اسرار کائنات پر عقیدت مندانہ حیرت کے اظہار کے قابل بناتی ہے اور اُن میں پرستش کی حسیت پیدا کرتی یا انہیں سچی عظمت کی توقیر کا خیال دلاتی ہے۔ جذبۂ احترام کو اس سے بہت تقویت حاصل ہوگی۔"

جذبات کو تحریک بہم پہونچانے سے بہت بڑی حد تک جذبۂ احترام کی تربیت ہو سکتی ہے۔ اور جس سرگرمی و انہماک سے بچے خدا کی قدرتوں یا اُس کی نعمتوں کے شکریہ کے اظہار سے متعلق حمد و ثنا گانے میں شرکت کرتے ہیں۔ اُس سے بخوبی واضح ہوگا۔ کہ اس طرح کے وسائل سے بہت گہرا اثر قائم کیا جا سکتا ہے۔

جسمانی حالات۔

فطرتِ طفل کے جسمانی اور اخلاقی پہلو ایک دوسرے پر اس قدر نمایاں اثر ڈالتے ہیں کہ اخلاقی بروز اُس وقت تک شاذ و نادر ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ جسمانی حالات موافق نہ ہوں۔ ہمیں اس لئے جسم کے تمام اعضا کی صحیح قدرتی بروز اور نشو و نما کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ کمروں کو خوب گرم اور ہوادار رکھنے کا انتظام ہونا چاہیئے تاکہ بچہ جسمانی حیثیت سے خوش و خرم رہ کر کھلی اور تازہ ہوا میں آسانی سے سانس لے سکے۔ بچوں کے علامات تکان کی جانب بھی ہمیں دھیان رکھنا چاہیئے۔ اور موزوں جسمانی ورزش کے وافر مواقع مہیا کرنے چاہئیں۔ اور کمرۂ مدرسہ میں صفائی اور مناسب ضبط کا بھی بخوبی انتظام رکھنا چاہیئے۔ اور ذاتی صفائی اور ستھراپن کی

عادات کی برابر تاکید کرتے رہنا چاہیئے اس بارے میں بدوں امداد و اشتراک عمل والدین ہمارے مدعاؤں کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

عادات:- ہر وقت عمدہ عادات کی احتیاط سے تربیت ہونی چاہیئے۔ زبانی اور عملی خوش اخلاقی کو سراہتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی رہنی چاہیئے۔ اور صداقت شعاری کی بھی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔

بچوں کو اپنے مدرسہ پر فخر کرنا سکھاتے ہوئے کئی عمدہ عادات ضمنی طور پر قایم کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً فرش کو غلیظ نہ کیا جائے۔ اس لئے تمام کاغذات حفاظت سے ردی کی ٹوکری میں ڈالنے چاہئیں۔ پھلوں کے چھلکے یا کاغذ کے ٹکڑے بازیگاہ پر نہیں بکھیرنے چاہئیں۔

سماجی احساسات کی تربیت:- سماجی احساسات کی تربیت یوں ہو سکتی ہے کہ بچوں کو اپنے کسی بیمار ہم جماعت کو خط یا تحفے بھیجنے کی ترغیب دلائی جائے۔ بچوں کے شفاخانہ کے لئے اُن سے چندہ لیا جائے۔ یا اُن کے دائرۂ دلچسپی کے اندر اُن سے کسی دوسرے کام میں امداد لی جائے۔ الغرض اعلیٰ اور شریفانہ سیرت کی تربیت تمام حیات مدرسہ کا مقدم ترین مدعا ہونا چاہیئے اُس کے لئے منفی طریقوں کے مقابلے میں مثبت طریقے زیادہ مفید ثابت ہونگے۔ مثلاً اگر ہم بچوں میں چند نقائص دیکھیں۔ تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ان کے برعکس نیک کام انجام دیں۔ بچے پر ہمیں اعتماد کرنا چاہیئے۔ اُس کی ہمدردیوں کو نیکیوں میں شمار کرنا چاہیئے۔ اسے محبت کے کام انجام دینا سکھانا چاہیئے اُسے نیکی اور مہربانی کے کام کرنے کے اس قدر وافر مواقع دیئے جائیں۔ کہ بدی یا بے رحمی کے کاموں کے لئے گنجائش ہی نہ رہے۔ نیکی اور شفقت کی فضا اس پر اس طرح محیط ہو جانی چاہیئے کہ برے رجحانات کو خود بخود ہی غائب ہو جانا پڑے۔

معلم کا ذاتی نمونہ:۔ قدرتی طور پر بچے ایسے لوگوں سے نمونہ حاصل کرتے ہیں جن کے درمیان میں وہ رہتے ہوں۔ اور معلم کی ذاتی شخصیت سے بڑھکر غالباً کوئی دوسرا مکتبی عنصر اُن کی سیرت سازی پر اثرانداز نہیں ہوتا۔ اس لئے معلم کو ہر ممکنہ ذرائع سے اپنی سیرت کو ایسا بنانا چاہیئے۔ کہ وہ تقلید کئے جانے کے لائق ہو سکے۔ ورنہ بہترین تدابیر اور نصاب کے خاکے بھی کچھ مفید ثابت نہیں ہونگے۔ کیونکہ ذاتی نمونہ وعظ و نصیحت سے ہمیشہ زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اور بچے بڑی سرگرمی اور ذکاوت سے اپنے نگرانکاروں کے خصائص کو اختیار کرتے ہیں۔

"مدرسہ کی تمام اخلاقی تعلیم و تربیت کی اساس معلم کی شخصیت پر ہوتی ہے معلم کی آواز۔ اُس کا لب و لہجہ۔ رنگ ڈھنگ اور لباس اُس کی نشست و برخواست کا طریقہ۔ ضبط نفس۔ خوش اخلاقی۔ مہربانی۔ معلم کا اخلاص۔ اُس کے انصاب العین۔ اور زندگی کا عام نقطۂ نگاہ تمام ناگزیر طور پر اُس کے شاگردوں کی سیرتوں میں منعکس ہوتے ہیں"

مدرسہ کی مختلف جماعتوں کا نہایت ہی سطحی مشاہدہ بھی ہمیں یہ سکھانے کے لئے کافی ہے کہ جماعت کس طرح سے معلم کا پر تو ظاہر کرتی ہے۔ اور جس شخص نے کہ چند مدارس کا معائنہ کیا ہو۔ اُس نے بخوبی مشاہدہ کیا ہوگا کہ کس طرح سے تمام فضا روح رواں کی شخصیت کے زیر اثر بدلتی رہتی ہے۔ ہم تمام اس مسرت و اقفار کے احساسات کا جو بشاش اور رجائی طبع کی موجودگی سے پیدا ہونیوالی فرحت بخش اور دلکشا فضا میں داخل ہونے سے رونما ہوتے ہیں۔ اس دھندلکے اور تاریکی کے پست کن اور افسردہ خیالات سے بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں جو ہمارے دل پر اس وقت وارد ہوتے ہیں جب کہ ہم کچھ دیر کے لئے بے اطمینانی کی فضا میں جو تاریک اور غمزدہ فطرت پر مسلط ہوتی ہے۔ دم لیتے ہیں۔

"بشاشت وہ آسمان ہے جس کے نیچے ہر چیز سوائے زہر کے پھلتی پھولتی ہے"

یہ ایک ساتھ نیکی کی زمین بھی ہے اور اس کا پھول بھی۔ (جین پال)

کسی ایک ہی مدرسہ کی مختلف جماعتوں کا مشاہدہ کرنے سے ہم بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کس طرح ایک خشک اور لکیر کی فقیر معلمہ اپنے بے نصیب چھوٹے شاگردوں کو خود کار کلیں بنا دیتی ہے۔ اور ایک کند ذہن معلمہ کسطرح جمود و سکوت کی کیفیت طاری کرنے کا موجب ہوتی ہے برخلاف اس کے ایک ذہین اور تیز طبع معلمہ جو ان کے تجسس کو تحریک دے سکتی۔ اور اپنی تدریس کو تازہ۔ دلکش اور دلچسپ بنا سکتی ہے۔ کس طرح اپنے تمام گردوپیش میں خوشگوار بشاشت اور خوشی کا پرتو ڈالدیتی ہے۔

کمسنوں کی ہر معلمہ کو عمدہ اور بشاش ڈھب اختیار کرنا چاہیئے ان چھوٹے بچوں میں مسکراہٹ کا تقویت بخش اثر نہایت شاندار نتائج پیدا کریگا۔ جس معلمہ کو اپنے کام میں دلچسپی نہو۔ اور جو بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی تعجب خیز باتیں تجویز کرنے کا ملکہ نہ رکھتی ہو۔ اور جو تدریسی مواد کو مختلف اور نرالے طریقوں سے نہ پیش کر سکے۔ اُسے ایسے پیشے کی تلاش کرنی چاہیئے جہاں کہ سینکڑوں ننھی ننھی جانوں کو نہ ٹھٹھرانا پڑے۔

ادبی نمونے:۔ قصوں اور نظموں کے ذریعے سے بھی نمونے تجویز کیے جا سکتے ہیں درحقیقت اس ابتدائی عمر میں جبکہ بچہ ہر خیال کی جو کہ اُس کے ذہن پر وارد ہوتا ہے۔ نقل کرتا ہے۔ یہ اُس کی سیرت[1] پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ذاتی سیرت کی عمدہ تشکیل کے بعد دوسری اہم بات چھوٹے بچوں کے لئے

---

[1] جو نفسی کیفیات کسی قصے یا تصویر سے وقوع پذیر ہوتی ہیں اُن کے کسی موزوں فعل کی شکل میں اصلیت کا رنگ اختیار کرنے کا بہت غالب گمان ہوتا ہے۔ (تعلیم کے نفسیاتی اساسی اصول)۔

عمدہ ادب کا انتخاب ہے۔ کیونکہ عمدہ ادب کا تشکیلی اثر بلا شُبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔
معلم اور متعلمین ہر دو کے لئے ادب کے اُن ابتدائی اسباق کا شمار نظام الاوقات
کے نہایت ہی دلچسپ اسباق میں ہونا چاہیئے۔ اور کامیاب معلم مواد کے انتخاب
اور اُس کی تیاری پر کافی وقت اور غور و خوض صرف کرتی ہے۔ تاکہ یہ بچوں کے
خاص گروہ کی مخصوص ضروریات اور مذاق کے مطابق ہو سکے۔

اصولاً منتخب کہانی یا نظم کے واقعات بچوں کے لئے یا تو مانوس ہونے چاہئیں
یا ایسے ہوں کہ وہ انہیں اپنے ذاتی تجربہ سے تعبیر کر سکیں۔ اس لئے معلم کو بچوں
کی نفسی کیفیات۔ اُن کی گھریلو زندگی۔ اور مدرسہ کے باہر اُن کے افعال
و اقوال سے تھوڑی بہت واقفیت ضرور رکھنی چاہیئے۔

صرف ایسے ہی جذبات بیان ہونے چاہئیں جو ذاتی طور پر بچے کے تجربہ میں
آ چکے ہوں۔ تاہم مواد منتخبہ بالکل ہی عمومی حیثیت کا بھی نہ ہونا چاہیئے۔ مثلاً پریوں
کے قصے بچے کے لئے زبردست تحریک کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی عالمگیر
صداقتوں کے ساتھ ہمیں فوق الفطرت ہستیوں۔ ذی روح اور غیر ذی روح اشیاء
کے غیر معمولی کارناموں سے واقف کراتے ہیں۔ اگر ہم ان سادہ ادبی اسباق کو زیادہ
موثر بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں زیادہ تر تناسُبات[1] کے ذریعہ تخیل کو تحریک کرنی چاہیئے۔

جذبات کو تحریک کرنا۔ ہم میں سے بہت سے حضرات عقلی تربیت کو ملحوظ

---

[1] بچپن میں نفسی حرکت کی نمایاں شکل فہم نہیں ہے جو بڑی دقت سے شعوری تصورات
کے تعلقات کی تلاش کرتا ہے بلکہ تخیل ہے۔ جو خوشی خوشی حسی مشابہات کو عام تصورات میں
تبدیل کر دیتا ہے۔

Educational Issues of the Kindergarten) S.S. Blow

اہمیت دینے کی جانب مائل ہو کر پاکیزہ اور خوبصورت خیالات کی تربیت کرنے اور اعلیٰ شریفانہ کارناموں کی تلقین کرنے کے امکانات کو جو صحیح اور واجبی طریقے پر جذبات کو تحریک دینے سے تکمیل پا سکتے ہیں۔ کم از کم ایک حد تک نظرانداز کر دیتے ہیں۔ میتھو آرنلڈ جس نے بہت ہی صاف اور واضح طور پر شاعر کا مقصد اور نظم کی تادیبی اہمیت معلوم کر لی تھی۔ ورڈس ورتھ کے متعلق کہتا ہے:۔

"ہمیں جرأت سے کام لینا۔ اور خوف کے خلاف سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنا۔ اور استقلال سے برداشت و تحمل کرنا سکھانے والے بہت سے ہیں مگر افسوس کون ایسا ہے کون جو ہمیں احساس کرنا سکھائیگا۔"

تاثرات کی اہمیت غالباً تمام الفاظ کے سمجھنے سے زیادہ ہے اس بچے کا قول جو اپنی ماں کو کہتا تھا کہ وہ بخوبی سمجھ سکیگا۔ بشرطیکہ وہ اپنی تشریح سے باز رہے غالباً بہت سے دوسرے بچوں پر بھی صادق آتا ہے۔ جن کی قصوں یا نظموں کی مسرت چھوٹی چھوٹی بیزار کن تشریحات سے جنہیں محض بالغان ہی ضروری خیال کرتے ہیں، جاتی رہتی ہے۔ اندرون سات سال کمسن بچے کسی مناسب پیرایہ میں پیش شدہ نظم کا مطلب اکثر سمجھتے اور اُس کے وجدان کی خوبی کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ خواہ وہ پورے الفاظ کو نہ ہی سمجھیں۔

بچے کے حسب پسند بہترین ادب کام میں لاؤ

اپنے چھوٹے شاگردوں کو ادبی دنیا سے متعارف کراتے وقت ہمارا مقولہ یہ ہونا چاہیئے۔

"بہترین ادب بچوں کے لئے موزون ترین ہوگا" وہ حضرات جنہوں نے بہترین ادب کا جو ہمارے ذخیرہ میں سے میسر ہو سکتا ہے۔ ایکدفعہ اچھی طرح سے تجربہ کیا ہے

ارادت وسیرت کی تشکیل ہوتی ہے۔ ہماری کامیابی کا انحصار بچوں سے سلوک کرنے کی مہارت وبصیرت پر۔ اُن کی تازہ اور قوی دلچسپیوں کی تسکین کرنے پر اور اُن کی فطری حرکات کو مفید راستوں پر لگانے کی قابلیت پر ہوگا۔ حرکت کو دبانے کے بجائے ہمیں ہمیشہ اُسے صحیح راستے پر لگانا چاہیئے۔ اور ہمارا مقولہ 'مت کرو' کے بجائے 'کرو' ہونا چاہیئے۔

"تمام عظیم ترین انسانی کارنامے خواہ وہ سیرت وکردار کے نصب العین کی تکمیل پر مشتمل ہوں۔ یا قوائے قدرت پر تسلط جمانے اور خیالات یا واقعات کے بہترین لسانی اظہار سے متعلق ہوں ہمیشہ جاننے اور کرنے کی انفرادی خواہش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور یہ خواہش بچے کے بیرونی دنیا کے مقابل آنے پر اس کے متحرک تجسس سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر معلم اس راز سے واقف ہوجائے۔ تو وہ اس بات کو فوراً معلوم کرسکیگی۔ کہ تعلیمی اسباق کی اہمیت تدریسی مواد کی ذاتی قدروقیمت یا تعلیمی طریقہ کے ماہرانہ اور تربیت یافتہ استعمال میں نہیں ہے بلکہ اس میں ہے کہ اس سے کس حد تک بچوں کے فطری حرکات کو تحریک ہوتی ہے اور اُنہیں اپنی قوتوں کا اندازہ لگانے اور اُن پر مزید تسلط جمانے کی جسمیں آئندہ کی ہر مشق سے اضافہ ہوتا رہتا ہے تربیت ہوتی ہے۔"[1]

---

[1] "مدرسین کے لئے عملی اشارات" صفحہ ۲۸ ملاحظہ ہو

باب دوم

مادری زبان کی تدریس

مدرسہ کی تدریب میں سب سے زیادہ اہم مادری زبان کی تعلیم ہے۔ کسنوں کے مدرسہ میں استعداد تکلم کی تربیت پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ اور وہ بچہ جس نے خیالات کے زبانی اظہار میں قصوں کی ڈرامہ سادی نظموں کے پڑھنے۔ اور گرد و پیش کی ہر چیز کے متعلق بات چیت کرنے سے تربیت پائی ہے۔ اس بچے کے مقابلہ میں جس نے ایسی تربیت نہیں پائی بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ کیونکہ زبان انسانی خیالات اور تصورات کے اظہار کا نہایت ہی صحیح اور مکمل ذریعہ ہے۔ اور جس حد تک کہ ہم زبان کو سمجھ سکتے اور استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی حد تک ہی ہم علم کے کسی شعبہ کی تعلیم پانے کے قابل[1] ہونگے۔

ٹھیک طور پر زبان دانی سکھانے کی پہلی شرط صحیح بات چیت سننے کے مواقع مہیا کرنا ہے اور چونکہ بچے کو گھر پر ایسے مواقع میسر نہیں آتے۔ یہ اور ہی زیادہ ضروری ہوگا۔ کہ معلمہ کی انگریزی (مادری زبان) جسے کہ وہ سنتا ہے بہت اچھے نمونہ کی ہو۔ یہ بہت سادہ ہونی چاہیئے۔ اور بچہ چونکہ عام طور پر قلبی حیثیت سے شاعر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ زبان کی خوبیوں کا بخوبی اندازہ کر سکتا ہے بشرطیکہ معلم اس کے نفس کو جس میں ابتدائی عمر میں سننے اور بعض اوقات منتشر ارتسامات مجتمع ہو کر کم و بیش

---

[1] واضح ہو صفحہ [illegible]

انتشار و ابتری کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ تو کیا کر سکے۔ اس لئے ہمارا یہ ایک مقدم فریضہ ہے۔ کہ اُسے اپنے خیالات منظم کرنے اور انہیں صاف اور واضح طور پر ظاہر کرنے کے قابل بنایا جائے۔

اگر ہم بچے کو بات چیت میں قدرتی لہجے کا موقع نہ دیں اور اُس کے ذاتی اظہار کو صحیح کرنے کی اشتعال انگیز مداخلتوں سے اور "تمہیں ہمیشہ مکمل جملے میں ہی جواب ادا کرنا چاہیئے" جیسی مزاحمتوں سے باز نہ رہیں۔ تو غالباً ہم دیکھینگے کہ شیریں گفتاری کا سیلاب جو بچوں میں اس قدر قدرتی ہوتا ہے۔ بالکل مایوسانہ طور پر خشک ہو جائے گا۔

پھر ہمیں کیونکہ صحیح اظہار کی قابلیت بہم پہنچانی چاہیئے۔ اور اسکی ناقص انگریزی (مادری زبان) کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اس میں بھی ہمارا طریقہ بجائے منفی کے مثبت ہونا چاہیئے۔ ہمیں حتی الامکان بہت ہی مختلف النوع بات چیت۔ قصے اور نظمیں لینی چاہئیں۔ اور اگر تدریس مقرون اور واضح اور توضیح عمدہ ہو۔ تو ہم بتدریج بچے کو وافر اور طرح طرح کے الفاظ سے واقف بنا سکینگے۔ اور چونکہ تکلم کا ردعمل تفکر پر ہوتا ہے۔ اس لئے دائرہ تفکر بھی بہت وسیع ہو سکیگا۔ ہمیں اسے انفرادی زبانی اظہار کے حتی الامکان بہت کافی مواقع دینے چاہئیں۔ اور قصے اس قدر دلچسپ ہونے چاہئیں۔ کہ اس کے گھر واپس جانے پر اُس کی ماں اور بڑی بہنیں خوشی خوشی اُنہیں سُنا کریں۔

کمسنوں کا مدرسہ چھوڑنے سے پیشتر معمولی قابلیت کے تمام بچوں کو کوئی مختصر سا قصہ سنانے یا کسی خواندگی کے سبق کا مطلب بتانے۔ یا کسی تصویر کا بیان یا کسی پالتو جانور کے حالات اچھی طرح انگریزی میں سنانے کے لئے زبان دانی کی کافی استعداد حاصل ہو جانی چاہیئے۔ بلاشبہ معلم کی مداخلت کے بغیر متسلسل بیان

کرنے کی استعداد کو چند او پچھے اور مصنوعی جملوں کے ذریعے پرشلاً "اس تصویر میں
میں ایک آدمی دیکھتا ہوں" "ہم گھوڑے کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں" جن
میں کسی نفسی سعی کی ضرورت تولاحق نہیں ہوتی بلکہ "تم تصویر میں کیا دیکھتے ہو" "میں تصویر
میں ایک آدمی دیکھتا ہوں" جیسے سوال میں صرف اسم ضمیر کو ہی بدلنے سے جو مرتب
کرلئے جاتے ہیں۔ ترجیح دیجانی چاہیئے۔ صلاحیت اور سلیقہ شعاری سے ہی اس امر کا
فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ کب مکمل جملے پر اصرار کیا جانا چاہیئے اور کب ایک ہی لفظ پر
مشتمل جواب قدرتی متصور ہونا چاہیئے۔

انگریزی میں تصحیح کا کام ضرور ہونا چاہیئے۔ مگر اول اول بچے سے بہت زیادہ
توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ نہایت ہی عام اغلاط کا انتخاب کرنے کر ان پر ہی پہیں اپنی توجہ کو
مرکوز رکھنا چاہیئے۔ اور باقیماندہ غلطیوں کی آئندہ سالوں میں ایک ایک دو دو کرکے
اصلاح کرنی چاہیئے۔ قصہ بیان کرنے میں بچے کو بہت ہی نفسی سعی سے کام لینا پڑتا ہے
اس لئے یہ نا واجبی اور خوش اخلاقی سے بعید ہوگا۔ کہ ہر بار جب اس کی زبان ہمارے
اپنے معیار سے گری ہوئی ہو اُسے روک دیا جائے۔ اور یہاں پر بھی یہی علاج موثر
ثابت ہوگا۔ کہ زیادہ صلاحیت اور سلیقہ شعاری کو کام میں لایا جائے۔

بچے کی لغت دانی میں اضافہ اور توسیع کرنے اور اس کی طرز تقریر کی اصلاح کرنیکا
مدعا ہر سبق میں پیش نظر رہنا چاہیئے۔ وافر او مختلف اقسام کی مشق کے مواقع انگریزی سبق
کی مختلف صورتوں کے ذریعہ سے جو ہمارے سکولوں کے مدرسے کے نظام الاوقات
میں ہوتے ہیں (مثلاً قصہ گوئی۔ اسباق مشاہدہ۔ مطالعہ قدرت۔ نظم۔ تصویری بات
چیت۔ گانا۔ پڑھائی اور لکھائی کے اسباق) مہیا کئے جانے چاہئیں۔ اگر زباندانی
کے اسباق کا ارتباط خواندگی اور املا کے اسباق کے ساتھ ہوسکے تو وقت اور سعی
میں بہت کفایت ہوگی۔ کیونکہ موخر الذکر قسم کے اسباق زباندانی کے زبانی سباق کو

زیادہ معین اور پختہ بناتے ہیں۔

جہاں ایسی غلطیاں جیسے صیغہ غایب کے فعل کی بجائے صیغہ متکلم کا فعل لگایا گیا ہو۔ مثلاً 'I like' کی بجائے 'I likes' یا واحد فعل کی بجائے جمع فعل استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً 'They were' کی بجائے 'They was' یا اسم ضمیر کو غلط استعمال کیا ہو مثلاً 'Harry and I' کی بجائے "Me and Harry" بار بار واقع ہوں تو معلم کو ایسے سبق کو لیکر اصلاح کرنی چاہیئے۔ کہ جس میں ایسی غلطی کے بار بار آنیکا احتمال ہو۔

دلائل دینے کی کوشش کرنا قبل از وقت ہوگا تاہم بچے کے ذہن میں صحیح شکل ایسے پختہ طور پر قائم کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا استعمال عادتی اور قدرتی ہو جائے بعض وقت چند منٹ رسمی کام پر صرف کرنا مفید ہوگا۔ مگر عام طور پر چھوٹے بچوں کو صحت سے بات چیت کرنا سکھلانے کے لئے غیر رسمی سبق ہی نہایت موثر ثابت ہوگا سب سے مقدم شرط یہی ہے کہ معلم یا بچوں کے کلام میں۔ اشعار میں۔ اور خواندگی کی کتابوں کے جملوں میں ہمیشہ اور بار بار صحیح شکل کا ہی استعمال ہو۔ یہ ایک موثر تدبیر ثابت ہوگی کہ تختہ سیاہ پر جملوں یا اشعار کو چھاپ دیا جائے۔ یا لکھدیا جائے۔ تاکہ بچوں کی آنکھوں کے وہ ہمیشہ سامنے رہ کر ان کے اذہان پر غیر شعوری اثر قائم کر سکیں۔

صحیح شکل کو ذہن نشین کرنے سے متعلق بہت سی تدابیر عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ایسے کھیل کھلانا جن میں بے قاعدہ افعال کے استعمال کی مشق ہو۔ جیسے .Sing' Sit ,run write, read, fling ,ring

یعنی ایک بچہ سامنے اگر گیت کا ایک مصرعہ گاتا ہے۔ اور دوسرا بتلاتا ہے کہ کیا ہوا تھا۔

"اینی نے ایک چھوٹا سا گیت گایا۔"

دو بچے سامنے آتے ہیں۔ ایک گھنٹی بجاتا ہے اور دوسرا کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

بچہ اس طرح بیان کرتا ہے "اینی نے گھنٹی بجائی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔"

ایک بچہ سامنے آتا ہے اور سینے کی نقل کرتے ہوئے سوئی میں دھاگا ڈالتا ہے۔

دوسرے بچے بیان کرتے ہیں: "وہ سی رہی تھی۔ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال رہی تھی وغیرہ"

باب سوم

قصّے کہانیاں

اب جبکہ مدرسہ کا زیادہ سنجیدہ کام شروع ہوتا ہے۔ تو تب بھی ہم قصّے کو ہی زیادہ قابل قدر رکن پاتے ہیں کسی موزوں اور اچھے بیان کردہ قصّے کو جب بچہ سنتا ہے۔ تو وہ ہمہ تن گوش ہو جاتا ہے اور انہماک کی یہ عادت قائم ہو کر آئندہ چلکر دوسرے شعبوں کے زیادہ مفید کام کے لئے بہت اچھی تیاری کا کام دیتی ہے۔

چھوٹے بچے کی تعلیم و تربیت میں قصّے کی اہمیت کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے اس سے ہم اس کے نفس کو بہت سے پہلوؤں سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے ایسی فضاء پیدا ہوتی ہے جو شریفانہ ہستیوں سے معمور ہو۔ جن میں سے ہر ایک ہی اپنا غائبانہ اور غیر شعوری اثر بچے کی حیات اور سیرت پر عائد کرتی ہے۔ نیز اس سے انصاب العین بہم پہونچتے اور بچے کو صحیح اور شریفانہ کام کی ترغیب ہوتی ہے۔ بقول ورڈس ورتھ۔

"ہم تعریف و تحسین۔ اُمید اور محبت پر جیتے ہیں۔ اور جس قدر کہ یہ زیادہ عمدگی اور دانائی سے ترتیب دئے جائینگے۔ اسی قدر زیادہ شان و عظمت سے ہم عروج حاصل کرینگے"

ہم تمام اولین ارتسامات اور ابتدائی حافظوں کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ ہمیں نہایت ہی خوبصورت اور سادہ قصوں اور نظموں کا عمدہ طریق پر انتخاب

کرکے بچے کو اُن سے مستفیض ہونے میں امداد دینی چاہیئے اور ایسے ادب سے اُسے روشناس کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کے ذریعہ قبول رسکن "دربار ماضیہ کے "روحانی ابواب" میں اُس کی رسائی ہوسکے۔

گو معلمہ کا اولین فریضہ یہ ہے کہ وہ بچے کے لئے حقیقی طور پر پُر لطف قصوں کا انتخاب کرے۔ تاہم یہ منتخبہ ذخیرہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ بچے کے جملہ تاثرات کو جن میں تمسخر۔ رقت۔ ہمدردی۔ تعریف و تحسین۔ بلند نظری محبت اور حقارت شامل ہیں۔ محرک کرسکے۔ اور اس میں تمام مختلف اقسام کے ہونے چاہئیں۔ مثلاً پریوں کے قصے۔ لغو قصے۔ جیسے بوڑھی عورت اور اس کا سوئر" "ننھی چوہیا اور ننھی چوہیا"۔ چھوٹی سرخ مرغی" "ایلی مرغی کا قصہ" تمسخر انگیز قصے: جیسے گوتھام کے مدبران: بہادری کے قصے: جیسے

"Childe Roland" "St George & the Dragon"

اور شاہ آرتھر کے قصے۔ قدرتی تاریخی قصے بالخصوص عام اشیاء پھولوں اور جانوروں سے متعلق مشہور ابطال یا مشہور قومی عظماء کے سوانحی قصے . . . جیسے

ضمیمه صفحه (۱۵۶)



شکل نمبر ۱۱ جادوه [illegible]



شکل نمبر ۱۲ بونے کام کر رہے ہیں

جیسے الفریڈ۔ بروس۔ سرفلپ سڈنے۔ لارڈ نیلسن کسی مصنف یا مصور کا قصہ جس کی تصانیف یا تصاویر انہوں نے دیکھی ہوں۔ جیسے کپلنگ ٹینی سن۔ یا سٹیونسن۔ اور مقامی تاریخی قصے خصوصاً جبکہ اُن کے مقام سکونت میں دور ماضیہ کی یادگاریں مثلاً کوئی قدیم گرجا یا قلعہ بھی خوش قسمتی سے موجود ہو۔

قدرتی طور پر ہر معلمہ اپنے حسب پسند ہی قصوں کا انتخاب کریگی۔ مگر ذیل کی فہرست میں بعض ایسے بھی پائے جائینگے جو خاص طور پر پانچ اور سات سال کے درمیان عمر کے بچوں کے لئے مفید ثابت ہونگے

۱۔ Jacob's English Fairy Tales میں سے:۔

ٹام ٹٹ ٹاٹ' جو (Rumpeistiltskin) کا انگریزی ترجمہ ہے)

'Jack & the Beanstalk' 'The History of Tom Thumb'

'Childe Roland' 'Whitington' اور اُسکی بلّی۔

۲۔ اینڈرسن کے قصوں میں سے: "بھدّا بطخ کا بچہ" "Thumbling"

شکل ۱۲۔ بونے کام کر رہے ہیں۔

دیا 'Thumbelina' صنوبر کا درخت، قدیم بلوط کا آخری خواب،

Five Peas in a pod 'Ole Lukoie the Dustman'

'The Steadfast Tin Soldier'

اڑا اڑا، پیرے، سنیچر، قطرۂ آب -

'The little Cookie Boy' (کرسمس کا قصہ)-

'The little Match girl' (کرسمس کا قصہ)-

۶۔ گرم grimm کے قصوں میں سے

'Snow- white & Rose- red.'

اجلی چاندنی اور سات بونے' "Mother snow or

the widow's two daughters" (From Holle)

'پرندہ اور اس کا دوست، مینڈک شہزادہ، بھیڑیا اور سات بچے،

'The four Musicians' 'Hangel & Grathel'

'Chanticleer & Partlet' یا چھوٹے مرغے اور

مرغی کے کرتب،

'The Elves and the shoemaker' 'زمانے کے نوشتے۔

بھیڑیا اور لومڑی'

ضمیمہ صفحہ (۱۵۹)



شکل ۱۳ بونوں کو گھاٹی چاندنی میں ملتے ہیں

شکل ۱۳۔ بونوں کو گلہائے چاندنی ملتے ہیں۔

تین خواہشیں؛ 'The Little Porridge pot'

۴۔ celtic رومانوی قصوں میں سے:۔

سونے کی ہنڈیا؛ 'The Children of Lir'

اوشین سرزمین شباب میں؛

۵۔ ایسپ کے قصوں میں سے:۔ اصولاً ایسپ کے قصے چھوٹے بچوں کے لئے موزوں نہیں کیونکہ وہ ہجو کو نہیں سمجھ سکتے بلکہ ان کے استعمال میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ بعض جانوروں سے بدظن ہو جائیں گے تاہم عبرت آموز نتائج کی خاطر ان میں سے چند ایک کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً شیر اور چوہا؛ بوڑھا آدمی اور اس کے بیٹے؛ خرگوش اور کچھوا؛ لوا اور اس کے بچے؛ کتا اور اس کا سایہ؛

"ہوا اور سورج"؛ "لڑکا اور بھیڑیا"؛ "لومڑی اور سارس"۔

۶۔ Beatrix Potter کے جانوروں کے قصے:۔ "پیٹر خرگوش"؛ "بینجمن گلہری"؛ "گلہری نٹکن"؛ "دو بدمعاش چوہوں کا قصہ"؛

شکل ۱۴۔ گلہائے چاندنی بونوں کو الوداع کہہ رہے ہیں۔

۷۔ Lewis Carroll کے قصے:۔

Alice in wonderland "آئینہ میں سے"؛

۸۔ کپلنگ کے قصوں میں سے:۔ "ایسے ہی قصے"؛ "جنگل کی کتاب (اوّل و دوم)"؛

۹۔ گرینی کی عجیب وغریب کرسی میں سے (مرتبہ فرانسس براون)؛ ۱۔ "قلعوں کے اندر"، "بشاش لوگ"

۱۰۔ شاعروں سے نقل کی ہوئی کہانیاں :۔

'The Pied Piper' اور 'Pippapasses'

(از رابرٹ براؤننگ)

سیسلی کا سر رابرٹ۔ 'Walter Von der Vogelweid'

'Killing worth' کے پرندے : اور آٹری کی گھنٹی ؛

(از لانگ فیلو)

'Rhaecus & the vision of Sir Launfal'

(from Lowell.)

۱۱۔ طویل قصوں کے منتخبات :۔ یونانی قصے۔

محاصرۂ ٹرائے : 'The wanderings of Ulysses.'

ٹرائے کا چوبی گھوڑا : 'The Argonants'

سحر نما گھرا : 'The Gorgon's head'

'The Chimera,' 'Pandora,' 'The golden Touch.'

تین سنہری سیب :

آبی شیر خوار بچے (کنگسلے) 'Hiawatha' [Long fellow]

'The Talisman' (Scott

پچھارئیوس :

کائناتی داستانیں

بچہ بیرونی دُنیا کے عجائبات اور اُسکی وسعت و عظمت سے مرعوب ہوتا ہے۔
انے لوگوں کی طرح وہ ہر شئے کو جب دیکھتا یا چھوتا ہے. خواہ وہ بے جان اشیاء ہوں

یا قدرتی طاقتیں۔ تو انہیں فرضی شخصیت دیتا اور جاندار تصور کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ اُن سے متعلق قصے سننے کا منتظر رہتا ہے۔ اس کے اس تربیتی مرحلہ پر یونان اور ناروے کی خوبصورت داستانوں کے مقابلہ میں اور کونسی زیادہ موزوں ہوسکتی ہیں۔ اگر یہ ہمدردی سے سنائی جائیں۔ اور ساتھ ہی مظاہر قدرت مثلاً سورج۔ ہوا اور بادلوں کا بھی روزمرہ مشاہدہ ہوتا ہے۔ یا انہیں کسی درخت یا کسی پھول کا مطالعہ کرتے وقت سنائی جائیں تو یقیناً بچے کے لئے یہ باعث دلچسپی و مسرت ہونگی۔ کیونکہ وہ اس کے فطری شاعرانہ احساس کو جو ہر بچے کے اندرون قلب میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ تحریک کرتی ہیں۔

بچے کا شوخ واہمہ بہت اشتیاق سے ایسی تصاویر سے متاثر ہوتا ہے۔ جیسے شاہ اپالو کے ہیروں سے جڑے ہوئے سنہری تیر۔ عجیب وغریب پردوں والے خوبصورت محل اور گلابی رنگ کے برج۔ وہ جلد باز Phaeton کے قصے کو جو اپنے باپ کا رتھ ہانکتے ہوئے پہاڑوں کو آگ لگا دیتا ہے

یا شریر ہرمز کے قصے کو جو اپنے بھائی کی گائیوں کو نیلی چراگاہ میں چراتا ہے۔ انتہائی انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔

ایسی کہانیوں کو اگر پسندیدگی اور ہمدردی کے ساتھ سنایا جائے اور بچے میں بھی اُن کے سننے کا کافی شوق ہو تو ہم مظاہر قدرت کو فرضی شخصیت دینے کی اُس کی جبلی خواہش کی بخوبی تسکین کر سکینگے اور اُس کے شاعرانہ احساس کو جو اکثر حقیقی حالات اور واقعاتی بیانات سے مُردہ ہو جاتا ہے برقرار رکھنے میں امداد دیتے ہیں اور نیز ہم عارض فطرت کو زیادہ دلچسپ بنا کر پیش کرتے ہوئے زیادہ مکمل شادمانی کا سامان مہیا کرتے اور ساتھ ہی ادب اور مصوری کے بہترین خزانوں کو کھولنے کی کنجی بھی اُسے دیدیتے ہیں۔

کمسنوں کے مدرسے میں بڑے بچے حسب ذیل داستانوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔

۱۔ یونانی داستانیں۔

Daphne, Clytie - Persephone - The swan Maidens - Iris - Aurora - & Tithonus. Arachne-Philemon & Baucis - Hermes - Narcissus - Phaeton

۲۔ ناروے کی داستانیں۔ Odin Baldur - Iduna's Apples - Thor - اور Frey

۳۔ کائناتی داستانیں اور مختلف ماخذوں کے قصے:۔

'The Bramble Bush and the Lambs'- 'Coming & Going' (Henry Ward Beecher)

'The walnut tree that bore tulips' 'The Anxious Leaf' (Henry Ward Beecher)

بڑے غوطہ خور کا قصہ' 'کیولن دادی اماں' 'Peerstar' 'Star Peep'-

'Baby Calla'- 'Cowslip' کی داستان' 'Dandelions' کیا ہیں'

۴۔ انجیل کے قصے:۔ تمام دانشمند اور سرگرم معلمات اس بات کو ضروری خیال کرینگی۔ کہ انجیل جو دنیا کی بہترین نفسیات کی کتاب ہے[1]۔ اس کے قصوں کا موزوں انتخاب نصاب میں شامل رہے۔ انجیل کا قصہ جو بلا شبہ بچے کو خوبصورت اور عجیب وغریب دُنیا کے نظر نہ آنے والے خالق کا جسے وہ اب جاننے اور محبت کرنے لگتا ہے۔ پتہ بتانے میں بہت بڑا حصہ لیتا ہے۔ نصاب کا ایک ضروری جزو ہونا چاہیئے۔ اور اُصولاً مقبول یا اخلاقی اور روحانی مدعا کا مرکزی خیال بھی جو سنہری دھاگے کی طرح بٹنے کے تمام

[1] ڈاکٹر سٹینلے ہال The Religious Content of the child's Mind میں

انسان کو باہم ملاتا ہے انجیل کے قصے کے ذریعہ ہی تمام میں سرایت کرنا چاہیئے۔ باغ
عدن کا قصہ اس وقت سنایا جائے جبکہ [illegible] سے گھر کا باغ زیر بحث ہو۔ یا ننھے کا قصہ
جو کہ ایک چھوٹی [illegible] آواز [illegible] سے بولتی ہے۔ تربیت کرنے کی غرض
سے جب قصے سنائے جائیں تو ان کے ساتھ ساتھ اُسے بھی لیا جا سکتا ہے۔ طوفان
کا قصہ دینیات کے سبق کے دوران میں سنا کر اس کے بعد فاختہ یا پیاری کوے پر
بشرطیکہ کوئی جاندار فاختہ یا کوا دستیاب ہو سکے۔ مطالعہ قدرت کا سبق لیا جا سکتا ہے
اسی طرح قدیم عہد نامہ کی پہلی کتاب کا قصہ "ابر کے اندر کی کمان" کو دینیات کے سبق
میں لیکر اس کے ساتھ ساتھ مطالعہ قدرت کے سبق میں قوس و قزح کا سبق اور قصہ
گوئی میں "قوس و قزح کا پل" لیا جا سکتا ہے۔ جلتی ہوئی جھاڑی اور قوس و قزح یا طوفان
کا بند کرنا جیسے قدرتی معجزے بچے کے احساس ہیبت۔ احترام اور تابعداری کے
حسیات کو جنہیں اب بقول اسٹانلے ہال تمام مذہبی فلسفہ روح کی مذہبی
اساس قائم کرنے کا موجب تسلیم کرتا ہے زبردست تحریک کرتے ہیں۔

جب معلمہ اپنے شاگردوں کو مہربانی کے کام کرنا اور اپنے سے کمتر مخلوق
[illegible] حال انسانوں پر رحم کرنا سکھانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو ہمارے خدا کے
شفا بخشنے کے بعض معجزے مثلاً جیلس کی لڑکی کو زندہ کرنا۔ فالج زدہ بیمار کا چنگا کرنا۔
اور خوبصورت پھاٹک پر لنگڑا آدمی۔ بچوں پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ جب
مدعائے خاص امداد باہمی اور دستگیری کی تربیت کرنا ہو۔ تو ایسے قصے جیسے
خدا کا اپنے بندوں کی مدد کرنا جسطرح کہ ایلیاہ کو ہماری کووں [illegible]
[illegible] تھا۔ اور شفائی ہوئی [illegible] کا پیالہ [illegible] جا سکتے ہیں۔

انجیل کے [illegible] کا انتخاب حیات طفل کے [illegible] ہونا
چاہیئے اور چونکہ بچوں کے سنتے عام طور پر [illegible]

ہوا کرتے ہیں۔ اسلئے انجیل کے بچوں کے قصوں کے سلسلوں سے بہت موزوں نصاب ترتیب دیا جا سکتا ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام بلرو شیز میں۔ یوسف علیہ السلام سیموئیل علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام شنا سیت کا فرزند۔ ہمارے خدا کی ابتدائی زندگی وغیرہ)

انجیل کے اسباق کی بہت عمدگی سے توضیح ہونی چاہیئے۔ اور زمانہ زیر بحث کے حالات کا بخوبی تصور دلایا جانا چاہیئے۔ نیز بچوں سے چاک رنگین چاک۔ اور آبی رنگوں کی مدد سے اشیار کے خاکے بھی کھنچوائے جائیں یا ہموار ریت کے مکانات اینٹوں سے بنوائے جائیں۔ جسطرح کہ وہ دنیاوی تعلیم کے دوران میں قصہ سننے کے بعد کرتے ہیں۔

قصہ زباندانی کی تربیت کے ذریعہ کی حیثیت سے

قصہ سنانے کے ابتدائی ساعی میں معلمہ کو سرخیاں تختہ سیاہ پر لکھدینی چاہئیں اور بچوں کو ابتدا ہی سے ترتیب اور طریقہ سے کام کرنے کا عادی بنانا چاہیئے۔ مثلاً سنڈریلا کے قصے کو اس طرح سرخیوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) باورچیخانہ (الف) سنڈریلا اپنی بہنوں کو امداد دے رہی ہے

(ب) دھرم کی ماں پری کی آمد

(۳) سنڈریلا محفل رقص میں۔

(۴) شیشے کی زیر پائی۔

ایک بچہ سنڈریلا کی کہانی کا پہلا حصہ جبکہ وہ اپنی بہنوں کی محفل رقص میں جانے کے لئے امداد کرتی ہے۔ سناتا ہے۔ اور دوسرے بچے غور سے سنتے ہیں

انہیں اغلاط کی گرفت کرنے کے لئے بھی کہا جاتا ہے۔ اور اصلاحی تجاویز پیش کرنے کی بھی اجازت دیجاتی ہے البتہ جب تک سنانے والا اپنا مفوضہ حصہ ختم نہ کرے کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ سلمہ گر تنقید اور بو قلمونی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ اور ایک ہی خیال کو کئی مختلف طریقوں سے ظاہر کرنے کی قبولیت اور حوصلہ افزائی سے فرویت کی تربیت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بڑے بچوں کو موزوں لفظ تجویز کرنے۔ بعض لطیف معانی میں امتیاز کرنے اور طرح طرح کے بیانیہ الفاظ پیش کرنے کے لئے کہا جانا چاہیئے۔ مثلاً سنڈریلا غمگین ناشاد اور مصیبت زدہ تھی۔ اُس کا لباس فاخرہ اور خوبصورت تھا۔ وغیرہ۔

اصولاً درست اور بالکل صحیح الفاظ کی توقع نہیں کیجا سکتی۔ تاہم بچوں میں اظہار کی سہولت اور صحیح ترتیب کا احساس پیدا ہوجانا چاہیئے۔ غرضیکہ اُن میں 'حسنِ زباندانی' جسے کہتے ہیں۔ کی تربیت کا آغاز ہوجانا چاہیئے۔

اس طبقے کے کام کا اندازہ بچوں کی زبانی ساعی سے نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بہت سا حصہ اُن کی تحت الشعوری ذہانت میں پوشیدہ پڑا رہیگا۔ جو سطح کے نیچے بہنے والی رو کے مانند ہوتا ہے۔ اور بعد میں سطح پر آتا ہے۔

ڈرامہ سازی قصوں کی ڈرامہ سازی جو چھوٹے کمسنوں کے لئے بہت ہی مُفید بتائی جاتی ہے۔ برابر جاری رکھی جانی چاہیئے۔ اور اُس کی تکمیل تدریج جوں جوں کہ بچہ بڑھتا جائے۔ ہوتی رہنی چاہیئے۔ تصاویر نمبر ۱۱ تا ۱۴ میں چھ سال کی عمر کے بچے بگل چاندنی اور سات بونوں کے قصے کی نقل کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ بارہویں اور چودہویں تصاویریں مدرسے کے قریب کے احاطے کے مناظر ہیں۔

باب چہارم

نظم

بچے کی شعر یا گیت کی تکراری آواز کے اشتیاق کا ذکر قبل ازیں ہی ابتدائی ابواب میں آچکا ہے بحر اور قافیہ کے اس جبلی شوق کی ضرور تسکین ہونی چاہیئے یہ نظم و ترتیب کی خواہش ہے اور ہمیں جب کبھی ممکن ہو بچے کے ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ کہ سب کچھ محبت ہی ہے۔ تاہم قانون سب پر حاوی ہے۔ ہمیں اُس کی جمالیاتی ضروریات کی تکمیل اور اُس کے شاعرانہ احساس کی تربیت بھی ضرور کرنی چاہیئے۔ ہمیں اُس کے لئے نہایت ہی دل آویز لفظی راگ جس کا کہ وہ لطف اُٹھا سکے۔ مہیا کرنا چاہیئے۔ یہ شادمانی کا پرتو ڈالکر اُس کی روح کو مبدل کر دے گا۔ اور اُس کی تمام زندگی میں اس کی صدائے بازگشت پیدا ہو کر وہ تمام پست گیت خارج ہو جائینگے۔ جو کہ وہ ناشائستہ ذرائع سے سنیگا۔ ہمیں بچے کے لئے نظم ضرور مہیا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں اُسے مسرت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح سے ہم اُس کی اعلیٰ خواہشات میں سے ایک کی تسکین کرتے ہیں اور نیز اس لئے بھی کہ ہم اس طرح سے شاعر کے الفاظ کے دلآویز نغموں سے اس کی آئندہ زندگی کے لئے سرمایۂ شادمانی حاصل کرنے کے اُسے قابل

بناتے ہیں۔

وہ کونسا بچہ ہے جس نے کہ رقص کنان نرگس کے کھیت کو دیکھا ہو اور جسے ہیرک اور ورڈسورتھ کی طرح جبکہ اُس کا قلب ابھی تازہ اور نوجوان ہی ہو خوبصورت الفاظ کو منظر کے ساتھ متلازم کرنا سکھایا گیا ہو تو آئندہ زندگی میں جب وہ ویسے ہی منظر کو دیکھے۔ اُس کے کانوں میں الفاظ کا نغمہ نہ گونجے اور اسکی فطرت متلازم احساس سے سیلاب زدہ نہ ہو۔

"اور اُس وقت میرا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور نرگسوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہے"[1] ہمیں نظم کی جبلی محبت کی تسکین کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ انسانیت نواز قوت ہے اس کا زیادہ سنجیدہ کام بقول ورڈس ورتھ یہ ہے "کہ ہر زمانے کے ننھے ننھے اور خوبصورت بچوں کو دیکھنا سوچنا اور محسوس کرنا سکھائے تاکہ وہ زیادہ سرگرمی و یقین کے ساتھ نیک بن سکیں"۔ اس مادہ پرستی کے زمانہ میں ہم تخیل کی تربیت کو نظر انداز کر دینے اور تخیل کی اس قوت کے فقدان سے بچہ کسقدر مسرت و توانائی سے محروم رہتا ہے۔ اُسے فراموش کر دینے کی جانب بہت زیادہ مائل ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اسے تخیل کے ذریعے سے غور و خوض کرنا سکھائیں۔ اور اُس کے دل میں بصری چشم سے دور کی اشیاء کے متعلق گہرا اُنس پیدا کریں۔ وہ ابھی تک آنکھوں سے دیکھی جانے والی اشیاء کے سوائے کسی اور پہ یقین کرنا نہیں سیکھا۔ اُس میں اعتقاد کی آنکھ سے دیکھنے کی قوت کو راسخ کرو۔ جو کہ آئندہ بہت جلد جبکہ وہ مرئی اور غیر مرئی اشیاء سے دوچار ہوتا ہے۔ منتظر ہوگی۔ (H. Scudder)

---

[1] نظم بنام لیڈی بیلنٹ۔

نظم کو بچے کے لئے زیادہ موثر بنانا بہت بڑی حد تک معلم کے خود نظم کو سراہنے پر موقوف ہوگا جس قدر زیادہ محبت و جوش سے وہ کسی نظم کو پڑھتی ہے اسی قدر زیادہ بچے بھی اس سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہونگے اسے خود نظم کی خوبی اور رقت کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور بچے بھی بڑی سرگرمی سے اس احساس سے متاثر ہونگے۔ محض فہم کو تحریک کر دینے سے بچے میں سرد مہری اور لاپروائی پیدا ہوگی۔ اس لئے بحیثیت معلمین کے یہ ہمارا فریضہ ہے۔ کہ بچوں کے دلوں کو شاعرانہ پسندیدگی کے شعلہ سے روشن و منور کر دیں۔

کمسنوں کے مدرسہ میں نظم کا استعمال مختلف طریقوں سے مفید ثابت ہوگا۔

(۱) بعض اوقات بہر صورت اسے امتیازی طور پر مرکزی جگہ دیجا کر دوسرے مضامین کو اس کے گرد مرتکز کیا جا سکتا ہے۔ بعض بڑی بڑی نظموں مثلاً

"Longfellow's Hiawatha" اور

قدرے نثر میں اور Browning's Pied Piper

قدرے نظم میں سنائی جا سکتی ہیں۔ اور بعض زیادہ امتیازی منظوم قطعات کا حفظ یاد کرانا بھی مفید ہوگا۔

(۲) بعض اوقات چھوٹی چھوٹی نظموں کو ان کی عمدگی اور دل آویزی کی خاطر منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۳) مطالعہ قدرت کے ضمن میں نظم گو نظم کا استعمال بالکلیہ مطالعہ قدرت تک ہی محدود رکھنا نامناسب ہے۔ تاہم نہایت ہی عمدہ نظم جسے بچے سمجھ سکیں بلا شبہ کائناتی نظم ہے۔ فطرت کی نیرنگیوں میں مزید خوبی کا اضافہ کرنے حسن کی تجلیوں کو دیکھنے کے لئے بچوں کی آنکھیں بخوبی وا کرنے۔ جسے وہ بغیر اس کے نظر انداز کر دینگے اور ان کے زاویہ نگاہ کو وسعت دینے کے لئے نظم کا استعمال (۲) میں [illegible] رجحان سے کہ

اس پر مزید زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ بیرونی قدمی کے دوران میں جو مناظر دیکھنے میں آئیں ان سے موزوں اشعار کے پڑھنے سے بچے کے دل میں عمدہ خیالات کے ساتھ متلازم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً پہلی دفعہ کنول دیکھنے کی سیر کے دوران میں "مہتاب ویلی شہتیر نے کنول صاف پانی کو دیکھتے ہوئے اور ... تاکنول تمام سفید دختران کے ساتھ چھپا ہوا لیتا ہے" یا ایسے اشعار۔

"کس قدر نخوت سے آبی کنول اپنے حاشیہ کے چوڑے چوڑے پتوں کو ایک ملکہ کی طرح غور سے دیکھتے ہوئے لبریز گنجینے میں سواری کرتا ہے" بچے کے لئے دائمی مسرت کا سامان پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔

موسم خزاں کی سیر تغیر پذیر رنگوں کا منظر۔ اور جھڑتے ہوئے پتے بچے کو ایسے اشعار کا لطف اُٹھانے کے قابل بناتے ہیں:۔

"میرے راستے پر جنگل کی دولت کیسی خوبصورتی سے بکھری ہوئی ہے اس سے گھاس سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں پر ارغوانی، سنہری، سرخ دھبے پڑے جاتے ہیں" یا "شاخ بید اپنی خوشنما دولت تیروں کے سنہری سروں کی طرح گراتی ہے"

کسی گیہوں کے کھیت کی سیر کے بعد ذیل کے اشعار جیسے پڑھے جا سکتے ہیں۔

"کھیت خوشنما سنہری خلعتوں سے آراستہ ہیں۔ پہاڑیاں خوشی سے گونج رہی ہیں وادیاں اناج سے اس قدر بھرپور بھری ہیں کہ گویا گا رہی ہیں"

روزمرہ کے موسم، ہوا اور بادل کے مشاہدات کے دوران میں بھی موزوں لفظی تصاویر استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔ مثلاً

"سفید سفید بادل دھوپ کی موجودگی میں راج ہنسوں کے بچوں کی طرح فضا میں اُڑتے ہیں" کچھ کی تصاویر کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایسے اشعار بہت لطف انگیز ثابت ہوں گے۔

"وہ اُن سونے والوں کی کھڑکیوں کے پاس جاتا تھا۔ اور اُن کے ہر ایک شیشے پر پری کی طرح رینگتا تھا۔ جہاں کہیں اُس نے دم لیا۔ جہاں کہیں وہ ٹھیرا چاندنی چاندنی میں اُسے بہت خوشنما چیزیں نظر آتی تھیں۔ پھول اور درخت۔ پرندوں کے غول اور شہد کی مکھیوں کے جھنڈ۔ مندروں اور برجوں والے شہر بھی تھے۔ اور یہ تمام سفید چاندنی میں بہت بھلے معلوم ہوتے تھے" (H. P Gould)

۴۔ کائناتی بات چیت کے دوران میں خصوصاً گل سوسن جیسے پھول کے دیکھنے کے بعد چند اشعار بہت مسرت کا موجب ہونگے۔

"اُن کے سنہری چنوں میں تم جو دھبے دیکھتے ہو۔ غالباً یہ پریوں کے معدنی لعل و جواہر ہونگے۔ اِن ہی دھبوں میں اُن کی خوشبوئیں بسی ہوئی ہیں" (شیکسپیر) یا نیلے گلِ بنفشہ کو دیکھنے کے بعد۔

"ایسا ویران کائی سے ڈھکا ہوا تالاب کا کنارا۔ اسی کی صبح میں نیلی چمک سے بھڑک اٹھا کیونکہ گل ہائے بنفشہ پیدا ہوئے تھے" (آر۔ براؤننگ)۔

یا جھاڑیوں کے پتوں کے گھر کو دیکھکر کوئی تیلی یا تپہ ایسا حقیر نہیں ہوتا۔ جس میں کہ کسی مسرور جاندار کا محل نہو" (Lowell)

یا تتلی کی شکل سے تاڑ کی مکھی بنتے ہوئے دیکھکر:-

"آج میں نے ایک تاڑ کی مکھی دیکھی ہے۔ جو کنوؤں میں سے جہاں کہ وہ چت پڑی ہوئی تھی۔ باہر آئی ہے اُس نے اپنے پروں کو خشک کیا اور وہ گاچھ کی طرح ہو گئے۔ شبنم سے تر کھیتوں اور چراگاہوں کو اُس نے اپنی پرواز سے روشن اور منور کر دیا۔"

کسی قصے یا تصویر کے خیال کا تصور دلانے کے لئے چھوٹے چھوٹے اشعار کے استعمال کا قبل ازیں ہی ذکر آچکا ہے۔ یہ اکثر ذیل کے سے سبق کے اختتام پر

اس پر مزید زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کبھی پہل قدمی کے دوران میں جو مناظر دیکھنے میں آئیں انہیں موزوں اشعار کے برمحل ہونے سے بچے کے دل میں عمدہ خیالات کے ساتھ متلازم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سہ پہر کے وقت کسی کنٹے کی سیر کے دوران میں "جہاں دلیر شمشیر نما کنول صاف پانی کو کاٹتا ہے۔ اور ساغر نما کنول تمام سفید دختران کے ساتھ چھپا ہوا لیٹا ہے" یا ایسے اشعار

"کس قدر نخوت سے آبی کنول اپنے حاشیہ کے چوڑے چوڑے پتوں کو ایک ملکہ کی طرح غور سے دیکھتے ہوئے لبریز کنٹے میں سواری کرتا ہے" بچے کے لئے دائمی مسرت کا سامان پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔

موسم خزاں کی سیر۔ تغیر پذیر رنگوں کا منظر۔ اور جھڑتے ہوئے پتے بچے کو ایسے اشعار کا لطف اٹھانے کے قابل بناتے ہیں:۔

"میرے راستے پر جنگل کی دولت کیسی خوبصورتی سے بکھری ہوئی ہے اس سے گھاس سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں پر ارغوانی۔ سنہری۔ سرخ دھبے پڑے جاتے ہیں" یا "شاخ بید اپنی خوشنما دولت تیروں کے سنہری سروں کی طرح گراتی ہے"۔

کسی گیہوں کے کھیت کی سیر کے بعد ذیل کے اشعار جیسے پڑھے جا سکتے ہیں۔
"کھیت خوشنما سنہری خلعتوں سے آراستہ ہیں۔ پہاڑیاں خوشی سے گونج رہی ہیں وادیاں اناج سے اس قدر بھرپور کھڑی ہیں کہ گویا گا رہی ہیں"۔

روزمرہ کے موسم۔ ہوا اور بادل کے مشاہدات کے دوران میں بھی موزوں لفظی تصاویر استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔ مثلاً

"سفید سفید بادل دھوپ کی موجودگی میں راج ہنسوں کے بچوں کی طرح فضا میں اڑتے ہیں"۔ کھری کی تصاویر کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایسے اشعار بہت لطف انگیز ثابت ہونگے۔

"وہ اُن سونے والوں کی کھڑکیوں کے پاس جاتا تھا۔ اور اُن کے ہر ایک شیشے پر پری کی طرح رینگتا تھا۔ جہاں کہیں اُس نے دم لیا۔ جہاں کہیں وہ ٹھیرا چاندنی چاندنی میں اُسے بہت خوشنما چیزیں نظر آتی تھیں۔ پھول اور درخت۔ پرندوں کے غول اور شہد کی مکھیوں کے جھنڈ۔ مندروں اور برجوں والے شہر سبھی تھے۔ اور یہ تمام سفید چاندنی میں بہت بھلے معلوم ہوتے تھے" (H. P Gould)

۴۔ کائناتی بات چیت کے دوران میں خصوصاً گل سوسن جیسے پھول کے دیکھنے کے بعد چند اشعار بہت مسرت کا موجب ہونگے۔

"اُن کے سُنہری چمنوں میں تم جو جیسے دیکھتے ہو۔ غالباً یہ پریوں کے معیلہ لعل وجواہر ہونگے۔ ان ہی دھبوں میں اُن کی خوشبوئیں بسی ہوئی ہیں" انشکپیرا یا نیلے گل بنفشہ کو دیکھنے کے بعد۔

"ایسا ویران کائی سے ڈھکا ہوا تالاب کا کنارہ اسئی کی صبح میں نیلی چمک سے بھڑک اُٹھا کیونکہ گل ہائے بنفشہ پیدا ہوئے تھے" (آر۔ براوننگ)۔

یا جھاڑے کے پتوں کے گھر کو دیکھکر کوئی تپی یا تپہ ایسا حقیر نہیں ہوتا۔ جس میں کہ کسی مسرور جاندار کا محل نہو" (Lowell)

یا تتلی کی ٹکل سے تازی کھی نبتے ہوئے دیکھکر۔

"آج میں نے ایک تازی کھی دیکھی ہے۔ جو کتوؤں میں سے جہاں کہ وہ چپت پڑی ہوئی تھی۔ باہر آئی ہے اُس نے اپنے پروں کو خشک کیا اور وہ گا چھ کی طرح ہوگئے۔ شبنم سے تر کھیتوں اور چراگاہوں کو اُس نے اپنی پرواز سے روشن اور منور کر دیا"

کسی قصے یا تصویر کے خیال کا تصور دلانے کے لئے چھوٹے چھوٹے اشعار کے استعمال کا تعین اوپر ہی ذکر آچکا ہے۔ بیا کثر ذیل کے سبق کے اختتام پر

بہت گہرا اثر اور لطف پیدا کرتے ہیں مثلاً Browning's Pippa Passes سے Pippa's Holiday کا قصہ چھوٹے بچوں کو موزوں پیرایہ میں اختصار سے سنایا گیا تھا اور اس کے مسرت آگین اور تکراری گیت "سال کا موسم بہار آ پہنچا" وغیرہ کو مخصوص زور کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس کے مرکزی خیال کو آخری دو مصرعوں میں مجتمع کیا گیا ہے۔

"خدا آسمان پر ہے اور دنیا میں امن و امان ہے"

نظم میں بچوں کی بے ساختہ مسرت اور اپنے روزمرہ کے اشیائے گرد و پیش سے اسے متلازم کرنیکی آمادگی سے متعلق کئی مثالیں پیش کیجاسکتی ہیں۔ بچوں کی ایک جماعت ماہ نومبر میں ایک روز مطالعہ قدرت کی چہل قدمی پر لے جائی گئی۔ وہ درختوں کی بے رونقی کا مقابلہ اس زمانے سے کرتے تھے جب کہ انہوں نے گزشتہ بار انہیں دیکھا تھا۔ اور جا بجا گرے ہوئے پتوں کو منتشر پڑے دیکھکر اچانک اور بے ساختہ ایک گیت جو کہ انہوں نے ابھی ابھی سیکھا تھا پڑھنے لگے۔

"خشک اور زرد پتے جھڑ گئے ہیں دن چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں۔ اب جلد جاڑا اپنا ڈھول زور سے بجاتا ہوا آجائیگا" اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی نظم ان کے لئے کیسی حقیقی تھی۔ اور وہ کس قدر مکمل طور پر منظر کی روح میں داخل ہوسکتے تھے۔ دوسری ایک جماعت لوہار کی دوکان دیکھنے گئی۔ اور جب ان کی مسرت آنکھوں نے لوہار کی بھٹی دہکتے ہوئے لوہے اور اڑتے ہوئے چنگاروں کو حیرت سے دیکھا۔ تو وہ بے ساختہ طور پر راگ سے زیادہ زندہ دلی کے ساتھ یہ گانے لگے۔

"دھونکنی پھونک رہی ہے۔ اور چنگارے اوپر اڑ رہے ہیں اور لوہار اپنا نغمہ گا رہا ہے"

ایک چھ سالہ بچے نے ایک گیت سیکھا تھا جس میں یہ اشعار بھی ہیں۔

"چشمہ لوری کا گیت گا رہا ہے۔ ندی اس قدر مسرت خرام ہے کہ بہنے میں جلدی نہیں کرتی۔ اونگھتی ہوئی گھاس روشنی کو خدا حافظ کہہ رہی ہے اس لیے بچے پیارے بچے، نیند بھر سونے کا اب وقت ہے۔"

چند دنوں بعد اُسے ایک چشمہ پر جانا پڑا۔ جو مکان یا مدرسے سے کوئی نصف میل کے فاصلے پر تھا اور یہ گیت سکھاتے وقت اُسی کا قدرتی طور پر حوالہ دیا گیا تھا۔ وہ اس نغمے سے جو کہ اُس نے چشمے سے سنا تھا بالکل مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ وہ ایک چھوٹے بچے کے حسب استعداد اُسے بخوبی بیان کرتا تھا۔

بلاشبہ نظم کے ذریعہ ہم مسرت آگین اور بے ساختہ گیتوں کو جو بچے کے لئے ہوا میں گونجتے ہیں زیادہ پُرلطف، پرمعنی اور خوشگوار بنا سکتے ہیں اور اسے روزمرہ کی عام اشیاء سے متلازم کر کے ہم اُس کے بخوبی ذہن نشین کر سکتے ہیں کہ "تاریک ترین اور حقیر ترین چیزوں میں بھی ہمیشہ کچھ نہ کچھ نغمہ سنا جا سکتا ہے۔"

ناقص بحر کے اشعار، مہمل اشعار، اور شستہ گیت تمامتر تعلیم و تربیت اطفال میں کام آتی ہیں لیکن ہمیں خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ حقیقی ادب کی جگہ نہ لینے پائیں۔ جب کہ ہم انہیں پرلطف بنا کر بچے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ چھوٹی نظمیں جو کم سن بچوں کیلئے موزوں ثابت ہوئی ہیں۔ یہ ہیں۔

۱۔ بچے کا گلشن اشعار از ([R. L. Stevenson])

۲۔ W. Black کے مرتبہ بچے گرنا ہی کے چند گیت، خاص کر "میمنہ گنگناتا ہوا گیت"، "چھوٹا لڑکا بھٹکا ہوا"، "چھوٹا لڑکا پا لیا"۔

۳۔ ٹینی سن کا "آلوٹ" سمندر کی پریوں کا گیت، "سمندری انسان"۔ نبت احمر، تتلی کا [illegible] سنہری بچہ، بستی اور دلہن، "ہنگل یا ندی"۔

'Swe.. & Low' 'بلوط' 'The Throstle'

چھوٹا پرندہ کیا کہتا ہے؛

۴۔ شیکسپیر کے اشعار۔ مثلاً Ariel's Song' اور

Puck اور پری کا مکالمہ۔

'The Cottager to Her Infant' Wordsworth s-۵

'to the Celandine' 'To the daffodils'

۔تند آندھی ،،' مارچ کا مرثیہ گیت، اور دوسرے منتخبات۔

۶۔ شیلے کے 'صبح' 'شام' اور 'بادل' کے حصے۔

۷۔ سر والٹر سکاٹ کی مرثیہ چھوٹے سردار کو لوری، 'ننھی چڑیا'

۸۔ کالرج کی پرندوں کی بولیاں؛

Emers.n's The flower Chorus ۹۔

'پہاڑ اور گلہری'

Herrick's Queen Mab

۱۱۔ 'پہلے دوست' کے ختم پر کپلنگ کے اشعار جو 'Just-so-stories'

میں درج ہیں۔ 'بلی آگ کے پاس بیٹھ سکتی ہے اور گا سکتی ہے'

Eugene Field's Wynken Blynken and Nod'- ۱۲

'The Rook - a - by Lady' 'اچھے بچوں کا محلہ'

Little Boy Blue' - 'The Fly - Away Hors.' 'The Ride to Bumpville' 'The Night wind' - 'Ohild and Mother' - 'Lady Button-Eyes'

۱۳. Keats کا "نرگس کا گیت"
۱۴. جارج میکڈانالڈ کا "شیرخوار بچہ"، "چھوٹا سفید گل سوسن"، "ہوا اور چاند"
۱۵. Jean Ingelow's Seven Times one
۱۶. Lord Hougton's Lady Moon
۱۷. Browning's Pippa Song
۱۸. Florence Hoare's "Seeds & Nests"
۱۹. James RussellTowell's "The Fountain"
۲۰. H. P. Gould's "The Frost"
۲۱. Lucy Lorcom's "The Brown Thrush"
۲۲. E. O. Cooke's "Slumber song"
۲۳. Frank Dempster Sherwin's Clouds
۲۴. Gabriel Setoun's "Jack Frost"[1]

نظم کا پورا اثر پیدا کرنے اور اسکی حقیقی غایت کی تکمیل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے مناسب حال کیفیت بھی پیدا کیجائے۔ ممکن ہے کہ آج ہم تسلی وتشفی کی احتیاج محسوس کریں۔ اور کل زیادہ مطمئن خاطر ہوجائیں۔ لیکن ہم دن کی روشنی کے ساتھ دھوپ کا بھی اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم ورڈس ورتھ اور

---

[1] یہ فہرست چھوٹے بچوں کے پسند کی صرف چند نظموں پر ہی مشتمل ہے اور کسی طرح بھی یکمل متصور نہیں ہونی چاہیئے۔

براؤننگ کے فلسفیانہ خیالات میں محو ہوتے ہیں مگر تب کہ ہم پر قدرے ہلکی سی نفسیاتی کیفیت طاری ہو۔ ہم ٹینی سن کے خوشگوار راگوں کی خواہش کرنے لگتے ہیں۔

بچے کو رقت انگیز، مذاقیہ یا مسرت انگیز نظم سنانے کے لئے موزوں وقت معلوم کرنے میں ہمیں کافی صلاحیت و سلیقہ سے کام لینا چاہیئے۔ نظم کا مضمون کافی غور کا محتاج ہوگا۔ اچانک بچے کو جدید خیالات کے ہجوم میں ڈال دینا کچھ مفید نہ ہوگا۔ اس طرح سے وہ گھبرا کر شکستہ خاطر ہو جائیگا اور سمجھنے کی کوشش کرنا ترک کر دے گا نظم کو پیش کرنے سے پیشتر یہہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ آیا وہ اکثر خیالات سے مانوس ہے؟

بچے کے اشتیاق مانوس خیالات سے جو پریوں کے قصہ کے ٹیپ کے مصرعوں کی شناخت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ امر ہماری رہنمائی کے لئے مترشح ہوگا۔ کہ جدید نظم کی غیر مانوس ترتیب میں ہمیں چاہیئے کہ اسے قدیم احباب کے شناخت کرنے کی مسرت سے شاد و مسرور کیا کریں۔

چھوٹے بچوں کو نظم آنکھ کی بجائے کان کے ذریعہ پیش کرنی چاہیئے۔ خواہ بچہ نظم میں اتنی کافی مہارت رکھتا ہو کہ وہ از خود ہی نظم پڑھکر اسے سمجھ سکے۔ مگر اسے جب تک بلند آہنگی سے پڑھ کر نہ سنایا جائے۔ اس کا قافیہ۔ اس کا بحر۔ اور اس کی موسیقی کا اثر تمام زائل ہو جاتے ہیں۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ معلمہ ہنرمند ہونی چاہیئے۔ جو عمدگی کے ساتھ نظم پڑھ سکے۔ اور سنا سکے۔ ہم میں سے جو اس قدرتی عطیہ سے محروم ہیں۔ اور یقیناً بہت سی ایسی ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ حاصل مشق سے یہ مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمیں بلند آہنگی سے پڑھنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ اور نظم کو زبانی یاد کر لیا جائے۔ پھر تمام

مناظر کو بخوبی محسوس کرکے صاف طور پر ذہن میں اس کی تصویر بنانی چاہیئے۔ ہر لفظ اور فقرے کی اہمیت اور تاکید پر بھی ہمیں کافی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ بچے کے ابتدائی ارتسامات عملی طور پر آہٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی تقلیدی استعداد سے ہر غلط لہجہ اور ہر غلط تاکید کو پورا پورا نقل کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ہر ایک لفظ کا صاف طور پر تلفظ ادا کیا جاکر دار الضرب کے سکہ کی طرح صاف اور خوب صورت شکل میں اسے باہر بھیجنا چاہیئے۔

شوقین کم سن بچوں کی جماعت میں نظم پڑھانے سے پیشتر اکثر اوقات بہت کافی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایک بار شروع کرکے جب نظم سنائی جارہی ہو۔ تو درمیان میں تشریحات کے لئے ٹھیرنا نہیں چاہیئے اس طرح سے سحر کو توڑنا یا بچوں کے خیالات میں حارج ہونا مناسب نہیں۔ خیالات کو معلم کے دل سے بچے کے دل میں ہمدردانہ پیرائے میں منتقل کرنے کے لئے ہر قسم کی ممکنہ تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ معلم کو تمام الفاظ پر پوری طرح سے حاوی ہونا چاہیئے اور جب تک وہ ایسی عمدگی سے نہ پڑھ سکے۔ کہ آنکھوں کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ سکے اسے نظم کے پڑھنے کی مشق جاری رکھنی چاہیئے۔ خیالات کے انتقال کے لئے اکثر اوقات موزوں اور مناسب اداؤں کو بھی کام میں لانا پڑے گا۔ تشریحات کی احتیاج سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ نظم کی پیش کشی سے پہلے ہی چند روز میں ضمنی طور پر بچوں کو نظم کے لئے تیار کیا جائے۔ بہت سے الفاظ جو اُن کے لئے غیر مانوس ہوں معلم انہیں دوسرے اسباق میں یا معمولی بات چیت میں استعمال کرسکتی ہے۔ طویل الفاظ کو چھوڑنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ جب تک کہ وہ بچوں کی دنیا سے بالکل ہی ہٹے ہوئے نہ ہوں۔ مطلب کے سمجھنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی۔ برخلاف اس کے وہ اکثر اوقات راقمہ کے تجربہ میں خوشگوار اثر پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔ وہ جیسی

ضبط اور صنعت کاری کی وحدت کا کافی لحاظ رکھتے ہوئے اُس کی پیش کشی میں حتیٰ الامکان اداکاری کو کام میں لانا چاہیئے۔ اور گوناگوں سامان باندھنے یا سنسنی پیدا کرنے سے احتراز ہی ہونا چاہیئے تاہم نظم کی خاص غایت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اُس کے ذریعہ تخیل اور قلب کو تحریک ہو۔ نہ کہ عقل اور دماغ کو۔

بہت ہی چھوٹے بچوں کو نظم پڑھاتے وقت اکثر اس امر کی ضرورت ہوگی کہ نظم کی پیش کشی سے پیشتر نثر میں قصہ کے طور پر اشعار کے مطلب کو سنا دیا جائے۔ بچوں کو بتدریج جدید خیالات کے جو شاعرانہ زبان میں ملفوف ہوں۔ تعبیر کرنے کی مشق بھی کرائی جانی چاہیئے۔ یہاں تک کہ انھیں شاعرانہ خیالات کے سمجھنے کا کافی حیرت انگیز ملکہ ہو جائے۔

پانچ سالہ بچوں کو نظم سکھانا

مطالعہ قدرت سے ذیل کی نظم کے پڑھانے کے لئے تیاری کا کام لیا گیا تھا۔

ابتدائی مشاہدہ۔ (الف) سیم اور لوبیا کے بیج بادے میں بوئے جاکر تقریباً تین ہفتے تک اُن کا مشاہدہ کیا جاتا رہا۔

(ب) نظم پڑھانے سے چند ہفتے پیشتر ہر ایک بچہ ایک کونڈی میں بیج بوکر اُس کی دیکھ بھال کرنے اور نگرانی کے لئے اسے گھر لے گیا اس طرح سے تمام کو پودوں کی زندگی اور روئیدگی کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

سیم کے پودوں پر مطالعہ قدرت کے اسباق مدرسہ کی مختلف جماعتوں میں دئے گئے تھے۔

۱۔ تمہیدی قصہ۔ (یہ تمہیدی زینہ ہے۔ اور اُس کا مدعا نظم کے سمجھنے کو سہل

کے لئے ایسا عام فہم بنانا ہے۔ کہ اشعار کا لطف اُٹھانے میں اُنہیں کوئی مزاحمت نہ پیش آسکے)۔

ایک دفعہ ایک ننھا سا بیج اپنی ماں پودے سے نیچے گر کر تر زمین میں دب گیا۔ جہاں گیلی مٹی سے وہ جلد ہی نرم ہوگیا۔ اب اس بیج کے اندر ایک ننھا سا چھوٹا پودے کا بچہ سویا ہوا تھا جس طرح کہ ایک شیر خوار بچہ پنگوڑے میں پڑا ہوتا ہے لیکن تمھارے شیر خوار بچے کی طرح یہ چادر۔ کمبل یا اوڑھنے میں لپٹا ہوا نہیں تھا بلکہ بیج کا پوست اس کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ سورج چڑھا۔ اُس پر چمکنے لگا۔ اور اُسے گرم کیا۔ بادلوں نے سورج کے سامنے آکر اندھیرا کر دیا اور فوراً ہی بارش ہونے لگی۔ اور ماں پودے کے بچے کو اس نے چھوا۔

بچے نے جاگنا اور اپنے کو پھیلانا شروع کیا اور فوراً ہی ایک ننھا سا پاؤں نکالا۔ جو زمین کے اندر دھس گیا۔ یہ پاؤں وہی ہے جسے ہم چھوٹی جڑ کہتے ہیں۔ جلد ہی ایک چھوٹا سا ہاتھ یا جسے ہم ڈالی کا نام دیتے ہیں۔ زمین سے چھوٹی۔ اور جوں جوں جڑ زمین کے اندر دھستی جاتی تھی توں توں ہی یہ چھوٹا ہاتھ یا ڈالی اُوپر آتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ اُسے تازہ ہوا لگی اور اُس نے سورج اور باغ کے دوسرے درختوں اور پھولوں کو ارد گرد دیکھا۔

۲۔ نظم کی پیش کشی:۔ (الف) تمام نظم کو پڑھو۔

ننھا پودا

ننھے بیج کے دل کے اندر بہت نیچے دبا ہوا ایک پیارا پیارا چھوٹا سا پودا ہے جو گہری نیند سویا ہوا ہے دھوپ نے اُسے کہا۔ جاگو اور روشنی میں سرک کر آؤ بارش کے خوشنما قطروں نے بھی کہا۔ کہ جاگو۔ چھوٹے پودے نے یہ سُنا اور یہ

دیکھنے کے لئے اٹھا کہ پراسرار بیرونی دنیا کیسی ہے۔

(ب) اب تمام نظم وقت واحد میں ایک ایک شعر کر کے پڑھی جائیگی۔ ایک ایک شعر پڑھنے کے بعد بچے مطلب بیان کرینگے۔ اور معلمہ اطمینان کرلیتی ہے کہ آیا بچے الفاظ کے مفہوم کو بخوبی سمجھ چکے ہیں۔

(۱) پہلا شعر "بیج کا دل" معلمہ پوچھتی ہے دل سے کیا مراد ہے؟ مجھے اِس بیج کا دل دکھاؤ"

(۲) دوسرا شعر "ہیرالڈ آگے آؤ اور سرکو" کیا کبھی تم نے کسی چھوٹے جاندار کو سرکتے ہوئے دیکھا ہے؟ ہاں گھونگے۔ کیڑے مکوڑے۔ جھانجے وغیرہ کوئی کون بتا سکتا ہے کہ سرکنا کسے کہتے ہیں؟ بہت آہستہ سے چلو تمہیں یاد ہے کہ لوبیا اور سیم کیسے آہستہ آہستہ اُگے تھے؟ جھانجے کی چال کا مقابلہ پودے کے اُگنے سے کرو۔ بارش کے قطروں کی آواز۔ اُن کی آواز کو کس نے سُنا ہے؟ بچے نقل کرتے ہیں۔ اگر وہ گا سکیں تو ٹیچر اُنہیں گانے کے لئے کہتی ہے۔

"پٹ پٹ بارش ہو رہی ہے۔ اتنے گھنٹوں سے۔ گو مجھے اس کی وجہ سے گھر رُک جانا پڑا ہے۔ مگر پھولوں کے لئے یہ بہت مفید ہے"

خوشنما بارش کے قطرے، معلمہ پانی کے چند قطرے گراتی ہے۔ تاکہ بچے اُس میں روشنی کو دیکھ سکیں۔

تیسرا شعر "چھوٹا پودا اُٹھا" پودا کیا دیکھ سکیگا؟ کنکروں کی سڑک۔ پتھر۔ کیڑے۔ گھونگے۔ اور متعدد ایسے پودے۔ بعض بڑے بعض بالکل چھوٹے چھوٹے۔

(ج) معلمہ پھر نظم کے الفاظ دہراتی ہے۔ اور بچوں سے انفرادی طور پر امداد بھی لیتی ہے۔

۳۔ بچے قصے کا ڈرامہ کرتے ہیں۔

ایک بچے کو کمبل میں لپٹا جاتا ہے۔ وہ بالکل خاموش لیٹا رہتا ہے جبکہ بچے بہت آہستگی سے پہلا شعر دہراتے ہیں۔(کیونکہ وہ سویا ہوا ہے)۔ ایک اونچی کرسی پر ایک خوبصورت بچہ سورج کی نمائندگی کرتا ہے۔ دوسرے شعر کے آغاز پر وہ پکارتا ہے "جاگو" اور دوسرے بچے کہتے ہیں "دھوپ نے کہا روشنی میں سرکو" دوسرا بچہ جو بادل کی نمائندگی کر رہا تھا۔ سورج کے سامنے سے گزرتا ہے اور چند قطرے گراتا ہے اور کہتا ہے "جاگو" اور بچے پہلے کی طرح کہتے جاتے ہیں۔

'جاگو' کا لفظ سنتے ہی ننھا بچہ پہلے ایک ٹانگ باہر نکالتا اور حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ آہستہ سے کمبل میں سے جس میں کہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ نکلتا ہے اور "بیرونی پراسرار دنیا" کو دیکھنے کے لئے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔ اور دوسرے بچے خود ہی باغ کے دوسرے پودوں کی نمائندگی کرنے لگتے ہیں۔

کسی قصے کا ڈرامہ کرنے میں یہ از حد ضروری ہے کہ اُس کے اہتمام سے متعلق تمام تجاویز خود بچوں کی جانب سے پیش ہوں۔ اور ایکٹرز کو خود اپنے پارٹ بلاتحریک معلّمہ ادا کرنے چاہئیں۔

وہ بچہ جس نے چھوٹے بیج کا پارٹ کیا تھا۔ اُسے کسی قسم کی رہنمائی کی ضرورت نہ تھی۔ کیوں کہ اُسے پودے کی زندگی میں کافی دخل حاصل ہو چکا تھا۔

۴۔ بچے نظم کو پڑھتے ہیں۔

بچے جب الفاظ کی آوازوں سے مانوس ہو جائیں۔ تو اُنہیں چھپے ہوئے حروف دیکھکر پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ (۱) نظم کا پڑھنا سننے سے قدرے متغائر ہے اور (۲) وہ الفاظ کو باہم خلط ملط کرنے اور اُن کے غلط تلفظ کرنے کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ اِس لئے نظم کو آنکھ کے ذریعہ پیش کرنے

انہیں لفظ کی شکل دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور کان سے حاصل کیا ہوا ارتسام اس طرح سے مکمل ہو جاتا ہے۔

ذیل کی نظم ۶ یا ۷ سال کی عمر کے بچوں کے لئے موزوں ہے۔

بھیڑیے کی معیّت میں ایک رات (by Bayard Taylor)

یہ نظم راقمہ کے مدرسہ میں جب کہ Rudyard Kipling's Jungle Book میں سے موگلی برادران کا قصّہ سنایا جا رہا تھا۔ ایک جماعت کو پڑھائی گئی تھی۔ بھیڑیے کی قسم کے جانوروں سے متعلق چند خیالات کئے کو بطور نمونہ لیا جا کر اور اُسی کو سبق کی تمہید قرار دیتے ہوئے بہم پہونچائے گئے تھے۔ نیز قریب کے عجائب گھر میں بھُس بھرے ہوئے بھیڑیے کا نمونہ دکھانے کے لئے بھی انہیں لیجایا گیا تھا۔ موگلی برادران سے اُن کے تخیل کو اِس قدر زبردست تحریک ہوئی۔ کہ اُنھیں جنگلی جانوروں سے از حد دلچسپی ہو گئی۔

مدعا:۔ بچوں کے دل میں خدا کی مخلوق کی محبت زیادہ کرنا مدعائے سبق تھا۔

پہلا قدم:۔ بارش۔ طوفان وغیرہ کے متعلق بچوں کے خیالات تازہ کئے گئے تھے خوفناک طوفانوں۔ زور سے چلنے والی آندھیوں موسلا دھار بارش اور تاریک شب کے متعلق اشارتی تجاویز بچوں نے اپنے ذاتی تجربات سے بیان کیں۔ بچوں کو اس طرح کرۂ باد کے ضروری حالات سے بخوبی آگاہ کر کے معلّمہ نے کہا، "میں تمہیں ایک کہانی پڑھ کر سناتی ہوں جو باپ نے اپنی چھوٹی لڑکی کو سنائی تھی"۔

دوسرا قدم:۔ (۱) تمام نظم پڑھی گئی۔

(۲) بچوں سے انفرادی طور پر مختصراً قصّہ سُنا گیا۔

دوسری خواندگی شروع ہونے سے پیشتر ایک بچے نے تحریک کی کہ معلم اپنے کو باپ تصور کر کے ایک چھوٹی لڑکی کو اپنے پاس کھڑا کرے۔ یہ خیال بہت مقبول ثابت ہوا اور اس سے صورت حال میں مزید انسانی دلچسپی کا اضافہ ہو گیا۔ تمہیدی اور اختتامی اشعار بعد کی خواندگیوں میں حذف کر دئے گئے تھے۔ تاکہ بچوں کو حفظ یاد کرنے میں بوجہ طوالت دشواری نہ ہو۔ جو نظم کہ بچوں نے حفظ یاد کی تھی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"میرے پیارے۔ چپ چاپ سنو اور قصہ سنانے کے معاوضے میں بوسے دو۔ ایک گھپ اندھیری رات میں جب کہ اسی طرح کا طوفان برپا تھا۔ تمہارا باپ راستہ بھٹک گیا۔

ویران سنسان اونچے پہاڑوں پر جہاں جنگلی آدمی گھات لگائے رہتے ہیں اور جنگل میں بھیڑئے اور جھاڑیوں میں ریچھ تاک میں رہتے ہیں میں بہت رات گئے تک اپنا راستہ چل رہا تھا۔

بارش اور تاریکی ایک ہی ساتھ وار د ہوئیں۔ مگر آندھی بعد میں آئی جس سے چھت کو سہارا دینے والے صنوبر کے پائے خم کھا گئے اور بہت سی کڑیاں تڑک گئیں۔ میں حواس باختہ تھکا ماندہ اور اندھا بنا ہوا اندھیرے میں سرکتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھنے شاخوں والے انجیر کے جھاڑ کے نیچے ایک چٹان کی آڑ میں پیٹ کے بل سرکتا ہوا جا پہنچا۔

وہاں پر بارش اور آندھی سے بچنے کے لئے دبک کر جا چھپا قریب ہی کچھ سرسراہٹ سی ہوئی اور دو سبز آنکھیں چمکنے لگیں یعنی میرے پاس ہی ایک بھیڑیا لیٹا ہوا تھا۔

ننھی جان۔ ڈرو نہیں۔ میں اور بھیڑیا اکٹھے تمام رات بھر پہلو بہ پہلو لیٹے ہوئے

طوفان سے بچنے کے لئے چھپے رہے۔

اِس کی تر پشم میرے بدن سے لگی ہوئی تھی۔ اور ہم ایک دوسرے کو گرما رہے تھے۔ ہم دونوں میں سے ہر ایک پر اس طوفان کی تاریکی میں آشکارا ہو گیا۔ کہ انسان اور حیوان بھائی بھائی تھے۔

اور جب گرتے ہوئے جنگل کی چونکا دینے والی آوازیں بند ہوئیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک صبح کے وقت جائے پناہ سے نکل کر تروشاداب جنگل کو چلا گیا۔

نظم پڑھنے سے پیشتر بچوں کو غیر مانوس الفاظ کے لئے تیار کرنے کی کوئی سعی نہیں کی گئی تھی۔ کیوں کہ چھوٹے قصّوں اور نظموں کو سمجھنے اور اُن کا مطلب بیان کرنے کی انہیں کچھ مشق بہم پہنچی ہوئی تھی اور اب اُنہیں بغیر ایسی امداد کے خود سمجھنے کی کوشش کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ ان کے مختصر مطالب سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اہم نکات کو سمجھ چکے ہیں۔ اور خلاصہ مطلب سے پہلی خواندگی میں ہی واقف ہو چکے ہیں۔

بچوں کے نظم خود پڑھنے سے پیشتر اُنہیں ایک سبق چند الفاظ اور فقروں کو بخوبی واضح کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ وہ ایسے الفاظ مثلاً کہ Pitch-black-Stunn, 'crushed' rustled اور Sheltering 'blinded' کے استعمال سے بغیر کسی امداد کے ہی واقف تھے۔ جنگلی آدمی اور اُن کا وطن سنسان ویران بلند پہاڑوں پر کا مقابلہ Mowgli سے کیا گیا۔ اور معلّمہ نے وحشیوں سے متعلق ایک قصہ بھی سنایا۔ بچوں نے belated میں late کا مادہ خود معلوم کر لیا۔ اور معلّمہ نے جب اُسے چند ایک جملوں میں اِستعمال کر کے بتایا۔ تو بچوں نے قیاس سے اُس کے معانی "بہت رات گئے تک باہر رہنا" بتا دئے۔ اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ Bush

سے مراد ایک جھاڑی نہیں ہے۔ بلکہ ایسا جنگل مراد ہے جہاں بہت گھنی جھاڑیاں درخت اور پودے اُگے ہوئے ہوں۔ اور انہیں یہ بھی بخوبی واضح کیا جا سکتا ہے کہ جانور کس قدر آسانی سے اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے اُن میں چھپ سکتے ہیں، چھت کے صنوبر کے پائے اور کڑیاں، بچوں نے تختہ سیاہ پر ڈرائنگ کے خاکوں کے ذریعہ دکھائے۔ تمام نظم دو یا تین مرتبہ آخر تک پڑھی گئی۔ تاکہ بچے تمام منظر کی ذہنی تصویر بنانے اور تمام حالات کا پورا پورا تصور قائم کرنے کے قابل ہوسکیں۔ اِس کے بعد ہر ایک شعر کی تصویر کھینچی گئی اور جہاں ممکن ہوسکا ڈرامہ سازی بھی کروائی گئی۔ اور پوری پوری توضیح کی گئی۔ مثلاً دو بچوں نے "میں اندھیرے میں سرکتا گیا، سے لیکر" اور ایک بھیڑیا میرے پاس ہی لیٹا ہوا تھا" تک اِس شعر کی ڈرامہ سازی کی اور وہ ایک فرضی انجینیر کے جھاڑ کے نیچے لیٹ گئے تاکہ وہ "خوف ناک طوفان" میں انسان اور بھیڑیے کے پہلو بہ پہلو لیٹنے کا منظر پیش کرسکیں۔

(نظم) راک آبائی خاتون ہشابائی محلے سے

ہشابائی محلے سے راک آبائی خاتون چپکے چپکے آتی ہے۔ وہ سرکتے ہوئے آتی ہے خشخاش کے ڈوڈے اس کے سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہیں اور ہر ایک میں ایک مختصر اور عارضی سا خواب ہے میرے پیارے! وہ خشخاش کے ڈوڈے تمھارے پاس لاتی ہے جب کہ تم محو خواب ہوتے ہو۔

ایک چھوٹا سا خواب خوبصورت ڈھول کا ہے جو رب ڈب۔ رب ڈب بجتا ہے وہ مٹھائی کی بڑی گولی والا ایک اور چھوٹا سا خواب ہے۔ اور

اس کے بعد دوسرے بہت سے جلد جلد خواب دیکھے جاتے ہیں جن میں توپ کے کھلونے دھماکے کی آواز سناتے اور زمین کے لٹو بھنبھناتے اور ڈھول بجتے ہیں۔

ان چھوٹے چھوٹے مختصر خوابوں کے دوران میں گڑیائیں قہقہہ لگاتی اور گاتی ہوئی جھانکتی ہیں۔ اور سیمابی ندیوں پر کشتیاں چلتی ہیں۔ اور ستارے اپنی نرالی روشنی کے ساتھ ٹمٹماتے ہیں۔ اور پریاں بلند اونچی فضا میں جہاں چندرماں چمک رہی ہے۔ اپنے پروں سے اُڑتی ہوئی جاتی ہیں۔

کیا تم یہ تمام خواب جو کہ مختصر اور عارضی ہیں۔ دیکھنا چاہتے ہو۔ یہ تمام تمہیں سوتے وقت نظر آئینگے۔ پس میرے پیارے اپنی دونوں تھکی ہوئی آنکھوں کو بند کر لو۔ کیوں کہ راک آبائی خاتون ہشا بائی محلے سے پوست کے ڈوڈے سر سے پاؤں تک لٹکتے ہوئے دبے پاؤں سرکتی ہوئی آتی ہے (Eugene Field)

تمہید:۔ 'Lotus - eatrs' کے قصے میں بچے پڑھ چکے تھے۔ کہ ناہموار ٹیلے پر خشخاش کا ڈوڈا نیند میں کیسے لٹکتا ہے" وہ اصلی نمونوں سے نیند کے پھول کو بیان کر چکے ہیں۔ اور اُس کی تصویر بھی بنا چکے ہیں۔

نظم کی پیش کشی:۔ معلمہ نے تمام نظم کو پڑھا۔ اور نیند کا تصور دلانے۔ اور بچوں کو اپنے تخیل میں دلچسپ خوابوں کا جو خشخاش کے ڈوڈوں میں مستتر ہونا بیان کئے جاتے ہیں۔ لطف اُٹھانے کے قابل بنانے۔ اور تمام سبق کو حتی الامکان اچھی طرح دلچسپ بنانے کی کوشش کی۔ بچے خاموش سُن رہے تھے جب کہ معلمہ نے آہستہ اور ہلکی آواز میں راک آبائی خاتون کے دبے پاؤں آنے اور خشخاش کے ڈوڈے لانے کے متعلق پڑھا۔ تخیل میں ہی اُنہوں نے پرستان کا سفر بھی طے کر لیا۔ جب کہ پریوں کے متعلق 'Winging' سنا اور جہاں چندرماں

چمکتی ہے اور سپنے مدیگی کے مختصر قصوں سے مٹھائی کی گولی۔گڑیوں کے چھنکنے اور ستاروں کے ٹمٹمانے کی خوبی سے سمجھنے کا ثبوت دیا۔ چوں کہ وہ نظم پڑھے جانے کے تقاضے میں یکزبان تھے۔ اس لئے پھر ایک بار اسے پڑھا گیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ ایک نے کہا۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک خاکروب آرہا ہے۔ دوسرے نے کہا "مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میں سو رہا ہوں" دوسروں نے بھی اسی طرح اپنے الفاظ میں جو کچھ کہ وہ یاد رکھ سکے بیان کیا۔ اور پھر ان کے تمام منتشر ارتسامات کو معلمہ نے اپنی مناسب امداد سے نظم کے خلاصے کی شکل میں مجتمع کیا۔

اس کے بعد نظم کا ایک ایک شعر دُھرایا جاتا تھا۔ اور بچے اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے زیادہ نمایاں طور پر ذہنی تصاویر بناتے جاتے تھے۔

شعرا۔ بچوں کی بیان کی ہوئی ذیل میں چند ذہنی تصاویر درج کی جاتی ہیں آرتھر نے کہا کہ " ایک عورت کھیت میں خشخاش کے ڈوڈے لے رہی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ شیرخوار بچے کے لئے ہیں" جو نے دیکھا کہ خاتون محلے سے آرہی ہے۔ اُس کے پاس خشخاش کے ڈوڈے ہیں جن میں خواب لپٹے ہوئے ہیں۔ بلی نے دیکھا کہ خاتون شیرخوار بچے کے بستر کے قریب کرسی پر خشخاش کے ڈوڈے رکھ رہی ہے۔ آئیموی نے دیکھا اک آبائی خاتون خوابوں سے بھرے ہوئے خشخاش کے ڈوڈے پاؤں تک لٹکائے ہوئے آرہی ہے۔ جینی کی خاتون پاؤں کی انگلیوں کے بل چلتی ہوئی آئی اور کہا، شا: برٹی کی خاتون کے خشخاش کے ڈوڈے لٹک رہے تھے۔ اور وہ کہہ رہی تھی، یہ تمہارے لئے ہیں، ماڈ شیرخوار بچے کو جھولا کر سلا رہی تھی۔ میگی کی خاتون شیرخوار بچے پر پھول برسا رہی تھی۔ تاکہ اُسے خواب آئیں۔

شعر ۲۔ ایڈی نے ایک ڈھول دیکھا۔ اور اُسے رب ڈب بجتے ہوئے سُنا۔ اس نے تُرہی بھی بجتی ہوئی سُنی۔ لینڈلی نے بچے بچوں کو کھیل کھیلتے ہوئے دیکھا۔ کیٹی نے ڈھول بجتے ہوئے سُنا۔ وِنّی نے رب ڈب ڈھول بجتے ہوئے سُنا اور تُرہیاں اور قرنا بھی ساتھ ہی بج رہے تھے۔

بہت سے دیکھے ہوئے کھلونوں کے کوائف بیان کئے گئے۔

شعر ۳۔ ڈورس نے دیکھا کہ ایک کشتی سیمابی ندیوں میں چل رہی ہے۔ والٹر نے ندیوں میں کشتیوں کے گرد پریوں کو ناچتے ہوئے سنا۔ لینڈلی نے آسمان پر پریوں کو اور چھوٹے ستاروں کو ٹمٹماتے ہوئے دیکھا۔ آئیوی نے گڑیاں دیکھیں جو ایک آنکھ بند کرکے دوسری سے دیکھتی تھیں۔ کیٹی نے گڑیوں کو کھیلتے ہوئے اور چندرامان کو دریچوں میں سے جھانکتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ وہ انکو مسرور دیکھ کر خوش ہو رہی ہے۔ دیکھا۔ بلی نے دیکھا کہ پریاں سیمابی ندی پر چپّو مار کر کشتی چلا رہی ہیں۔ برٹی نے دیکھا کہ پریاں ایک کشتی چپّو سے چلا رہی ہیں اور اُن کے پاس بڑے آبی پتے بادبانوں کے لئے اور چھڑیاں چپّوؤں کے لئے موجود ہیں۔

دستی مشاغل۔ بچے حافظہ سے یا تخیل سے راک آبائی خاتون کی اور خوابوں کے کھلونوں کی تصویر کشی کئے۔

سبق دوم ا۔ نظم جو کہ ڈرائنگ پیپر پر چھپی ہوئی تھی۔ اور معلمہ نے جس کے ساتھ راک آبائی خاتون کی تصویر اپنے خیال کے بموجب بنائی ہوئی تھی پیش کی گئی۔ اس پر باہمی مباحثہ ہوا۔ اور بچوں کی بنائی ہوئی تصاویر سے مقابلہ کیا گیا۔

معلمہ نے مختلف بچوں کی انفرادی امداد سے تمام نظم کو پڑھا۔ اس وقت تک

بہت سے بچے آسانی سے الفاظ پڑھنے کے قابل ہو چکے تھے۔ مطبوعہ کاغذ سے معلم اور بچے باری باری سے نظم پڑھتے تھے۔ اگر کوئی بچہ اٹکتا تھا یا رک جاتا تھا۔ تو معلمہ شعر پڑھکر اس کی امداد کرتی تھی۔ کیونکہ سبق مقدم طور پر نظم کا تھا نہ کہ خواندگی کا۔ اور چونکہ نظم سے کان کو تحریک ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ بار بار اسے دُہرایا جائے تاکہ بچوں کو حفظ یاد رکھنے میں سہولت ہو۔ مطبوعہ الفاظ ان کے لئے باعث ترغیب ہونگے اور وہ غلط تلفظ سے بچے رہینگے۔

بچوں نے اس نظم کو بیحد پسند کیا اور چونکہ کمرۂ جماعت میں اسے لٹکا دیا گیا تھا۔ بچوں نے بہت سہولت سے اور کم و بیش غیر شعوری طور پر اسے یاد کر لیا۔

بچے کو دیکھنا غور کرنا اور محسوس کرنا سکھانے کے لئے ہم اکثر اوقات شاعر سے مدد لے سکتے ہیں لیکن کہیں کوئی خوبصورت خیال ایسا ہو۔ جسے بچہ بخوبی سمجھ سکے۔ تو یہ زیادہ مناسب ہے کہ اپنی بھدی زبان میں اُسے ادا کرنے کے بجائے ہم اُسے شاعر کے الفاظ میں سنائیں۔

بہت سی نظمیں ایسی بھی ہیں۔ کہ جنھیں لگاتار پڑھ دینے کی صورت میں بچے بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ یہ انکی استعداد سے باہر ہے۔ اور اگر ایک شعر منتخب کیا جائے تو بہت اچھی طرح پسند کیا جاتا ہے۔ سات سال کی عمر کے بچے جنھوں نے معمولی لوریاں اور سادہ نظمیں پڑھی ہیں۔ 'Shelley's Cloud' (نظم) کے اگر چند منتخب اشعار یا بیت انہیں کسی موقع پر سنائے جائیں تو اُن کی موسیقی سے بخوبی لطف اندوز ہونگے۔ نہیں چھوٹے بچے کو زیادہ عرصہ تک ایک ہی نظم پر مرتکز نہیں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہے کہ اس کی دلچسپی زائل ہو جائے۔ اور شاید نظم سے اُسے بیزاری بھی پیدا ہونے لگے۔

بچوں کی ایک جماعت نے جو چند ہفتوں تک بادلوں کی شکلوں کا مشاہدہ

کرتی رہی تھی۔ اور جنہوں نے 'The Swan Maiden's' [illegible]
ساتھ ساتھ سُنا تھا اور جو اپنے چھوٹے قصوں کے ذریعہ باتوں کو یاد [illegible]
کرنے کے عادی ہو چکے تھے۔ اِس دل [illegible] نظم کے اشعار [illegible] سے پورے طور پر [illegible]
ہونے کا ثبوت دیا۔ ذیل کے اشعار حفظ یاد کئے گئے تھے۔

(نظم) سمندروں اور ندیوں سے پیاسے پھولوں کے لئے تازہ بارش
لاتا ہوں۔ پتوں کے لئے جب کہ وہ دوپہر کے وقت محو خواب [illegible] ہلکی ہلکی
چھاؤں لاتا ہوں۔

میں اپنے پروں سے شبنم کے قطرے برساتا ہوں جو پیاری [illegible]
سے ہر ایک کو جگاتے ہیں جب کہ ان کی ماں جو سورج کے گرد ناچتی ہے [illegible]
اپنی چھاتی پر تھپک تھپک کر سلاتی ہے۔

میں پہاڑوں کی برف کو چھان [illegible]
صنوبر کے درخت حواس باختہ [illegible]
کی گود میں سوتا ہوں۔ [illegible]

میں زمین اور سمندر کی لڑکی ہوں [illegible]
اور ساحلوں پر سے گذرتی ہوں [illegible] نہیں۔

قافیہ [illegible]

چھوٹے بچوں [illegible]
بہت شوق [illegible]
کی باعث [illegible]
جاتے [illegible]

شامل تھے۔

۱۔ ہمارے پاس لوبھیا ہے۔ یہ ہرا معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ ایک غازی تھا۔ جسے لڑائی لڑنا تھا۔

۳۔ ایک چمگادڑ تھا۔ جس نے ایک چوہا پکڑا۔

۴۔ چھوٹے پھول بارش کی بوچھاڑوں کے بہت شائق ہوتے ہیں۔

ایک اور دن جب کہ بسنتی گلاب پر سبق ہو چکا۔ تو جماعت کو قافیہ بندی کے لئے کہا گیا۔ ایک بچے نے یہ چار مصرعوں کا شعر سنایا۔

"کائی والے جنگل میں ایک بسنتی گلاب کا پودا ہے جو خوشنما نرگس کے پاس لگا ہوا ہے۔ اور یہ چھوٹے پھول ہمیشہ خوش خوش نظر آتے ہیں۔ جب کہ کوئی اُن کے پاس سے گزرے"

بچوں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ وزن کے ضربات کو ڈسک پر ہاتھوں کی تھپ تھپاہٹ سے ظاہر کریں۔ اور ہر مصرعہ کے ضربات کا شمار کرتے جائیں بہتوں نے کوشش کی اور اُن کی جانچ بھی کی گئی۔ بلاشبہ بہت سے اشعار غلط قرار دیئے گئے جو قابل قبول قرار پائے اُن میں سے بہترین ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ہم چھوٹی چھوٹی پریاں حلقے میں ناچ رہی ہیں اور گا رہی ہیں۔ کہ ہماری زندگی کس قدر مسرت پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

۲۔ ہم جنگل میں رہنے والے بشاش پھول ہیں۔ اپنا وقت خوشی بخوشی گزارتے ہیں۔ اور ہمیشہ خوبصورت اور خوشنما بنے رہتے ہیں۔

۳۔ ہمارا مختصر سا نام بسنتی گلاب ہے اور ہمارا رنگ ہلکا سفید، گلابی اور سبز ہے ہم تند ہوا کا چلنا سن کر ہمیشہ کے لئے چھپ جاتے ہیں۔

ذیل کے اشعار ایک چھوٹی سات سالہ لڑکی نے بنائے تھے۔

روشنی کو مخاطب کرتے ہوئے (نظم)

ایک خوشنما زرد کروکس (زعفران) اپنے بستر سے یہ کہتا ہوا اُٹھا۔ کہ موسم بہار آگیا ہے۔ اور جاڑا بھاگ گیا ہے۔ اِس طرح اس نے تمام ساتھیوں کو پکارا۔ اور انہیں نیند سے جگایا۔ اور انہوں نے اپنی پیاری پیاری چھوٹی آنکھوں کو جھانکنے کے لئے کھول دیا۔ اولاً انہوں نے سورج کو دیکھا۔ جو اچھی آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ اور پھر اپنے چمکدار زرد چغوں کو روشنی کے سامنے کھول دیا۔ اس وقت ایک مدرسہ جانے والا بچہ سڑک سے نیچے اُترا۔ اور ایک منٹ کے بعد اس کروکس کو اس نے دیکھا۔ وہ اُسکی چال کو دیکھنے کے لئے اتنی دیر کھڑا رہا۔ کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اُسے مدرسہ پہنچنے میں دیر ہو گئی ہوگی۔

(ایلس)



باب پنجم

تصاویر

"وہ کمرہ جس میں تصاویر نہ ہوں۔ ایسے گھر کی مانند ہے۔ جس میں کوئی دریچہ نہ ہو"

ہم قبل ازیں ہی عمدہ اور منتخب تصاویر کا مفید جمالیاتی اور اخلاقی اثر جو کمسن بچوں پر مترتب ہوتا ہے بیان کر چکے ہیں۔

ہم یہ طے کر چکے ہیں۔ کہ بہترین موسیقی، نظم اور تصویریں کسی نہ کسی طرح سے ہمارے مفوضہ کام یعنی نفس۔ قلب اور روح کی تعمیر و تشکیل میں جو "جادوگروں کے شہر کی طرح موسیقی کے زیر اثر بنتے ہیں۔ مگر مکمل طور پر کبھی نہیں بنتے۔ بلکہ ہمیشہ بنتے چلے جاتے ہیں" بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔

کسی نے یہ کیا اچھا کہا ہے۔ کہ تصویروں کے مطالعہ سے ہم بعض مشاہیر عالم کے جنہوں نے اس دنیا کو دیکھا ہے۔ اور اس میں اپنی زندگی بسر کی ہے۔ خیالات۔ احساسات۔ مسرتوں۔ امیدوں اور بلند ارادوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اگر ہم بتدریج اُن ہی کی زیادہ صاف آنکھوں سے دیکھنا۔ اور اُن خوبیوں کو معلوم کر لینا جو اُن کے زیادہ جوہر شناس روحوں کو مسرور کرتی تھیں۔ سیکھ لیں۔ تو ہماری اپنی دنیا بھی اِس تجربہ کی بدولت زیادہ وسیع اور زیادہ مرغوب خاطر ہو جائیگی۔ اولاً یہ مناسب ہوگا۔ کہ توضیحی تصاویر اور لطف اندوزی کے تصاویر میں امتیاز کر لیا جائے۔

۱۔ توضیحی تصاویر:۔ کمسنوں کے ہر مدرسہ میں ان کا وافر ذخیرہ مہیا رہنا چاہیئے۔ اور ان کو حفاظت سے رکھنے کے لئے ایک الماری بھی درکار ہوگی۔ مصور اخبارات۔ کرسمس نمبروں۔ اور دوسرے ذرائع سے فراہم کردہ تصاویر کا جزدان کمسنوں کے مدرسہ کے نصاب کے تمام شعبوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ توضیحات کی اکثر موقعوں پر ضرورت ہوگی۔ اور جب تک اِرتسامات واضح اور معین نہ ہوں۔ آئندہ زندگی کی ذہنی تصاویر بجید دھندلی اور اُس سے متعلقہ تصورات بہت مبہم سے پائے جائینگے۔

لطف اندوزی کے تصاویر:۔ یہ بلاشبہ ایسی ہونی چاہئیں کہ بچے اُنہیں بغیر تشریح کئے جانے کے سمجھ سکیں۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں خاموشی کے ساتھ جاری اعانت کرسکیں۔

کمسنوں کی جماعت میں تصویروں کا استعمال کم و بیش ضمنی طور پر ہوگا۔ غالباً ایسے مدرسہ کی آخری جماعتوں میں ہم بچوں کو زباندانی یا مشاہدہ کے اسباق کے ذریعہ سے اِس قابل بنا سکینگے۔ کہ وہ اس خیال کو سمجھ سکیں۔ جو کہ مصور ہمیں سمجھانا چاہتا ہے۔ اور کہ وہ زباندانی اور مشاہدہ کے اسباق میں زیادہ معین پیرایہ میں معلومات حاصل کرکے تصویر کی خوبیوں کی جانب متوجہ ہوسکیں۔ ان وسائل سے فنون لطیفہ کی محبت اور پسندیدگی کے بیج بخوبی بوئے جاسکتے ہیں۔

کمسن بچے خوشی خوشی تصویر کی اشیاء اور اشکال کو تفصیل سے بیان کرینگے وہ دن کا وقت اور سال کا موسم بھی اس سے معلوم کرسکتے ہیں۔ اِس قسم کی مناسب تربیت ان کے درجۂ استعداد کے مطابق اُنہیں بخوبی دیجاسکتی ہے۔ نوجوان اور ناتجربہ کار معلمات بعض اوقات یہ امر فراموش کردیتی ہیں۔ کہ اُن کی تعلیمی قدر و قیمت کا یہ کمترین جزو ہے۔ اور کہ تصویر براہ راست بچے کو مخاطب کرسکے۔ اور اسے بنانیوالے

مصور کے جادو۔ اسکی شاعرانہ کیفیت۔ اور وجدان سے آگاہ کرے۔ اور کہ معمولی سی حوصلہ افزائی اور تھوڑی سی تحریک سے بچہ خود ہی اپنی ذکاوت سے حُسن۔ رِقت۔ یا خلوص کے پیغام کے دھندلے سے شعور کو جو کہ مصور ہمیں پہنچانا چاہتا ہے۔ محسوس کرنے لگ جائیگا۔ تصاویر کے اثر کی متعدد مثالیں جو کہ بچے پر ایسی عمر میں عائد ہوتا ہے جبکہ ارتسامات بہت ہی سُرعت سے بچے کو حاصل ہوتے اور پختہ ہوتے جاتے ہیں۔ بیان کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ایک بڑے خلائق دوست کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس نے اپنے رحم و ہمدردی کے ابتدائی رجحانات کو ایک تصویر الموسوم بہ 'فیاضی' کے زیر اثر جس کے متعلق اُسے یاد تھا۔ کہ اُسکے بچپن کے زمانہ میں وہ کھانے کے کمرے میں آویزاں تھی۔ پیدا ہونا بیان کیا تھا۔ اور ہم نے سنا ہے کہ رابرٹ لوئس سٹیونسن نے Dumas کا مطالعہ ضیافت کی مصور رکابیوں کو پورے انہاک سے دیکھتے ہوئے کیا تھا۔

وہ تصاویر جو چھوٹے بچوں کے لئے تجویز کی جا چکی ہیں۔ بڑے بچوں کے لئے بھی بخوبی موزوں ہو سکتی ہیں۔ جوں ہی کہ بچے پریوں کے قصوں کے مرحلہ کو طے کر لیتے ہیں۔ تو وہ ایسی چند تصاویر جن سے تاریخی قصوں کی توضیح ہو۔ مثلاً

'Alfred in the Neatherd's Cottage' by Wilkie. 'Children of Charles I' by Vandyck. 'Fighting Temeraire' by Turner. 'The Boyhood of Raleigh'

'The Princes in the Tower' by Millais اور

کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

قدرتاً معلمہ کی شخصیت اور حدود ضلع کے ساتھ ساتھ منتخبہ تصاویر میں تبدیلی

روا رکھنی پڑیگی۔ تاہم عام طور پر بچوں کی دلچسپیوں کے اعلیٰ خطوں کی زندگی کا ان میں حال مندرج رہنا چاہیئے۔ اور ان میں سے بعض ایسی بھی ہونی چاہئیں کہ اطفال کی بشاش حیات کا پرتو ڈال سکیں۔

تصویری بات چیت (عمر اطفال ۶ تا ۱۰ سال)

راج ہنسوں کا وطن (از فریڈ مارگن)

تمہیدی کام

۱۔ پہلے دن مدرسہ مشاہداتی کام یعنی سبق دینے سے چند روز پیشتر قریب کے باغوں میں کسی ندی کے کنارے پر بچوں کو سیر کرایا گیا تھا۔ جہاں انہوں نے راج ہنسوں اور ان کے بچوں کو چارہ ڈالا تھا۔

۲۔ کہانی یا بات چیت۔ بطخ اور راج ہنس

مقصد کام کا مدعا یہ ہے کہ تصاویر دیکھنے سے بچوں کو زیادہ مسرت حاصل ہونے غور سے مشاہدہ کرنے کی مشق بہم پہنچانے۔ اور جو کچھ کہ وہ دیکھیں اسے واضح اور قابل فہم گفتگو میں اظہار کرنے کے قابل بنایا جائے۔

تمہید۔ مظاہر قدرت سے متعلق چند سوالات۔

پیشکش (یا اور نظر ثانی) بچوں کے سامنے تصویر رکھی گئی تھی۔ وہ راج ہنسوں کو چارہ ڈالنے والے بچوں سے لڑکے اور لڑکی کو دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہے تھے۔ کیونکہ پہلے انہوں نے اپنا نانی پر تو دیکھا تھا جبکہ وہ خوبصورت پرندوں کو باغوں میں

اس بات کا خفیف سا [illegible] سے دکھایا گیا ہے۔

ضمیمه صفحه (۱۹۷)



چارہ ڈالتے تھے۔ چند منٹ تک انہیں خاموشی سے اسے دیکھنے کا موقع دیا گیا۔ اس کے بعد بچوں نے تصویر کی تفصیلات یعنی اسکی ہر شکل اور ہر شے کو ترتیب وار بیان کیا۔

۱۔ مرکزی شکل۔ عورت کشتی کی رہنمائی کر رہی ہے۔ اسکا چہرہ مشفقانہ مسکراتا ہوا اور مادرانہ بیان کیا گیا۔ بہت سے بچوں نے اسے ماں سمجھا لیکن ایک لڑکے نے اسے پھوپھی بھی کہا۔ اسکے لباس کو بیان کرنے میں مختلف اقسام کے اسمائے صفت استعمال کیے گئے تھے۔ جن میں بہترین یہ ہیں۔ "پتلا"، "ہلکا"، "گرمائی"، "یہ سال کا کونسا موسم ہوگا؟" "موسم گرما۔ کیوں؟"۔

۲۔ چھوٹی لڑکی۔ اسکی نمایاں مسکراہٹ کا عام طور پر چرچا اور تعریف ہو رہی تھی۔ بہتوں نے کہا کہ وہ بہت خوشحال معلوم ہو رہی ہے۔ اس سوال سے "تم کب مسکراتے ہو" بچوں کو مسرت کے تجربات یاد دلائے گئے۔

شکل ۱۵: راج ہنسوں کو چارہ ڈالنا۔

کیٹی نے اس چھوٹی لڑکی کی جانب جو راج ہنسوں کو بسکٹ ڈال رہی تھی۔ سب کی توجہ منعطف کرائی۔ لباس کی اشیا، اور وضع قطع اور ٹوپی کی ساخت وغیرہ پر بھی غور کیا گیا۔

٣۔ چھوٹا لڑکا۔ اس کی حالتِ قیام "کیا وہ گر جائیگا؟" "نہیں" "کیوں"۔ کشتی کی گہرائی معلوم کی گئی۔ کیا اسکی ماں خوف زدہ معلوم ہوتی ہے؟ "نہیں" "وہ اسے محفوظ سمجھتی ہے۔" "لڑکا کیا کر رہا ہے؟"

٤۔ کشتی سے متعلق کوائف بیان کرنے میں مختلف اسمائے صفت بیانیہ کے استعمال کی مشق کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔ مثلاً بڑی۔ گہری۔ مضبوط۔ بھاری ٹھوس۔ محفوظ وغیرہ ہے۔ اسکا مقابلہ پہلے کی دریا یا نہر پر دیکھی ہوئی کشتیوں سے کروایا گیا۔ اور اسکی شکل کا مقابلہ چپو سے چلنے والی اور چپٹی ناؤں سے کیا گیا۔ "ماں کیا کر رہی ہے؟" "وہ کشتی کو ایک چھوٹے چپو کی مدد سے چلا رہی ہے۔" "پانی کی لہروں کو دیکھو" چپو رکھنے کے سہاروں کا مشاہدہ کیا گیا۔ اور اُن کے استعمال کے متعلق بحث ہوئی۔

٥۔ راج ہنس۔ اُن کی خوشنما شکل وصورت اور پانی میں تیز حرکت کو جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے۔ غور سے دیکھا گیا۔

٦۔ گرد و نواح۔ درختوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسم گرما ہے۔ [illegible] کشتی کنارے کے بالکل قریب ہے۔ کیونکہ ناگرمو تھا کہ [illegible] بالکل ہی قریب دکھائی دیتی ہے۔

البتہ اس امر کے متعلق وہ مختلف الآرا تھے [illegible] پانی [illegible] جیسا [illegible] باغوں میں دیکھا تھا۔ یاد [illegible] کا جیسا کہ وہ [illegible] [illegible]

تعلیم [illegible] کے بعد [illegible] تصویر کے نام [illegible]

ضمیمہ صفحہ (۱۹۸)



راج ھنسوں کا گھر

گیس۔ ان میں سے بہترین ذیل میں درج کی جاتی ہیں "دریائے ٹیمز" "احباب" "ماں اور اس کے بچے" "موسم گرما" "راج ہنس" "دریائے رائن" (انہوں نے حال ہی میں رائن کی دوشیزگان کا قصہ سنا تھا)۔ ایک لڑکا آگے آیا۔ اور اس نے تصویر کے نچلے حصے میں "راج ہنسوں کا وطن" پڑھا۔

معلمہ نے بچوں سے پوچھا۔ کیا وہ تصویر کو پسند کرتے ہیں۔ اور کیوں؟ انہوں نے اس قسم کے جوابات دیئے۔ کیونکہ اس میں بچے ہیں" "کیونکہ وہ اچھے بچے ہیں" "کیونکہ وہ راج ہنسوں کو چارہ ڈال رہے ہیں"

اس کے بعد انہیں اشعار بولنے کا موقع دیا گیا۔ تاکہ ان کے تصویر سے متعلقہ احساسات کا ان سے اظہار ہو سکے۔ ذیل کے اشعار انہوں نے پڑھے۔

۱۔ مہربانی کے چھوٹے چھوٹے کام۔ محبت کے چھوٹے چھوٹے الفاظ زمین کو فردوس بریں کی طرح باغ عدن بنا دیتے ہیں۔

۲۔ دنیا خوش وخرم ہے۔ دنیا وسیع ہے۔ ہر طرف مہربان دل حرکت کر رہے ہیں۔

۳۔ گلاب کے موسم میں یا بیرون کے موسم میں جب پکے ہوئے بیج جھڑتے ہیں۔ یا کلیاں چٹکتی ہیں۔ جب گھاس سبز اور رچی ہوئی اوس سفید ہوتی ہے۔ یہ کچھ بہت ہی عجیب وغریب مسرت افزا سماں معلوم ہوتا ہے۔

۴۔ اے میری پیاری ماں۔ اگر تم اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیکر جہاں میں کہوں۔ پھرنے کے لئے چلو۔ تو میں تمہیں ایک خوبصورت مقام پر لے جاؤنگی ایک خوابستان ہے۔ جو کہ وہاں پر ہمارے لئے منتظر ہے۔ کیونکہ میں تمہیں سیمابی شبنم والی ندی پر تھپک تھپک کر سلاؤنگی۔ اور جب تم تھکی ہوئی ہونگی تو میں گیت گا گا کر سلاؤنگی۔ اور ہمارے خوبصورت خواب کا سوائے تمہارے

اور تمہاری پیاری بچی کے کسی کو بھی علم نہ ہونے پائیگا۔

چونکہ معلمہ سے بھی توقع کیجا رہی تھی کہ اشعار کہنے میں حصہ لے۔ اِس لئے اُس نے ذیل کے اشعار سنائے۔

وہ سہانا وقت ماہِ جون کے اوائل میں جبکہ زمین ہنستی ہے۔ جب تازہ ہوائیں پھولوں سے معاشقہ کرتی ہیں۔ جنگل گاتے ہیں اور دریا شور و غل مچاتے ہیں۔ جبکہ گھاس میں سے میٹھی میٹھی آوازیں سُنائی دیتی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے راگ کے نغمے چٹان کے ہر ایک گُل لالہ سے اور ہر ایک گمنام غنچے کی گھنٹی سے پیدا ہو ہو کر ہوا میں گونجتے ہیں۔ (برائنٹ)

ریلے کا لڑکپن[1] (از سہ جان ملیاس)

تمہیدی کام:۔ ایسے قصّے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ بچوں کو سُنا کر اُنہیں گزشتہ زمانوں اور خیالی طور پر غیر ملکوں میں ہونے کا تصور دلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ قصّوں کے نام یہ ہیں "ڈک وٹنگٹن اور اُس کی بلی" "رابنسن کروسو" (بہت ہی مختصر شکل میں) "موگلی براوران" از آر کپلنگ۔ چند تاریخی قصے، (جن میں چند شاہ ایڈورڈ اور ملکہ الزبتھ سے متعلق ہوں۔ بھی شامل کرنے چاہئیں۔ اور اُنہیں کسی تاریخی مقام کی سیر کے ضمن میں لایا جائیگا) غیر ملکوں کے قصے اور ایسی نظمیں جیسے سٹیونسن کا "سفرنامہ" "غیر ملکوں کے بچے" اور "مسوبچ کی سیاحتیں"۔

---

[1] نوٹ:۔ اِس طبقہ میں یہ مناسب خیال کیا گیا تھا۔ کہ بچوں کو آزادی کے ساتھ کھلم کھلا طریقے پر تصویر کی تعبیر میں اپنے تخیل سے کام لینے کا موقع دیا جائے۔

عام پیشکشی۔ سبق شروع کرنے سے پہلے تقریباً ایک ہفتہ تک کمرۂ جماعت میں تصویر لگادی گئی تھی۔ اور معلمہ نے کہدیا تھا کہ ہر بچہ اپنے اوقات فرصت میں اسکا مطالعہ کرلیا کرے۔ اور جس قدر کہ اس سے ہوسکے۔ اس سے معلومات حاصل کرکے اسے اگلے روز بیان کرنے کے لئے تیار رہے۔ مگر سبق کے شروع ہونے تک کسی قسم کی تنقید نہیں کی گئی۔

سبق کے آغاز پر تصویر بچوں کے سامنے رکھ دی گئی۔ اور بچوں نے اس کے کوائف عام حیثیت سے بیان کئے۔ مختلف تعبیرات پیش کی گئیں۔ مثلاً "اسمیں دو بچے ہیں جو اپنے باپ کی باتیں غور سے سن رہے ہیں۔ ایک آدمی ایک قصہ بیان کر رہا ہے" دوسروں نے اس کا تعلق شاہ الفرڈ اور ڈک وھٹنگٹن سے ظاہر کیا۔ معلمہ نے کہا۔ دیکھیں۔ ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ تصویر میں آدمی اور لڑکے کیا کر رہے ہیں۔

تفصیلی پیشکشی:۔ تصویر کی ہر ایک شکل کو باری باری سے لیا گیا اور اسطرح سے ابتدا کی گئی۔

۱۔ آدمی۔ چونکہ اسکی جلد سیاہ دکھائی دیتی تھی بچوں نے اس سے نتیجہ نکالا۔ کہ یہ اس ملک کا باشندہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایسی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں سخت شدت کی دھوپ پڑتی ہے۔ پھیلائے ہوئے بازو پر بحث ہوئی اور ایک بچے نے اس کے کھڑے ہونے کے انداز کی نقل کی۔ جوں ہی کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ سمندر کی دیوار پر مغرب کی جانب منہ کئے ہوئے بیٹھا ہے۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ وہ ضرور سمندر پار ملکوں کا قصہ سنا رہا ہوگا۔ فریڈی نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کو دلچسپ قصہ سنا رہا ہے۔ اور جس ملک سے یہ قصہ متعلق ہے۔ اسکی طرف وہ اشارہ کر رہا ہے جینی نے کہا۔ غالباً وہ اٹلی سے آیا ہے۔ اور انہیں اٹلی سے متعلق قصہ سنا رہا ہے۔ جو کہ دور دراز فاصلے پر واقع ہے۔ دوسروں نے خیال کیا کہ وہ جنگل کے حالات بیان

کر رہا ہے جہاں شیر خاں رہتا تھا۔ یا چھلے دار مگرمچھوں کے دھوپ میں چند ھیائے ہوئے بیٹھے رہنے کے متعلق ذکر کر رہا ہے۔ یا جہازوں کے چٹانوں سے ٹکرانے سے متعلق یا وحشی باشندوں کے متعلق وغیرہ وغیرہ۔

پھر وہ سوچنے لگے کہ یہ آدمی کون ہے۔ چونکہ اس کا لباس اونکے باپ اور دوسرے آدمیوں سے جنھیں اُنھوں نے دیکھا تھا۔ بالکل مختلف تھا۔ اسلئے اُنھوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ انگریز نہیں ہے۔ بعض بچوں نے خیال کیا کہ فرانسیسی ہوگا۔ اور بعضوں نے اسے اطالوی سمجھا۔ جب اسکے کان کی بالیوں پر غور کیا گیا تو ایک نے کہا۔ کہ یہ کوئی ستار بجانے والا گویا ہوگا۔ اور جب اسکے بازو پر گدنے کے نشانات دیکھے تو ایک نے اس کے ملاح ہونے کا فیصلہ کیا۔

اِسکے بعد اسکے لباس کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا۔ اسکی ٹوپی کا مقابلہ بچوں کے باپوں کی ٹوپیوں سے کیا گیا۔ اُسکے بازو ننگے ہیں۔ پاؤں میں جوتا اور پائتابے نہیں (کیوں؟ اِسلئے کہ گرمی کا موسم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ سمندر میں پانی سے کھیل رہا ہو) ایک چھوٹی لڑکی نے آگے آکر کہا۔ کہ بڑا اڑ کا ملاح ہے۔ وہ سمندر میں نہانے اور تیرنے کیلئے جاتا ہے۔ کسی نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وہ کوئی کام کر رہا ہے۔ شاید کشتی کی مرمت کر رہا ہے شاید اسے سمندر کی موجوں میں سے کشتی باہر کھینچنی پڑی ہے۔ اور اسی لئے اس کے پاؤں میں جوتا اور پائتابے نہیں۔ تب معلمہ نے بچوں کو حسب ذیل خلاصہ لکھوایا۔

وہ آدمی ایک ملاح ہے جو کئی ملکوں میں جہاز لے جا چکا ہے۔ غالباً وہ بچوں کو ان ملکوں کے متعلق جن کا اس نے سفر کیا ہے۔ عجیب و غریب حالات سُنا رہا ہے۔ وہ اس ملک کا باشندہ نہیں ہے۔ صرف تھوڑی دیر کے لئے وہ یہاں پر ٹھیرا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑکوں کے آنے سے پیشتر جنہوں نے اسے قصہ سنانے کے لئے کہا ہے۔ وہ بہت مصروف رہ چکا ہے۔ (غالباً پھر سفر کی تیاری کر رہا ہے)۔

۲۔ لڑکے دا، وہ لڑکا جو اپنے گھٹنے جوڑے ہوئے ہے۔ ایک بچہ سامنے آتا ہے اور اسکی حالت قیام کی نقل کر رہا ہے۔ لڑکے کی شکل وصورت سے کسی قدر غمگین ہونیکا اظہار پایا جاتا بیان کیا گیا۔ گویا کہ وہ بہت ہی نادر تصاویر دیکھ رہا تھا۔ جبکہ ملاح اس سے بیان کرتا جارہا تھا۔ دوسروں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ وہ اچھا بھلا اور مطمئن نظر آتا ہے گویا کہ وہ قصوں کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی خیال ظاہر کیا۔ کہ لڑکا نیک سیرت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے دوست کو قصے سنتے دیکھکر خوش نظر آتا ہے۔

اسکی ٹوپی اور اس کے مخملی لباس کی بھی وضاحت کی گئی۔ اسکے گلوبندوں کا مقابلہ دوسرے عام گلوبندوں سے جو ہفتہ نمائش کے دوران میں گلیوں میں نظر آتے ہیں۔ اور نیز زمانہ الزبتھ سے بھی کیا گیا۔ اسطرح سے انہوں نے معلوم کرلیا کہ وہ ملکۂ الزبتھ کے زمانہ کا ہوگا۔

۲۔ دوسرے لڑکے کے متعلق بھی بحث ہوئی۔ ایک بچے نے اسکی حالتِ قیام کی نقل کی۔ اس کے لباس پر سرسری طور پر غور کیا گیا۔ بچوں نے کہا کہ وہ اس لڑکے اور اس کے دوست کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت توجہ سے سن رہے ہیں۔ اور آدمی کے چہرہ کو مسلسل غور سے دیکھ رہے ہیں۔

معلّم نے انہیں بتایا۔ کہ خواب آلود نگاہوں والا چھوٹا لڑکا والٹر ریلے ہے۔ جس نے آئندہ بڑے ہوکر اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لڑکے کے ساتھ بہت طول طویل سفر کیئے۔ یہ لڑکا اس کا چچازاد بھائی رچرڈ ہے۔ اور اسے سمندر کا گڈریا، بھی کہتے تھے۔ یہ اپنے ساتھ سفر سے تمباکو اور آلو انگلستان میں لایا تھا۔ ملکۂ الزبتھ اور لبادہ کا قصہ پہلے ہی سے انہیں معلوم ہے۔

تلازمہ۔ Millias کی ایک دوسری تصویر "قلعے کے چھوٹے شہزادے" کے ساتھ اس تصویر کا مقابلہ کیا گیا۔

تعمیم سازی :- (۱) جب بچوں کو تصویر کا نام تجویز کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو اُنہوں نے ذیل کے نام پیش کئے "والٹر ریلے اور اس کا چچازاد بھائی" "مہربان ملاح اور سر والٹر ریلے" "ایک مہربان آدمی قصہ سنا رہا ہے" "تین دوست" "والٹر بچے اور اس کے دوست" "تین دوست قصہ سنا رہے ہیں"

۲۔ جب تصویر کے مناسبِ حال کوئی شعر پڑھنے کے لئے بچوں کو کہا گیا۔ تو بعضوں نے مہربانی یا باہمی امداد کے اشعار سنائے۔ کیونکہ وہ ایک مہربان آدمی تھا۔ اور لڑکوں کو لطف اُٹھانے میں اُن کی امداد کرتا تھا۔ اُن میں سے زیادہ موزوں یہ تھا۔

"میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔ جہاں سنہری سیب ہوتے ہیں"
"اور میں بڑا ہو کر اگر ہو سکا۔ تو ایک ملاح بنونگا"

جب معلّمہ سے فرمائش کی گئی۔ تو اُس نے سٹیونس کی نظم جو سفر پر ہے۔ پڑھکر سُنائی۔ اسکا زیادہ مقبول شعر یہ ہے۔

"جہاں گٹھیلا چندھیائی ہوئی آنکھوں والا مگرمچھ دریائے نیل پر لیٹا ہوا ہے اور لال چڑیا (لمنانگو) اُڑتے اُڑتے آنکھوں کے سامنے آنے والی مچھلیوں کا شکار کرتی ہے"

قصے :- معلّمہ نے بتایا۔ کہ یہ تصویر ایک بڑے نامی مصوّر سر جان ملیاس نے بنائی تھی۔ اس نے اُنہیں اس کی شبیہ بھی دکھائی۔ ایک بچے نے کہا: کہ یہ ایک مہربان ڈاکٹر معلوم ہوتا ہے۔

آخر کار معلّمہ نے اس کے لڑکپن کے قصے سنائے۔ بچوں کو یہ سن کر بہت لطف آیا۔ کہ کس طرح وہ چار سال کی عمر میں ہر وقت تصویریں بنانے اور اُنہیں رنگ کرنے میں لگا رہتا تھا۔ اور چھ سال کی عمر میں کس طرح اُس نے ایک فرانسیسی رجمنٹ کے نقارہ والے میجر کی جو نہایت خوش رنگ کی وردی میں ملبوس تھا۔ ایک

بہت عمدہ تصویر بنائی تھی۔ جسے دو افسروں نے دیکھ کر اس سے التجا کی تھی۔ کہ وہ انہیں اس تصویر کو اپنے آدمیوں کو دکھلانے کے لئے لے جانے کی اجازت دے چونکہ یہ بہت ہی اچھی تصویر تھی۔ اس لئے کوئی بھی اس وقت تک یقین کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ کہ ایک چھ سالہ بچے نے اسے بنایا ہے۔ جب تک کہ افسران اس چھوٹے مصور کو ان کے پاس نہ لے گئے۔ جس نے وہاں جا کر سگار پیتے ہوئے کرنیل کی شبیہ جو اصل سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ فوراً اتار دی۔

جان اور ولیم بلیاس دو بھائیوں کا قصہ جس میں وہ قومی تصویر گھر کا کھیل چھوٹے چھوٹے کارڈوں پر جو رینالڈس۔ گینس برو۔ ٹرنر وغیرہ کے خاکوں سے مزین تھے۔ اور جن کی تصویریں انہوں نے دیکھی ہوئی تھیں۔ رنگ آمیزی کرتے ہوئے کھیل رہے تھے۔ اور کہ وہ انہیں ممکنہ صحت کے ساتھ اسی طرح ہی ترتیب دے رہے تھے۔ جس طرح کہ ٹرافلگر اسکوئیر کے تصویر خانہ کی ترتیب انہیں یاد تھی۔ جماعت کے متعدد بچوں کے کھیل سے ملتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

بچوں کے قصے:۔ اگلے بات چیت کے سبق میں بچوں نے اپنی اپنی کہانیاں سنائیں۔ چونکہ ہر ایک اپنا اپنا قصہ سنانے کی فکر میں تھا۔ اسلئے تصویر کے متعلق ایسی گفتگو کرانے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ کم و بیش بے ربط طریقہ پر ادھر اُدھر بھٹکنے کا رجحان عام طور پر پایا جاتا تھا۔ اور توقع کے بموجب سابقہ بات چیت کے دوران میں جو خیالات کہ انہیں بہم پہنچائے گئے تھے۔ بہت تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ انہوں نے سنا دئے۔ چھ سالہ بچوں نے جو کہانیاں سنائیں۔ ان میں سے دو نہایت ہی مربوط اور مختصر سی ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

" ایک مرتبہ دو لڑکے والٹر ریلے اور اس کا چچا زاد بھائی گھر سے بھاگ کر ساحل سمندر پر جا نکلے۔ جہاں انہوں نے ایک آدمی کو کشتی مرمت کرتے ہوئے

دیکھا۔ آدمی نے اُنہیں کہا: کہ کیا میں تمہیں کوئی قصّہ سُناؤں: اُنہوں نے کہا: براہ مہربانی ضرور سُنائیے: اور وہ بیٹھکر توجہ سے سننے لگے۔ اُس نے اُن کو دور دراز کے سمندر کا قصّہ سنایا۔ جس میں بڑے بڑے پرندوں (لال لشالگو) جو مچھلیاں پکڑتے تھے۔ بڑے بڑے شیروں۔ چیتوں اور ریچھوں اور ایک سونے کی کان کے متعلق جس میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے بَونے بھی تھے۔ جو روزانہ کچھ تھوڑا سا سونا لیتے تھے۔ ذکر تھا۔ ایک لڑکے نے کہا: میں بڑا ہو کر وہاں جاؤنگا۔ اور اگر ہوسکا تو میں ایک ملاح بنونگا" چنانچہ آئندہ زندگی میں وہ ایسا ہی ہوا۔ بچے بہت ہی غور سے لگاتار اس آدمی کی آنکھوں کی طرف جبکہ وہ قصّہ سُناتا تھا۔ دیکھتے رہے اور پھر کہا: شکریہ:

(ہربرٹ فِپس)

"ایک دفعہ دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام والٹر ریلے تھا۔ اور دوسرا اس کا چچازاد بھائی تھا۔ وہ ساحل سمندر پر گئے اور وہاں ایک شریف مہربان آدمی سے ملے۔ جس نے اُن سے پوچھا: کیا تم سمندر پار عجیب و غریب ملکوں کی کوئی اچھی سی کہانی سننا چاہتے ہو۔ اُنہوں نے کہا: ہاں۔ مہربانی کرکے سُنائیے: اُس نے اُنہیں گٹھیلے مگرمچھوں کے متعلق جو اپنا منہ کھولے رکھتے ہیں۔ اور نیز دوسرے جنگلی جانوروں اور بحری بطوں۔ اور لال لشالگوؤں اور وہ کس طرح مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کے متعلق حالات بیان کئے۔ اُس نے اُنہیں یہ بھی بتایا۔ کہ وہاں پر بہت سا سونا ہے اگر وہ سمندر پار جانا چاہیں۔ تو وہ خود جاکر دیکھ سکتے ہیں۔ لڑکے غور سے آنکھیں کھولے ہوئے آدمی کی طرف دیکھتے رہے۔ اور اُس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا"

(ولیم میرِیس)

باب ششم

مطالعہ قدرت

کمسنوں کے مدرسہ میں چھوٹے بچوں کے لئے اور کوئی کام اس قدر دلچسپ نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ پودوں اور جانوروں کا مطالعہ اور قدرتی مظاہر کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اسے ہم کسی موزوں اصطلاح کی عدم میسری کی وجہ سے مطالعہ قدرت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے بخوبی جانتے ہیں کہ بچے کو مناظر قدرت میں گہری دلچسپی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

کیا اس زمانے کی خوشگوار یاد ہمارے حافظہ میں تازہ نہیں ہے۔ جبکہ ہم دل کو لبھانیوالے نرگس کے پھولوں کے ہار سے اپنی آرائش کا سامان کیا کرتے تھے۔ خوشبودار گیندے کے پھولوں سے کھیلتے تھے Mallow (ایک پھول ہے) کی پنیریوں کی ضیافت اڑایا کرتے تھے۔ پریوں کی وادی میں Fox-glove spires پتیوں کی اور گرد آلود سڑک پر Speedwells کی پیاری پیاری نیلی پنکھڑیوں کی تعریف کیا کرتے تھے۔ بقول سٹیونسن کے جو اپنے طفلانہ تحسسات کو ایسی عمدگی سے یاد کر سکتا تھا۔" کوئی بچہ ایسا نہیں ہے۔ جو گھاس پر اپنا سر رکھکر لیٹنا۔ اور لامحدود جنگل کی طرف حیرت زدہ نظروں سے گھورنا۔ اور اسے پریوں کی فوج سے آباد و معمور دیکھنا یاد نہ کر سکتا ہو"

جبکہ بچے کی فطری جبلتوں سے تخیل کو زبردست تحریک اور گرد و پیش کی جاندار

وغیر جاندار اشیاء سے ہمدردی اور اُنس میں اضافہ اور خالق اکبر کی اطاعت و محبت میں ترقی بہم پہنچتی ہے۔ تو اُن سے رہنمائی حاصل کرنے میں ہمیں کوئی پس و پیش نہیں ہونا چاہیئے۔

مدارس تحتانیہ میں ہم کس حد تک اس اشتیاق قدرت کی تسکین کر سکتے ہیں؟ اس سے قبل ہی ہم مانوس جانوروں کے پالنے۔ اور بچوں کے گھروں سے گاہ بگاہ ایسے جانوروں کو مدرسہ میں لانے کے امکانات پر بحث کر چکے ہیں۔ "ایسا بچہ جو جانوروں سے میل جول نہیں رکھتا۔ اسکے کسی نہ کسی حصے کی روحانی نشو و نما مسدود ہو جاتی ہے" (سٹینلے ہال)۔ ہر جماعت میں اسکا اپنا پالتو جانور موجود رہنا چاہیئے۔ جو کہ بچوں اور معلم کی کئی ایک ضمنی گفتگوؤں کے لئے مرکز کا کام دیگا۔

اگر خوش قسمتی سے مدرسے میں ایک باغ بھی ہو۔ تو فروبل کے نصب العین کے ہم زیادہ قریب ہو جائینگے۔ اور اگر نہ ہو تو ہر جماعت کے اپنے مخصوص ننھے ننھے پودے ہونے چاہئیں جو شاہ بلوط اور انجیر وغیرہ کے بیجوں سے اگائے جائیں اور جنہیں بچوں نے ان کے تمام مراحل نشو و نما پر بخوبی دیکھا ہو یعنی موسم بہار اور موسم گرما میں Beech اور شاہ بلوط کی کلیاں پانی میں نشو و نما پاتی ہوئیں۔ سنبل و نرگس اور Scilla کی گانٹھیں پانی اور کونڈوں میں اگتی ہوئیں۔ اور مٹر یا سیم کی بیلیں اوپر چڑھتی ہوئیں دیکھی ہوں۔ موسم بہار میں جبکہ پوتھیاں خوب پھلی پھولی ہوتی ہیں۔ اور موسم گرما میں جبکہ میٹھے مٹر (سرو) Geraniums اور Nasturtiums کو خوب پھول لگتے ہیں۔ پھولوں کی نمائشیں منعقد کی جا سکتی ہیں۔ ہر ایک بچہ اپنے گھر سے ایسے پودے جو کہ اُس نے غالباً معلم کے دئے ہوئے بیجوں کو بو کر اگائے ہوں مدرسہ میں لا سکتا ہے۔ اگر یوم التقریب منایا جائے۔ تو بہت لطف اور فائدہ حاصل ہوگا۔ اور اس طرح سے

مدرسے کی نواحی میں باغبانی کی تحریک کو بہت تقویت بہم پہنچ سکتی ہے۔ اور مدرسہ کے اثرات گھر پر بھی بخوبی عائد ہو سکتے ہیں۔

مطالعہ قدرت کے ضمن میں گشت

بچے ان سے بیحد محظوظ ہوتے ہیں۔ اور مدرسہ سے باہر کی قدرتی اشیاء سے اُن کی دلچسپی میں اضافہ بہم پہنچتا ہے۔ اور انہیں نئی نئی دلچسپ چیزوں کے دیکھنے اور مدرسہ کے گردونواح کے علاقہ کے متعلق تازہ معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

چونکہ جماعت کو اپنے گشت کے تجربات آئندہ زباندانی کے اسباق میں بیان کرنے اور اُن کے خلاصے بنانے پڑتے ہیں۔ اسلئے اِس کام میں وہ بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اِس طرح سے بچے کو بیان کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کسی قدر مشق بھی ہو جاتی ہے۔

قدرتی اشیاء پر اسباق مشاہدہ کی شکل میں ان گشتوں کے لئے کچھ معمولی سی تیاری بھی ہونی چاہیئے۔ اور ان میں ہمیشہ ایک معین مدعا ہونا چاہیئے۔ مثلاً موسمِ بہار میں کوؤں کے گھونسلوں کا مقام۔ سال کے مختلف اوقات میں درختوں کی شکل و صورت۔ مختلف درختوں کی شکل و صورت کا مقابلہ۔ مثلاً چنار۔ بلوط۔ شاہ بلوط وغیرہ۔

مدرسہ میں جو کام کہ مطالعہ قدرت کے ضمن میں ہوتا ہے۔ اس پر عموماً یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی گردونواح کی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ہی توجہ کو مرکوز رکھتے ہیں۔ مثلاً پتھروں۔ پتوں۔ پھولوں وغیرہ پر۔ اور دوسرے بڑے بڑے قدرتی مناظر کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ مگر گشت میں تمام مقامی قدرتی مناظر

دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کا بخوبی موقع مل جاتا ہے۔ ہم کسی گرد و نواح کی پہاڑی پر چڑھ کر نیچے دور تک علاقے کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے بچوں کو خاکے بنانے کے اساسی خیالات بہم پہنچا کر گھر کے جغرافیہ کے مطالعہ کا آغاز کرتے ہیں۔ ہم کسی جنگل یا گھنی جھاڑیوں کے ویرانوں میں نکل کر بچوں کو تاریک اور گھُپ اندھیرے جنگل کی ذہنی تصویر بنانے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

اگر مطالعہ قدرت محض جانوروں۔ پھولوں اور دوسری چھوٹی چھوٹی چیزوں کے جو کہ کمرۂ جماعت میں لائی جا سکیں مشاہدہ اور بحث تک ہی محدود ہو۔ تو یہ بالکل سرسری اور یکرُخی ہوگا۔ لیکن گشت میں بچے ایسی تمام چیزوں کو ان کے قدرتی ماحول میں دیکھتے ہیں۔ اور اسطرح سے ان کی غرض وغایت اور خوبیوں کے متعلق انہیں وسیع تر معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ دیہات میں رہنے والے بچوں کے لئے کارِ مدرسہ اور حیات بیرون کو باہم مربوط کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن بڑے بڑے شہروں میں رہنے والے بچے ایسے خوش قسمت نہیں ہیں۔ تاہم گرد و نواح خواہ کیسی ہی بے رونق کیوں نہ ہو۔ بچے کو یہ دکھلانے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے کہ کسطرح،

"تمام قدرتی حیات میں ایسی کمل اور پُر لطف مسرت بھری ہوئی ہے۔ گویا کہ خدا نے خود اپنے ہاتھ سے ہر ایک چیز میں آگ کی طرح اسے بھر دیا ہے" جب تک کہ معلم دانشمندی کے ساتھ رہنمائی اور نگرانی نہ کرے۔ بچے مطالعہ قدرت کے لئے اشیاء جمع کرنے میں نادر پودوں کو جڑوں سے اکھیڑنے۔ پرندوں کے گھونسلے برباد کرنے اور درختوں کے بگاڑنے کی جانب مائل ہو جائینگے۔ ہمیں بچے کو اس قابل بنانا چاہیئے کہ وہ اُگتے ہوئے پودوں اور درختوں کو سراہے۔ چھوٹے اور بڑے جانداروں کو بالکل اپنے جیسا ہی سمجھے۔ اور اس طرح سے اس کے

برباد کن ہیجانات کو محبت و اُنس میں تبدیل کر دیں۔ تاکہ جو نادر اور خوبصورت اشیاء اُس کے دیکھنے میں آئیں۔ عملی طور پر اُن کی دیکھ بھال کرنے کا جذبہ اُس میں پیدا ہو سکے۔

بچے کتنی بار گشت کو لے جائے جائیں ہ۔ بیرون مدرسہ ان عام مشاہدات کی تعداد کے متعلق غالباً ہما ۔رے درمیان اختلافِ آرا واقع ہوگا۔ بعض مہینہ میں ایک مرتبہ بچوں کو باہر لے جانا چاہینگے۔ اور بعض ہفتہ میں ایک بار ۔ وہ وقس ہذا۔ بیشک موسم سرما میں تفریح گاہوں اور کھیتوں کی سیاحتوں میں کچھ کام نہیں ہو سکیگا۔ غالباً چار سے چھ سیاحتیں موسم خزاں میں پتوں کے رنگ اور اُن کے جھڑنے کے تغیرات کو دیکھنے کے لئے کافی ہونگی۔ موسم بہار میں چھ سے آٹھ تک پرندوں کی صنعت گری اور اُن کے نغموں اور تمام زندگی کی عام بیداری کے لئے۔ اور اسی قدر موسم گرما کے لئے بھی تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ چونکہ بچے زیادہ دور تک پیدل نہیں چل سکتے اس لئے ہر گشت کے لئے سوا گھنٹہ بہت کافی ہوگا۔ لیکن ہر جگہ حالات چونکہ یکساں نہیں رہتے۔ اسلئے کوئی ایک کلیہ قاعدہ تجویز کرنا ممکن نہیں۔

کیا یہ اِسقدر مفید ہے کہ اسپر اتنا وقت صرف کیا جائے ہ۔ تمام معلمات جنہوں نے ایسی مختصر سیاحتوں کا اثر بچوں پر دیکھا ہے۔ اس بارے میں ضرور اتفاق کرینگی۔ کہ اس طرح باہر نکل کر اشیاء کے متعلق معلومات بہم پہنچانے سے ایک قسم کی زندہ دلی پیدا ہوتی ہے۔ اور بیرونی دنیا کے بے شمار مناظر دیکھنے اور گوناگوں آوازیں سننے سے ایک عجیب قسم کی جادوگری کا اثر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ عموماً معلّمہ کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ ان سیاحتوں میں زباندانی اور قصہ گوئی کے اسباق جو بچے پڑھ چکے ہیں۔ کی زیادہ توضیح ہو سکے۔ نیز آئندہ ہفتوں میں اگلے آنیوالے اسباق سے متعلق کچھ تیاری بھی اس کے پیش نظر رہتی ہے۔

موسم خزاں کا ایک گشت

(بچوں کی عمر تقریباً ۱۰ سال)

مدعا یہ تھا کہ درختوں کا رنگ خصوصاً بلوط کا رنگ مشاہدہ کیا جائے۔ سدا بہار جھاڑیوں مثلاً صنوبر وغیرہ کا مقابلہ جلد جھڑنے والے درختوں سے کیا جائے۔ اور دریا کو دیکھکر عام ارتسامات قائم کئے جائیں۔

تقریباً ۵۰ بچے لئے گئے تھے۔ یہ سب ایک [illegible] اور [illegible] زیر تعلیم معلمات کے زیر نگرانی تھے۔ تین بجے سہ پہر سے ذرا پہلے بچے مدرسہ سے روانہ ہوئے۔ اور تقریباً نصف میل چل کر پارک میں پہنچے۔ اُنہیں آپسمیں بات چیت کرنے اور معلمات سے جو کہ ہمراہ تھیں۔ گفتگو کرنے کے لئے ترغیب دیجاتی تھی۔ گرد و نواح میں خاصی دلچسپی لینے سے ان کی لطف اندوزی کا ثبوت ملتا تھا۔ پارک کو جاتے وقت راستہ میں کئی ایک جھاڑیاں اور درخت دیکھنے میں آئے۔ اور بچوں نے از خود ہی زیر مشاہدہ پتوں کی مختلف قاشوں کا باہم مقابلہ کیا۔ چنانچہ سفید پھولوں والی سدا بہار کے چھوٹے چھوٹے پتوں کو وہ شیرخوار پتیاں کہتے تھے۔ سیابی Birch کی خوشنما سنہری چھوٹی چھوٹی پتیوں کو دیکھکر وہ بیحد محظوظ ہوئے اور بچی نے دریافت کیا کہ کیا اس درخت کے لٹکتے ہوئے پھول اس کی چھوٹی غنچیاں ہیں۔

پارک کے ابھی بلوط کے درختوں کے ایک جھنڈ کو جنگل سے تعبیر کیا گیا۔ اور چونکہ ان درختوں پر چند پتے ابھی باقی تھے۔ بچوں نے اُن کی بے رونق، مرجھائی ہوئی اور پژمردہ شکل وصورت کو خاص طور پر نوٹ کیا۔ ایک بچہ نے ایک بڑے

درخت کو دیکھکر کہا۔ امی۔ یہ تو چھتری کی مانند ہے کیونکہ اس کی باہر کو ابھری ہوئی درمیانی محرابیں صاف طور پر کھلی ہوئی چھتری کی یاد دلاتی تھیں خوشنما بیروں کی شاداب فصل بھی بچوں نے دیکھی اور کہا پرندوں کے لئے خوب وافر غذا ہے۔

(Beech) کے درخت اپنے شوخ رنگ کی وجہ سے بہت نمایاں تھے اور اسی لئے انہیں دوسروں سے علیحدہ چن لیا تھا۔ برنارڈ نے پھر ایک بار چھوٹی چھوٹی چیزوں کی جانب خاص میلان ظاہر کیا۔ اور بعض چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں کو بڑی خوشی سے سلام کیا۔ ایک (Beech) کی جھاڑی کے شوخ سرخ پتے گھاس کو بہت ہی گھنے طور پر ڈھانپے ہوئے تھے۔ اسپر آرتھر پکار اٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور مریم نے ابتدائی خانہ داری کی جبلتوں کے تقاضے سے کہا۔ کہ یہ شطرنجی معلوم ہوتی ہے۔ سب کے سب پھر ایک دوسرے Beech کے درخت کے پاس آئے۔ اسکے پتے ابھی سرخ نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ بِتّی نے اس پر زرد۔ سبز۔ سرخ۔ اور بھورے پتے بھی دیکھے۔ معاً ہی آفتاب نومبر کی شاندار شفق نے جو (Beech) کے درختوں کے پتوں میں سے چمک رہا تھا۔ اُن کی توجہ کو اپنی جانب منعطف کر لیا۔ بعضوں نے اسے معقول طور پر آگ سے تشبیہ دی۔ اور چلتے چلتے مریم اچانک بول اٹھی۔ "امی۔ سرخ آفتاب ہمارے پیچھے پیچھے آرہا ہے" اور ہیری نے کہا۔ وہ مجھے دیکھ دیکھ کر ہنس رہا ہے۔ ٹھیک اسی وقت جونے چاند کو آسمان کے دوسرے کونے میں دیکھا۔

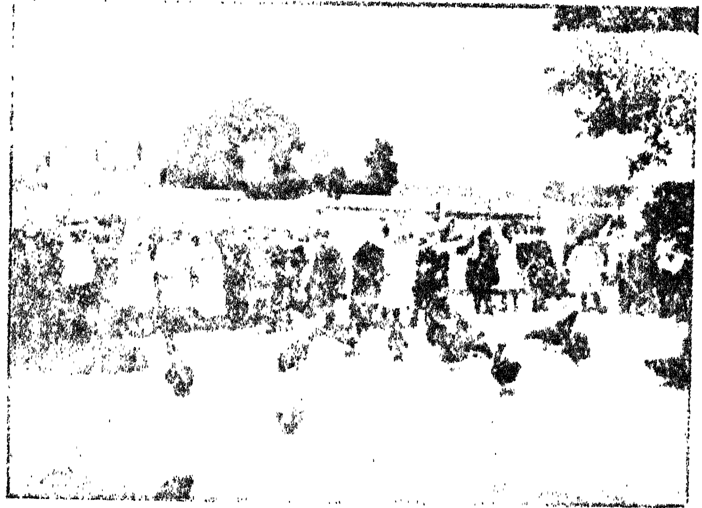
صنوبر اور انناس کے درختوں کے جھنڈ بھی دیکھنے میں آئے کرسمس کی مسرتوں کی یاد دلانے کی وجہ سے بچوں نے فوراً ہی صنوبر کو پہچان لیا۔ اور آئندہ چند ہفتوں کے اسباق کے مدنظر انہیں انناس سے بھی روشناس کرادیا گیا لیکن اس وقت صرف اسی قدر مختلف الفاظ کہے۔ جو صنوبر اور انناس کی شکل و صورت کا مقابلہ

بلوط اور Elms وغیرہ سے کرنے پر مشتمل تھے۔ بقیہ تمام بحث ملتوی رکھی گئی۔

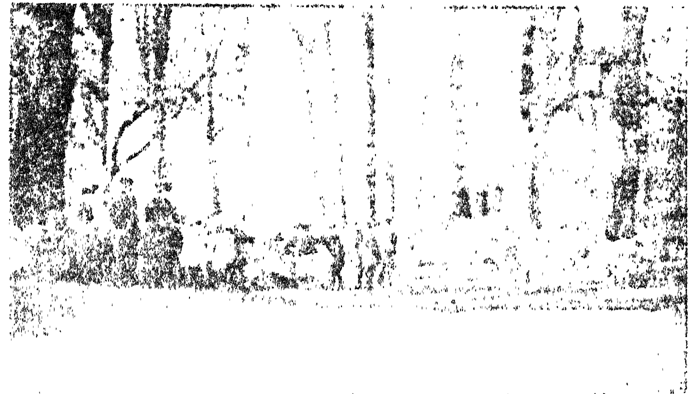
اب ہم دریا پر پہنچ گئے تھے۔ اور تمام بچے سرد نظر آنیوالے اور پتیلے رنگ کے پانی کو دیکھنے لگے۔ بچے غرق شدہ جنگل کا سماں جو درختوں کے عکس کے پانی میں پڑنے سے پیدا ہوتا تھا۔ دیکھکر ششدر رہ گئے۔ بعضوں نے تو انہیں اصلی درخت تصور کیا۔ وہ پتھر پھینکنے لگے۔ اور تمام پانی کے حلقوں کے دور تک پھیلنے اور ایک دوسرے میں خلط ملط ہوجانے کو دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ برناڈ کی نظر ناگہانی طور پر ایک چھوٹے بوٹ ہوس پر پڑی۔ اور اُس نے معلم کا دامن پکڑ کر کہا۔ یہ وہی ہے جس کا آپ ہم سے ذکر کر رہے تھے۔ جب اس راز کی بات کی تعبیر کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اُس نے چھت چھانے کی گھاس پھوس (Thatch) کو دیکھا ہے اور یہ لفظ اُس نے چند روز قبل الفاظ سازی کے کھیل میں سیکھا تھا۔

دریا میں ایک چھڑی پھینکنے سے اُس کے بہنے کی سمت اور حرکت کا تصور انہیں دلایا گیا۔ دریا چونکہ اس مقام سے مڑتا تھا۔ اس لئے وہ اسے اور بھی زیادہ عمدگی اور سہولت سے دیکھ سکے۔ ایک نے خیال کیا۔ کہ یہ ایک چھوٹی سی معاون ندی ہے ایک خوشنما چھوٹا سا دریا جو ایک بڑے دریا میں سے نکلتا ہے۔ معلم نے اُن سے پوچھا کہ دریا کیسا معلوم ہوتا ہے۔ ایک نے کانپتے ہوئے جواب دیا۔ سرد۔ معلم نے ایک بھیڑوں کے گلے کو جو قریب ہی [illegible] چر رہا تھا۔ دیکھنے کے لئے اشارہ کرکے پوچھا کہ وہ کیسی دکھائی دیتی ہیں [illegible] کے [illegible] کو [illegible]۔ [illegible] جواب میں کہا۔ بہت خاموش۔ بہت [illegible] بہت [illegible] اور بہت پُرامن۔

چھوٹے چھوٹے بچوں کی [illegible] سے [illegible] خوب [illegible] وقت [illegible] بہت لطف سے گزر گیا۔



شکل نمره ۱۹ مرغیون کودانهٔ گلذا



شکل نمره [illegible]

ضميمه صفحه (۲۱۵)

دوسرے دن صبح کو "تمام خوشنما اور خوبصورت چیزیں" گانے کی اجازت کیلئے بڑیں عذر کہ ہم بہت سی خوشنما اور خوبصورت چیزیں دیکھ چکے ہیں۔ التجائیں پیش ہوئیں اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ محصلہ ارتسامات ابھی زائل نہیں ہوئے۔ فی الحقیقت جس زندہ دلی کے ساتھ انہوں نے یہ گانا گایا۔ اس سے بخوبی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ "بہتے ہوئے دریا۔ ڈوبتے ہوئے سورج۔ جس سے کہ آسمان بھڑکنے لگتا ہے" اور دوسری "خوشنما اور خوبصورت چیزوں کو" ابھی تک اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ رہے تھے۔

زباندانی کے سبق میں مناظر اور تجارب کو بیان کیا گیا اور ذیل کا شعر

شکل مشد۔ جنگلی کنول کا درخت

حفظ یاد کیا گیا۔

"دریا گہرے بھورے رنگ کا ہے۔ بہت گہری ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر درخت کھڑے ہیں۔ اور یہ ہمیشہ سے لگاتار بہتا چلا جا رہا ہے۔"

ایسی گشتوں سے روزمرہ کے عادتی کام پر بھی بہت عمدہ اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ الفاظ زیادہ عمدگی سے سمجھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس بچے کی مثال سے ظاہر ہے۔ جس نے Thatch کے لفظ اور تصور کو باہم مربوط کیا تھا۔ سادہ تصویروں اور نظموں کو زیادہ عمدگی سے سمجھنے کے لئے متعدد ارتسامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے کسی گشت کا تذکرہ ایسے اسباق کے لئے راستہ تیار کرنے کی صورت اختیار کرسکتا ہے۔ جیسے Stevenson کی نظم کشتیاں کہاں جاتی ہیں؟ اور بیرونی مناظر کی تصاویر کے سلسلہ کے لئے ملٹ کی بننے والی گندریا عورت (The Angelus) (جس میں واضح اور صاف طور پر حقیقی شفق آفتاب کا نظارہ دیکھا جا سکتا ہے) اور Corot کا موسم بہار (اسے بادلوں میں دیکھے جانے والے سائے) کی تصویریں قابل ذکر ہیں۔

اس باب کی توضیحی تصاویر میں بچے جانوروں اور پودوں کا ان کے قدرتی ماحول کے ساتھ مشاہدہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ مرغیوں کو دانہ ڈال رہے ہیں (نمبر ۱۶ تصویر) اس میں پانچ سالہ بچوں کی جماعت ایک مہربان کسان کے احاطے کا معائنہ کر رہی ہے۔ ہرنوں کو دانہ ڈال رہے ہیں [illegible] سال کی عمر کے بچے دکھائی دیتے ہیں جنہیں Magdalen [illegible] کے خوبصورت ہرنوں کو دیکھنے کی اجازت ملی ہے۔ [illegible] اور معلمات اسی پارک میں جنگلی کبوتر [illegible] ان کے عین عقب میں انگلستان کا [illegible]

[illegible]

ضمیمہ صفحہ (۲۱۶)



شکل نمبر ۱۹ تا [illegible]



شکل نمبر ۲۰ [illegible]

چند منٹ قبل ہی بچوں نے [illegible] کچھ [illegible] سے حاصل کیا تھا۔ کہ وہ اسے گردا گرد [illegible] قدموں کی [illegible]

شکل والے میں بچے تجسس سے [illegible] اور خوشبودار گھاس میں [illegible] کے پھولوں سے [illegible] نے میں [illegible] سے تو اسے [illegible] ہونے کا بھی انہیں [illegible]

اگر مطالعہ قدرت سے [illegible] تفصیل [illegible] تو تمام زندہ جانوروں سے [illegible] دینا چاہیئے۔ ایک [illegible] کہ [illegible] بچوں کے لئے مضر ہوتی ہے۔

حقیقت میں ہر مفکر اس بات [illegible] بچے کی جبلت تجسس کو اس کے پانگ محبت اور تحسین کے بغیر تربیت کرنا بیحد نقصان رساں ثابت ہوتا ہے۔ جانوروں سے ہمیشہ بہت حزم و احتیاط اور محبت و پیار سے پیش آنا چاہیئے۔ اور بچوں کو اس امر سے بخوبی آگاہ کر دینا چاہیئے۔ کہ اس بارے میں اُن کی غفلت، ولاپرواہی بہت ضرر رساں اور مذموم متصور ہوگی۔ مطالعہ قدرت کے اسباق کے دوران میں بچے جماعت میں پھولوں۔ پتوں۔ پھلوں اور کلیوں کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنے پائیں۔ گو گاہے بگاہے تھوڑا بہت توڑ پھوڑ بھی ضروری ہوگا۔ مگر بچوں کو ہمیشہ گل کے حسن و خوبی کی توقیر کرنے کی تلقین ہوتی رہنی چاہیئے۔ مسز [illegible] لکھتی ہیں کہ "اگر بچوں کے یہ ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ جب وہ کسی پھول کو جھاڑ پر لگے ہوئے یا پانی میں دیکھیں۔ تو انہیں اس وقت تک اُسے نہ چھونا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ اسکے بروز اور روئیدگی کی حالت اور اس سے متعلق تمام دیگر کوائف سے واقف نہ ہو جائیں۔ تاکہ اس کے توڑنے پھوڑنے کے بعد وہ اپنے ذہن میں اس کی صحیح صحیح ذہنی تصویر بلا تکلف

وہ چھونے سے پہلے تھی۔ بنا سکیں۔ تو بہت مفید نتائج مترتب ہو سکتے ہیں۔

معلّم کا ذاتی نمونہ سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اگر وہ خود خالق اکبر کے ان گنت ناپید کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ تو اس کا یہ طرز ان چھوٹے ننھے ننھے بچوں کے دلوں میں بھی جو اسے بہت زیادہ اعتماد کے ساتھ اپنے لئے نمونہ کے طور پر سمجھتے ہیں ویسا ہی احساس پیدا کر دیگا۔

بعض مخصوص خبطیوں کے اس خیال کی بدولت کہ بچوں کو خود کچھ نہیں بتانا چاہیئے۔ بلکہ ہر بات اُنہیں خود ہی معلوم کرنی چاہیئے۔ محض بتدریج توڑ پھوڑ کا رجحان بیحد عام ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے میں سائینس جو اصول پیش کرتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ خود ذاتی مشاہدہ سے حاصل کی ہوئی معلومات اور دوسروں سے محض سنی ہوئی باتوں میں بخوبی امتیاز کیا جائے۔ یہ خیال کہ بچے کو کچھ نہیں بتانا چاہیئے۔ بلکہ ہر بات اسے خود معلوم کرنی چاہیئے۔ صریحاً لغو ہے۔

یہ بہت ضروری ہے۔ کہ اوائل بچپن میں ہی صحیح اور محتاط مشاہدہ کی تربیت ہو۔ ہمارے مکتبی حالات کے تحت تو عموماً یہ بیحد مشکل ہے۔ کہ کماحقہ طور پر اس پر عمل کیا جائے۔ اسلئے ہم خوشی کے ساتھ مطالعہ قدرت کو لیتے ہیں۔ کیونکہ اس مضمون کے اسباق میں ہر بچے کو اپنے انفرادی قوائے کی مشق کا بخوبی موقع مل جاتا ہے۔ ہمیں اس امر کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ بچے ہر زیر بحث شئے کو بالراست چھوتے رہیں۔ اور اُنہیں حس باصرہ کے علاوہ تمام حواس کو کام میں لا کر حسی ارتسامات حاصل کرنے کا موقع ملتا رہے۔ بچہ خواہ کسی شئے سے بخوبی واقف ہی ہو۔ مگر پھر بھی اس کے متعلق اس کا علم مبہم سا ہی ہوتا ہے۔ اور اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کئی بار ارتسامات کا اعادہ ہو۔ اس لئے اب جبکہ اسمیں ایک جدید دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اسکا سامنے موجود رہنا بیحد ضروری ہے۔ تاکہ جدید تصورات سابقہ قدیم خیالات سے

باہم مل کر صحیح معنوں میں سمجھے جا سکیں۔

پھولوں۔ پتوں۔ بیروں اور پھلوں کے اسباق میں ہر بچے کو پتہ۔ پھول یا پھل دیکھنے کے لئے دیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو حتی المقدور پوری مستعدی کا اظہار کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اگر حالات موافق ہوں۔ تو وہ خوشی خوشی سامان کی فراہمی میں بھی امداد دینگے۔

مطالعہ قدرت کے سبق کے لئے ایسی قدرتی اشیار کا فراہم کرنا بمنزلہ بہترین تیاری کے ہے۔ کیونکہ اس بات کے معلوم ہو جانے سے کہ فلاں شئے سبق کے لئے منتخب کی گئی ہے۔ بچے معمولی طریقہ سے سبق دینے کے مقابلہ میں زیادہ غور و فکر سے مشاہدہ کرنے کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور اُس میں ایسی ایسی خوبیاں اُن کو نظر آنے لگتی ہیں۔ جو ابھی تک اس سے پہلے وہ نہ دیکھ سکے تھے بلکہ وہ معلمہ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسکے متعلق مزید باتوں کو معلوم کرنے میں اُن کی امداد کرے۔ اور اس طرح سے بچوں کی دلچسپی مینار کی روشنی کی طرح آگے بڑھکر معلمہ کے لئے مشعل راہ کا کام دیگی۔

جانوروں سے متعلقہ اسباق کا اہتمام کرتے ہوئے اگر کوئی سبق مدرسہ کے پالتو جانوروں کے علاوہ کسی دوسرے جانور پر ہو۔ تو سبق سے چند روز قبل اسے مدرسہ میں لایا جانا چاہیئے۔ تاکہ تمام بچوں کو اسکے بخوبی دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کا موقع مل سکے۔

جس معلمہ کو اس کام سے دلچسپی ہو۔ اسے اپنے مشاہداتی کام سے متعلقہ نمونہ جات کے فراہم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ مدرسہ کے پالتو جانوروں میں ایک مینا۔ یا فاختہ کا جوڑا۔ اور ایک سنہری مچھلیوں کا برتن بھی ضرور ہونے چاہئیں۔

بلی۔ کتا۔ سفید چوہے۔ اور معمولی چوہے۔ خرگوش۔ مرغا اور مرغی۔ بطخ۔ کبوتر۔

نقشہ - چھ سالہ بچوں کی ایک جماعت کے روزنامچہ کی نقل

ماہ مارچ

دن	تاریخ	موسم	کیفیت
اتوار			
پیر			
منگل			
بدھ	۱		[illegible] Brea[illegible] [illegible] ابھی تک نہیں پھوٹیں۔
جمعرات	۲		Hazel [illegible] اور سرخ [illegible] تھے لائے گئے [illegible] زرد چنبیلی کا پودا بھی لایا گیا۔
جمعہ	۳		Speedwell [illegible] gorse [illegible] Coltsfoot [illegible] کے پودے [illegible]
شنبہ	۴		

بارش کا دن

بے رونق یا ابر آلود دن

خوشگوار دن

صبح کو بارش ہو کر سہ پہر کو مطلع صاف ہو جانے کیلئے

تختہ روزنامچہ

ماہ مارچ

دن	تاریخ / ہوا / موسم	کیفیت
اتوار	۵	
سوموار	۶	[illegible] چوڑے لوبیا کے بیج بوئے۔
منگل	۷	[illegible] انہوں نے درختوں پر کلیاں۔ اور گھاس پر گلابی نرگس دیکھے۔
بدھ	۸	ابھی بوٹا کی کلیاں تمام کھل رہی ہیں پتوں پر صاف صاف رواں چھایا ہوا ہے
جمعرات	۹	Crocus اور سنبل کے پودے لائے گئے چوڑے لوبیا کے بیجوں میں سے ایک پھوٹا ہے۔ سیاہ نشان کے قریب ایک سفید سی کونپل ہے۔
جمعہ	۱۰	[illegible] لمبی سفید جڑیں پھیل رہی ہیں۔
شنبہ	۱۱	

تختہ روزنامچہ

ماہ مارچ

اتوار	۱۲	Worcester میں ہم نے بڑی بڑی سفید کلیاں ناشپاتی کے پودے پر دیکھیں۔
سوموار	۱۳	زید بکائن کی ایک ڈالی لایا ہے جس کی کلیاں کھل رہی ہیں۔
منگل	۱۴	سنبل کی چوٹی کے پھول اوپر سے نکلے ہوئے ہیں حالانکہ دوسرے پھول نیچے کو جھکے ہوئے ہیں۔
بدھ	۱۵	آج ہم نے گزنڈوں میں سیم کے Catkins بیج بوئے دل میں بڑھتے جاتے ہیں۔
جمعرات	۱۶	ہمارا سب سے بڑا لوبیا کا پودا ایسا ہے۔
جمعہ	۱۷	دبی بلوطہ کی کلیاں اب بہت زیادہ کھل رہی ہیں۔
شنبہ	۱۸	

مختصر روزنامچہ

ماہ مارچ

دن	تاریخ	موسم	کیفیت
اتوار	۱۹	W · S	بعض بچے باغ کو گئے اور نرگس کے پھول جمع کئے۔
سوموار	۲۰	N · W · E · S	احمد ایک نرگس کی جڑ جس میں کلیاں نکلی ہوئی تھیں۔ لایا۔ عمرو Scillas لایا۔ احمد کچھ Willow,.cotkin, لایا۔
منگل	۲۱	N · W · E · S	بکر کچھ ارغوانی Deadnettles اور بہشتی گلاب لایا۔ سعید بنفشہ کی کچھ جڑیں لایا۔
بدھ	۲۲	N · W · E · S	Lesser Celandines [illegible]
جمعرات	۲۳	W · E · S	مینڈکوں کے انڈے لائے گئے انڈے [illegible] کچھ ہی ڈبے میں اکٹھے
جمعہ	۲۴	E	اب بڑے چھوٹے [illegible] کے پتے کھل رہے ہیں۔
شنبہ	[illegible]	W · E · S	

نقشہ روزنامچہ

ماہ مارچ

دن	تاریخ	کیفیت
اتوار	۲۶	[illegible] آج اس طرح کے Wood-anemones بہت سے پیش کئے
سوموار	۲۷	ناشتے سے پہلے سعید کوٹھے پر ایک Wallflower لایا۔ احمد کو Willowcatkin بھی لا کر دیئے جن میں کلیاں لگی تھیں۔
منگل	۲۸	بکائین کی شاخوں میں پتے اچھی طرح نکلے ہوئے تھے۔ لائے گئے۔
بدھ	۲۹	[illegible] Chickweed اور Shepherd's purse کے پھول لایا۔
جمعرات	۳۰	
جمعہ	۳۱	[illegible] اسی قسم کی ہے۔
ہفتہ		

فاختہ۔ مینا۔ طوطا۔ پالتو سور۔ کچھوا۔ خارپشت۔ آبی چھپکلی۔ سانپ اور کیڑا۔ عارضی طور پر مدرسہ میں لائے جا سکتے ہیں۔ بچوں کے والدین بڑی خوشی سے اپنے گھر کے پالتو جانور عاریتاً دے سکینگے۔ اور بڑے شہروں میں بھی گردونواح کے پالتو جانوروں کے مطالعہ کے مواقع بآسانی بہم دست ہو سکتے ہیں۔

ماہ مارچ میں مینڈکوں کے انڈے فراہم کر لئے جا کر مینڈک ہوئے تک روزمرہ ان کا مشاہدہ کروایا جانا چاہیئے۔ تتلی۔ ریشم کا کیڑا پروانہ اور دوسرے پتنگوں کے بھی انڈے حاصل کرکے اُن کے مختلف مدارج جھانجھا۔ پر نکلنے سے پہلے کی حالت اور پورا کیڑا بننے تک کی حالتوں کا مشاہدہ و مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

کائناتی بات چیت

ہر روز چند منٹ اُگے ہوئے پودوں۔ اور جماعت کے پالتو جانوروں کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ اُن کے متعلق اور مدرسہ میں بچوں کی بنائی ہوئی اشیاء کے ضمن میں بہت سا مفید کام ہو سکتا ہے۔ بچوں کو ترغیب دلائی جانی چاہیئے کہ مدرسہ آتے اور گھر جاتے وقت عارضِ فطرت کا مشاہدہ کیا کریں۔ اور پہلی برفباری۔ سیلنڈائن۔ بنفشہ۔ بسنتی گلاب۔ ہوائی پھول یا گلہائے سوسن کے نکلنے۔ اور پہلی ابابیل کے آنے یا پرندوں کے گھونسلوں کی جگہوں کی اطلاع دیا کریں۔ پرندے کے حقوق۔ اور احساسات کی بخوبی وضاحت کی جا کر اُن کے انڈوں اور گھونسلوں میں مداخلت نہ کرنے کے متعلق اچھی رائے عامہ قایم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔

Longfellow's Birds of killingworth اور "پرندے کا گھونسلا کس نے چرایا" جیسی نظمیں اور قصّے اس کے لئے بیحد مفید ہونگے۔ نہیں

موسم سے متعلق بھی چند مشاہدات کرنے کے لئے موقع دیا جانا چاہیئے۔ اسباق کے وقفوں میں بازیگاہ کا گشت تبدیلی کی حیثیت سے مفید ہوگا۔ اور انہیں تازہ ہوا کھانے۔ بادلوں کا مشاہدہ کرنے سورج کی حالت دیکھنے اور ہوا کی سمت معلوم کرنے کا موقع بھی ملنا چاہیئے۔

معلم اور بچوں کو ایسے روزنامچے رکھنے چاہئیں جن میں رنگین کاغذ کے ذریعہ دن کی نوعیت کو (یعنی دھوپ والا۔ خوشگوار مگر بغیر دھوپ کے۔ بے رونق۔ تر یا برفانی کو علی الترتیب علیحدہ علیحدہ زرد نارنجی۔ ہلکے بھورے۔ گہرے بھورے۔ اور سفید کاغذ سے) دکھایا جاسکتا ہے۔ آسمان پر بادلوں کے اقسام۔ (تہ بتہ۔ روئی کے گالوں کی مانند۔ پرندے کے پروں جیسا۔ بارش والا۔ یا ان کے مجموعوں)۔ ہوا کی سمت پودوں اور جانوروں کے مشاہدات وغیرہ بھی درج کئے جاسکتے ہیں۔ اور آئندہ جماعتوں میں زیادہ منظم اسباق کے لئے یہ راستہ صاف کرنے میں امداد بھی دینگے۔

جب تک ہم تمام کل کو باہم مربوط کرنے والے تعلقات سے پیوست نہ کریں ہمارا تعلیمی کام جو اس قدر ضمنی اور ماحول کے زیر اثر ہو سطحی اور بے ربط ہوگا۔ اول اول تو ہم منطقی۔ نباتیاتی یا حیواناتی ترتیب کو اختیار نہیں کرسکتے۔ البتہ ہمیں اُس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جبکہ معین غیر معین میں سے قدرتی عمل کے طور پر نمودار ہوتا ہے۔ اور جو پہلے سطحی اور غیر منظم ہوتا ہے۔ وہ مربوط و منظم شکل اختیار کرلیتا ہے[1] ''ریہ۔ افسوس عنوانات ایسے ابواب کو کھولتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ بچہ مختلف مخصوص شعبوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ سائنس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جبتک

---

[1] اشارات برائے اساتذہ و دیگر حضرات۔ صفحہ ۵۲

یہ منظم نہ ہو کچھ بھی نہیں۔ فی الحقیقت سائنس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے۔ ہر واقعہ کو اسی قسم کے دوسرے تمام واقعات کی رو سے تعبیر کرنے کا نام سائنس ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہوئے ہم یہ بھی ویسا ہی صحیح سمجھتے ہیں۔ کہ تعلیمی طریقہ بچے کے محدود سطحی علم کو لیکر اسے ہر طرح سے منظم و مربوط کرتا ہے اسلئے ہر علم کو بہترین طور پر شروع کرنے کے لئے ہمیں بچے کے قریب ترین تجربہ کو لینا چاہیئے۔ اور اس وقت تک تحقیقات کا کام جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک کہ دوسرے تمام حصوں تک رسائی نہ ہو جائے۔ اسلئے دریافتی ترتیب ہمیشہ منطقی یا علمی ترتیب کے مطابق نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس بارے میں ترتیب انکشاف کے ساتھ اسکی مطابقت ہوگی۔ جو کہ عموماً منطقی ترتیب سے بالکل مختلف ہوتی ہے کیونکہ بچے کے لئے یہ جدید ترین انکشاف ہے۔[1]

ضمنی کام کے علاوہ ہمیں شروع شروع میں مانوس جانوروں اور پودوں پر ہمیں اسباق جو پندرہ یا بیس منٹ کی طوالت کے ہوں لینے چاہئیں گو ہم منطقی علمی تواتر پر نہیں چل سکتے۔ تاہم قدرتی اشیاء میں سے چند بہترین اور نہایت موزوں کو بطور نمونہ کے منتخب کر لینا چاہیئے۔ یہ مراکز کا کام دینگے جن کے گرد ہم اپنے تعلیمی کام کو مرتکز کر سکتے ہیں۔ اور جوں جوں کہ بچے کا علم اور تجربہ بڑھتا جائیگا۔ ہم اُن سے دور دور ہٹتے جا سکتے ہیں۔

حیوانات کے اسباق ہم معمولی کتے اور بلی سے شروع کرینگے اور انہیں اپنی اپنی نوع کا نمونہ قرار دیتے ہوئے اُن سے آگے اگر ہم بڑھنا چاہیں تو لومڑیوں بھیڑیوں اور چیتوں پر ضمنیہ اسباق بھی لے سکتے ہیں۔ جب کبھی کسی شہر یا قصبے میں نمائش وحوش منعقد ہو یا طلبہ کو حیواناتی عجائب خانہ کے دیکھنے کے لئے لیجایا جائے۔ تو ایسے جنگلی جانوروں میں غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے لیکن بچوں کے تخیل کو ہمیشہ ہی ان سے بہت زیادہ

---

[1] پندرہ ماہرین کی کمیٹی کی رپورٹ۔

تحریک ہوتی ہے اور چونکہ قصے میں یہ اکثر آتے رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کمسنوں کے مدرسہ کے طلبہ کو اُن کے دیکھنے کا ضرور موقع دیا جائے۔

جاڑے کے موسم میں برف یخ اور کہر کے دیگر اثرات جو کہ ہمارے انگلستانی جاڑے میں پائے جاتے ہیں۔ کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہم بچوں کو خیالی طور پر مختلف ممالک مثلاً کینڈا اور گرین لینڈ میں لے جا سکتے ہیں۔ بچوں کے عزیز و اقارب جو کینڈا جا کر دیکھ آئے ہیں۔ وہاں کے چھوٹے لڑکے اور لڑکی کے افعال و حرکات کی وضاحت کر کے اسے بہت آسان بنا دینگے۔ اور اُن کی برفانی گاڑیاں۔ برفانی بنڈیاں۔ پھسلنے والی تختیاں اور برفانی جوتے اور وہاں کے آسمان کے تذکرے ایک انگریز بچے کے لئے حقیقی اور سحر آگین دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ ایسے ہی دوسرے خیالی سفر سے وہ چھوٹے اسکیمو بچے کے گھر جا پہنچتے ہیں۔ اسکا گھر، اسکی خوراک اور لباس پریوں کے قصے کی طرح دلچسپ ہوگا۔ اسکی برفانی بنڈی جسمیں چھوٹے چھوٹے بھورے رنگ کے کتے جتے ہوتے ہیں۔ کا مقابلہ کینڈا کے بچے کی بنڈی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مضحکہ خیز بلے اور گیند کا ہمارے ہاں کے بچوں کے بلوں اور گیندوں کے ساتھ۔

بدین لحاظ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہمارے مطالعہ قدرت کے اسباق میں حسب ذیل کی ضرورت ہوگی:۔

۱۔ عام اشیاء پر اسباق مشاہدہ۔ جنیں کہ اصلی شئے موجود ہو۔ اور ایسا انتظام کیا جانا چاہئے کہ یہ خود اپنا حال بالراست بچوں کو سنا سکے۔ معلم کا کام رہنمائی کرنا۔ اشارات بہم پہنچانا، حوصلہ افزائی کرنا۔ اور ایسے سوالات کے لئے جنہیں بچے خود حل نہ کر سکیں ضروری تعلقات اور حل مہیا کرنا ہوگا۔

۲۔ بیانیہ اسباق:۔ ان کے دوران میں ہم بچے کو اسکے قریبی احول سے باہر نکال کر اسے ایسے ایسے خیالی مناظر گھڑنے کے قابل بناتے ہیں جو اس نے پہلے کبھی نہ دیکھے ہوں

جیسا کہ قبل ازیں وضاحت ہو چکی ہے ہم معلوم اور مانوس سے شروع کر کے تصویروں، خاکوں تختہ سیاہ کی توضیحات اور بیانات کے ذریعہ بہت ہی وسیع اور نامعلوم دنیا کی جانب بڑھتے ہیں۔ ایسے مناظر کے بیان کرنے میں جو کہ بچے نے کبھی نہ دیکھے ہوں۔ توضیحات کا حتی الامکان پورا پورا استعمال ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اسکا تجربہ محدود ہوتا ہے۔ اور گو اس کا تخیل زندہ ہوتا ہے پھر بھی ضرورت ہے کہ ہم خود اسکی تعمیر کے لئے خام مسالہ مہیا کریں۔

اسباق مشاہدہ

جماعت اوّل کا مجوزہ نصاب (عمر اطفال ۶ سے ۷ سال)

جانور:۔ (چوپائے) یعنی بلی۔ کتا۔ خرگوش۔ چوہا۔ اُن کے مخصوص حرکات و عادات، کا مشاہدہ۔ رنگ۔ اعضا۔ جلد۔ غذا۔ استعمال اور بچوں کی نگرانی کا بیان۔

پرندے:۔ ۱۔ (جنگلی پرندے) یعنی چڑیا۔ لال چڑیا۔ کوا۔ ابابیل۔ کوئل۔ چڑیا اور لال چڑیا کی حرکات و عادات کا مشاہدہ بالخصوص پالتو ہونیکی حالت میں باقیماندہ اس قدر قریب نہیں آتے۔ کہ ہم اُن کا تفصیلی مشاہدہ یا بیان کر سکیں۔ البتہ کوئل کے سوائے بقیہ تمام کی پرواز اور عام شکل وصورت کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اُن کی مخصوص آوازیں وغیرہ۔

۲۔ گھریلو پرندے۔ مرغی۔ کبوتر۔ بطخ۔

مچھلی:۔ سنہری مچھلی۔

پودے:۔ مکمل پودے کا عام تصور۔ اس کے حصوں اور پھول کے حصوں کا مطالعہ۔ سورج مکھی۔ گیندا۔ سیم کے پودے۔ اور تلسی جیسے پودوں کے حوالہ سے کیا جائے۔

بہت ہی عام اور مشہور پھول اور پودوں کا نام اور ان کا عام بیان ۔ مثلاً تلسی ۔

Celandine گل نرگس ۔ گل چاندنی ۔ crocus گل لالہ

iris , blue bell, dandelion, اور جنگلی گلاب ۔

درخت :۔ ابھی بلوط اور Beech

پھل اور بیج :۔ سیب ۔ ناشپاتی ۔ بیر ۔ خیرا ۔ اسبی بلوط ۔ haws, hips ,

کالی پیلی ۔ بلوط وغیرہ ۔

ترکاریاں ۔ مثلاً آلو ۔ پیاز ۔ شلغم ۔ گاجر ۔

بیجوں کی نشوونما ۔ مثلاً لوبیا ۔ مٹر ۔ انجیر ۔

پوتھی کی نشوونما ۔ مثلاً سنبل ۔

کلیوں کا شگفتہ ہونا :۔ ابھی بلوط Beech ، بکائن اور بید مجنوں ۔ ابھی بلوط

کا بطور خاص مشاہدہ ۔ اور اسکا Beech سے مقابلہ کروانا ۔

قدرتی مناظر :۔ روزنامچے میں روزمرہ کے موسمی مشاہدات کا اندراج ۔

حیوانات پر اسباق

جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ مفصلہ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے ۔

۱ ۔ شناخت اور نام ۔ جانور کی مکمل شکل وصورت کا بغور مشاہدہ کیا جاکر اسکے لئے نام تجویز کیا جاتا ہے ۔

۲ ۔ گھر اور گھریلو زندگی :۔ عموماً مطالعہ قدرت کی گشتوں کے دوران میں اسکا مشاہدہ ہو سکتا ہے ۔ اِس طرح Elm کے بلند درخت پر کسی ایک گھونسلوں کی جگہ ۔ کانس کے نیچے گھریلو ابابیل کا گھونسلا ۔ ریتلا کھیت جسمیں خرگوش اپنا گھر بناتے ہیں ۔ کنٹے یا خندق میں مینڈکوں کے انڈے ۔ اور مچھلیوں کی جائے رہائش

اگر آسانی سے ان تک رسائی ہو سکے۔ تو اُن میں سے ہر ایک اپنی اپنی باری پر ننھے ننھے مشاہدہ کنندگان کے لئے جاذب توجہ ہوگا۔ گفتگو کے اسباق کے دوران میں بچے ایسی گشتوں کے عام ارتسامات اور مشاہدات کو مجتمع کرتے اور اُن کا اظہار مٹی۔ آبی رنگ۔ چاک اور رنگین چاک سے کرتے ہیں۔

۳۔ مخصوص حرکات اور عادات:۔ ان کا مشاہدہ ہمیشہ راست زندہ جانور کے دکھانے سے کروانا چاہیئے۔ قمری۔ فاختہ اور سنہری مچھلی کو پرندوں اور مچھلیوں کے نمونوں کی حیثیت سے لیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ساخت:۔ جسقدر کہ زندہ جانور سے مشاہدہ ہو سکے۔ مطالعہ عادات سے اس کا بخوبی تعلق ملانا چاہیئے۔

۵۔ ماحول سے مطابقت۔

۶۔ مشابہ اور غیر مشابہ جانوروں کا مقابلہ۔

سنہری مچھلی

سبق کا مدعا یہ تھا کہ بچوں میں زندہ جانوروں کے ساتھ اور اُن کی دیکھ بھال میں ہمدردانہ دلچسپی اور محبت کو پیدا کیا جائے۔ اُن کے قوائے مشاہدہ اور بیانیہ کو تحریک دیکر صحیح راستے پر لگایا جائے۔

جماعت اول۔ (اطفال کی عمر ۶ تا ۷ سال)

آلات:۔

(الف) ایک پیالے میں سُنہری مچھلی

(ب) Herring چھوٹی سمندری مچھلی۔ (چونکہ تمام بچے سُنہری مچھلی کی شکل وصورت اچھی طرح نہیں دیکھ سکتے۔ عام شکل وصورت کو وضاحت سے

بیان کرنے کے لئے ایک بڑی مچھلی کی ضرورت ہوگی

(ج) کشتی کا کھلونا۔

تمہیدی کام:۔ بچے ہفتہ ما سبق میں پانی اور ہوا پر گفتگو کر چکے تھے۔ اس وقت تھوڑا سا پانی ایک امتحانی نلی میں ڈالکر ایک چھوٹے سے اسپرٹ لیمپ پر گرم کیا گیا۔ جب یہ ابلنے لگا۔ تو بچوں نے چھوٹے چھوٹے بلبلے نکلتے ہوئے دیکھکر نتیجہ نکالا۔ کہ اس میں ہوا موجود تھی۔ چھوٹے چھوٹے تجربات مثلاً موم بتیاں روشن کرنا۔ انہیں مختلف حجم کے شیشے کے الٹے مرتبانوں کے نیچے رکھنا۔ اور انہیں ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو رکھکر جبکہ ہوا کھلے طور پر اندر داخل ہوتی تھی۔ جلنے دینا۔ ہوا پر گفتگو کے ضمن میں کئے گئے۔ جب بچوں نے دیکھا کہ موم بتی کے جلتے رہنے کا انحصار مرتبان کے حجم پر موقوف ہے۔ تو انہیں یقین ہو گیا کہ مرتبان کے اندر کوئی چیز ضرور ہے۔ یہ کونسی چیز ہوگی؟ وہ اس فیصلہ پر پہنچے۔ کہ یہ ہوا ہی ہوگی۔ ایک گشت کے دوران میں بھی دریا کی مچھلیوں کا معائنہ کیا گیا۔ مچھلیوں کا ظرف سبق سے چند ہفتے پیشتر ہی دکھلایا جا چکا تھا۔ اور بچوں کو حسب موقع وضرورت مچھلیوں کا مشاہدہ کرنے کی ہدایت دے دی گئی تھی۔ بہتوں کو اس کا نام معلوم تھا۔ ایک بچے نے سنہری مچھلی کہا۔ کیونکہ اسپر ویسا ہی سونا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ شبنہ کے روزناں کے نصف سادرن میں ہوتا ہے۔

بچے روزانہ باری باری سے مچھلیوں کو چارہ ڈالتے تھے۔ اور معلمہ کو پانی بدلتے ہوئے بھی وہ اکثر دیکھتے تھے۔

پیشکشی اور تقابل:۔ مچھلیوں کا ظرف بچوں کے سامنے رکھدیا گیا۔ اور ان کے مشاہدات کو مجتمع کر کے خلاصہ کے طور پر درج کرایا گیا۔

مچھلیوں کا گھر:۔ بچوں سے سوال کرنے پر کہ کیا وہ پانی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔



شکل نمبر ۲۱ سدۃ [illegible] قدرت (بطخ پر)

انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ کیوں؟ ۔ آمنہ نے کہا "کیونکہ ہم تیر نہیں سکتے" ۔ ۔۔۔
نے جواب میں کہا "ہاں ۔ لیکن بہت سے لوگ تیرنا بھی جانتے ہیں۔ میں تیر سکتی ہوں۔
اور پانی کو بھی پسند کرتی ہوں، مگر پانی میں رہنا پسند نہیں کرتی" ۔ بچوں نے اور بھی کئی وجوہات
بتائے۔ مثلاً "کیونکہ یہ گندہ اور غلیظ ہے" "کیونکہ اس میں دوسرے لوگ نہیں ہیں"
"کیونکہ یہ سرد ہے" "کیا تم بتا سکتے ہو کہ مچھلیاں دریا میں خوشی خوشی رہتی ہیں" "ہاں"
"کیوں؟" "کیونکہ یہ ان کا گھر ہے"

پانی سے مچھلیوں کی مخصوص انسیت کا تصور دلانے کے لئے بچوں کو سانس لینے کے لئے کہا گیا۔ "کیا تم پانی میں بھی اسی طرح سانس لے سکتے ہو" "نہیں" "اگر تم اپنا سر پانی کے اوپر نہ اٹھاؤ۔ تو کیا ہوگا" "ہمارا دم گھٹنے لگیگا" "کیا مچھلی پانی سے باہر نکلنے پر سانس لے سکتی ہے" "نہیں" "کیا ہوگا؟" "یہ مر جائیگی"

ساخت کے ساتھ عادات کا تعلق واضح کرنا

مچھلیوں کی حرکات:۔ بچے مچھلی کے غوطہ لگانے اور اسکے ادھر ادھر گھومنے کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اسلئے وہ جانتے ہیں کہ کیسی آسانی اور سرعت سے وہ ادھر ادھر پھرتی ہے۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ یہ کیوں اس قدر سرعت سے پھرتی ہے۔ اول اول تو کوئی جواب نہ ملا۔ اسلئے معلمہ نے ان کی توجہ اسکی حرکات کی جانب منعطف کرائی۔

شکل وصورت:۔ ہیرنگ مچھلی کو پکڑ کر جو نے فوراً جواب دیا کہ یہ کشتی کی مانند ہے اسپر کھلونا کشتی پیش کی گئی اور بچوں نے اسکی مشابہت دیکھکر اسطرح بیان کرنا شروع کیا "مچھلی کا درمیانی حصہ زیادہ موٹا ہے۔ سر کی جانب یہ تنگ ہوتی چلی گئی ہے" "دم سے ذرا پتلی ہے" "کشتی بھی درمیان سے زیادہ موٹی اور دونو سروں پر سے پتلی

ہوتی ہے۔ اگلا حصہ پچھلے کے مقابلہ میں زیادہ نوکدار ہے؛ مچھلی اوپر کے مقابلہ میں نیچے کی جانب سے بہت پتلی ہوتی ہے؛ یہی حال کشتی کا بھی ہے۔ بہت سے بچوں کو باری باری سے سامنے بلا کر ان سے کشتی اور مچھلی کے سب سے زیادہ چوڑے اور سب سے زیادہ نوکدار حصوں، کشتی کے پچھلے سرے۔ اور اس کے مقابلے میں مچھلی کی دم۔ وغیرہ کی نشاندہی کروائی گئی۔ کیا تم اور کوئی ایسی شے بتلا سکتے ہو۔ جو شکل و صورت میں مچھلی سے ملتی ہو۔ بطخ؛ کیونکہ اس کا جسم بھی مچھلی کے جسم کی طرح ہی ہے۔ آبی چوہا۔ کیونکہ اسکا سر مچھلی کے سر کی طرح نوکدار ہے؛ پرندہ۔ کیونکہ اس کا جسم مچھلی کے جسم کی طرح ہی ہوتا ہے؛ مچھلی اور پرندے کی شکل و صورت کیوں یکساں ہے؟ کیونکہ ہر دو کو ہی جلدی سے جانا پڑتا ہے۔ ایک کو ہوا میں اور دوسرے کو پانی میں:

<u>بازو یا پر</u>:۔ مچھلی کے جسم کی ڈرائنگ بغیر پروں کے بنائی گئی تھی۔ اور مختلف بچوں کو بلا کر ان سے ہیرنگ اور سنہری مچھلی کے پروں کی جو مچھلیوں میں ٹانگوں اور بازوؤں کے بجائے ہوتے ہیں۔ نشاندہی کروائی گئی۔ جب سینہ اور پیٹ کے پروں کی علیحدہ علیحدہ شناخت کی گئی۔ تو یہ طے پایا۔ کہ چونکہ ایک جانب سے صرف ایک ہی دکھائی دیتا ہے۔ اسلئے ڈرائنگ میں صرف ایک ہی آئیگا۔ اسکے بعد پچھلے پر اور دم کے پاس کے پر کا اضافہ کیا گیا۔

<u>پروں کا استعمال</u>:۔ معلمہ نے ہیرنگ (چھوٹی مچھلی) کو پانی کے ظرف میں گرا کر بچوں سے یہ اخذ کروایا۔ کہ پروں کے ہر دو جوڑے مچھلی کے متوازن ہونے کے کام میں آتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ آسانی سے چل جاتی ہے۔ کیونکہ اسکے جسم کا پشت سب سے بھاری حصہ ہے۔ کینتھی نے دیکھا کہ سنہری مچھلی بازوؤں کے پروں کو اس طرح حرکت دینے سے (کینتھی نے اگلی جانب کی حرکت کی نقل بھی کی) تھوڑا سا پیچھے کی جانب بھی جاتی ہے۔ والٹر نے کہا کہ پچھلا پر اور ٹھیک دم کے سامنے کا پر



شکل نمبر۲۳ حروف کی آوازیں نکالنا (P)

اور اس عملِ تنفس کو بیان کرنے کے لئے کہا گیا۔ کیا مچھلی تمہاری طرح سانس لیتی ہے؟ "نہیں" "کیوں؟" "کیونکہ اُسے بہت عرصہ تک پانی کے نیچے رہنا پڑتا ہے"۔ لینرفی نے کہا کہ مچھلی کو پانی میں سے بھی کچھ ہوا مل سکتی ہے۔ یہاں پر اسپرٹ لیمپ کے تجربہ کا حوالہ دیا گیا۔ اور گلپھڑوں کے ڈھکنوں کی حرکات کو غور سے دکھایا گیا۔ انہیں ہیرنگ مچھلی بھی دیکھنے کے لئے کہا گیا۔ اسمیں بچوں نے سر کے ایک جانب ایک چھوٹا سا شگاف دیکھ بعض بچوں کو سر کی ڈرائینگ بنانے اور اس میں شگاف رکھنے کے لئے کہا گیا پتلی نے کہا کہ اب اُس نے اس بھید کو پا لیا ہے۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ یہ پہیے کی طرح اس میں گرداگرد گھوم رہا ہے۔

چھلکے: "کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ مچھلی کو اوپر سے کیا ڈھانپے ہوئے ہے؟" چھلکے "کیوں؟" "تاکہ پانی پھسل جائے"۔ "اور کس چیز میں ایسے چھلکے ہوتے ہیں؟" "ننھی ننھی کلیوں میں کچھ ایسی ہی چیزیں ہوتی ہیں۔ جن میں کئی چھوٹے چھوٹے تراشے بھی ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بارش کا پانی اُنہیں خراب نہیں کرتا۔ یہ ایک قسم کا چھت ہے۔ تاکہ بارش کا پانی پھسل جائے"۔ صنوبر کی مخروطی کلی کے چھلکے۔ اسکے بعد چھلکوں کی ترتیب مفصل طور پر سمجھائی گئی۔ ایک بچے کو آگے بلا کر اس سے چھلکے لگوائے گئے۔ معلمہ نے صنوبر کی مخروطی کلی کو لیکر چھلکے کے خالی حصے کو سر کی جانب موڑ کر بچوں سے پوچھا۔ کہ "اگر اس طرح سے انہیں ترتیب دیا جاتا۔ تو کیا ہرج تھا؟" "پانی چھلکوں میں گھس جاتا اور وہ تیر نہ سکتی"۔

آئیندہ بات چیت کے سبق میں بچوں کو اپنے اپنے سوالات پوچھنے کی اجازت دیگئی۔ گو کسی وقت بھی وہ سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کام معلمہ اور شاگردوں میں سے ہر دو کے لئے ہی بیحد مفید ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو بار باقاعدہ سوالات کا وقت رکھا جائے۔

۱۔ کیا مچھلی کی آنکھوں کے گرد چھلکے ہوتے ہیں؟ معلمہ نے ہیرنگ مچھلی کی آنکھوں کے اطراف ہڈی کے پتلے پتروں کی جانب انہیں متوجہ کیا۔ اس پر ایک نے کہا کہ اگر سر چھلکوں سے ڈھکا ہوا ہو۔ تو پانی باہر نکلنے کے لئے گلپھڑے ایسی اچھی طرح نہ کھل سکینگے۔ دوسرے نے کہا۔ غالباً یہ سر کی حفاظت کے لئے ہیں جس طرح کہ سپاہیوں۔ آگ بجھانے والے خلاصیوں۔ اور غازیوں کے سروں پر خودیں ہوتی ہیں۔ ان آراء کی صحت امکان کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور بچوں نے اپنے اپنے سروں پر بھی حفاظتی ہڈیوں کو ٹٹولا۔

۲۔ یہ [illegible] اس کے اندر کس لئے ہے۔ معلمہ نے اس چیز کی جسے بچے نے پہیہ کہا تھا۔ یا آلۂ تنفس کی تشریح کرنے کی اس طرح کوشش کی۔ اس نے ہیرنگ مچھلی کو لے کر اسکے منہ میں کچھ پانی ڈال کر اُسے گلپھڑوں کے شگافوں میں سے باہر آنے دیا۔ اب ان سے پوچھا گیا۔ کہ مچھلی کو ہوا کہاں سے ملتی ہے۔ شامی نے کہا۔ کہ ہم قبل ازیں ہی معلوم کر چکے ہیں کہ پانی میں بھی کچھ ہوا ملی رہتی ہے۔ پس یہ طے پایا کہ یہ پانی سے ہی ہوا لیتی ہے۔ اور وہ اپنا منہ زیادہ دیر تک اسی واسطے کھلا رکھتی ہے۔ کیونکہ اسے زیادہ ہوا کی ضرورت رہتی ہے۔

۳۔ اس کے سر کے اندر برش کی مانند کیا چیز ہے؟ برش نما چیز گلپھڑے کے ڈھکنے کے حاشیہ پر جھالر ہے۔ معلمہ نے ہیرنگ مچھلی کے گلپھڑے کا شگاف بند کر کے اور اس میں کچھ پانی داخل کر کے اسکے استعمال کی توضیح کرنے کی کوشش کی۔ جھالر شگاف کو پورے طور پر اس طرح سے بند کر دیتی ہے۔ کہ پانی بالکل اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ لارنس نے کہا۔ کہ برش اس لئے ہوگا۔ کہ گلپھڑوں کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ اس سے تمہارا خیال کس طرف جاتا ہے؟ اپنی آنکھیں بند کر دو۔ [illegible] پلکیں برش کی [illegible] کیونکہ یہ بالی آنکھوں کی حفاظت

کرتی ہیں۔

۴۔ ہیرنگ مچھلی اوپر سے تاریک اور نیچے سے سفید [illegible] نیچے دریا کے
پانی کا رنگ۔ اور پانی میں مچھلیوں کو دیکھتے وقت [illegible] انہیں دقت ہوتی تھی
کیوں کہ ان کا رنگ پانی کے رنگ سے بہت ملتا تھا۔ یاد میں لاتے ہیں۔ معلم نے
ایک تجربہ اس طرح کیا۔ کہ ایک خاکی کاغذ لے کر اسپر چاک مل دیا۔ اور اس طرح سے وہ
سلیٹی بھورے رنگ کا ہوگیا۔ اور اسے بہت ہی ہلکے سے چاک والے کاغذ کے
ٹکڑے کے پاس رکھا۔ اور بچوں کو کمرے کے عقبی حصے سے انہیں دیکھنے کے لئے
کہا۔ کہ ان دونوں میں سے وہ کس کو اچھی طرح شناخت کر سکتے ہیں۔ کیا مچھلی کا پانی کا
سا رنگ ہونا جس میں کہ یہ رہتی ہے۔ اس کے لئے کچھ مفید ہے؟ ہاں، کیونکہ بگلے
اسے نہیں دیکھ سکتے۔ کیا اسکے کوئی اور بھی دشمن ہیں؟ ہاں۔ دوسری مچھلیاں۔
فرض کرو۔ کہ ہم بڑی مچھلیاں ہیں جو نیچے پانی میں تیرتی ہیں۔ اور ہم اپنی خوراک کے
لئے چھوٹی مچھلیاں پکڑنا چاہتے ہیں۔ جب ہم پانی میں سے اوپر کی جانب دیکھیں
تو ہمیں کیا نظر آئیگا؟ بادل [illegible] کیا بادل یا آسمان عام طور پر [illegible]
ہیں؟ چمکدار۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ نیچے کی جانب سے مچھلی کا [illegible] ہونا اس کے لئے
کچھ مفید ہے؟ ہاں۔ کیونکہ مچھلی نیچے سے آسمان کے رنگ کی دکھائی دیتی ہے۔

۵۔ مچھلیاں جب ظرف کے دوسری جانب جاتی ہیں تو اتنی بڑی بڑی
کیوں دکھائی دیتی ہیں؟ معلم نے جزوی طور پر اس سوال کا یوں جواب دیا کہ اس نے
ایک پنسل نصف پانی کے ظرف کے اندر اور نصف باہر رکھکر دکھائی۔ بچوں نے
فوراً معلوم کر لیا۔ کہ پانی کے اندر ڈوبا ہوا حصہ دوسرے حصے کی نسبت بڑا دکھائی
دیتا تھا۔ اور اس طرح نتیجہ اخذ کیا کہ پانی اشیا کو بڑھا کر دکھاتا ہے [illegible] دن
ایک بڑا محدب کلاں شیشہ مہیا کیا گیا۔ بچوں نے اس شیشے میں سے بہت سی

اشیاء کو دیکھا۔ اسکی گولائی وا سطح کو بھی ٹٹولا۔ اور نتیجہ نکالا کہ غالباً گول شیشے کا کرہ جسمیں پانی ہو۔ بھی ایسے ہی محدب شیشے کا کام دے سکتا ہے۔

خلاصہ سازی:۔ اگلے بات چیت کے مختصر سے سبق میں بچوں نے اِس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں سنایا۔ معلم نے حسب ذیل جملے بچوں کے خلاصے سے منتخب کر کے انہیں تختہ سیاہ پر لکھ دیا۔ اور دو یا تین مرتبہ اُن کا اِعادہ بھی کروایا۔

سُنہری مچھلی

سُنہری مچھلی پانی میں رہتی ہے اور اسکی شکل کشتی نما ہوتی ہے۔ تیرنے میں اس کے ساتوں پر کام میں آتے ہیں۔ اور دم اسکی رہنمائی کرتی ہے۔ سر کے دونو جانب دو بڑی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں۔ اُس کے سر پر ایک سخت سا غلاف ہوتا ہے۔ یہ سانس لیتے وقت پانی منہ کے اندر لے جاتی ہے اور اپنے گلپھڑوں کی راہ سے باہر نکال دیتی ہے۔ اس کا تمام جسم چھلکوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔

پودوں پر اسباق

پودوں کے مطالعہ کا نصاب ویسا ہی ہوگا۔ جیسا جانوروں کے ضمن میں درج کیا گیا ہے۔

یعنی:۔

۱۔ نام

۲۔ کہاں پایا جاتا ہے۔

۳۔ شکل و شباہت۔

۴۔ ماحول سے مطابقت۔

۵. دوسرے پودوں سے مقابلہ۔

بہت سی معلمات ۶ - ۷ سال کی عمر کے بڑے بچوں کے نصاب میں پوتیوں کی نشوونما کا مشاہدہ۔ بیجوں کا اُگنا۔ اور کسی عام مانوس درخت کے سال بھر کے تغیرات کو بھی شامل کر لیتی ہیں۔ اِن عام مشاہدات کے ساتھ ساتھ اکثر اوقات معمولی پھولدار پودوں کا مطالعہ جس میں مشاہدہ کرنے اور شکل وصورت بیان کرنے کا طریقہ ایسا ہو۔ کہ اُس سے گھر کے باہر خدائی عظمت کا پورا پورا احساس ہو سکے بھی شامل رکھا جاتا ہے

ابتدائی اسباق کے لئے باقاعدہ پھولوں کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ مثلاً Butter cup اور جنگلی گلاب۔ اور چاروں حصوں (کیامیہ Calyx اکلیلچہ Corolla زرد ریشے Stamens اور پشل Pistil کی بخوبی وضاحت ہونی چاہیئے۔

راقمہ کے مدرسے میں تقریباً چھ سال کی عمر کے بچوں کی جماعت کے لئے سیلنڈائن خورد پر پہلا سبق رکھا گیا تھا۔ اور اُس کے چند مہینے بعد مارش میری گولڈ اور butter cup پر بھی اسباق لئے گئے۔ چونکہ ایسے اسباق عموماً ۱۵۔ ۲۰ منٹ سے زیادہ طوالت کے نہیں ہوتے۔ اِسلئے ہر پودے کے لئے تین تین اسباق لینے پڑے تھے۔ اور ان کے اختتام پر مقابلے کئے جا کر تعمیمات بھی مرتب کروائی گئیں۔

ایسیلنڈائن خورد (The Lesser Celandine)

گشت بضمن مطالعہ قدرت اِس سبق کے آغاز سے پیشتر بچوں کو قریب کے باغوں میں لے جایا گیا۔ وہاں مرغزاروں میں اسقدر وافر Celandines اُگے ہوئے تھے۔ کہ ہر ایک بچہ ایک ایک لے سکتا تھا۔ گشت کے لئے آد اخراج میں

ایک اچھی جگہ، دھوپ والے دن کا انتخاب کیا گیا تھا۔ چلنے سے پیشتر بچوں کو پھول دکھلا کر اس کا نام بھی بتا دیا گیا تھا، اور بچوں کو یہ دیکھنے کے لئے بھی ہدایت دے دی گئی تھی کہ Celandine کے پودے کونسی جگہ یعنی زمین، نمی اور سایہ اگتے ہیں۔

مدرسہ میں واپسی پر بات چیت: اس بات چیت کے دوران میں یہ بخوبی واضح ہو گیا کہ حقیر ترین کھلنے والا پھول بھی چھوٹے بچے اور شاعر ہر دو کے لئے خوبصورت خیالات بہم پہنچاتا ہے۔ معلمہ نے پوچھا۔ "اگے ہوئے Celandine تمہیں کس سے مشابہ دکھائی دیتے ہیں۔" بچوں نے جواب دیا۔ "ہم نے کئی ایک پتیاں دیکھیں Celandine بیچ میں تھا اور یہ تمام پتیاں گرداگرد تھیں۔" ایڈی نے کہا "پھول تمام گھاس پر بکھرے ہوئے تھے۔" ڈونلڈ نے کہا۔ "وہ چھوٹے چھوٹے ستاروں کی مانند دکھائی دیتے تھے۔" ایڈی نے کہا۔ "وہ تمام گھاس پر چھوٹے چھوٹے چراغوں کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ لیکن ہم نے بھی جنے کئی ایک لیمپ گزشتہ شب چمکتے ہوئے دیکھے تھے۔" اس سے اتفاق کیا۔ "زمین جس پر کہ وہ اگے ہوئے تھے کیسی تھی؟" "نمدار۔" ارنسٹ نے کہا "میں نے زمین کو چھوا اور میرا ہاتھ تر ہو گیا۔" "انہیں اس قدر نمی کی کیوں ضرورت ہے۔" "کیوں کہ وہ اگ رہے ہیں۔" "وہ نمی کو پسند کرتے ہیں۔" معلمہ نے کنایتہً کہا کہ وہ ہماری طرح ہی ہیں۔ ہم تمام ایک جیسی چیزوں کو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ معلمہ ہمیشہ ان پھولوں کو بہترین تصور نہیں کریگی جنہیں کہ بچے بہترین سمجھتے ہیں۔ Celandine دھوپ میں رہنا چاہتے ہیں اور گل بنفشہ سایہ کو پسند کرتے ہیں۔ "پھول تمہیں کیا کہتے ہیں۔" ایک بچے نے کہا "وہ مجھے کہتے تھے کہ موسم بہار آ رہا ہے۔ جلد آئیں۔ وہ بہار میں آئیں گے۔" معلمہ نے کہا "ہاں مجھے بھی وہ یہی کہتے تھے۔ اور بھی ایک ہمیں یہی کہتا ہے۔ کہ موسم بہار آ رہا ہے۔ طوطی۔"

ایک دفعہ ایک شاعر تھا۔ جو Celandine کے متعلق بہت اچھے پُر لطف اشعار لکھا کرتا تھا۔ اُسنے کہا ہے: "جو شخص Pansies گل سوسن King - Cups و گلہائے نرگس بہشتی گلاب اور گلہائے بنفشہ کو پسند کرتا ہے۔ لیکن

"ایک پھول ہے۔ جو کہ میرا ہے اور وہ چھوٹا Celandine ہے:
بعض لوگ بہت سا وقت آسمان پر ایک ستارہ دیکھنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن میں خوبصورت ستارے زمین پر دیکھتا ہوں" اس سے اُسکی کیا مُراد ہے؛ اُس سے مراد یہی Celandines تھی،، وہی نے بھی کچھ ستارے دیکھے ہیں۔ پس وہ شاعر کے ہی مانند ہے۔ شاعر نے اُن کو تاجوں سے بھی تشبیہ دی ہے۔ جب وہ تمہاری طرح چھوٹا سا بچہ تھا۔ تو ایسے خوبصورت چھوٹے چھوٹے تاجوں کو وہ خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ لیکن جونہی کہ وہ بڑا ہوا۔ ان سے وہ بہت سی پُر لطف باتیں سُننے لگا۔ پیشتر اسکے کہ جھاڑیوں یا درختوں پر پتے نمودار ہوتے۔ اور طوطی اپنا گھونسلا بنانے کا ارادہ کرتا۔ وہ اُنہیں اسقدر خوشنمائی سے چمکتے ہوئے دیکھکر یوں گویا ہوتا تھا۔ جب گرمی کا ابھی نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔ تو وہ سورج کے متعلق مجھے حکایتیں سناتے ہیں۔ کیونکہ اسکے لیئے وہ قدیم دوستوں کی مانند تھے۔ جن سے اُسے بہت زیادہ محبت ہوگئی تھی۔ کیونکہ اُن کی خوشنمائی سے وہ از حد مسرور ہوا کرتا تہا۔ اُس نے ان کے متعلق کچھ اشعار بھی لکھے ہیں جنہیں ہم سب پڑھکر محظوظ ہوسکتے۔

بچوں کو Celandine کے متعلق کوئی چھوٹا سا شعر بنانے کی کوشش کرنے کے لیئے کہا گیا۔ کسی ایک نے اشعار بنا کر پیش کیئے۔ اُن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔



شکل ۲۲ سبق مطالعہ قدرت (Cowslip پر)

"آؤ Celandine پیارے چھوٹے سے Celandine
تم ایک ستارے کی مانند چمکتے ہو۔ تم اپنی خوشنما پنکھڑیوں کو کھولتے ہو۔ واہ واقعی
کیسے خوبصورت ہو"
"میرے پیارے۔ چھوٹے سے Celandine کیسی خوشنمائی
سے تم باغوں میں چمکتے ہو"
"چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine رات کے وقت بند
ہو جاتا ہے۔ چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine دن کے وقت کھل
جاتا ہے" "چھوٹا سا پیارا پیارا Celandines صبح کے وقت بیدار
ہو جاتا ہے" "اور چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine دن بھر چمکتا رہتا ہے"
پھول؛ یہ مناسب نہیں سمجھا گیا تھا۔ کہ بچوں کو پھول کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے
دیئے جائیں۔ اسلئے جلد جلد بچوں کی تجاویز کے بموجب تختہ سیاہ پر کئی خاکے بنائے گئے
جن میں پھول کے مختلف حصوں کی ترتیب کو واضح طور پر دکھایا گیا تھا۔
۱۔ Sepals پتیاں۔ سب بچوں نے چھوٹی چھوٹی پتیوں کو گن کر
ان کی تعداد کو معلوم کیا۔ تین۔ چار یا زیادہ انہوں نے ان کی بیضوی شکل اور ہلکے
سبز رنگ کو بھی بیان کیا۔ معلّمہ نے ان کا نام Sepals بتایا۔ اور انہوں نے
ان کا چھوٹے چھوٹے پروں، چھوٹی چھوٹی کشتیوں اور چھوٹی چھوٹی پتیوں سے مقابلہ
کیا۔ ساغر نما شکل کو پھول کے حوالے سے اور تختہ سیاہ کے خاکے سے واضح کیا گیا۔
بچوں نے اپنے اپنے نمونوں میں پیالی کی نشاندہی کی۔ اور اس کے استعمال کے
متعلق حسب ذیل تجاویز پیش کیں۔
"اگر پنکھڑیاں جھڑ کر گر پڑیں تو یہ انہیں اٹھائے رکھیگی" "یہ کلی کو تھامے رکھتی
ہے" "کلی میں یہ کس چیز سے مشابہ ہیں" "یہ اسلئے مضبوطی سے بند رہتے ہیں۔ کہ

"او Celandine پیارے چھوٹے سے Celandine

تم ایک ستارے کی مانند چمکتے ہو۔ تم اپنی خوشنا پنکھڑیوں کو کھولتے ہو۔ واہ وا تم کیسے خوبصورت ہو!

"میرے پیارے۔ چھوٹے سے Celandine کیسی خوشنمائی سے تم باغوں میں چمکتے ہو!

"چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine رات کے وقت بند ہو جاتا ہے۔ چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine دن کے وقت کھل جاتا ہے۔" چھوٹا سا پیارا پیارا Celandines صبح کے وقت بیدار ہو جاتا ہے۔" اور چھوٹا سا پیارا پیارا Celandine دن بھر چمکتا رہتا ہے"

پھول اب یہ مناسب نہیں سمجھا گیا تھا۔ کہ بچوں کو پھول کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے دیئے جائیں۔ اِسلئے جلد جلد بچوں کی تجاویز کے بموجب تختہ سیاہ پر کئی خاکے بنائے گئے جن میں پھول کے مختلف حصوں کی ترتیب کو واضح طور پر دکھایا گیا تھا۔

۱۔ Sepals پتیاں۔ سب بچوں نے چھوٹی چھوٹی پتیوں کو گن کر ان کی تعداد کو معلوم کیا۔ تین۔ چار یا زیادہ اُنہوں نے اُن کی بیضوی شکل اور ہلکے سبز رنگ کو بھی بیان کیا۔ معلمہ نے اُن کا نام Sepals بتایا۔ اور اُنہوں نے ان کا چھوٹے چھوٹے پروں۔ چھوٹی چھوٹی کشتیوں اور چھوٹی چھوٹی پتیوں سے مقابلہ کیا۔ ساغر نما شکل کو پھول کے حوالے سے اور تختہ سیاہ کے خاکے سے واضح کیا گیا۔ بچوں نے اپنے اپنے نمونوں میں پیالی کی نشاندہی کی۔ اور اس کے استعمال کے متعلق حسب ذیل تجاویز پیش کیں۔

"اگر پنکھڑیاں جھڑ کر گر پڑیں تو یہ اُنہیں اٹھائے رکھیگی"۔ "یہ کلی کو تھامے رکھتی ہے"۔ "کلی میں یہ کس چیز سے مشابہ ہیں"۔ "یہ اِسلئے مضبوطی سے بند رہتے ہیں کہ

اسے گرم رکھیں، یہ ایک ایسے بچے کی مانند ہیں جو کمبل میں لپٹا ہوا ہو؛
کسی قدر زرد رنگ کی ایک گول سی کلی کا خاکہ بنایا گیا۔ اور استعمال کے متعلق
اس طرح سے خلاصہ مرتب کیا گیا۔

(۱) پھول کو گرم اور محفوظ رکھنے کے لئے۔

(۱۱) پنکھڑیوں کو اپنی جگہ پر قایم رکھنے کے لئے۔

۲۔ پنکھڑیاں ا۔ سبز پتیوں کے اوپر کیا ہے؟ " پنکھڑیاں۔ پنکھڑیوں کی شکل کیسی ہے؟ ایک بچے نے کہا، بیضوی؛ لیکن اُسے بخوبی دکھایا گیا کہ وہ اتنی لمبی ہیں کہ ہم انہیں بیضوی نہیں کہہ سکتے۔ برنارڈ آگے آیا۔ اور اُس نے ایک کا خاکہ بنایا۔ اِس کے بعد معلّم نے اس سے پوچھا۔ کہ وہ اپنے خاکے میں انہیں کہاں رکھیگا۔ جب پنکھڑیوں کو خاکے میں بھر دیا گیا۔ تو پھول ہاتھ میں لیا گیا اور بچوں کو بتایا گیا۔ کہ بعض لوگ ان تمام پنکھڑیوں کو ایک ہی نام دیتے ہیں، پنکھا، سورج۔ اور آخر کار، تاج، کے نام بچوں نے پیش کئے۔ ان میں سے آخری جواب قبول کیا گیا۔ اور تختہ سیاہ کے خاکے میں ڈنٹھل کی چوٹی پر چھوٹے سے تاج کی مشابہت نمایاں طور پر دکھائی گئی۔ یہ تاج کس لئے ہے؟ تاکہ یہ پودا لوگوں کو خوشنما نظر آئے، بچوں کو خوشنما نظر آئے، شہد کی مکھیوں کو خوشنما نظر آئے۔

۳۔ Stamenus (زر ریشہ۔) بچوں نے اپنے پھولوں کے اندر کی جانب دیکھا اور حسب ذیل بیانات سنائے۔

مجھے ایسی سی کوئی چھوٹی سی چیز نظر آتی ہے۔ تمام باریک باریک سی لکیریں ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی سوئیوں کے مانند ہے۔ معلّم نے ایک بڑے زر ریشہ کا خاکہ تختہ سیاہ پر بنایا۔ بچوں نے زر ریشہ کے متعلق بیان کیا۔ کہ یہ ایک لمبی سی کھونٹی ہے۔ اور ریشے چھوٹے چھوٹے دھاگوں کی مانند ہیں۔ بچوں نے

زرریشہ کو ہاتھ میں لیکر ٹٹولا۔ اور اِس سوال پر کہ وہ اسے کیا خیال کرتے ہیں ''زرد مٹی'' اور سیاہ مرچ کی مانند کوئی چیز کے جوابات ملے۔ زرریشہ Stamen کے لئے بچوں نے ذیل کے نام تجویز کئے 'گرد و غبار کی ٹوکری' 'گرد و غبار کی جگہ' 'گرد و غبار کی صندوقچی' 'سیاہ مرچ کا ڈبہ' اب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ 'مٹی' کا جسے وہ سیاہ مرچ کہتے ہیں۔ صحیح نام معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اُنہیں زیرہ Pollen نام بتایا گیا۔ اسپر ایک اور نام Pollen - box زیرہ خانہ فوراً ہی کسی نے پیش کیا 'زیرہ خانے کتنے ہیں' بہت سے تقریباً پچاس ہیں بچوں کو بتایا گیا کہ قیاس سے کام لینا ٹھیک نہیں۔

۴۔ پسٹل (استری کیسر) معلمہ نے کہا۔ یہ کچھ اور بھی ہے۔ بچوں نے جواب دیا 'کئی ایک نقطے' 'ایک چھوٹی سی سبز چیز' 'ایک چھوٹے سے گول گیند کی مانند' چھوٹی سی گولی کی مانند' 'یہ سبز ہے۔ اسمیں کئی ایک چھوٹی چھوٹی کھونٹیاں ہیں' 'یہ ایک گرہ دار چھوٹی سی کھونٹی ہے'

(تمہارے باغ میں پھول بدل کر کیا بن جاتے ہیں' 'بیج' 'ہاں' پھول کا یہی کام ہے۔ کہ جسقدر بھی ہو سکے۔ وہ بیجوں کو بنائے' تمہارے کاموں کے مقابلے میں یہ کام زیادہ تعجب خیز ہے' سیسل نے کہا 'بڑا سورج کبھی بیجوں میں مبدل ہو جاتا ہے' معلمہ نے جواب دیا 'ہاں۔ تمام پھول ایسے ہی ہو جاتے ہیں' پھول کی سب سے زیادہ قیمتی چیزیں یہی بیج ہیں' یہ اس کے خزانے ہیں' تمہارا خزانہ کونسا ہے۔ حسب ذیل خزانوں کے نام لئے گئے۔

میرا خزانہ میرا بسنتی گلاب ہے' میری گڑیا اور گاڑی خزانہ ہے' میری بہترین ٹوپی' میرا سفید خرگوش' میرے کبوتر' میرا فٹ بال'

(کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پھول کے خزانے کی طرح کھونٹی کس کام آتی ہے۔

اب بچوں نے زیرہ خانہ کو ادہر اُدہر ہلایا۔ اور اُس کے اندر کی سبز کھونٹی کو ہاتھوں سے چھوا۔ یہ خاردار معلوم ہوتی ہے، اُسپر چھوٹے چھوٹے الپین کے سر کے برابر دھبے ہیں۔ معلّمہ نے اسپر یہ اضافہ کیا: یہ عام طور پر کسیقدر چپچپا سا ہوتا ہے۔ لیکن اتنا چپچپا نہیں ہوتا کہ ہم محسوس کر سکیں۔ اُوپر کا سرا تھوڑا سا چپچپا کیوں ہے۔ مکھیاں چاٹنے کے لئے۔ شہد کی مکھیاں۔ زیرہ خانوں میں سے کیا نکلتا ہے۔ گرد۔ یہ کہاں جائیگی۔ پھول پر۔ لیکن اس کو روکنے کے لئے بھی تو کوئی چیز ہے۔ اسی لئے یہ چپچپا ہے۔

معلّمہ نے تھوڑا سا زیرہ سبز کھونٹی پر ڈالا۔ اور نیچے تک اسکا راستہ دکھایا۔ چونکہ اسے یہ اطمینان نہ تھا۔ کہ اسکے چھوٹے سے نمونے سے تمام جماعت بخوبی دیکھ سکیگی اسلئے اس نے تختہ سیاہ پر ایک بڑی سی سبز پنکھڑی بنائی۔ اور اسپر زرد چاک سے زیرہ کا راستہ دکھایا۔ کیا تم بتلا سکتے ہو کہ زیرہ کا کیا کام ہے۔ یہ اُن چھوٹی سی چیزوں کو بیجوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کس قسم کے بیج؟

بچے پسٹل کے لئے نام تجویز کرتے ہیں چپچپی کھونٹی۔ پکڑنے والی کھونٹی۔ (کیونکہ یہ زیرے کے چھوٹے چھوٹے ذروں کو پکڑ لیتی ہیں) بیجوں کا ڈبہ۔

سالم پودا۔ تمام بچوں کو دکھایا گیا کہ جڑیں بالوں یا ریشوں اور موٹے ٹھوس حصوں سے جو تمام بھورے رنگ کے ہیں۔ ملکر بنی ہیں۔

پتیوں کے ڈنٹھل۔ اوپر کو بڑھتے ہیں۔ یہ ہلکے سبز اور چمکدار رہتے ہیں۔ اور ان میں ایک چھوٹی سی نالی بھی ہوتی ہے۔ جو نیچے تک چلی گئی ہے۔ پتی اُوپر کی جانب سے گہرے سبز رنگ کی اور نیچے کی جانب سے ہلکے سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ رگیں اس جگہ سے شروع ہوتی ہیں۔ جہاں پتی ڈنٹھل سے نکلتی ہے۔ اور یہ لمبی لمبی انگلیوں کی طرح پھیلتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ بہت سے ڈنٹھلوں سے شاخیں نکلتی ہیں۔ اور ٹھیک اس مقام پر جہاں سے کہ دوسری پتی کا ڈنٹھل اگتا ہے۔ ایک چھوٹی سی بینڈکی

شکل کی کلی سی اُگتی ہوئی نظر آتی ہے۔

عام اشیار پر اسباق مشاہدہ

ان سے وسیع دنیا کی جانب بچے کی کس طرح رہنمائی ہوتی ہے۔ حیات طفل کے ماحول کے تمام عناصر ہمارے زبانداتی کے اسباق میں آنے چاہئیں۔ زمانہ حال کے مطالعہ قدرت کے طریقے میں تو یک رخی کا خدشہ ہے۔ اور اسکی وجہ سے دوسری عام اور ویسی ہی دلچسپ اشیار گرد و نواح کے نظر انداز ہونے کا اندیشہ ہے۔ کمرۂ مدرسہ آس پاس کے گھروں۔ اُن کے ساز و سامان۔ کتابوں اور مدرسہ کی دوسری چیزوں گرد و نواح کی دکانوں۔ خطوط رساں۔ پولیس کا جوان۔ اور ریل گاڑی کے مشاہدہ اور بحث سے زندگی کے کئی ایک شعبوں کو لینے اور کئی دوسری سمتوں میں روشنی ڈالنے کا بخوبی موقع ملتا ہے۔

مثلاً ہم پانی پر مشاہدہ کے سبق سے آغاز کرتے ہیں۔ اسمیں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے کس طرح سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے۔ یا چکی چلانے کے لئے بہتی ہوئی ندی کی قوت کو کام میں لانا سیکھا ہے۔ یا ہم اُبلتے ہوئے پانی کی دیگچی کے حرکت کرتے ہوئے ڈھکنے کو دیکھکر اس دیو کے متعلق کچھ حال معلوم کرتے ہیں۔ جو اسقدر زبردست ہے مگر بہت ہی پرانا۔ ہم پنساری کی دوکان پر جاتے ہیں۔ اس کے سامان پر بحث کرتے ہیں۔ اور خیالی طور پر ان ممالک میں جا نکلتے ہیں۔ جہاں چائے کا پودا اگتا یا کشمش پیدا ہوتے ہیں۔ ہم خطوط رساں کے متعلق اور سمندر پار کے خطوط کے بارے میں جو وہ لے کر آتا ہے۔ گفتگو کرتے ہیں۔ اور اسی طرح سے گاہ بگاہ کے بحری سفروں کے ذریعہ جو آگ کی غذا والے اور فولاد کی جھراوں والے بڑے بڑے جہازوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ہم اس خواہش کی تسکین کرتے ہیں۔ جو

کمسنوں کے مدرسہ کے نصاب کے اختتام پر ایک حقیقی سچے قصے کے لئے دلوں میں پیدا ہوتی ہے اسطرح سے ہم اِس فطری اشتیاق ہمات کے لئے بھی تحریک بہم پہنچاتے ہیں۔ جو ہمارے جدید یعنی وطن کے بچوں کے دلوں میں خوابیدہ پڑی ہوتی ہے۔ اور نیز اسطرح سے ہم آئندہ سفرناموں کے پڑھنے کی طفلانہ مسرتوں کے ناظر بچوں کے لئے کھولتے اور اُنہیں آئندہ جماعتوں کے زیادہ معین تکمیل کے مطالعہ کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔



بابِ ہفتم

اسباق کی تیاری اور پیشکشی

ایک نوجوان اور مبتدی معلمہ بلکہ اچھی تربیت یافتہ اور نہایت ہی تجربہ کار کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ بچوں کو اسباق دینے سے پیشتر وہ اُن کا خاکہ تیار کر لیا کرے گر اس بات کا ضرور خیال رہنا چاہیئے۔ کہ خاکہ سبق خواہ کوئی بھی ہو۔ معلمہ کو ہمیشہ نفس طفل سے پورا پورا ربط رکھنا ہوگا۔ اور اسے یاد رہنا چاہیئے کہ اصل مرکز وہی ہے، اور اگر بچے کے نفس کو اسکے فطری طریقے پر چلنے نہیں دیا جائیگا۔ تو اچھے سے اچھے تیار کردہ خلاکے بھی اسکی تعلیم و تربیت کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتے لیکن اس سے یہ ہرگز منشا نہیں لیا جا سکتا۔ کہ معلمہ بچوں کے اشاروں پر چلتی رہے اور مضمون زیرِ درس کو چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکتی پھرے۔

اگر کافی احتیاط سے مضمون کا انتخاب ہو۔ تو اُصولاً اُسے بچے کے لئے موزوں بنانے اور ساتھ ہی سبق کا تسلسل بھی برقرار رکھنے میں کوئی دقت رونما نہیں ہوگی۔ ہم میں سے اکثروں نے سبق کی تیاری اور پیشکشی کے متعلق ہربارٹ اور اس کے متبعین کے نظریوں سے امداد اور رہنمائی حاصل کی ہے۔

ایسے اسباق اس قابل معلمہ کے ہاتھوں میں جو اشارات تیار کرنے اور اسباق دینے کا طریقہ معلوم کرنے کے لئے بیحد مستعد ہے اور جو تعلیمات کے سب سے

آخری اصول کو کسقدر بے صبری کے ساتھ سنکر کہ اُسے اپنے طریقوں کو خود ترتیب دینا چاہیئے۔ اور ان تمام نظریوں کے ہنگامہ کو خیرباد کہنا چاہیئے۔ جو کہ اسکے آئندہ مطمئن ہونیوالے قلب کو تکلیف دیتے ہیں۔ انگشت بدندان رہ جاتی ہے۔ ناواجبی طور پر مصنوعی اور شاید بے ثمر بھی ہوجاتے ہیں۔

برخلاف اسکے بعض معلمات نظری یا نفسیاتی پہلو پر اس قدر اعتماد رکھتی ہیں۔ کہ وہ تمام اسباق کو اسی ایک سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس اُمید پر کہ عمدہ نتائج محض طریقے ہی کے ٹھیک استعمال سے مترتب ہونگے۔

بیشک ہر ایک طریقہ کی طرح رسمی اقدام کے استعمال میں کئی خطرات ہیں۔ نظری پر اندھا دھند بھروسہ کرنیوالی معلمہ ایسی ہی آسانی سے بہک جاتی ہے۔ جیسی آسانی سے کہ وہ معلمہ جو خود تمام غور و فکر کو بالائے طاق رکھکر نمائشی آرام طلبی کو اختیار کرلیتی ہے۔ لیکن کیا ہم بحیثیت معلمات کے کسی قسم کی ترقی اور کوئی حقیقی تعلیمی کام کرسکتی ہیں۔ جب تک کہ ہم اپنے کام کے عملی اور نظری ہر دو پہلوؤں سے پورا پورا ربط نہ رکھیں یعنی ایک طرف تو بچوں کی ماؤں اور اُن کے گھروں کے ساتھ اور دوسری طرف زمانہ حال کی ترقیات کے ساتھ۔ اور نیز جب تک کہ ہم اپنے طریقوں کو وافر مطالعہ۔ کافی غور و فکر اور تجربہ سے موثر اور مفید نہ بنائیں۔

ہربارٹ کا "پنج اقدامی طریقہ" اس صورت میں جبکہ ہم اسے بالکل ہی اندھا دھند اور حد سے زیادہ اعتماد کے ساتھ کام میں لائیں۔ بہت مضر ثابت ہوگا۔ تاہم اسکی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اسے بالکلیہ ہی ترک کردیں۔ اور اس وقت بھی اس سے کام نہ لیں۔ جبکہ ہمیں حقیقی طور پر اس کی امداد و اعانت کا بخوبی احساس ہو رہا ہو۔ ہمارا اہم مدعا یہ ہے۔ کہ بچوں کو شوقین اور مستعد بنایا جائے۔ اس لئے ہمیں اس وقت تک کوئی تدریسی مواد نہیں بہم پہنچانا چاہیئے جب تک کہ ہمیں اسکا پورا اطمینان نہ ہوجائے۔

کہ بچے واقعی اسکے متعلق اپنے فطری تجسس کا اظہار کرینگے۔

۱۔ پودوں پر سبق

بچے کی فطرت اور دلچسپیوں کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے ہیں ایسے پودے کے پھل اور پھول کے متعلق جسے عام طور پر سیم کا پودا کہا جاتا ہے۔ سبق دینے میں کس طرح چلنا چاہیئے؟

پہلا قدم۔ ہر ایک بچے کو ایک ایک خوشنما پھول دیا جاکر اُنہیں اسکے متعلق اچھی مرغوب اور دلچسپ باتیں جو کہ اُنہیں سوجھیں تبلانے اور معلمہ سے اسکے متعلق حسبِ ضرورت سوالات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے[1]۔ اگر ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل کی قسم کے چند سوالات سے اُنکے تجسس کو تحریک بھی دیجا سکتی ہے۔

'پھول کی شاخ اسقدر لمبی کیوں ہوتی ہے؛' پھول کی پنکھڑیوں پر یہ بال کس لئے ہیں؛' پنکھڑیاں مختلف شکل وصورت کی کیوں ہیں؛' ان خطوں کا کیا منشا ہے؛'

یہ سوالات مختصر طور پر ہونے چاہئیں۔ اور معلمہ کو جبکہ وہ دلچسپی اور تجسس کو تحریک کر رہی ہو، چاہیئے کہ آئندہ مرحلہ پر پہنچنے تک اُن کے جوابات تبلانے سے احتراز کرے۔

سبق کے متعلق یہ تبایا جاسکتا ہے کہ یہ سیم کے پھول کی پری کے قصے سے متعلق ہے۔

دوسرا قدم۔ ہر بچے کو باری باری سے پھول کا مفصل بیان سنانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اِسمیں ۱۱ ذیل کے امور ترتیب سے لئے جاتے ہیں۔

(الف) کماسیہ Calyx (ب) اکلیلچہ Corolla یا تاج

---

[1] اسے عام پیشکشی سے موسوم کیا جا سکتا ہے، اور قدم دوم کو تفصیلی پیشکشی کہا جائیگا۔

(ج) (Stamens) زردیشے یا زیرہ خانے۔ (د) پسٹل Pistil
یا پیچیا سرا۔ (۲) شہد کی مکھی اور پھول کا باہمی تعلق۔

سبق کے اس حصے کے دوران میں بچوں کو پہلے قدم کے سوالات حل کرنے میں امداد بہم پہنچانے کے لئے معلمہ چھوٹے چھوٹے تجارب بتاتی ہے۔ مثلاً شلغ کے اندرونی حصے کو چکھنا۔ اور اس طرح سے شہد کی تھیلی یا شہد دان کو معلوم کرنا۔ پانی کے چند قطرے باوں پر ڈال کر نتیجہ دریافت کرنا۔ پنکھڑی پر جس پر مکھیاں آکر بیٹھتی ہیں۔ انگلی کا سرا یا کوئی دوسری چھوٹی سی چیز رکھنا۔ انگلی سے زیرہ خانوں کو چھونا۔ پیچیپے سرے کو مس کرنا۔ زیرہ خانوں میں سے تھوڑا سا زیرہ لے کر پیچیپے سروں پر چھڑکنا۔ غرض کہ اس طرح سے بچوں کو خود تجربات کر کے واقعات معلوم کرنے کے قابل بنانا۔

اگر بچے کو خود واقعات معلوم کرنا نہ سکھلایا جائے۔ بلکہ واقعات اسے بتلا دیے جائیں۔ تو وہ انکشاف کی مسرتوں سے محروم رہیگا۔ اور اپنی استعداد معلوم کرنیکا اسے موقع نہیں مل سکیگا۔ معلمہ کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اسکی رہنمائی کرتی رہے۔ اسے تحریک بہم پہنچاتی رہے اور اسکی سعی میں ضمیمہ کے طور پر خود بھی شریک رہے۔

جب گزشتہ اسباق میں پھول کا بیان ہو چکا ہو۔ اور پھول سے پھل بننے تک تمام مدارج نشو و نما بتلائے جا چکے ہوں۔ تو پھول اور پھل کا مطالعہ سالم پودے اور اسکے ماحول کے حوالے سے کیا جانا چاہیئے۔

اب شہد کی مکھی کی آمد پر غور کیا جائیگا۔ اور خطوط رہنمائی۔ شہد کی تھیلی۔ اور خوشنما رنگ کے وظائف ہمیشہ تک یاد رہینگے۔

تیسرا قدم۔ بچے کے ذہن میں حاصل تصورات کو پائیداری سے مستحکم کرنے کے لئے ایسے تصورات کو نہ صرف سابقہ واقفیت سے ہی مربوط کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے تصورات سے بھی انہیں حتی الوسع متعدد طریقوں سے وابستہ کرنا چاہیئے۔ پھول کا مقابلہ

کسی ایسے دوسرے پھول سے جسے بچے پڑھ چکے ہوں۔ کیا جائے۔ تقابل کے لئے پھول کی کوئی صنف لی جا سکتی ہے۔ مثلاً Butter cup

اور سالم پھول کی شکل و صورت۔ شاخ پر پھول کی جگہ پنکھڑیوں کی وضع قطع۔ شہد دان کی جگہ۔ وغیرہ کا مقابلہ کروایا جانا چاہیئے۔ ایسے ذرائع سے ہم مبہم حسی ارتسامات سے زیادہ معین اور واضح علم کے تصورات کی تدریجی ترقی اور تربیت کا اہتمام کر سکینگے۔

چوتھا قدم۔ اب سبق پر بہت ہی مختصر پیرایہ میں نظرثانی کی جائیگی اور بچے سبق کی تربیت کے لحاظ سے مختلف امور جو کہ وہ پڑھے ہیں۔ بیان کرینگے۔ ایسے جملے جو نہایت ہی ضروری امور سے متعلق ہونگے انہیں تختہ سیاہ پر لکھدیا جائیگا یا چھاپ دیا جائیگا۔ اور بچوں سے انہیں پڑھوایا بھی جائیگا۔

بچے ذیل کے گیتوں کو "ہی ڈڈل۔ ڈڈل" کی سُر کے مطابق گا کر بہت محظوظ ہونگے۔ اس سے شاخ کی خوبصورتی اور اسکے وظیفہ کو وہ بخوبی سمجھنے لگینگے۔

"اگر تمہارے پاس کوئی گلاب کے پھول کی سی سرخ شاخ ہو۔ اور وہ شہد سے لبریز ہو۔ اور اگر کوئی شہد کی مکھی آکر اس میں سے کچھ طلب کرے۔ تو بتاؤ۔ کیا تم اُسے کچھ دوگے۔"

جواب۔ "اگر میرے پاس کوئی گلاب کے پھول سی سرخ شاخ ہو۔ اور وہ شہد سے لبریز ہو۔ اور اگر کوئی شہد کی مکھی آئے۔ تو میں اسے دعوت دیکر بلاؤنگا۔ اور اسے اتنا شہد دونگا۔ جتنا کہ وہ لیجا سکے۔"

پانچواں قدم۔ دستی مشاغل کے سبق میں بچوں کو اپنے اپنے تختوں پر چاک سے پھول کا خاکہ بنانے۔ اسمیں رنگ بھرنے۔ اسکا کاغذ پر نمونہ تراشنے یا مٹی سے اُسکا نمونہ بنانے کے لئے کہا جائیگا۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ متذکرہ بالا کے لئے متعدد اسباق دینے کی ضرورت ہوگی۔ غالباً پہلا اور دوسرا قدم ایک ہی سبق میں ختم ہو سکینگے۔ تیسرے قدم کے لئے ایک علیحدہ سبق درکار ہوگا۔ مگر پہلے دوسرے اور تیسرے میں سے ہر ایک کے بعد تختہ سیاہ پر لکھکر سبق پڑھایا جائیگا۔ جیسا کہ چوتھے قدم میں صراحت کی گئی ہے۔ یا دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مضمون کے ہر حصے کے لئے سب کے سب اقدام مسلسل لئے جائیں۔

۲۔ نظم کا سبق

اگر ہم بچوں کو کوئی سادہ نظم پڑھانا چاہیں۔ تو کس طرح پیش کرینگے۔

بچوں کی ایک جماعت جو دن کے مختلف اوقات میں سورج کی حالتوں کا مشاہدہ کرتی رہی ہے۔ بازیگاہ سے اپنے سائیوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد ابھی ابھی کمرہ جماعت میں واپس آئی ہے۔

پہلا قدم:۔ جبکہ بازیگاہ میں وہ معلم کے طویل سائے پر چلنے اور ایک دوسرے کے سائے کو دیکھنے اور اپنے سائے کی بار بار بدلتی ہوئی لمبائی کا مشاہدہ کرنے کا کافی لطف اٹھا چکے ہیں۔

دوسرا قدم:۔ بچوں کو ایک آدمی کا حال سنایا جاتا ہے جسنے بچپن میں اپنے سایہ کو دیکھا تھا۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے کہ وہ اب دیکھتے ہیں اور اُن سے دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اسوقت اُس نے کیا کہا تھا۔

ا۔ سٹیونسن کی نظم "میرا چھوٹا سا سایہ ہے" کی نظم کو معلم بہت ہی عمدگی سے پڑھتی ہے۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ اسکی ہر خوبی صحیح صحیح طور پر برقرار رہے۔ اور ذیل کے اشعار کا پورا پورا لطف حاصل ہو سکے۔

"جب میں بستر میں اچھلتا ہوں۔ اسے بھی اپنے سامنے اچھلتے دیکھتا ہوں۔

کیونکہ بعض اوقات وہ ربڑ کے گولے کی طرح زیادہ لمبا ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اتنا چھوٹا اور پست ہوتا ہے۔ کہ بالکل نظر ہی نہیں آتا:

غرضیکہ اسے حتی الامکان عمدہ پیرائے میں پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے پاتا۔

۲۔ بچے عام طور پر اشیاء کی پسندیدگی کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حسب ضرورت معلم سے سوالات بھی پوچھتے ہیں۔

۳۔ پھر نظم کو پڑھا جاتا ہے۔

۴۔ وقت واحد میں ایک ایک شعر پڑھا جاتا ہے۔ اور بچے منفرد آحافظہ سے اشعار دہرانے لگتے ہیں۔

تیسرا قدم:۔ بچے اپنے ارتسامات کا مقابلہ شاعر کے ارتسامات سے کرتے ہیں۔

چوتھا قدم:۔ بچے اپنے الفاظ میں نظم کا قصہ بیان کرتے ہیں۔

اگر قصے کی ابتداء کے متعلق بھی بچوں کو بتایا جائے۔ کہ چھوٹے بچے نے جب وہ بڑا ہوا۔ کس طرح خیال کیا اور یہ نظم لکھی۔ تو دلچسپی میں مزید اضافہ کا موجب ہوگا۔

پانچواں قدم:۔ بچے آزادی کے ساتھ نظم کے اشعار کی پنسل یا چاک سے عملی طور پر توضیح کرتے ہیں۔

۳۔ قصہ گوئی کا سبق

بچوں کو قوت اعلیٰ کی ممنونیت محسوس کرنے۔ مدرسے کے کام کو سال کے موسموں اور کھیتوں کے کام سے موافق بنانے۔ اور بچوں کو اپنے والدین کے احساسات میں حصہ لینے کے لیے آمادہ کرنے۔ اور فصل پکنے کی شکرگذاری کے موقع پر حمد و ثنا کے

گیتوں میں شریک ہونے کے لئے Grimm کے مرتبہ اناج کے بھٹے جیسا کوئی قصہ سنایا جانا چاہیئے۔

بچے اناج کے چند بھٹوں کی روئیدگی کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور پکے ہوئے اناج کے کھیت کی سیر بھی کر چکے ہیں۔

پہلا قدم:۔ متذکرہ بالا تجربات میں سے جس کا قصے سے تعلق ہو کسی ایک کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

دوسرا قدم:۔ گرم Grimm کا مرتبہ قصۂ اناج کے بھٹے، بچوں کو سنایا جاتا ہے۔

تیسرا قدم:۔ عورت جو کہ اناج کے بھٹے اکٹھے کرتی اور انہیں زمین پر گراتی تھی۔ کے اسراف کا مقابلہ بازیگاہ، گلی کوچے یا گھر میں روٹی پھینکنے سے کیا جاتا ہے۔

چوتھا قدم:۔ محصلہ برکات کے لئے شکریہ کے احساسات بیدار کرنے کی کوشش میں شکرگزاری کی حمد گائی جاتی ہے اور ذیل کی قسم کے چند اشعار پڑھے جاتے ہیں

"اے باپ۔ اب ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تمام خوشنما اور عمدہ چیزوں کے لئے۔ بیج کے زمانہ کے لئے۔ اور فصل کے لئے۔ ہماری زندگی۔ ہماری صحت اور ہماری غذا کے لئے"

پانچواں قدم:۔ بچوں سے قصے کی ڈرامہ سازی کروائی جاتی ہے۔ اور وہ آزادی سے چاک یا کسی دوسری موزوں شئے سے اسکی عملی توضیح بھی کرتے ہیں۔

اقدام اول تا پنجم کسی قدر غیر رسمی طور پر ہربارٹین تمہید۔ پیشکشی۔ تلازم۔ تعمیم۔ اور استعمال کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

پہلا قدم:۔ تمہید۔ تمہیدی قدم کے بغیر کسی سبق کو شروع کر دینا شاذ و نادر ہی مناسب ہوگا۔ کیونکہ نفسِ طفل کو تیار کرنا بیحد ضروری ہے چنانچہ جب تک کہ

ہم انکی طفلانہ دلچسپیوں سے متعلقہ تصورات کو تحریک نہ کریں۔ اور اس طرح سے سابقہ حاصلہ تصورات کو دائرہ شعور میں نہ لائیں۔ اسکی توجہ بھٹکتی ہی رہیگی۔ اور سبق کو دلچسپ سمجھنے کی بجائے اسے بیزارکن تصور کرنے کا رجحان اس میں پایا جائیگا۔

ایسے اشارات کے ذریعہ سے جنہیں ہم باعث دلچسپی خیال کرتے ہیں مضمون کے کسی شعبہ کے متعلق اسکے تجسس کو تحریک دیجا سکتی ہے اسطرح سے اسکے سرگرم نفس میں پیشکردہ نکات بخوبی ذہن نشین ہوجائینگے۔ اور آپ سے معلم کی ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت کا بھی بخوبی احساس ہوجائیگا۔

نظم کے سبق میں پہلی شرط یہ ہے۔ کہ مناسب حال کیفیت پیدا کی جائے۔ اور بچوں کو تخیل میں ہی زیر بیان منظر کا سفر کروایا جائے۔ تاکہ وہ پوری تیزی اور صفائی سے تشبیہات بنا سکیں۔

مدعا:- کچھ زیادہ سال نہیں گزرے جبکہ بعض حلقوں میں یہ ایک عام خیال ہوگیا تھا۔ کہ بغیر دیباچے کے جسے عموماً تمہید کہا جاتا ہے۔ سبق شروع کرنا خلاف قاعدہ ہے۔ اسکا مقصد یہ ہوتا تھا۔ کہ بچوں کو سبق کا عنوان معلوم کرنے کے قابل بنایا جائے۔ لیکن عملی طور پر اسکی حیثیت محض ایک قیاسی کھیل کی سی ہوتی تھی۔ جسمیں بہت سے عنوانات ایسے بھی زیر بحث آجاتے تھے۔ جن کا مضمون زیر درس سے کچھ دور کا بھی تعلق نہ ہوتا تھا۔

اب آجکل یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ایسا کرنا محض تضیع اوقات ہے۔ کیونکہ اس سے خیالات بجائے مرتکز ہونے کے منتشر ہوتے ہیں۔ اصولاً سبق کے آغاز پر ہی معلم کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو اپنا ہمراز بنا کر انہیں صاف اور واضح طور پر بتا دیجائے کہ وہ سبق کے دوران میں کیا کرنا چاہتی ہے۔

یہ اصول رسکن Ruskin نے بھی تسلیم کیا تھا۔ جبکہ وہ

Sesame & Lilies پر لیکچر دے رہا تھا۔ چنانچہ اُس نے کہا "میں نے اچھے اچھے مقررین کو بھی یہ کہتے سنا ہے۔ کہ سامعین ایسے مقرر سے جو اُنہیں اپنے مقصد کے متعلق کچھ پتہ نہیں دیتا۔ جس قدر بیزار ہوتے ہیں۔ اسقدر اور کبھی نہیں ہوتے۔ میں نقاب کو فوراً اُلٹ کر تمہیں صاف طور پر بتا دیتا ہوں۔ کہ میں تمہارے سامنے کتابوں کے پوشیدہ خزانوں پر تقریر کرونگا"۔

اپنا مدعا ایسے طریقے سے بیان کرنے سے جس سے کہ بچے بخوبی متوجہ ہو سکیں اور اُن کے تجسس کو تحریک ہو سکے۔ بہرحال معلم اُن کے منتشر خیالات کا احیاء کروا کر انہیں مضمون زیر درس پر باہم مرکوز کر سکیگی۔

پیشکشی۔ اس سے یہ مراد ہے کہ بچوں کے روبرو سبق کا جدید مواد پیش کیا جائے۔ اور طریقہ جو استعمال ہوگا۔ اسمیں مضمون کی نوعیت کے لحاظ سے مناسب تغیر و تبدل ہوتا رہیگا۔

اگر قصہ گوئی پر سبق ہو۔ تو کئی ایک طریقوں کو کام میں لایا جا سکتا ہے:۔

۱۔ معلمہ منتخبہ قصے کو سالم طور پر یا اسکے کسی جزو کو مسلسل طور پر بیان کرے۔ اور اسکے بعد بچوں کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقع دے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ قصے کے کن اجزا کو پسند کرتے ہیں اور کن کو ناپسند۔

۲۔ بیانیہ اور بروزی طریقوں کو باہم ملا کر استعمال کیا جائے۔

۳۔ بیانیہ اور بروزی طریقے تختہ سیاہ کے خاکوں کے اشارتی استعمال اور دوسری توضیحات کے مدد سے مکمل ہونگے۔

(۱) مطالعہ قدرت کے سبق میں یہ قدم زیادہ تر بچوں کے مشاہدات پر مشتمل ہوگا جس میں معلمہ کی جانب سے ضروری رہنمائی اور ہدایات ہوتی رہیگی۔ یا

(۲) قصہ رات[illegible] کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا جانا چاہیئے۔ کہ پہلے

یا کسی دوسری چیز کا بخوبی مشاہدہ کرواکر اس کے بعد ماڈلنگ یا ڈرائینگ میں بھی اسی سے متعلق سبق لیا جائے۔ تاکہ بچے زیادہ صحیح اور صاف طور پر مشاہدہ کر سکیں اور اِس طرح سے زیادہ واضح اور مکمل تصورات اُنہیں حاصل ہو سکیں۔

بدین لحاظ پیشکشی کی نوعیت مضمون۔ معلمہ کے ذاتی طریقوں بچوں کی عمر یا درجہ ترقی کے لحاظ سے مختلف ہوگی۔

پیشکشی کی خواہ کوئی بھی صورت اختیار کی جائے۔ معلمہ کا مدعا ہمیشہ یہ ہونا چاہئیے کہ وہ مناسب رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے اور بچوں کی جبلت تجسس کو تحریک کرتے ہوئے اُن میں نفسی اشتہا کے پیدا کرنے اور اسکے اُبھارنے کا انتظام کرتی رہے ناگوار مواد جس کے لئے کہ بچے آمادہ نہ ہوں کبھی نہ دینا چاہیئے۔ ورنہ ذہنی بدہضمی رونما ہوگی۔ مدعا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ نفس کو بیدار کرکے تجسس کو اِس طرح تحریک دیجائے۔ کہ احساس کنندگان ہر سمت میں علم حاصل کرنے کے لئے جسکی کہ نفس کو خواہش ہوتی ہے۔ اور جس کے انہضام کے لئے وہ آمادہ ہوتا ہے۔ دوڑ پڑیں۔

تلازم یا تقابل، سبق۔ کے جدید حاصلہ تصورات کا مقابلہ بچوں کی سابقہ واقفیت سے کروایا جاکر جدید اور قدیم کو باہم مربوط کیا جاتا ہے۔ اِس طرح سے جاندار ذہنی تصاویر بنانے۔ صاف اور واضح پیرایہ میں تفکر کرنے۔ اور صحیح طور پر اظہار کرنے کی بہت عمدہ مشق بہم پہنچتی ہے۔

پیشتر اسکے کہ بچہ دو اشیا۔ دو قصوں یا دو نظموں کا باہمی مقابلہ کر سکے۔ اسے ہر ایک کے متعلق صاف اور واضح ارتسام حاصل ہو جانا چاہیئے۔ اور ابتدائی اسباق کے دوران میں معلمہ کو مختلف طور پر رہنمائی۔ حوصلہ افزائی اور اثر آفرینی سے بخوبی کام لینا چاہیئے۔ صبر اور مہارت کا پھل ضرور ملیگا۔ اور چونکہ بچوں کی استعداد اُمور مشابہت و اختلاف کے معلوم کرنے میں بڑھ جاتی ہے۔ اِس لئے وہ اِس تقابل میں

سرگرمی اور دلچسپی کے ساتھ حصہ لینگے۔

اِس طریقے سے اُنہیں تفصیلات کے متعلق زیادہ گہری اور مکمل بصیرت حاصل ہوجاتی ہے۔ جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں۔ کیونکہ تصورات کو از سر نو جوڑنا اور بیان کرنا پڑتا ہے۔ اور اس قسم کی مشق سے تصورات زیادہ صاف اور نقطۂ نظر زیادہ وسیع ہوجاتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس مرحلہ پر بچے اشیاء کو اُن کے حقیقی تناسب میں دیکھنے۔ اور ضروری اور غیر ضروری خواص میں امتیاز کرنے سے بھی ایک قدم اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ علم اور تجربہ کے متواتر یاد میں لانے۔ اور بار بار کے تقابل سے وہ قدرتی مدارج کے میں بموجب ہی خاص سے عام کی جانب نکل جاتے ہیں۔ اور اسطرح سے منظم اور باترتیب تصورات کا ذخیرہ بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

اجتماعی میل جول۔ خواندگی کسی عمدہ تصویر کے دیکھنے اور کوئی عمدہ ناٹک یا دلچسپ گیت کے سننے سے استفادہ کرنیکی استعداد کا انحصار بالکلیہ ہماری سابقہ تربیت پر ہوگا۔ یا بالفاظ دیگر جس حد تک کہ ہم سابقہ معلومات کو مضمون زیر درس سے ملانے کی استعداد رکھتے ہیں۔

پیشکشی اور تلازم اکثر اوقات باہم ملے ہوئے رہتے ہیں۔ یعنی جوں ہی کہ کوئی مشاہدہ کیا جائے یا کوئی تصور حاصل ہو۔ فوراً کسی دوسرے سے اسکا مقابلہ کر دیا جانا چاہیئے۔

تعمیم۔ سبق کے دوران میں جو واقعات یا تصورات بچے حاصل کریں اسمیں اُن کا خلاصہ بنایا جاتا ہے۔ گو زبانی اسباق سنانے کے لئے بچوں کو لامحدود مواقع دیئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خیالات کے ایسے اظہار میں نہ صرف مسرت ہی حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ اُس سے بلاشبہ وہ اُنہیں زیادہ صاف اور واضح طور پر سمجھنے کے بھی قابل

ہوجاتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہمیشہ تعمیمات پر اصرار کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً کافی معطیات کے بغیر ہی مرتب ہوتے ہیں۔ اور نیز اسلئے بھی کہ اگر ہم تازگی اور جولانی کو جو بچپن کی بہت بڑی خوبیاں ہیں۔ برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں سبق کو حد سے زیادہ منظم صورت نہ دینی چاہیئے۔ چھوٹے بچے آہستہ آہستہ اور بتدریج خیالات فراہم اور مرتب کرتے ہیں۔ اور ہمیں ننھی ننھی جڑوں کے کام میں پیشتر اسکے کہ انہیں جمنے اور اگنے کا موقع دیا جائے۔ انہیں کھود کر دیکھنے کے لئے خلل انداز نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ ضروری ہے کہ تعمیم مرتب کرتے وقت تمامتر مساعی بچوں کی جانب سے ہی ہوں۔ اور خود معلمہ کو اپنی جانب سے اسے پیش نہ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ کسی خیال کی کلی کو پھوٹتے ہوئے اور اسکی نشو ونما ہوتے ہوئے دیکھے۔ تو اسے پھول کی شکل میں کھلانے کے لئے ایک چھوٹا سا شعر سُنا دینا چاہیئے۔ مثلاً ایک جماعت کو تھمبلینا کا قصہ سنایا گیا تھا۔ اور مہربانی کی کئی ایک صورتوں کی جانب جو قصہ کے مختلف حصوں میں پائی جاتی تھیں خاص طور پر انہیں متوجہ کیا گیا۔ مثلاً مچھلیاں اس ارادہ سے کنول کے پتے کی ڈالی کو اطراف سے کتر رہی تھیں۔ کہ اسے مینڈک سے نجات دلائیں۔ تتلی اسکی امداد کرتی اور اسے مسرور کر رہی تھی۔ مشفق بوڑھی چوہیا اسے اپنے گھونسلے میں لیگئی۔ اور وہاں اسے تمام جاڑے میں ٹھیرائے رکھا۔

تھمبلینا نے بڑی گرمجوشی سے ابابیل کی دیکھ بھال کی۔ اور اسے دھوپ والے جنوبی خطوں میں جانے کے لئے امداد بہم پہنچائی۔ موخرالذکر نے اُس کا صلہ یوں دیا۔ کہ وہ اسے اپنے ساتھ لیگیا۔ اور اسے باقیماندہ زندگی خوشی خوشی گزارنے کے قابل بنایا۔

اسی ہفتہ کے دوران میں جبکہ وہ اس قصے کو پڑھتے اور اس سے متعلقہ کام کرتے تھے۔ چند فرانسیسی معائنہ کنندہ خواتین کی مہربانی سے وہ چند متاثر ہوئے

جنھوں نے ہر ایک بچے کو ایک ایک چھوٹا خوشنما کیک دیا۔ اسپر انہوں نے اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں اور نمایاں پسندیدگی سے یہ شعر پڑھتے ہوئے سلام کیا۔

"دنیا خوش ہے۔ دنیا وسیع ہے۔ ہر طرف مہربان دل حرکت کر رہے ہیں"

استعمال:۔ چونکہ آجکل ہم تمام اس بات پر متفق ہیں۔ کہ ہر ارتسام کے بعد اظہار کا ہونا ضروری ہے۔ اور کہ ہمیں بچے کے حرکی قوائے کے لئے مشق بہم پہنچانے کا بھی کچھ انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے خیالات کو آسان اور مقرون شکل میں ادا کرکے بخوبی انہیں سمجھ سکے۔ اسلئے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت میں ہمیں اس قدم کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

ہم اسے خواندگی کی استعداد کو کام میں لانے کی ترغیب اس طرح دے سکتے ہیں۔ کہ اسے گاہ بگاہ چند منٹ پڑھنے کے لئے دیا کریں تاکہ وہ اس دوران میں اپنے حسب مرضی کچھ پڑھ سکے۔ اور اسے کتابیں گھرلے جانیکی اجازت بھی دیں۔ تاکہ وہ اپنی ماں۔ اپنے باپ۔ بہنوں اور بھائیوں کو ان میں سے پڑھکر سنا سکے۔ وہ اپنی ابتدائی حساب دانی کا استعمال گڑیا کے گھر کی پیمائش کرنے۔ اور کاغذ کے نمونے بنانے۔ کتاب میں سے اپنا سبق معلوم کرلے۔ اور مختلف اقسام کے چھوٹے چھوٹے عملی سوالات حل کرنے میں کریگا۔

قصہ پڑھکر وہ جماعت میں اور پھر گھر میں جاکر ماں کو سنا سکتا ہے۔ وہ اسکی ڈرامہ سازی کرسکتا ہے۔ اور ماڈلنگ۔ کاغذ تراشی۔ برش کی تصویر کشی یا خاکے کھینچنے سے اسکی عملی طور پر توضیح بھی کرسکتا ہے۔

وہ اخلاقی اثرات جو کہ اسکی کمسنی حیات پر محیط ہوتے ہیں۔ اور وہ اخلاقی خیالات جو کہ اس کے ذہن میں جاگزیں ہوچکے ہوتے ہیں۔ اور ایسے مشفقانہ جذبات جو کہ مختلف راستوں سے مثلاً شخصی اثر۔ ادب۔ راگ اور فنون لطیفہ کے ذریعہ اسکے

محسوس کئے ہیں۔ سب افعال میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ اور بچوں سے مہربانی کے کام
کروا کر مثلاً جماعت کے غریب اور کمزور بچوں کی امداد کرنا۔ مدرسہ کے جانوروں کو
دانہ ڈالنا۔ جاڑے کے موسم میں پرندوں کے لئے غذا لانا۔ وغیرہ ان سب کا کئی کئی
بار اعادہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ بالکل عادی ہو جائیں۔

اگر ہم بچوں کو ایک دوسرے کو تحائف دینا سکھائیں اور اسطرح سے انہیں
دوسروں کے متعلق خیال کرنے اور ان کے خواہشات اور احساسات کا احترام کرنیکا
عادی بنائیں۔ تو ہم بچے کی اس استعداد کو جسے وہ ہاتھوں سے کام لیکر چھوٹے چھوٹے
کھلونے بنانے میں ظاہر کرتا ہے۔ نیکی اور فیاضی کے احساسات پیدا کرنے کے کام
میں بخوبی لا سکتے ہیں۔

باب ہشتم

اسباق کا ارتباط باہمی

گزشتہ چند سالوں سے مکتبی مضامین کے باہمی ارتباط کی ضرورت پورے طور پر تسلیم کی جارہی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس اصول کا استعمال مضامین کو خواہ مخواہ کم فہمی اور بدتمیزی سے ملانے کی خاطر بہت ہی بُری طرح سے ہوا ہے۔

وہ نوجوان معلمہ جو قصے کو مرکز قرار دے کر اپنے تمام اسباق کو اس سے یوں مربوط کرتی ہے۔ کہ گانا اس چیز کے متعلق لیا جاتا ہے جسکا ضمنی طور پر قصے کے دوران میں ذکر آیا ہو۔ گفتگو کے سبق کے لئے کسی ایسی دوسری شئے کو منتخب کرتی ہے۔ جسکا گیت میں ذکر آیا ہو۔ اور پھر اظہاری سبق لیتے وقت اسے گفتگو کے سبق سے ملاتی ہے۔ مرکزی خیال سے اگر فی الحقیقت اسکا کوئی مرکز تھا۔ اسقدر دور بھٹکتی پھرتی ہے۔ کہ تمام تعلق منقطع ہوجاتا ہے۔ اور بجائے وحدت خیال کے وہ اس طرح سے ایک قسم کی بے ربطی اور بے تعلقی کی تربیت کرتی ہے۔

غالباً دائرہ کے محیط کے گرد اس طرح بھٹکنے والے بہت ہی کم ہونگے۔ تاہم سطحی اور اتفاقی تعلقات کی بنا پر فضول اور لغو ارتباط قایم کرنے کی مساعی کی بھی کئی ایک مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔" اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ منظم غور و فکر کی اِستعداد

جس سے ضروری تعلقات قایم ہوتے ہیں۔ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اسکی بجائے بے ترتیب حافظہ جو ظاہری اور جھوٹے تعلقات کے ذریعہ اشیاء کو باہم مربوط کرتا ہے۔ اور جو اشیاء اور واقعات سے متعلق نہیں بلکہ ظاہری الفاظ سے متعلق ہوتا ہے۔ کی تربیت ہوتی ہے[1]۔

اب بارے میں کہ کمسنوں کے مدرسہ کے نصابی مضامین میں سے کس کو مرکزی جگہ ملنی چاہیئے۔ ماہران مختلف الآرا ہیں۔ متبعین ہربارٹ عموماً ادب کو مرکزی جگہ دیتے ہیں۔ اور قصے یا نظم کے گرد خواندگی۔ حساب۔ املا۔ مطالعہ قدرت اور اظہاری اسباق کو مرتکز کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مطالعہ قدرت کے اسباق کی اساس قصے یا نظم میں جن مناظر کا ذکر آیا ہو۔ یا جن دلچسپیوں کو تحریک ہوئی ہو۔ پر ہوگی۔ اس لئے مضامین کی ایک سلسلہ وار ترتیب قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ تجویز عام طور پر چھوٹے بچوں کی صورت میں اطمینان کے ساتھ چل جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے مطالعہ قدرت کا کوئی مقررہ نصاب اس قدر ضروری نہیں ہے جیقدر کہ عام دلچسپی کی تربیت اور اُن کے ہمہ اقسام کے خیالات کی توسیع تاہم یہاں پر بھی اس احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ اہم اور ضروری نکات پر زیادہ زور دیا جائے اور مضامین کے مجموعے میں وحدت پورے طور پر برقرار رکھی جائے۔

اسباق کے مندرجہ ذیل مختصر خاکے سے ظاہر ہوگا۔ کہ کس طرح سے قصہ کو مرکز قرار دیکر کمسنوں کے دوسرے اسباق کو اسکے گرد مرتکز کیا جا سکتا ہے۔

ہینزل اور گریتھل کا قصہ Grimm

مرکزی خیال:۔ جو خود ہمت کرتے ہیں۔ خدا ان کی مدد کرتا ہے۔" ہمت مرداں

---

[1] نصاب نیو ریاکٹ

مددخدا باشد؛

قصے کی تجزی:۔ (۱) ہینزل اور گریتھل جنگل میں چھٹ گئے

(۲) وہ کیونکر گھر آنے کا راستہ معلوم کرتے۔

(۳) اُن کا دوسرا سفر۔

(۴) نقشین کام کا کارخانہ۔

(۵) گھر کو واپسی۔

بیرون مدرسہ کام:۔ (۱) بچے ہر روز بازیگاہ میں سورج دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ دن کے مختلف اوقات میں اسکی مختلف حالتوں اور اس کے طلوع و غروب کے نظاروں کی جانب خاص طور پر ان کو متوجہ کیا جاتا ہے۔

(۲) قریب کے جنگل یا مزرعہ کی سیاحت بھی کی جاتی ہے۔

قصے سے متعلق بچوں کے تجربات جنہوں نے علی الصباح گھر چھوڑ کر تمام رات جنگل میں بسر کی تھی۔ طلوع و غروب کے شاہدات۔ بات چیت اور جنگل کی سیر میں ایک قسم کی انسانی اور کسی قدر روحانوی دلچسپی کا اضافہ کردیتے ہیں۔

کائناتی گفتگو:۔ (۱) درخت (سیر کے دوران میں جو دیکھے گئے تھے)۔

(۲) بیر اور اخروٹ۔ سیاحت کے دوران میں بچوں نے یہ جمع کئے تھے (ہینزل اور گریتھل جبکہ جنگل میں رات بھٹک گئے تھے تو اُن کی یہی غذا تھی)۔

روزمرہ کی زندگی سے تعلق:۔ بچے کی روزمرہ کی زندگی میں جنگل کے درختوں کا فائدہ اس طرح سے واضح کیا جاتا ہے۔ مکانات اور مدارس کی تعمیر کے لئے۔ اور میزوں اور ڈسکوں وغیرہ کے بنانے کے لئے جو لکڑی استعمال میں آتی ہے وہ ان ہی درختوں سے جو کہ وہ اُگے ہوئے دیکھ چکے ہیں لی جاتی ہے۔

خواندگی:۔ بچے جب معلومات قصہ سن کر بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ تو وہ اُسے

بڑے لطف سے پڑھتے ہیں۔

دستی مشاغل:۔ (۱) ڈرائینگ (آزاد یا ڈوکی) ایک کلہاڑی۔ (لکڑہارے کے کام سے متعلق)۔

(۲) مٹی کا کام:۔ نقشیں کام کا کارخانہ۔ ساحرہ کی ہنڈیا۔ (ایک چھوٹے سے نمونہ کی نقل اُتاری جاسکتی ہے)۔

(۳)۔ توضیحی ڈرائینگ:۔ قصے سے متعلق چند مناظر۔[۱]

کھیل :۔ تعاقب کرتے ہوئے کاغذ کے ٹکڑوں کی تلاش و جستجو۔ (ہینزل کے سنگریزے اور روٹی کے ٹکڑے گرانے کی نقل)۔

مطالعہ قدرت کو مرکز قرار دینے کے بھی بہت سے مؤیدین ہیں۔ اسکی تائید میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر تمام دوسرے اسباق مطالعہ قدرت کے گرد مرتکز کئے جائیں۔ تو ادب کو موخرالذکر مضمون کی محض لونڈی قرار دینے اور اسکی اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے اس کی جو قدر و منزلت ہے۔ اسے زائل کرنے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔

سورج مکھی پھول کو مرکز قرار دینے سے ذیل کے اسباق کا مجموعہ ایک ہم موافق اور ہم آہنگ کل کی شکل میں آگیا تھا۔ اور ادبی پہلو بھی نظر انداز نہ ہونے پایا تھا۔

(۱) بازیگاہ میں بادل اور سورج کی حالتوں کے مشاہدات ۹ بجے صبح۔ دوپہر اور ۳ بجے شام۔

(۲) سورج اور اس کے کام کے متعلق بات چیت یعنی زمین کو حرارت پہنچانا۔ پودوں کو اُگانا۔ اور پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں کو اوپر کھینچ لے جاکر

---

[۱] شکل ۲ نمبر ۲ میں بچے کا توضیحی خاکہ جس میں ہینزل اور گریتھل جنگل میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو۔

بارش کے بادلوں کی شکل میں منتقل کرنا۔ اُس کا روزمرہ کا ظاہری سفر۔

(۳) سورج مکھی (ایک پھول ہے جو اسپر فریفتہ ہے)۔ ذیل کے بیت سے سورج مکھی کی گردش کرنے والی حرکات کا خیال قایم کیا گیا تھا۔

"سورج مکھی اپنے دیوتا کی جانب اسوقت بھی برابر اسی نظر سے رجوع کرتا ہے جبکہ وہ غروب ہونے لگتا ہے۔ جس سے کہ اسکے طلوع کے وقت وہ رجوع کیا تھا"

(۴) قصہ:- Clytie - یہ دلچسپ قدیم قصہ کسی قدر سادہ اور موافق حال بنا کر سنایا جائے۔ تو اس سے فطرت طفل کے شاعرانہ پہلو کو زبردست تحریک ہوگی۔

(۵) نظم برائے نظم خوانی:- آر۔ ایل۔ سٹیونسن کی منظومہ نظم "سفر نامہ آفتاب"

(۶) گیت:- "آفتاب"

آسمان پر سورج کا ظاہری راستہ بتانے کے لئے یہ ایک بہت ہی موزوں سلسلہ ہے۔

"اوپر آسمان پر سورج چڑھتا ہے۔ اور وہ دن بھر چلتا رہتا ہے۔
دوپہر کو وہ میرے سر پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ اور رات کو وہ چلا جاتا ہے۔

کھیل:- "سورج کی کرنیں"

مختلف مشاغل کو مرکز قرار دیکر دوسرے اسباق کو اُن کے گرد مرتکز کیا جاسکتا ہے

بچے ماں اور باپ یا کسی اور کاریگر کو کام کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ چونکہ وہ ان حرکات کو جنہیں کہ وہ دیکھتے ہیں۔ نقل کرنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتے۔ اس قسم کی ڈرامہ سازی ایک قدرتی آغاز کار کی حیثیت رکھتی ہے جس سے ہم بہت سے پہلوؤں سے زندگی پر روشنی ڈال سکتے اور سمجھ سکتے ہیں۔

اسکے متعلق قبل ازیں ہی حصہ اول میں بحث ہو چکی ہے۔

نمونہ کے طور پر مطالعہ قدرت کے چار اسباق

۱	۲	۳	۴
مطالعہ قدرت کا سبق	سیاحت یا مشاہداتی کام	قصہ	گیت یا کھیل
ننھے ننھے بیج۔	بیجوں کا اگنا۔ بیج فراہم کرنے کے لیے گشت۔	"خزانے کے صندوق"	گیت:۔ 'Sweet and Low' اور ایسی ہی دوسری لوریاں مثلاً 'Husheen'
ہوا	ہوا کی سمت کا روزانہ مشاہدہ	"چار ہواؤں کا قصہ" (Hiawatha)	گیت:۔ "ہوائی طوفان والی راتیں" (مرتبہ آر۔ ایل شیونسن)

کا خاکہ جنھیں دوسرے مضامین کیلئے مرکزی حیثیت دیگئی ہے

۵	۶	۷	۸	۹
تصویری سبق	آزاد توضیح	مٹی کا کام	برش ڈرائینگ	آزاد بازو کی ڈرائینگ
"میڈم لی برن اور اسکی دختر" بچے کے لئے ماں کی محبت کا مقابلہ کرنے کے لئے۔	بچے بیجوں کے ہندولوں کی جو کہ انہیں یاد ہوں۔ تصویریں کھینچتے ہیں۔	سیب، ناشپاتی، بیر، وغیرہ۔ اسپی شاہ بلوط کا پھل	گلاب کے بیج کروندے	تقابل کے لئے طیارہ سے اترنے کی چھتری۔
ہوائی چکی کی تصویر (مرتبہ روئس ڈائیل)۔ "مچھلیاں پکڑنے کی کشتیاں" (مرتبہ Ravanna)	ماں کے کپڑے دھونے کا دن	کاغذ تراشی اور تعمیری کام۔ دیغ بادنما۔	پورٹ میڈو پر چلنے والی کشتیاں	ہوائی چکی کے کھلونے کی تصویرکشی۔ کشتی کے کھلونے کی تصویر کشی

نمونہ کے طور پر مطالعہ قدرت کے اسباق

۱	۲	۳	۴
مطالعہ قدرت کا سبق	سیاحت یا مشاہداتی کام	قصہ	گیت یا کھیل
بیج کس طرح بکھیرے جاتے ہیں	مزرعہ کی سیر جہاں بچے بلوط، انجیر اور Dandelion کے بیج فراہم کرتے ہیں	"مغربی ہوا نے کس طرح Dandelion کی مدد کی" کا قصہ۔ (اپنا گلڈس ورلڈ میں سے)۔ ہرمیز کا قصہ۔	گیت:- "میں نے تمہیں بہت بلندی پر پتنگ اڑاتے ہوئے دیکھا" (مرتبہ آر۔ ایل۔ سٹیونسن)۔ ہوا۔ (مرتبہ کیٹ ٹی سائڈس کردن اینڈ سنز)
پتے	بچے چنار، انجیر اور دوسرے درختوں کے پتے جمع کرتے اور کمرہ میں مطالعہ و مشاہدہ کیلئے لاتے ہیں	[illegible] کا قصہ	کھیل:- "چھوٹے پتو۔ آؤ" کا کھیل

کا خاکہ جنہیں دوسرے مضامین کیلئے مرکز کی حیثیت دیگئی ہے

۵	۶	۷	۸	۹
تصویری سبق	آزاد توضیح	مٹی کا کام	برش ڈرائنگ	آزاد بازو کی ڈرائنگ
		مٹر کی پھلی۔ پوست کا ڈوڈا۔	انجیر کا بیج۔ موٹھ کی پھلی۔	لنگر۔ (بیجوں کے انکروں سے مقابلہ کیا جائے)
مقابلہ کے لئے پتے دار درختوں اور بغیر پتے کے درختوں کی تصاویر مثلاً موسم بہار کی تصویر (انکوروٹ) اور کوئی منظر جو موسم جاڑے سے تعلق رکھے اور جس میں درخت بھی دکھائے گئے ہوں	جاڑے کے موسم کا منظر۔ موسم گرما کا ایک درخت۔ اور موسم سرما کا ایک درخت	چنار۔ بلوط یا دوسرے درختوں کے پتے	نوخیز بیل۔ Blackberry اور Beech کے پتے	کوئی بڑا پتہ

ولیٹن علم کے قدرتی ارتباطِ باہمی کے متعلق یوں رقمطراز ہے۔ "اگر کمبتی کام حیاتِ حقیقی کے مطابق بنانا مقصود ہو۔ تو ذہنی اور جسمانی مشاغل کے مختلف شعبوں کو ایک دوسرے سے بالکلیہ علیحدہ نہ کرو۔ بلکہ عمل تعلیم ایسا ہونا چاہیئے کہ آپس ہر قسم کا متعلقہ سواد جذب ہوسکے اور اسے تابحدِ امکان وسیع تر بنانے کی کوشش کرو" اگر تدریس کو ایک مربوط کل کی شکل میں حسن و خوبی کے ساتھ وابستہ کیا جائیگا۔ تو بچے قصے کے ان افراد کو جن میں وہ عموماً دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ زیادہ مکمل اور گہرے طور پر سمجھنے لگینگے۔ خواندگی کے سبق کو جب وہ ایک بالذات مقصد نہیں تصور کرتے۔ بلکہ معلمہ کے سنائے ہوئے دلچسپ قصے کو مزید عمدگی سے سمجھنے کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ تو خواندگی سیکھنے کی زحمت بہت بڑی حد تک گھٹ جائیگی۔ قدرتی اشیا جن میں طبعی طور پر پہلے ہی سے خاصی دلچسپی ہوتی ہے۔ جب انسانی تلازمات سے ملکر پیش ہوتے ہیں۔ تو بچے کے لئے یہ اور بھی زیادہ باعث تحریک اور دلچسپی بن جاتے ہیں۔ اور روزمرہ کی زندگی کے خشک اور غیر دلچسپ اشیا میں بھی اس طرح سے ایک نئی ہی دلچسپی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور بچے کی مشتاق اور تیز خواہش ہمارے لئے مشعلِ راہ ہوکر ہمیں اس قابل بنادیتی ہے۔ کہ ہم اُس کے نفس کو مفید اور عمدہ معلومات سے مالا مال کرتے ہوئے اسکے اضافہ پذیر دائرہ کو وسیع تر بنا سکیں۔

اِرتباط باہمی میں عارضی اور مرکز گریز رجحان کا جس میں معمولی اور غیر اہم نکات پر ناواجبی زور دیا جاتا ہے۔ اور جو اُ عقور دماغی کا باعث ہوتا ہے۔ ازالہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ مرکزی معین خیال قایم رکھا جائے۔ یعنی مضامین کے محیط پر کی بجائے اُن کے دایرہ کے اندر ہی ارتباط قایم کیا جائے۔ اس طرح سے جب اساسی مرکزی خیال کو قایم رکھا جاتا ہے۔ تو تمام مضامین ایک مشترک روح سے

باہم وابستہ ہو کر دلچسپ حالت میں رہتے ہیں۔

یہ چنداں اہم نہیں ہے۔ کہ ہمارا مرکز کیا ہے۔ خواہ کوئی قصہ ہو یا مطالعۂ قدرت کا سبق۔ تصویر یا کوئی دستی مشغلہ۔ یا کوئی اور خیال۔ مگر یہ شرط ہمیشہ لازم ہوگی۔ کہ ہمارا نقطۂ آغاز ہمیشہ بچے کی دلچسپی کے اندر واقع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہی ہمارا حقیقی مرکز ہوتا ہے اور اسی کو ہی ہونا بھی چاہیئے۔

بنیادی مرکزی خیال جو عام طور پر اخلاقی ہوتا ہے۔ سے ارتباط قائم کرنے کی کوشش میں ایک بہت ہی مؤثر طریقہ بدین صراحت معلوم ہوا ہے۔ کہ خیال زیر درس کو اس کے مختلف پہلوؤں سے پیش کرنے کے لئے کسی موزوں قصے۔ تصویر۔ نظم وغیرہ کا انتخاب کیا جائے۔ جس کا تدریسی مواد خواہ مختلف ہی ہو۔ مگر اس پیغام میں جو کہ ہم پہنچانا مقصود ہے۔ مطابقت پائی جائے۔

کیا ہم اس طرح سے بچے کو صحیح کردار کا اعلیٰ معیار قائم کرنے میں کچھ نہ کچھ امداد نہیں بہم پہنچا سکتے۔ مثلاً ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے چھوٹے شاگرد خاموش اور فرض کی باضمیر ادائیگی کو بخوبی سراہیں اور دل سے پسند کریں۔ اسلئے

(۱) ہم انہیں 'Gold Mary' اور 'Pitch Mary' کا قصہ سناتے ہیں جس میں نخوت اور کاہلی کی پاداش میں سزا ملتی ہے اور محنت و استقلال کا صلہ دیا جاتا ہے۔

(۲) 'Landseer' کی مرتبہ تصویر 'Shoeing the Bay Mare' پر تصویری بات چیت کے ذریعہ ہم انہیں نعلبند لوہار کی شرافت۔ ہنر اور کام خواہ کیسا بھی ہو۔ کے حسن و خوبی کو سراہنے کے قابل بناتے ہیں۔

(۳) دیہاتی لوہار کی نظم جو لانگ فیلو نے لکھی ہے۔ ہم پڑھتے ہیں۔

(۴) ہم Handel's ' Harmonious Blacksmith کا کھیل
کرواکر بچوں کو اس نتیجہ پر پہنچنے کے قابل بناتے ہیں۔ کہ ہینڈل آہنگر کو پسند کرتا تھا۔
(۵) اگر بچے کسی آسان سی تعمیم کے لئے تیار ہوں۔ تو ہم نظم کا کوئی آسان شعر
یا مندرجہ ذیل جیسے الفاظ سنا سکتے ہیں۔ "جو کچھ کہ تمہیں کرنا ہو۔ اپنی پوری طاقت سے کرو"
یا اس سے بھی بہتر یہ ہوگا۔ کہ خود بچے کو کوئی شعر تجویز کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔
اس ہفتے میں جبکہ مندرجہ بالا قصے اور گفتگوؤں پر اسباق تھے۔ ایک چھ سالہ بچے
نے ایک گیت میں سے مندرجہ ذیل شعر تعمیم کے طور پر تجویز کر کے پیش کیا تھا۔
" اپنے خانے عمدہ طور سے بناؤ جس طرح کہ چھتے کی مکھیاں بناتی ہیں۔ ہر ایک
کام مکمل۔ صحیح اور درست ہونا چاہیئے۔ جب تم کوئی کام کرو۔ تو بخوبی اطمینان کر لو۔ کہ
اس میں کوئی خامی نہیں رہی ہے۔ اپنے خانے عمدہ طور پر بناؤ۔ جس طرح کہ چھتے کی
مکھیاں بناتی ہیں"
سادہ مقولہ چھاپ دیا جا کر بلکہ اِسے مصور بھی کر کے کمرے کے ایک حصے میں
لٹکا دینا چاہیئے۔ جہاں سے بچے اسے بسہولت دیکھ سکیں۔
ایسے تمام سبق میں راست اخلاقی نتیجہ بالکل اخذ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ قصے۔ گیت۔
نظم اور سادہ مقولے کا مجموعی اثر چھوٹے بچے کے دل اور روح پر غیر شعوری طریقہ سے
خود بخود عاید ہو جاتا ہے۔
قوائے تقلیدی۔ وقوف۔ احساسات۔ ارادت اور مقولے سے متعلقہ
ہیجانات کو کام میں لاتے ہوئے خیالات کو اس طرح پختہ طور پر ذہن نشین کرنا چاہیئے۔
کہ وہ بچے کی فطرت کا جزو بن سکیں۔ اور جوں جوں کہ اسکی ہمدردیاں نیک۔ خوبصورت
اور صدق صحیح کی جانب رجوع ہوں۔ اسکی اخلاقی نشوونما آہستہ آہستہ مگر یقینی
طور پر برابر ہوتی جائے۔

پانچ سال سے کم عمر بچوں کے لئے جو خاکہ اسباق تجویز کیا گیا ہے۔ اسی کے سلسلہ میں مزید ایک سال کا اور خاکہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ یا اسی خاکے کو بسہولت پانچ تا سات سالہ بچوں کے لئے موزوں بنا لیا جا سکتا ہے۔

یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ منتخبہ تصاویر اور قصوں کے مضامین کو سال کے موسموں اور مقامی تقاریب یا تیوہاروں کے لحاظ سے لیا جائے۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے ہم بچے کی آنکھوں کے سامنے وہی مناظر پیش کرتے ہیں جو کہ وہ عموماً اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ اور جب ہم گھریلو ہمدردیوں کو اپنے اسباق میں شامل کرتے ہیں تو نکتہٴ کام زیادہ قوت کے ساتھ گھر پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حب الوطنی کی تربیت اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ بڑے بڑے بزرگان دین مثلاً سینٹ جارج۔ سینٹ پیٹرک سینٹ اینڈریو اور سینٹ ڈیوڈ کے اعراس کی تقاریب منائی جائیں۔

تمبر سے کرسمس کی میقات کے دوران میں فصل جمع کرنے کی تقریب عام طور پر گرجاؤں میں شکر گزاری کی نماز کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ مدرسہ کو یہ موقع جبکہ بچہ شکر گزاری کے عام اظہار میں شرکت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نہیں کھونا چاہیے گو اس موقع پر بعض حضرات بچے کو بیشمار تحائف دیتے ہیں۔ مگر خود اسکے لئے دان کرنے کی کوئی خواہش ہم نہ پہنچا کر وہ اسکی تعلیمی تربیت کے مواقع کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مثلاً ذیل کے ہیں دو موقعوں پر بچے کو دوسروں کی ضروریات کا لحاظ کرنے اور حصول عنایات کے شکریے کے طور پر دوسروں کو چند تحائف دینے کی خاص طور پر کوشش کی گئی ہے۔ اس سے اسکے ذاتی ایثار اور سبق کا بھی بخوبی اظہار ہوتا ہے۔

(۱) کرسمس پر اور (۲) شفاخانے کے ہفتے کے دوران میں نقدی۔ کھلونوں۔ یا چیزوں کے چھوٹے چھوٹے عطایا پیش کئے جاتے اور کسی قریب کے شفاخانے میں بھیجے جاتے ہیں۔

چھ تا سات سال کی عمر کے بچوں کے لئے ایکسال کا مجوزہ خاکہ حسب ذیل ہے۔

واضح رہے کہ بعض صورتوں میں ایک ہی مرکزی خیال دو تا تین ہفتوں تک بھی چل سکتا ہے۔ اور بعض کے لئے ایک ہفتہ ہی کافی ہوگا۔ معلمہ کو حفظ یادداشت کی نظموں کے علاوہ دوسری اور نظمیں بھی بچوں کو سنانی چاہئیں۔ اگر اس کا انتظام کتابوں[1] یا تختوں کے ذریعہ سے ہو سکے۔ تو بہتر یہ ہوگا۔ کہ بچے اس میں سے خود منتخب کر کے حسب مرضی حفظ یاد کر لیں۔ اس قسم کے انتخاب کا موقع دینے سے بچوں میں نظم کا شوق بڑھتا ہے۔ اور معلمہ کو اپنی جماعت کے مختلف افراد کی مختلف ترجیحات بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

موزوں گیت جن میں سے بعض ایسے ہوں جو بچے خود نہ گا سکیں معلمہ کو خود گا کر سنانے چاہئیں۔

---

[1] چھوٹے بچوں کے لئے نظم کی بہت سی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مثلاً تحتانیہ مدارس کے لئے نظمیں مرتبہ نظمیں ناصر حسن۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے اشعار کی کتاب (مطبع کلیرنیڈن) یہ اس وقت جماعت میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جب بچے بخوبی پڑھ سکیں۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لے کر کرسمس تک)

مضمون اور مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۱۔ تعطیلات "وادیوں اور پہاڑوں کے درمیان جنگلوں میں اور ندیوں پر باد صبا کی سرسراہٹ اور پرندوں کے نغمے جو موسم گرما میں زیادہ پر جوش ہو جاتے ہیں۔ ان تمام زیر و بم کی آوازوں کا ایک ہی دوہا ہے۔ کہ "خدا محبت ہے" یا یہ کہ ہمیشہ کھیل میں ہی مصروف نہیں رہنا چاہیئے۔ نہ ہی تمام دن بھر مصروف بیکار رہنا تضیع اوقات متصور ہونا چاہیئے"۔	تعطیلات کے تجربات سے متعلق قصے۔ (۱) بچوں کے۔ (۲) معلمہ کے۔ گیت:۔ شہد کے چھتے کی مکھیاں، (کا ئناتی گیت ہور اینڈ لوئس۔ کروِن اینڈ سنز)
۲۔ ماں اور گھر اپنی ماں سے مہربانی سے پیش آؤ کیونکہ جب تم چھوٹے بچے تھے اس سے بڑھ کر اور کوئی تمہیں نہیں چاہتا تھا۔ یا ماں ماں ہی ہے۔ وہ زندہ مقدس ترین ہستی ہے۔	قصہ: بھیڑیا اور سات چھوٹے بچے (Grimm) جس میں ماں کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ نظم: خوشنما آسمان پر سینکڑوں ستارے، ساحل پر سینکڑوں کوڑیاں چہچہانے والے سینکڑوں پرندے۔ دھوپ کے موسم میں سینکڑوں درخت صبح کو سلام کرتے ہوئے سینکڑوں شبنم کے قطرے۔ ارغوانی گھاس میں سینکڑوں بچے ہیں۔ مگر دنیا بھر میں صرف ایک ہی ماں ہے۔

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
کسی قسم کے اشیاء سے متعلق مختصر گفتگو	سمندر کے کنارے اور کھیتوں میں کھیلنے والے بچوں کی تصاویر	گفتگو کے سلسلہ میں جو حسب ذیل پر مشتمل ہوں۔ (۱) تعطیلات کے تجربات کی آزاد توضیح یعنی تصویر کشی۔ (۲) کسی سادہ کھلونے کی آزاد بازو کی ڈرائینگ
۱۔ ایک بکری یا ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ۔ ۲۔ قدرت اماں کس طرح بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرتی ہے۔	'Madame Le Brun' (جس میں ماں اور بچے کی محبت دکھائی گئی ہے)۔	برش کی ڈرائینگ، بیج شلاً گنا۔ مٹی کا کام، سادہ بلوط کے تپے اور بیج۔ قصے کی آزاد توضیح یا تصویر کشی۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

مضمون اور مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۳۔ گھر کا شیر خوار بچہ "پیارے بچے تم کہاں سے آئے ہو۔ "خدا نے تمہارے متعلق خیال کیا۔ اور اسلئے میں یہاں آیا" (جی۔ میکڈانلڈ)	قصہ "چھوٹی ہیاوتھہ کا قصہ" گیت 'Sweet & Low' (Lullaby) لوری۔ نظم خوانی کے لیے نظم: "چھوٹا پرندہ کیا کہتا ہے"
۴۔ صفائی "عبادت کے بعد صفائی کا درجہ ہے"	قصہ: 'Tom the Water Baby' [Adapted from Kingsley
۵۔ نانبائی اگر میں درزی ہوتا۔ تو تمام درزیوں میں بہترین درزی ہونے پر فخر کرتا۔ اگر میں ٹھٹھیرا ہوتا۔ تو روئے زمین پہ پرانی دیگچی کی مرمت میری جیسی کوئی اور نہ کر سکتا۔	"گولڈ میری اور پچ میری کا قصہ" (Grimm)

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
متعلق [illegible] بیجوں کا اُگانا۔ (بیج اور شیر خوار بچے کی تشبیہ)	شیر خوار بچے کی تصویر۔	ڈرائینگ۔ بچے سے متعلقہ اشیاء کی ڈرائینگ مثلاً بچے کے کپڑوں کی ٹوکری۔ اس کے کھلونے۔ اسکی ٹوپی۔ اسکے جوتے یا دستانے)
مشاہدہ کا سبق صابن۔ پانی۔ برتن۔ وغیرہ۔	تختۂ سیاہ کی توضیح میں تصویر۔ شیر خوار بچے کا نہلانا۔	تختۂ سیاہ کی آزادانہ توضیح۔ مٹی کا کام یا کاغذ تراشی۔ صابن کی ٹکیہ پچلمچی۔
[illegible] نانبائی۔ کائناتی بات چیت سیب اور [illegible] کا درخت۔	[illegible]	[illegible] کی ڈرائینگ۔ نانبائی کا چھپرا۔ تعمیری کام۔ تنور زباندانی کے اسباق کے ضمن میں دیگر دستی مشاغل

بڑے بچوں کا نصاب

سبقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

مضمون اور مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۶۔ اناج کے کھیت (شکر گزاری کی نماز کی تیاری۔) "اگر ضائع نہیں کروگے۔ تو محتاج نہیں ہوگے۔" **فصل** اُن پہاڑیوں کو جن پر ہمارے آباو اجداد پھرا کرتے تھے۔ ابھی پکے ہوئے اناج سے اور آراستہ کرتے جاؤ۔ آؤ ہم سُنہری اناج کے لئے اپنے خدائے پاک کا شکریہ ادا کریں۔	اناج کے بھٹے (Grimm) نظم:۔ کھیت خوشنما سُنہری خلعتوں سے آراستہ ہیں:۔ وغیرہ اناج۔ کاشتکار اور فصل وغیرہ کے متعلق حقیقی قصے۔
۷۔ راگ اور حمد "ہر جاندار شئے کو خدا کی حمد کرنی چاہیئے۔"	قصے:۔ "مطرب کا گیت" (ماں کے قصے۔ مرتبہ ایم۔ لنڈسے) یا "چرڈاول اور اسکا مطرب" یا "آریبیس کا قصہ" نظم:۔ "گیت گانا" (آر۔ ایل۔ ایس) گیت:۔ "گھنٹیاں"

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
گیہوں۔ جَو۔ وغیرہ	خوشہ چینی کرنے والے 'The Angelus'	ڈرائینگ اور رنگ آمیزی۔ گیہوں۔ جَو۔ وغیرہ
مختلف اقسام کے اناج	'The Harvest Home'	فصل کے مناظر کی آزادانہ توضیح۔
کوئی گانے والا پرندہ مثلاً زرد چڑیا	(۱) سینیٹ سیسیلیا (ریفیل یا ئو جوک) (۲) 'The Cherub Choir' (Reynolds) (۳) 'The Angel's Lullaby'	قصے کی توضیح یا مطالعہ قدرت کے سبق کے ضمن میں دستی مشاغل کا کوئی کام مثلاً زرد چڑیا کا پنجرا۔

بڑے بچوں کا نصاب

سبقات اوّل (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

مضمون یا مقولہ	قصے، نظمیں، گیت وغیرہ
۸۔ موسم سرما کی تیاری "جب تک زمین پر غذا ہے فکر نہ کرو۔ تمہیں سب سے پہلے اور سب سے اچھی غذا ملیگی۔"	قصہ:۔ "کائنات اماں پرندوں کو کس طرح پالتی ہے" نظم:۔ "بچہ اور ماں"
۹۔ موسم خزاں	قصہ:۔ شاہ میداس (اس کا مقابلہ پتوں پہ خزاں کی آتشی رنگت سے کرو) گیت:۔ "خزاں کے ایام"
۱۰۔ کسان کا کام "کاشتکار بوتا گیا اور بیج محبت کے ساتھ امید اور یقین کے ہفتوں کے دوران میں سوتا رہا۔ یہانتک کہ ایک سبز پتی پھوٹ پڑی۔"	قصہ:۔ "بیج بونے والا کسان" گیت:۔ "کسان کا گیت" (Hadow's Songs of the British Islands, Curwen & Sons)
۱۱۔ انسانوں اور حیوانوں کا باہمی تعلق "تمام نیک دوسرے کے [illegible]"	قصہ:۔ [illegible] نظم:۔ [illegible]

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
Haws, hips اور دوسرے پھل جو پرندے کھاتے ہیں۔	•	برش کی ڈرائنگ:- Hips ڈرائنگ:- کسی قسم کے بیج
خزاں کے پتے	موسم خزاں کا کوئی منظر	قصے کی آزادانہ توضیح آبی رنگ کا کام:- خزاں کے پتے۔
کائناتی کام:- بچوں سے پوتھیاں لگوانا۔ بات چیت:- ہل چلانا اور بیج بونا	بیج بونے والے کسان کی تصویر (Millet) بیل ہل چلا رہے ہیں (ملٹ) یا ہل چلایا جا رہا ہے (آلو [illegible])	آبی رنگ:- پوتھیاں
بھیڑیئے سے مقابلہ کرنے کے لئے کتے پہ سبق	[illegible]	آزاد ڈرائنگ:- بھیڑیوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا موگلی وغیرہ

بڑے بچوں کا نصاب

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
"تنہا کوئی بھی اچھا یا بھلا نہیں ہے" (ایمرسن) یا "خدا نے تمام مخلوق کو بنایا اور ان میں ہماری محبت اور ہمارے خوف کو ڈال دیا" وغیرہ۔ (براوننگ)	
۱۲۔ اشتراک باہمی نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہیئے؛	قصہ: کاشتکار کرنا؛ نظم: بھیڑیئے کی بیعت میں ایک رات؛
۱۳۔ کرسمس کی عید "بشاش کرسمس"	قصے: 'The Little Match Girl' "پکوڑ کا قصہ" "پرانے شاہ لوط کا آخری خواب" "سینٹ وینیس لاز" گیت: (۱) "نیک شاہ وینیس لاز" (۲) "کرسمس کا درخت" (۳) "کرسمس کے موقع پر گھنٹے کیوں بجتے ہیں"

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات اول (اگست یا ستمبر سے لیکر کرسمس تک)

کائناتی اسباق یا بابت اسباق	تصویر	دستی مشاغل
سانپ پر سبق (تاکہ کاڑ سے مقابلہ کیا جا سکے)		مٹی کا کام :- سانپ
سدا بہار۔ اکاس بیل۔ امر بیل۔ صنوبر کا درخت	کرسمس کی تصویریں (شب مقدس ، گڈریے)	مطالعہ قدرت کے اسباق کے ضمن میں رنگ آمیزی اور مٹی کا کام کرسمس کے کارڈوں پر رنگ آمیزی کرنا۔ یا ماں۔ باپ ننھے بچے۔ بھائی اور بہن کے لئے چھوٹے چھوٹے تحفے بنانا۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۱۔ سالِ نو۔ نیک قرار دادیں "جب ہمارے سر ور دل میں نخوت وغصہ کے خیالات اُٹھتے ہیں۔ جب ہماری زبان پر تلخ الفاظ اور آنکھوں میں غیظ وغضب کے آنسو ہوتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اُنہیں روکیں" وغیرہ	تعطیلات کے متعلق بات چیت۔ قصے:۔ "باوا وقت کے بچے" "ڈاک گاڑی کے مسافرین" (اینڈرسن) گیت:۔ "اے۔ میں ہی سالِ نو ہوں"
۲۔ سچائی "خدا آسمان پر ہے" "اگر جھوٹ بولوں۔ تو کیا اسے معلوم نہ ہوگا۔ ہاں۔ خواہ میں کتنی ہی پست آواز سے کہوں۔ وہ آسمان پر سے سن سکتا ہے"	قصے:۔ "جارج واشنگٹن اور شاہ دانہ کا درخت" "سچ بولو بچو" (میرین کائنڈ گرم کے قصوں سے)

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

کائناتی اسباق یا بابت چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
پانی پر سبق اگر زیادہ سردی پڑ رہی ہو تو کہرا اور برف پر سبق لیا جائے۔		(زباندانی کے اسباق کے ضمن میں) کاغذ تراشی:- برف کی قلمیں (بشرطیکہ زمین پر برف باری ہوئی ہو)
ننگے درخت۔ کلیاں دکھلا کر اُن کی نشو ونما کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔		آزاد بازو کی ڈرائینگ:- (ایک [illegible]) برش کی ڈرائینگ اور ریشمی کا کام:- کلیاں

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۳۔ کاملیت	
اپنے خانے اچھی طرح بناؤ۔ جس طرح کہ	قصہ:۔ "بندے کے نیچے گرد و غبار کا"
چھتے کی مکھیاں بناتی ہیں۔ ہر ایک چیز	قصہ: (ماں کی کہانیاں مرتبہ
مکمل اور پورے طور پر درست اور	ماڈ لنڈ سے)
صحیح ہونی چاہیئے۔ جب تم کام کرو۔	گیت:۔ شہد کے چھتے کی مکھیاں،
تو اطمینان کر لو۔ کہ کوئی خامی تو نہیں رہی۔ اپنے خانے اچھی طرح بناؤ۔ جس طرح کہ چھتے کی مکھیاں بناتی ہیں؛	
یا "ایک بہت ہی خاموش اور ہلکی سی آواز ہے۔ یہ آواز خدائے بزرگ و برتر کی ہے۔ جو ہمیشہ ہمارے دل کے اندر آہستہ آہستہ سنائی دیتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ (خدا) نزدیک ہی ہے" یہ آواز ہمیں بدی کرتے وقت ملامت اور نیکی کرتے وقت تحسین کہتی ہے ہم اسے دن کے اجالے میں و رات کی خاموشی میں بھی سنتے ہیں"	

اسباق کا اِرتباط باہمی

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
موسم سرما کے درخت		قصے کی آزادانہ توضیح
	Bay Mareگھوڑی کی نعلبندی ہو رہی ہے (لینڈ سیر)	ڈرائینگ:۔ گھر اور مدرسہ کے استعمال کی چیزیں مثلاً
کلیاں کھل رہی ہیں	یا اسکی پہلی فرمائش،	جھاڑو۔ دست پناہ۔ قلم۔
	یا، برطانیہ کا	رنگ آمیزی کا برش
	مدرسہ تحتانیہ،	

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم (کرسمس سے لیکر ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۴۔ مشکلات کے ہوتے ہوئے فرائض کی تکمیل "اپنا فرض پورا کرو۔ اور باقیماندہ کے لئے خدا پر بھروسہ کرو"	قصہ:۔ گیرتھ اور لینیٹ کا قصہ
۵۔ قدرت کے مختلف پہلو "خدا اپنی عجیب وغریب قدرتوں کی تکمیل کے لئے پراسرار طریقہ پر کام کرتا ہے"	قصہ:۔ ایگوناک۔ چھوٹی اسکیمو بہن کا قصہ" نظم:۔ Jack Frost (Gabriel setoun.)
۶۔ بچہ اور اسکے انصاب العین "اچھی جنگ کرو"	قصہ:۔ رولینڈ بچے کا قصہ" (انگریزی پریوں کے قصے۔ جیکب)۔ یا شاہ آرتھر کا قصہ۔ یا شاہ رچرڈ اول کا قصہ گیت۔ سپاہیانہ گیت۔

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات دوم۔ (کرسمس سے لیکر ایسٹر تک)

کائناتی اشیا یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
شیشے کے اندر سنبل کی پوتھیاں اور کلیوں کی نشو و نما (ہر ایک کے متعلقہ کام یا وظیفہ پر زور دیا جائیگا)	'اسکی پہلی فرمائش' (بچہ حتیٰ الامکان پوری کوشش سے کام لیتا ہے) 'برطانیہ کا مدرسہ تحتانیۂ (بچے کام کر رہے ہیں)۔	مٹی کا کام اور برش کی ڈرائینگ:۔ پھلتی پھولتی ہوئی پوتھی اور کلی۔
کائناتی بات چیت:۔ برف اور یخ۔ ایگوناک کے لباس اور اسکے کھلونوں کے متعلق بات چیت	اسکیموز کی تصویر جسمیں انکے ملک کے موسم بہار موسم گرما۔ موسم خزاں اور موسم سرما کے مناظر دکھائے گئے ہوں۔	کاغذ کے نمونے بنانا۔ ایگوناک کی گاڑی۔ اسکو کھینچنے والے کتوں کے نمونے کاغذ سے بنانا۔
اسلحہ کے متعلق بات چیت	'Sir Galahad' [Watts] 'مرنے تک وفادار' (پوائنیٹر)	قصے کی آزادانہ توضیح آزاد بازو کی ڈرائینگ:۔ تلوار۔ ڈھال وغیرہ کاغذ کے بڑے ناپ کے نمونوں سے بنانا

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۷۔ بچہ اور اسکے انصاب العین ہمارے طوفانی جزیرہ کی تاریخ میں ایک یا دو مرتبہ ہی ایسا نہیں ہوا۔ کہ فرض کی راہ جاہ وحشمت کا راستہ ثابت ہوئی ہو' یا "انگلستان ہر شخص سے یہی توقع رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنا فرض پورا کرے"	قصہ:۔ نیلسن کی سوانح عمری بزمانہ طفولیت وبزمانہ بلوغ گیت:۔ انگلستان کے لئے ایک گیت۔ ایک گیت' (ہینڈو)
۸۔ سینٹ پیٹرک کا عرس میں تمام خوشنما وادیوں میں اس چار پتی والے گھاس کی تلاش کرونگا۔ اور اگر اسکے سحر آگیں پتے مجھے مل جائیں۔ تو میں ایسی خوبی سے اپنا منتر پڑھونگا۔ کہ	سینٹ پیٹرک کی مختصر سوانح عمری جسمیں مختصراً تین پتیا گھاس کا بھی ذکر ہو۔ کوچ کے گیت:۔ سپاہی لڑکا' دیکھا تم نے سپاہیوں کو کوچ کرتے

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
شاہداتی سبق:- کشتیاں	نیلسن اور دادی اماں کی تصویر فتح کی تصویر The fighting Temeraire (Turner)	تعمیری کام:- مینار نیلسن۔ ڈرائینگ:- قدیم اور جدید جہاز
تین پتیا گھاس		ڈرائینگ:- سینٹ پیٹرک کا جھنڈا۔ بین رنگ آمیزی:- تین پتیا گھاس کا پتہ۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
گرد و نواح میں ایک جادوگر کی طرح برکت پھیلا سکونگا۔ اور دنیا بھر میں کوئی دکھیا دل یا رونے والا نہیں رہیگا: (ماخوذ از سیموئیل فون) یا۔ ' اپنے وطن سے محبت کرو '۔	دیکھا ہے:' پیاری ننھی تین پتیاں گھاس ' (قومی ترانہ)
۹۔ مینڈکوں کے بچے اور مینڈک ' تمام اشیاء ویسی ہی نہیں ہوتیں۔ جیسی کہ وہ بظاہر نظر آتی ہیں '	قصہ:۔ مینڈک شہزادے کا قصہ

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

کائناتی اسباق یا بابت چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
مینڈک کے انڈے کی نشو و نما		رنگ آمیزی:- مینڈک کے انڈے کے مختلف مدارج نشو و نما۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات دوم۔ (کرسمس سے ایسٹر تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۱۰۔ مہربانی اور دستگیری 'ایکدوسرے کی مدد کرو'	قصہ:۔ 'گل چاندنی اور سات بونوں کا قصہ'
۱۱۔ بیداری 'موسم سرما ختم ہوگیا۔ اور موسم بہار پھر ایکمرتبہ اپنے سنہری ذخیرے کو اطراف میں پھیلا رہا ہے'	قصہ:۔ 'پرسی فون کی واپسی' نظم:۔ 'بیداری' (موسم بہار کی نظموں میں سے۔ مارشل اینڈ سنز)
۱۲۔ دوسروں سے محبت و شفقت سے پیش آنا۔ دنیا مسرور ہے۔ دنیا وسیع ہے۔ ہر طرف محبت بھرے دل حرکت کر رہے ہیں۔	قصہ:۔ 'تھمبیلینا' نظم:۔ 'ایک دوسرے کی مدد کرو'

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات دوم (کرسمس سے ایسٹر تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے سباق	تصویر	دستی مشاغل
گل چاندنی اور دوسرے گٹھیلے پودوں سے متعلق	تصویر:۔ 'The knight at the Ford' (Millais.)	مختلف حالتوں کی ڈرائینگ:۔ بچوں کو ملکہ اور ایک بونے کے ملبوسات پہنائے جاکر۔
نرگس اور مدرسے میں دوسری اگی ہوئی پتیاں	'پرسی فون کی واپسی' (لیٹن) نوے کا گیت (برنیں)	رنگ آمیزی:۔ موسم بہار کا کوئی سادہ سا پھول
کائناتی بات چیت:۔ گل لالہ۔ ابابیل۔ چوہیا۔ تتلی چھچھوندر مکڑی۔ وغیرہ	قصے کی توضیح	ڈرائینگ:۔ مطالعہ قدرت کے سبق کے ضمن میں۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات سوم (ایسٹر سے لیکر تعطیلات موسم گرما تک)

مضمون یا محور	قصے، نظمیں، گیت وغیرہ
۱۔ موسم بہار 'ہر ایک بادل چاندی سے مڑھا ہوا ہے'	قصہ: 'حسن خوابیدہ' گیت: 'ایک سمہ' دشی اور کیچڑ کے ڈھیلوں میں سے پھول؛ ماخوذ از صوتی موسیقی کی ابتدائی کتاب مرتبہ ای۔ سمتھ۔
۲۔ پرندے 'خدا نے تمام مخلوق کو بنایا' وغیرہ	قصے: 'کلنگ ورتھ کے پرندے' 'پرندوں کی واپسی' نظمیں: 'پرندوں کی بولیاں' (ایس۔ ٹی۔ کالرج) 'اے ابابیل۔ واپس آجاؤ' (سی۔ ایل۔ ٹامپسن)

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات سوم (ایسٹر سے لیکر تعطیلات موسم گرما تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے سباق	تصویر	دستی مشاغل
موسم بہار کے درخت اسپی بلوط کی کلیاں۔ (پتہ اور پھول)	پرسی فون کی واپسی (از لیٹن) موسم بہار (از کوروٹ)	چاک کی ڈرائینگ اور برش کی ڈرائینگ:۔ کلیاں۔ بید کے شگوفے وغیرہ
ابابیل۔ ہد ہد۔ وغیرہ	(۱) 'Her New Love' اور ۲۔ ملایم ترغیب' (از۔ اے۔ ایلیلے ۳۔ 'The Connoissaus' by Landseer جسمیں انسان اور حیوانات اور بچوں اور حیوانات کے محبت آمیز تعلقات دکھلائے گئے ہیں۔	قصے کی آزادانہ توضیح

بڑے بچوں کا نصاب

بیقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات گرما تک)

مضمون یا مقصد	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۳۔ بچہ اور حکومت "اگر کوئی وعدہ کیا جائے۔ تو اسکا ایفا کرنا چاہیئے۔"	قصہ: 'The pied piper'
۴۔ بچہ اور وطن "اپنے وطن سے محبت کرو۔"	قصہ: "سینٹ جارج اور اژدہا" گیت: "آوارہ آدمی کا گیت۔" (بینڈو)
۵۔ کاملیت "جو کچھ کہ تمہیں کرنا ہو۔ پوری قوت سے کیو" یا "بچو۔ جب تمہیں کوئی کام کرنا ہو تو اسے مصمم ارادہ کے ساتھ کرو۔ بچو جو لوگ کہ چوٹی پر پہنچتے ہیں اُن کے لئے لازم ہے کہ پہلے پہاڑی پر چڑھیں۔" (نارمن میکلائیڈ)	قصہ: "تین دیو" کا قصہ۔ گیت: "چکی والا" "چائے کی دیگچی"۔

اسباق کا اِرتباط باہمی

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات موسم گرما تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
کائناتی بات چیت :- چوہے پر گفتگو کے اسباق :- قصر بلدیہ - حاکم شہر	شہر کی عمارتیں	تعمیری کام :- قصر بلدیہ مٹی کا کام :- چوہا
گلاب کا پودا	سینٹ جارج اور اژدہا	رنگ آمیزی :- جنگلی گلاب ڈرائینگ :- یونین جیک
کائناتی بات چیت :- پانی - بھاپ ہوا - بادل		قصے کی آزادانہ توضیح۔ ڈرائینگ :- دیگچی۔ جہاز کا کھلونا۔

بڑے بچوں کا نصاب

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات گرما تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۶۔ قدرت کے عجائبات یا کرشمے "دریاؤں پر پل ہیں" وغیرہ	قصہ: "اوڈن۔ خدائے باد و طوفان کا قصہ" "قوس و قزح کا پل" گیت: "باد و طوفان والی راتیں"
۷۔ شفاخانے "مصیبت زدہ۔ بیمار اور قریب المرگ لوگ اب بھی کسی بھائی یا بہن کی دیکھ بھال اور نگرانی کے محتاج ہیں۔ تمہاری اعلیٰ ہمدردی پر بھروسہ کرتے ہوئے اب بھی ہم ان کی مصیبت میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں" یا "چھوٹے آدمی کیا تم خوش و خرم ہونا چاہتے ہو۔ کیا واقعی تم خوش و خرم اور مسرور رہنا چاہتے ہو۔ اسکے لئے تمہیں اے چھوٹے آدمی ہر روز ایک مہربانی کا کام کرنا چاہیئے۔ اسکے لئے تمہیں	قصے (۱) "سینٹ مارٹن فقیر کو اپنے چغے میں شریک کر رہے ہیں" یا (۲) سینٹ ونسنٹ ڈی پال۔ (شفاخانوں کے ضمن میں اسکے کارناموں کا مختصر سا تذکرہ)

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات گرما تک)

کائناتی سبق یا بات چیت کا سبق	تصویر	دستی مشاغل
کائناتی بات چیت:۔ قوس و قزح	"قوس و قزح" (رنگت)	قصے کی آزادانہ توضیح رنگ آمیزی:۔ قوس و قزح مرغ باد نما بنانا۔
	شفاخانے میں بچوں کی چار پائی کی تصویر۔ ڈاکٹر کی تصویر (مرتبہ لیوک فائیلڈس)	

بڑے بچوں کا نصاب

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات موسم گرما تک)

مضمون یا مقولہ	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
ہر روز ایک مہربانی کا کام کرنا چاہیئے۔	
۸۔ قدرت کی خوشنمائی "نیلی ندی اور نیلے آسمان کے لئے۔ اونچی اونچی شاخوں کے خوشگوار سائے کیلئے، مہکتی ہوئی ہوا اور ٹھنڈی ٹھنڈی باد صبا کے لئے۔ اور پھلتے پھولتے درختوں کی خوشنمائی کے لئے۔ اے آسمانی باپ، ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں"	نظم "شہری بچہ" (ٹینی سن)
۹۔ گھاس سوکھانا سنہری سورج خوب چمک رہا ہے۔ شبنم کھیت پر پڑی ہوئی ہے۔ اسوقت ہماری یہ عین مسرت ہے کو دو شاداں اور پابچہ سے کام کریں۔	گیت "بشاس گھاس سوکھانے والے" (قدیم انگریزی) ایس۔ بیرنگ گولڈ اینڈ شارپ۔ "نیا کٹا ہوا گھاس" (ہیڈو) (لڑکے کا گیت زجیمز ہاگ)

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات موسم گرما تک)

کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق	تصویر	دستی مشاغل
اسپی بنوط کے درخت کا پھول۔ دوسرے پھول	راج ہنسوں کا وطن	زباندانی کے اسباق کے ضمن میں۔
گھاس۔ دوب۔ Ragged robin وغیرہ	دلوسے کا گیت گھاس سوکھانے والے (ایڈلن) وغبارہ The Balloon (Dupre) اُسکے دل کی مسرت (جی۔ مارگن)	برش کی ڈرائنگ۔ کوئی موزوں پھول مثلاً RaggedroPin اور Clover

بڑے بچوں کا نصاب

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات گرما تک)

مضمون یا مقصود	قصے۔ نظمیں۔ گیت وغیرہ
۱۰۔ دستگیری "امداد کرو۔ امداد کرو۔ امداد کرو۔ مصمم ارادے سے امداد کرو۔ کھیت میں امداد دو۔ گھر میں امداد دو۔ خواہ تم بچے ہو۔ یا مرد بالغ۔ درخت ہو یا پودے۔ تمہیں ضرور امداد کرنی چاہیئے۔ اور تم واقعی امداد کر سکتے ہو۔"	قصہ "سفید برف اور سرخ گلاب" کا قصہ

اسباق کا ارتباط باہمی

میقات سوم (ایسٹر سے تعطیلات گرما تک)

دستی مشاغل	تصویر	کائناتی اسباق یا بات چیت کے اسباق
قصے کی آزادانہ توضیح برش کی ڈرائینگ۔ کوئی موزوں پھول۔	دست تعاون (رنیوف)	کائناتی کام پر عام تبصرہ۔ جسمیں کام اور استعمال پر بحث ہو

بعض اوقات یہ مناسب ہوگا کہ دو مرکزی مضامین رکھے جائیں۔

(۱) کوئی کائناتی سبق جس کی تمہید یا توضیح کسی مناسب حال قصے اور موزوں نظم یا گیت سے ہوگی۔

(۲) کوئی اخلاقی خیال۔ جو کسی منتخب مقولے قصے۔ نظم اور تصویری سبق میں پایا جائے۔

مقولوں کا استعمال۔ مقولوں کو نا واجبی طور پر یا غیر دلچسپ طریقہ پر نہیں استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ کسی دلچسپ قصے۔ نظم یا تصویر کو خود اپنا اخلاقی نتیجہ پیش کرنے دیا جائے۔ بمقابلہ اسکے کہ بچوں کو بیزار کرتے ہوئے ہم اپنے دلی مقصد کو مجروح کردیں۔ ہمیں یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے۔ کہ موافق حالات میں علم وہنر خوشگوار کردار اور عمدہ سیرت کی مقرون پیشکشی سے تخیل کو موہ لیتے ہیں۔ مگر غیر دلچسپ اور پند آموز تعلیمی طریقوں سے اکثر اوقات مخالفانہ اثر پیدا ہوتا اور اچھی اور عمدہ باتیں بھی بجائے دلچسپ ہونے کے باعث بیزاری ثابت ہوتی ہیں۔

راقمہ کو اس کا تجربہ ہوا ہے۔ کہ جب مناسب موقعوں پر ایسے چھوٹے چھوٹے اشعار چھ سات سالہ بچوں کو سنائے جاتے ہیں۔ تو عموماً وہ بیحد خوش ہوتے ہیں۔ مگر پانچ چھ سال کے چھوٹے چھوٹے بچے بعض اوقات ان کو سراہنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

ایک نوجوان معلمہ کے لئے قصے یا نظم کے مرکزی خیال کی جستجو کرنا بہت مفید مشق ہے۔ خواہ بچوں کو اسکا مقولہ بتانا نا واجبی اور ناجائز ہی متصور ہو۔

ملہ: مس بلو کنڈر گارٹن کے تعلیمی رسالوں میں۔

بابِ نہم

خواندگی کی تدریس

چھوٹے بچوں کو پڑھنا سکھانا ایک طرف تو مادری زبان کے ذریعہ بچے کے قوائے اظہاری کی عام نشوونما سے وابستہ ہے اور دوسری طرف عمدہ ادب کے راستوں سے اسکے احساسات کی تربیت کرنے اور اسکے نفس کو مالامال کرنے سے بہت گہرے طور پر مربوط ہے۔

محدود ذخیرہ الفاظ:۔ ہمارے تحتانیہ مدارس کی ابتدائی جماعتوں میں اکثر طلبہ کا محدود ذخیرہ الفاظ ایک بہت بڑی خامی ہے۔ اِسلئے سب سے زیادہ مقدم یہ ہے کہ اول اول تقریری زباندانی میں خاصی مشق کروائی جائے۔ اور خواندگی کی تدریس اُس وقت تک شروع نہ کی جائے۔ جب تک کہ قصوں۔ گیتوں۔ نظموں اور اسباق مطالعہ قدرت و مشاہدہ کا ایک اچھا خاصہ اور دلچسپ نصاب ختم نہ ہوئے۔

کس عمر میں خواندگی شروع کی جانی چاہیئے:۔ اب ہم تمام اس بات کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ کہ جب تک بچہ اپنے اردگرد کی مقرون اشیاء سے ان کی تمام قدرتی دلچسپیوں کے ساتھ واقف نہ ہولے اُسے علامات سے بیزار کرنا سخت مہمل ترین اور کوتاہ بینی کی غلطی ہے۔ اِسلئے اب ہم پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پڑھنا نہیں سکھاتے۔ اور اسبار ہیں کہ خواندگی کی تدریس اس وقت تک ملتوی رہنی چاہیئے

جب تک کہ بچہ ۶ یا ۷ سال کا نہ ہو جائے۔ نظری اصول پیش کرنے والے ماہرین تعلیم کے آراء کے تجربہ سے اخذ کردہ نتائج سے بخوبی توثیق ہوتی ہے۔[1]

دو مسائل پیش شدہ:- اس مضمون کی تدریس کے ضمن میں ہمیں دو مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے:۔

۱- تدریس خواندگی بحیثیت ایک ذریعہ کے جس سے اظہار کی استعداد پیدا ہوتی اور ادب تک رسائی ہوتی ہے۔

۲- تدریس خواندگی بحیثیت ہنر کسوبیہ کے۔

مسئلہ کا پہلا جزو اس امر کا متقاضی ہے کہ تدریسی مواد بالکلیتہ بچے کے نقطہ نظر سے انتخاب کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی دلچسپیوں کا تسلیم کرنا از بس ضروری ہے۔ اور چونکہ اس قسم کے مواد کی پیشکشی میں بے قاعدہ اور بے ضابطہ الفاظ کا لانا ناگزیر ہے۔ اسلئے ناصحا لطریق البصری کی ایک حد تک ضرورت لاحق ہوگی۔

بچے کو خواندگی کا ہنر سکھانے کے بہترین وسائل میں سے زیادہ اہم اور قابل استعمال یہ ہیں۔ ایک عمدہ تدریجی نصاب اور ایک طرح کا طریق الصوت۔ کیونکہ اس قسم کے طریقہ کے استعمال سے بچہ اپنی ذاتی امداد کرنا اور ایسے الفاظ دریافت کرنا جن کے عناصر سے وہ واقف ہو۔ بخوبی سیکھ لیتا ہے۔

تمام طریقوں کا مطالعہ کیا جانا چاہیئے:- ہمیں تمام مروجہ طریقوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک میں کچھ نہ کچھ مفید کار آمد بات ہوتی ہے۔ طریق اسماع (Phonic method) کے ذریعہ ہم نئے نئے الفاظ معلوم کر سکتے ہیں۔

---

[1] ہمارے تحتانیہ مدارس میں بچے کی مکتبی حیات اس قدر مختصر ہوتی ہے کہ ہم پانچ سال کی عمر میں خواندگی شروع کر دینے پر کم و بیش مجبور ہونے ہیں۔

طریقۂ بین وگو کی مختلف شکلیں جو طریق البصر ۔ طریق اللفظ ۔ اور طریق الجملہ کے ناموں سے موسوم ہیں ۔ ہیں (۱) ابتدائی اور ضمنی خواندگی میں جبکہ بچہ جدید الفاظ کو بلا امداد غیری نکالنے کے قابل نہیں ہوتا ۔ اور (۲) جب بے قاعدہ الفاظ اور سمعی قاعدوں کے مستثنیات پڑھائے جاتے ہیں ۔ خاص امداد دینگی ۔ جب ابتدائی مشکلات پر حاوی ہو جائیں ۔ تو ہم اپنے قدیم دوست طریق تہجی سے بھی بے قاعدہ الفاظ کے ہجے کرانے میں امداد لے سکتے ہیں ۔ اور اس طرح سے ہم سمعی قاعدوں کے مطابق جانچ عیننگی کرنے کی زحمت سے بچ جائینگے ۔

مختلف اقسام کے کھیل کے وسیلہ سے اور اشارے سے یا بچوں کے تکمیل کردہ افعال سے الفاظ کا تلازم قائم کرتے ہوئے ابتدا کی جا سکتی ہے تاہم خواندگی کی فنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے خصوصاً ایسی حالتیں جبکہ زبان میں اسقدر بے قاعدہ الفاظ ہوں ۔ جسقدر کہ انگریزی زبان میں ہیں ۔ کوئی عام شاہراہ نہیں ہے ۔ اور دانشمند معلّمہ کو جبکہ وہ ابتدائی خواندگی کے سبق کو دلچسپ اور مفید بنانے کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

پڑہنا سیکھنے کی خواہش کیونکر پیدا کیجا سکتی ہے

پڑہنا سیکھنے کی خواہش اس طرح سے پیدا ہو سکتی ہے ۔ کہ بچوں کو کچھ دلچسپ بچپن کے قصے یا گیت بلند آہنگی سے سنائے جائیں ۔ اس قسم کے چند قصے یا گیت جو کتابوں سے پڑھکر سنائے جائینگے ۔ انہیں کتابوں کی ممکنہ مسرتوں سے روشناس کرا دیتے ہیں ۔ کمسنوں کے ہر مدرسہ میں ایک کتب خانہ بھی ہونا ضروری ہے ۔ جسمیں بچوں کے گیتوں ۔ پریوں کے قصوں ۔ کہانیوں اور جانوروں کے قصوں سے متعلق کتابیں موجود ہوں ۔ یہ بچوں کو انفرادی

اِستعمال کے لئے مدرسہ میں اور مدرسہ کے باہر لے جانے کے لیے مستعار دیجانی چاہئیں۔ اِس طرح سے اُنہیں پڑھنا سیکھنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ اور جب وہ ابتدائی مشکلات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ تو تفریح کے طور پر بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

کتابوں کا استعمال بہت جلد نہ ہونا چاہیئے۔ کتابوں کا اِستعمال اُس وقت تک ملتوی رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ بچہ الفاظ کی کافی تعداد کے معانی نہ سمجھ سکے۔ تاکہ وہ کسی مختصر اور سادہ قصے کو زیادہ روکاوٹ کے بغیر پڑھ سکے۔ مطبوعہ الفاظ کی بخوبی شناخت کے بغیر کتابوں کے اِستعمال سے بری عادات قایم ہو جانے کا خدشہ ہے۔ کیونکہ بچہ اُن کے واجبی اِستعمال سے حظ اُٹھانے کے قابل نہ ہونیکی وجہ سے بے توجہی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ اپنی مساعی کو کسی ناواجبی راستہ پر لگا دے۔

خواندگی کے ابتدائی اسباق

ہم قبل ازیں ہی کسی قدر بیزار کن اعادہ کے ساتھ اِس امر کی تاکید کر چکے ہیں کہ ہمیں بچے کی دلچسپیوں کا پورا پورا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ زباندانی کے سبق کو مرکز قرار دے کر دوسرے تمام اسباق جن میں خواندگی بھی شامل ہے۔ اسکے گرد مرتکز کرنے چاہئیں۔ اور چونکہ زباندانی کے ابتدائی اسباق ایسے مضامین سے متعلق ہونگے۔ جنکے متعلق بچہ نہایت ہی شوق سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً اس کا گھر۔ اسکے پیارے پیارے جانور۔ اسکے دلپسند قصے۔ تو اغلب ہے کہ ہم اسکی دلچسپی کو بہت ہی مختصر اور صرف چند منٹ تک خواندگی کے اسباق میں بحال و برقرار رکھ سکیں۔ سبق کا بیشتر حصہ تختہ سیاہ پر طباعی حروف سے لکھ دیا جائیگا

لیکن زیادہ مناسب یہ ہوگا۔ کہ خواندگی کے فریم۔ ڈرائینگ پیپر پر چھپے ہوئے جلے وغیرہ پڑھوانے سے اسمیں تبدیلی پیدا کی جائے۔ کیونکہ ایک خاص حد تک اعادہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور جب تک کہ تازہ اور دلچسپ پیرایہ میں سبق پیش نہ کیا جائے۔ ہم تمام اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بیحد بیزار کن ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ حروف اسلئے تجویز کئے جاتے ہیں۔ کہ بچے انہیں روز آنہ بازار میں دیکھتے ہیں۔ اور آئندہ کتابوں میں بھی انہیں ان ہی سے سابقہ پڑیگا۔ اکثر حضرات حروف تحریر کو اس وقت تک سکھانا ملتوی رکھتے ہیں۔ جب تک کہ چھاپہ کے حروف سے وہ بخوبی واقف نہ ہوجائیں تاہم یہ ضروری ہے۔ کہ خواندگی کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی قسم کی تحریر بھی سکھلائی جائے تاکہ ہم ان ارتسامات کو ہاتھ کے ذریعہ زیادہ پختہ اور مستحکم کرسکیں۔ جو کہ آنکھ اور کان کے ذریعہ ایک حد تک ذہن پر وارد ہو چکے ہیں۔

۱۔ مطالعہ قدرت اور دوسرے مشاہداتی اسباق کے ضمن میں

مطالعہ قدرت کے سبق کے ضمن میں جو خواندگی ہوتی ہے۔ بچے اس میں تقریباً ہمیشہ ہی خاصی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس دلچسپی میں اس وقت اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ معلمہ خود بچوں کا کوئی جملہ منتخب کرتی ہے۔ کیونکہ بچوں کو بچوں کا نے خیال اور اظہار سے بمقابلہ بالغوں کے خیال اور اظہار کے زیادہ تحریک ہوتی ہے۔

مریم اپنی بلی مدرسہ میں لائی ہے۔ گفتگو ہو جانے کے بعد معلمہ کہتی ہے۔

اب میں تختہ سیاہ پر مریم کی بلی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتی ہوں۔ بتاؤ۔ میں کیا لکھوں؟" بچے تجاویز پیش کرتے ہیں اور معلمہ ان میں سے ایسے جملے جو بلی کے افعال سے متعلق ہوتے ہیں۔ منتخب کرتی جاتی ہے

بلّی میوں میوں کرسکتی ہے۔

'بلی چوہے پکڑ سکتی ہے'،
'بلی دودھ پی سکتی ہے'؛
'بلی اشنان کر سکتی ہے'۔

بچے مندرجہ بالا جملوں کو تختہ سیاہ پر چھپتے ہوئے دیکھتے جاتے ہیں۔ اور معلمہ ہر لفظ کو چھاپتے ہوئے ساتھ ساتھ اُسے دُہراتی بھی جاتی ہے۔ نظر سے شناخت کرنے کا یہ پہلا زینہ ہے۔

اِس کے بعد بچوں کو آگے بلاکر اُنہیں بلی کے دودھ پینے یا اشنان کرنے وغیرہ سے متعلق جملہ معلوم کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ معلمہ پوچھتی ہے۔ کون بتلا سکتا ہے۔ کہ تمام جملوں میں کون کونسے مشابہ الفاظ ہیں؛ ایک بچہ کہتا ہے۔ کہ تمام کی ابتدا یکساں ہے۔ دوسرے روز پھر ان تمام جملوں کو اور بھی ترتیب سے تختہ سیاہ پر لکھکر شناخت کروایا جاتا ہے پہلے تین الفاظ The cat can کا اب اتنی دفعہ اعادہ ہو جاتا ہے۔ کہ بچے ان سے بخوبی مانوس ہو جاتے ہیں۔

اِس کے بعد جو اظہاری سبق ہوگا۔ اس میں بچے تختہ سیاہ پر معلمہ کے بڑے بڑے نمایاں طباعی حروف کو دیکھ کر لفظ Cat کی نقل اُتاریں گے۔ یا اُنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ پوری توجہ کے ساتھ معلمہ کو طباعی حروف لکھتے ہوئے دیکھتے جائیں۔ اور پھر لفظ کو ایک سرسری نظر دکھلا دیا جا کر مٹا دیا جائے۔ یا اُوپر سے ڈھانپ کر غائب کر دیا جائے۔ وہ اسکی بصری شبیہہ قایم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اِس طرح سے جلد ہی طباعی حروف کے لفظ کا لکھنا صحیح طور پر سیکھ جاتے ہیں۔ اگر بچوں کو مسلسل طور پر اِس طرح سے الفاظ یاد میں لانے کا عادی بنایا جائے۔ تو اُنہیں جلد جلد پڑھنے سبجے کرنے اور دوسرے نصابی شعبوں میں صاف صاف ذہنی تصاویر بنانے کی استعداد میں اضافہ کرنے کا بہت اچھا

موقع ملیگا۔ اگر کمرۂ جماعت میں ایک تختہ آویزاں کرکے معلمہ اس پر بلی کا خاکہ بنائے۔ اور ساتھ ہی الفاظ 'Cat' اور 'Coach' بھی طباعی حروف میں لکھ دے۔ تو جماعت کے بچے آتے جاتے انہیں کئی بار دیکھ سکتے ہیں۔ اور اِس طرح سے غیر شعوری طور پر یہ الفاظ اُن کے بخوبی ذہن نشین ہو جائینگے۔

خواندگی کے اگلے اسباق میں پچھلے سبق کے جتنے الفاظ آسکیں۔ معلمہ کو اپنے حسب صوابدید مناسب ترمیمات کے ساتھ انہیں جدید جملوں میں استعمال کرکے بتانا چاہیئے۔ بعض اوقات ایک ہی موضوع کئی اسباق میں چلتا رہیگا۔ تاکہ خیالات کا مربوط تسلسل قایم رہے۔ نیز کوئی نیا عنوان بھی لیا جا سکتا ہے۔ پھلوں اور پھول کے سبق کے بعد مندرجۂ ذیل نمونہ کا کوئی سبق لیا جا سکتا ہے۔ کئی ایک بچے مختلف اقسام کے بیجوں کو لیکر کہتے ہیں :-

' I have a red hip

' I have a brown nut'

' I have a flying seed

'I have a seed that goes pop

' I have a little pod '

جوں ہی کہ بچہ ایسا کوئی جملہ بولتا ہے۔ اسے تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں چھاپ دیا جاتا ہے۔ اگلے سبق میں پھر وہی جملے اعادہ کے طور پر آتے ہیں۔ اور فرینک کو سرخ گلاب کا پھول لینے اور اسے اپنے متعلقہ جملے کے ساتھ رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ جب اسے جملہ مل جاتا ہے۔ تو فرینک پھول کو ہاتھ میں لئے ہوئے اور بورڈ پر دیکھکر اور بغیر دیکھے کے اسے دہراتا جاتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے بچوں کو بھی گلاب کا پھول سپاری۔ پھلی وغیرہ لینے اور انہیں ان الفاظ کے ساتھ جو گلاب کا پھول۔ سپاری یا

پھلی ظاہر کرتے ہیں۔ رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

جدت طراز معلمہ جو متفرق اشیار کا ایک وافر ذخیرہ فراہم کرنے کا اہتمام کرتی ہے ایسے اسباق کو طرح طرح سے لیکر خوب دلچسپ بنا سکتی ہے۔

۲۔ خواندگی کے اسباق جنکی اساس مختلف اقسام کے کھیل پر ہوتی ہے

گولے۔ چھلے۔ ڈوریں۔ پتنگیں۔ لٹو۔ گڑیائیں۔ اور دوسرے کھلونوں کے کھیل بہت ہی موثر اور دلچسپ اسباق کی اساس کا کام دے سکتے ہیں۔ گڑیا کا گھر آراستہ کرنا۔ انہیں کپڑے پہنانا۔ اور ان کے کپڑے اُتارنا کام اور خواندگی کو باہم ملانے کے لئے بہت موزوں عنوانات ثابت ہوئے ہیں۔ ایک گڑیا اور گڑیا کا ہنڈولا جماعت کے سامنے رکھ دئے جاتے ہیں۔ اور ہم فرض کر لیتے ہیں کہ گڑیا ابھی ابھی چہل قدمی سے واپس آئی ہے اور اب اسے اپنی صبوحی نیند کے لئے بستر پر لیٹنا ہے۔

"مریم آگے آؤ۔ اور اسکے کپڑے اتارنا شروع کرو" مریم ایسا ہی کرتی ہے اور کہتی جاتی ہے۔ "میں گڑیا کی ٹوپی اُتارتی ہوں۔ میں گڑیا کی ٹوپی میز پر رکھتی ہوں۔ میں گڑیا کیٹی کو دیتی ہوں" کیٹی بھی اسی طرح کرتی ہے۔ اور جب اس کا کرتہ یا لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ تو اسے دوسرے بچے کے حوالے کر دیتی ہے۔ اسی طرح کرنے سے اس کا پورا لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ ڈاروتھی کہتی ہے "میں گڑیا کو اس کا شبینہ لباس پہناتی ہوں۔ میں اسے اپنی گود میں لیکر تھپک تھپک کر سلاتی ہوں۔ میں اسے لوسی کو دیتی ہوں" لوسی کہتی ہے "میں گڑیا کو اسکے ہنڈولے میں ڈالتی ہوں۔ میں اُسے تھپک تھپک کر ہنڈولے میں سلاتی ہوں۔ میں اُسے گیت سناتی ہوں" اس طرح کے ہر چھوٹے سے سلسلے کے اختتام پر جملوں کو تختہ سیاہ پر

طباعی حروف سے لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بچے باری باری سے ان کے بوجب ڈرامہ سازی کرتے اور انہیں پڑھتے جاتے ہیں۔ گڑیا کے کھیل اگر پندرہ اڑے تک ہی جاری رکھے جائیں۔ تو بچے کسی قسم کی اکتاہٹ کا اظہار نہیں کرینگے۔ روزمرہ جب تختہ سیاہ پر طباعی حروف لکھنے کا کام ہوتا ہے تو مخصوص الفاظ دہرائے جاتے اور ساتھ ہی اُن کی توضیح بھی ہوتی جاتی ہے۔

شیشوگیت اور بے معنی کہانیوں کے پڑھنے سے طریق السلع کے لئے دلچسپ ابتدائی یا متوازی مشق بہم پہنچتی ہے۔

شیشوگیت یعنی 'Hey Diddle Diddle'

۱۔ گیت سکھانا۔ زباندانی اور راگ کے اسباق میں گیت اِس طرح پر سکھایا جانا چاہئیے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تمسخر اور لطف اندوزی کا سامان پیدا ہو سکے۔ اسکے بعد حفظ کروانے۔ گانے اور بچوں سے مٹی کے کام۔ کاغذ تراشی۔ چاک یا رنگین چاک کے ذریعہ اسکی توضیح کروانے کا انتظام ہونا چاہئیے۔

۲۔ تختہ سیاہ سے گیت کے الفاظ پڑھنا۔ معلمہ تختہ سیاہ پر طباعی حروف والے الفاظ لکھ دیکر بچوں سے انفرادی طور پر پڑھوائے۔ تبدیلی پیدا کرنے کے لئے بعض محاورات مثلاً 'Hey diddle diddle' 'the cat and the fiddle' تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دے کر بچوں سے شناخت کروائی جائے۔ اور دستی مشاغل کے سبق کے دوران میں بھی بعض الفاظ مثلاً 'the cat' اور 'the fiddle' تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دے کر بچوں سے رنگین چاک کے ساتھ خاکی یا سفید کاغذ پر اُن کی توضیح کروائی جانی چاہئیے۔

۳۔ معلمہ ایک کاغذ کے تختے پر الفاظ طباعی حروف میں لکھ دے کر اُن کے ساتھ

خاکے بھی بنا دیتی ہے اور بچوں سے اسے پڑھوایا جاتا ہے:۔ ڈرائنگ پیپر کے ایک تختے پر سیاہی اور برش سے نمایاں طور پر الفاظ طباعی حروف میں لکھ دئے جاکر اُن کے ساتھ ہی رنگین چاک یا آبی رنگ سے توضیحی خاکے بھی کھینچے جاتے ہیں۔ اور اسے جماعت کے سامنے لٹکا دیا جاتا ہے۔ تاکہ بچوں کو کافی غور سے اس کے مطالعہ کرنے کا موقع مل سکے۔

اُن کے لئے حسب ذیل طریقہ استعمال میں لایا جا سکتا ہے:۔

(۱) گیت کی نظم جماعت کے بچوں سے انفرادی طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اور باقی بچے ساتھ ساتھ الفاظ کی نشاندہی کرتے جاتے ہیں۔

(۲) فرداً فرداً بچوں کو چند الفاظ یا محاورات کی نشاندہی کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ اِس میں ناکام رہے۔ تو اُس سے تمام شعر پڑھوایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مطلوبہ لفظ یا محاورہ پر آ پہنچتا ہے۔ اس سے بچوں کو مطبوعہ سطر کے پڑھنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ اور ایک حد تک انہیں خود مختاری کی بھی تربیت ہو جاتی ہے۔

(۳) علیحدہ علیحدہ الفاظ جو شعر میں آتے ہیں۔ ڈرائنگ پیپر کی پٹیوں پر طباعی حروف سے لکھ دیکر اُن سے بہت سے کھیل کھلائے جا سکتے ہیں۔ ایسے کھیل میں بچوں کو غیر شعوری طور پر ہی الفاظ کو شناخت کرنے کی مہارت ہو جاتی ہے۔

قصوں کی خواندگی

بچوں کی قدیم کہانیوں یا سہل حکایتوں میں سے کوئی ایک بچوں کو سنائی جائے۔ اور اُن سے اسکی ڈرامہ سازی بھی کروائی جائے۔ اور ساتھ ساتھ چند جملے بھی تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھتے جائیں۔ نتیجۃً تختے ایسے ہونے چاہئیں

جن سے بچے بیحد مانوس ہوں۔

بی مرغی کا سبق

معلمہ نے بی مرغی کی کہانی سنا کر تختہ سیاہ پر بی مرغی۔ میاں مرغا۔ بطخ۔ قاز۔ فیل مرغ اور لومڑی کے خاکے بنائے۔

۲۔ بچوں نے کہانی کو دہرایا۔ اور اسکی ڈرامہ سازی بھی کی۔ اِس طرح سے وہ قصے کے ہر فرد کے کہے ہوئے الفاظ سے بخوبی مانوس ہو گئے۔

۳۔ مکالمہ کی شکل میں قصے کا ایک ایک واقعہ وقت واحد میں لیا جا کر تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھا جاتا تھا۔ جب بچے الفاظ کی آوازوں اور اُن کی شکلوں سے بخوبی واقف ہو چکے۔ تو وہ اپنی اپنی تجاویز پیش کرنے لگے۔ اور اب وہ سبق میں سرگرمی سے حصہ لینے لگے۔

پہلا واقعہ۔ ایک چھوٹا سا اناج کا دانہ اس بچے کے سر پر جو بی مرغی بنا ہوا تھا۔ آکر لگا۔ معاً ہی وہ اُوپر دیکھنے لگا۔ اور کہا؛ اوہو۔ یہ کیا ہوا۔ کوئی چیز میرے سر پر آکر لگی ہے۔ آسمان نیچے گر رہا ہے۔ مجھے فوراً جا کر بادشاہ کو اطلاع کرنی چاہیئے ؎ (بچہ چلا گیا) جہاں الفاظ سوانگ کے اِشاروں کی تعبیر کرتے تھے۔ بچوں کو سکھایا جاتا تھا۔ کہ جملے کی بخوبی جانچ کر کے حتی الامکان نہایت سرعت سے خیال کو سمجھیں اور پھر اس کے عین بموجب عملی طور پر نقل کریں۔

مندرجہ بالا قصہ پڑھاتے وقت تمام جماعت کو خاموشی سے جملے پڑھنے کے لئے کہا جاتا تھا۔ اور جو بچے معانی سے بخوبی واقف ہو جاتے تھے۔ وہ اُنہیں عملی طور پر افعال میں نقل کر کے دکھاتے تھے؛ میں آگے جاتا ہوں۔ اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ؛ کے جملوں میں لومڑی نے الفاظ کو پڑھا۔ اور بی مرغی۔ بی بطخ۔ میاں مرغے۔

اور فیل مرغ کی طرف پُر معنی نظروں سے دیکھنے لگی۔ اور اپنے غار کی طرف جاتے ہوئے تھوڑی دور جا کر پیچھے دیکھنے لگی۔ کہ آیا وہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔

ڈرامہ سازی میں حصہ لینے والے بچوں کے گلے میں ہر ایک فرد قصہ کی تصویر والے کارڈ جن پر الفاظ بھی طباعی حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ آویزاں تھے۔ اس سے وہ بخوبی پہچانے جاتے تھے۔ اور نیز الفاظ بھی ذہن نشین ہو جاتے تھے۔ کیونکہ اُنہیں خاصی دلچسپی ہو گئی تھی۔

ہر ایک خواندگی کے سبق کے بعد الفاظ طباعی حروف میں لکھنے کی مشقیں کروائی جاتی تھیں۔ اور بچے معلم کے ساتھ ساتھ اور حافظہ سے بھی الفاظ طباعی حروف میں لکھتے جاتے تھے۔

اِسی طرح جب بی مرغی کے قصہ کے الفاظ شاہداتی کام کی اساس کا کام دیتے تھے۔ تو ضمنی طور پر اُنہیں صوتی مشق بھی بہم پہنچتی تھی۔

سبق۔ بی مرغی کا قصہ

بی مرغی:۔ اوہ یہ کیا ہوا۔ کوئی چیز میرے سر پر آکر لگی ہے۔ آسمان گر رہا ہے۔ مجھے فوراً جا کر بادشاہ کو اطلاع کرنی چاہیئے۔

میاں مرغ:۔ بی مرغی تم کہاں جا رہے ہو۔ میں بادشاہ کو اطلاع دینے جا رہی ہوں۔ کہ آسمان گر رہا ہے۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں۔ ہاں۔ ضرور آؤ۔

بی بطخ:۔ بی مرغی۔ اور میاں مرغے تم کہاں جا رہے ہو۔ ہم بادشاہ کو اطلاع دینے جا رہے ہیں۔ کہ آسمان گر رہا ہے۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں۔ ہاں آؤ۔

میاں قاز:۔ بی مرغی۔ میاں مرغے۔ اور بی بطخ تم سب کہاں جا رہے ہو۔

ہم بادشاہ کو اطلاع دینے جا رہے ہیں۔ کہ آسمان گر رہا ہے۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں۔ ہاں آؤ۔

فیل مرغ: بی مرغی۔ میاں مرغے۔ بی بطخ۔ اور عزیز قاز۔ تم سب کہاں جا رہے ہو۔ ہم بادشاہ کو اطلاع دینے جا رہے ہیں۔ کہ آسمان گر رہا ہے۔

بی لومڑی: بی مرغی۔ میاں مرغے۔ بی بطخ۔ عزیز قاز اور میاں فیل مرغ۔ تم سب ملکر کہاں جا رہے ہو۔ ہم بادشاہ کو اطلاع دینے جا رہے ہیں۔ کہ آسمان گر رہا ہے۔

اجی۔ بادشاہ کے پاس جانے کا یہ راستہ نہیں ہے۔ صحیح راستہ مجھے معلوم ہے کیا میں تمہیں بتاؤں۔ ہاں۔ بی لومڑی۔ براہ مہربانی بتائیے۔

(وہ سب بی لومڑی کے غار کو جاتے ہیں۔)

میں آگے چلتی ہوں۔ اور تم بی مرغی۔ میاں مرغے۔ بی بطخ۔ عزیز قاز۔ اور میاں فیل مرغ۔ تم سب پیچھے پیچھے آؤ۔

بی لومڑی۔ ہڑپ

بی لومڑی۔ ہڑپ

بی لومڑی۔ ہڑپ

بی لومڑی۔ ہڑپ

میاں مرغ۔ بی مرغی: بھاگو۔

بی لومڑی۔ ہڑپ

بی مرغی۔ اجی میاں مرغ: میں بھاگ کر گھر جاتی ہوں۔

طریق اصوات کی مشق اور الفاظ کے معلوم کرنے کی تیاری

بی مرغی کا قصہ پڑھاتے وقت مطالعہ کے لئے حروف کی مجوزہ آوازیں

۱۔ حروف صحیح c, k, g, t, d, f اور r

c اور k جیسے Cocky, locky میں

G - Goosey Poosey میں

T - Turkey - lurky میں

D - Ducky - daddles میں

F - Foxy - Woxy میں

R - R - r - rumph میں

۲۔ آخری حرف Y جیسے Henny - penny

Cocky - locky · Foxy - woxy میں

۳۔ چھوٹے حروف علت پر اسباق:۔

a { am, and, that, daddies, back

e { Yes, tell

o { Cocky - locky, Foxy - Woxy

u { run, but, must, Ducky, R - r - rumph

i { it, hit, will, king, this

۴. ur کی آواز Turkey - lurky سے سکھائی جائے۔

۵. مجموعہ حروف ing کو لفظ king سے سکھایا جانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد بچوں کو قصے میں سے دوسرے الفاظ (going , falling , something) جن میں یہ جزو لفظ آئے۔ معلوم کرنے کے لئے کہنا چاہیئے۔

ضمنی خواندگی

اگر معلمہ الفاظ یا محاوروں کو کسی وقت جبکہ وہ مناسب خیال کرے۔ تختہ سیاہ پر لکھدے۔ تو بچوں کو بصری خواندگی میں بیحد سہولت ہوگی۔ مثلاً سبق کا عنوان گیتوں کے نام۔ کھیل یا قصے۔ تحکمانہ الفاظ۔ یا روزمرہ کی سلام میں تھوڑی سی مشق کے بعد تختہ سیاہ سے پڑھی جا سکتی ہیں۔

ان تمام ابتدائی مشقوں میں معلمہ کام کو اسطرح سے ترتیب دیگی۔ کہ الفاظ اور محاورات کا حتی الامکان زیادہ بار اعادہ ہو سکے۔ اِسلئے ایسے قصے Henny Penny بی مرغی کا قصہ، 'Titty Mouse and Tatty Mouse, ' بوڑھی عورت اور اس کا سوئر' 'تین چھوٹے سوئر' 'ننھی سرخ مرغی' اور

رتین ریچھوں کا قصہ، مخصوص طور پر مفید اور موزوں ثابت ہونگے۔ کیونکہ متوالی محاورا
بچوں کے لئے بہت پرلطف ہوتے ہیں۔ اور ان کا واجبی اعادہ میکانی کام کے
مہلک اثرات کے بغیر ہی ہو جاتا ہے۔

ابتدائی خواندگی کے اسباق دلچسپ ہونے چاہئیں

ایسی ابتدائی خواندگی کی مشقیں بچے کے لئے پُرلطف اور مسرت بخش
ہونی چاہئیں۔ اگر وہ ایسی نہیں ہیں۔ تو معلمہ کو جاننا چاہیئے۔ کہ کچھ خامی ضرور ہے۔ یعنی
یا تو موادِ تدریسی ناموزوں ہے۔ یا طریقہ تعلیم ناقص۔

معلمہ کو چاہیئے۔ کہ وہ بچے کو اپنی خود مدد کرنے کے لئے تیار کرے

جب بچہ ان خواندگی کے کھیلوں میں مسرت حاصل کرتا ہے۔ تو معلمہ اس زمانہ کے متعلق
غور و فکر کرتی ہے۔ جبکہ وہ آوازوں کی شناسائی اور علم کی بنا پر خود بخود ہی الفاظ معلوم
کر سکیگا۔ جوں جوں بچہ حروف کی آوازوں سے واقف ہوتا جاتا ہے۔ وہ اپنی خواندگی
کے الفاظ میں ان کی علامات کی بھی شناخت کرتا جاتا ہے۔

ابتدائی اصوات جو کہ بچے کو سکھائی جائیں۔ ایسی ہونی چاہیں۔ کہ بچہ آسانی
سے انہیں نکال سکے۔ اور سہولت سے انہیں لمبا کر سکے۔ تاکہ بچوں کے کانوں کو
جبکہ وہ آہستگی سے نکالی جائیں۔ انکے شناخت کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور کہ وہ
ایسی ہونی چاہئیں کہ بچے کے ذخیرۂ الفاظ کے کئی الفاظ میں وارد ہوتی ہوں۔
مثلاً f ، s ، n ۔ اگرچہ مندرجہ بالا طرز کی 'بصری' خواندگی
عام طور پر زیادہ باقاعدہ اور تدریجی کام کے لئے تمہید اور ضمیمہ کی حیثیت سے
مفید ہوگی۔ کہ اس سے بچہ خوشگوار تلازمات کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔

اور اس سے اس کی توجہ محض الفاظ پر مرتکز ہونے کے بجائے مواد خواندگی کے خیالات پر جمی رہتی ہے۔ مگر اس وقت تک خواندگی سکھانے کا کوئی سلسلہ حقیقی معنوں میں تعلیمی نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس سے عاداتِ خود اعتمادی کی تربیت نہ ہو۔ اور بچے کو عملی طور پر علم محصلہ استعمال کرنے یعنی جدید الفاظ کو معلوم کرنے یا سابقہ معلوم کردہ مگر فراموش شدہ کو دوبارہ معلوم کرنے کے قابل نہ بنائے۔" ہمیں چاہیئے۔ کہ بچے کے لئے ایک کنجی مہیا کردیں۔ جس سے کہ وہ غیر مانوس لفظ کا قفل کھول سکے۔"

اگر ہماری زبان علم الصوت کے بموجب مکمل ہوتی۔ تو یہ بہت آسان کام تھا۔ کیونکہ ہم بچے کو اصوات اور علامات باہم متلازم کرنا سکھا سکتے تھے۔ اور اس طرح سے آنکھ اور کان کو الفاظ شناخت کرنے اور تلفظ کرنے میں ایک دوسرے کی امداد کرنے کی مشق بہم پہنچا سکتے تھے۔ ہماری بصری اور سمعی زبان کی عدم مطابقت کی وجہ سے جو بعض مشکلات رونما ہوتی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

ہمارے حروف تہجی میں بعض حروف زائد ہیں۔ مثلاً W، X، C Q اور بعض حروف ایسے ہیں۔ جو مختلف الفاظ میں مختلف آوازیں دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر a کی آواز کا father، fall، fat، fate میں مقابلہ کیجئے۔ یا الفاظ baby، maid. may، rein، neigh، make میں۔ (a) کی طویل آواز ظاہر کرنے کے مختلف طریقوں کو لیا جا سکتا ہے۔ ہمارے پیش نظر اہم مسئلہ یہ ہے۔ کہ بچے کو مایوسانہ طور پر پریشان کئے بغیر حروفِ علت کس طرح سکھائے جائیں۔ اِس دقت کو رفع کرنے کے لئے کئی طریقے تجویز کئے گئے ہیں۔ سر آئزک پٹ مین نے صوتی حروف تہجی کے اِستعمال سے خواندگی سکھانا تجویز کیا ہے۔ مگر اُس میں لازمی طور پر مخصوص کتابوں کے استعمال کی ضرورت ہے۔ اور ایسی مطبوعہ کتابوں

کے استعمال میں جو صوتی طریق پر مرتب کی گئی ہوں یہ قباحت ہے۔ کہ اس طرح سے ایک جداگانہ تبدیلی کے زمانہ کی ضرورت عائد ہوتی ہے۔ اور بچہ معمولی حروف مطبوعہ کو جو وہ مدرسہ کے باہر دیکھیگا۔ نہیں سمجھ سکتا۔ بعضوں نے ممیّز اعراب کے استعمال سے اس میں اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے مصنوعی سہاروں سے ہمیں یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ ہم ایک ایسا طریقہ مرتب کر سکے ہیں۔ جسکی بدولت اپنے حروف تہجی کو بغیر کسی دست اندازی کے زیادہ سے زیادہ کارآمد بنا لیتے ہیں اور جس میں مشکلات کو ایک ایک کرکے لیتے ہوئے جب کسی ایک پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ تو جدید مساعی کے لئے نیا سامان بہم پہنچا دیا جاتا ہے۔

ابتدائی اسباق کے دوران میں یہ قدرتی اور موجب کم انتشار ہوگا۔ کہ صرف اصوات ہی بتلائے جائیں۔ اور حروف کے نام نہ بتلائے جائیں۔

اصوات۔ حروف جوڑنے اور سمعی تربیت کی تھوڑی سی مشق ہو جانے کے بعد اکثر معلمات خواندگی کے تختوں اور کتابوں کے مقررہ سلسلہ کے مطابق کام کرنا پسند کرتی ہیں۔ ایسی کتابوں کا انتخاب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ دلچسپ تدریسی مواد کے ساتھ آسان تدریج کو باہم ملانا قریب قریب ناقابل حل مشکل ہے۔ ایسی صورت میں بچوں کی دلچسپی زیادہ آسانی سے بحال رکھی جا سکتی ہے۔ جبکہ کوئی موزوں اور مسلسل قصہ سنایا جائے۔ بمقابلہ اسکے جبکہ ہر ایک سبق ایک جداگانہ موضوع سے ہی متعلق ہو۔ تاہم منتخبہ کتب کے سلسلوں میں ہر ایک سبق ایک واحد خیال پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اور چھوٹے بچوں کے لئے ہر ایک سبق کے تحت توضیحی تصویریں بھی دی جانی چاہئیں بے معنی اور غیر مربوط جملے ذہانت کو بیدار کرنے کی بجائے دبا دیتے ہیں۔

اسباق کا مجوزہ نصاب

اصوات پر باضابطہ اسباق کا نصاب زیادہ تر ایسی کتابوں پر مبنی ہوگا جنہیں معلمہ استعمال کرنا چاہتی ہے۔ مگر مفصلہ ذیل قواعد کی ضرور پابندی کرنی چاہیئے۔

۱۔ ابتدائی خواندگی کے لئے جو الفاظ منتخب کئے جائیں وہ ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ بچے اُن سے بخوبی مانوس ہوں۔ اور وہ تمام ایک ہی خیال سے جو عموماً بچے کے سابقہ تجربہ سے متعلق ہو۔ باہم مربوط ہونے چاہئیں۔ بچہ ایسے الفاظ کو جن کے متعلق اس کے ذہن میں خوشگوار تلازمات موجود ہوں۔ بہت ہی شوق اور سرعت کے ساتھ یاد کر لیتا ہے۔ قریب قریب یہ ہمیشہ ہی ناگزیر ہوگا۔ کہ بچے کی ذہنی تصویر کو اصلی شئے۔ تصویر۔ خاکہ کشی۔ ڈرامہ سازی یا قصے سے چلا دی جائے۔

(۲) ایک حرف کے لئے صرف ایک آواز ہی سکھلائی جانی چاہیئے۔ اور ابتدائی خواندگی کے اسباق میں ایسے الفاظ تجزیہ یا خواندگی کے لئے نہ دینے چاہئیں جن سے کہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی متصور ہو۔ یہ اسلئے مقدم ہے۔ کہ

(الف) طریق الصوت کی مخصوص خوبی یہ ہے۔ کہ اس سے بچے میں منطقی احساس پیدا کیا جائے۔ مگر قاعدہ پر حاوی ہونے سے پیشتر مستثنیات پیش کرنے کی صورت میں یہ تلف ہو جاتی ہے۔ اور

(ب) بچے پڑھائی پر اعتماد کرنا ترک کر دینگے۔ جو سریع ترقی کے لئے بیحد ضروری ہے۔ بے قاعدہ الفاظ۔ قواعد اصوت کے مستثنیات اور وہ باقاعدہ الفاظ جنکی مشمولہ اصوات ابھی نہیں سکھلائی گئیں۔ طریق البصر کے ذریعہ سکھلائی جانی چاہئیں۔

حسب ذیل نصاب تجویز کیا جا سکتا ہے۔

(الف) حروف علت قلیل جو زیادہ تر حروف صحیح کے ضمن میں سکھلائے جاتے ہیں

(۱) حروف علت کی قلیل آوازیں جو حروف صحیح b p c, n, d, t, m اور g سے ملکر دو یا سہ حرفی آسان اور مانوس الفاظ بناتی ہیں۔

(۲) یہی حروف علت کی آوازیں جب مفصلہ ذیل سے ملتی ہیں۔

(i) دو یا جب حروف صحیح ملکر ایک ہی آواز پیدا کریں۔ مثلاً
ck, nn, zz, ss, ll, ff

(ii) دو حروف صحیح ملکر جب ایسی دوہری آواز پیدا کریں۔ کہ اسے دو علیحدہ علیحدہ آوازوں میں جدا کیا جا سکے۔ مثلاً
bl - gl- fr - fl - dr - cr - cl - br - sn - sm - sl - pr - pl - gr tr , sw وغیرہ۔

(iii) دو حروف صحیح ملکر جب ایک ہی آواز دیں۔ مثلاً th ch sh

(۳) آسان دو اجزا والے الفاظ جو مانوس اور عام یک جزئی الفاظ اور ایسے لاحقے جیسے y le - est - er. کے ملنے سے

---

[1] کم وبیش آکسفورڈ ریڈرس میں جو کلیرنڈن پریس کی شائع کردہ ہیں۔ یہی عمل پایا جاتا ہے۔

بنتے ہیں مثلاً rabbit - bonnet - sunset

dolly -- Poppy - Winter - Summer

اور Penny -

(ب) دوسری حروف علت کی آوازیں

بچے جب قلیل حروف علت کے اصوات والے الفاظ سہولت و آسانی سے معلوم کر سکیں۔ تو ان ہی حروف علت کی تبدیل شدہ یا لفیف مقرون آوازیں باقاعدگی سے لی جانی چاہئیں۔ وقت واحد میں صرف ایک ہی شکل یا ایک ایک جدید آواز لی جاکر پیش کرنی چاہیئے۔ اور جب یہ بخوبی ذہن نشین ہو جائے۔ تو اس وقت دوسری متضاد مثالیں لی جا سکتی ہیں۔ اس قسم کے تضاد اور اس سے پیدا شدہ بچے کے نفسی انتشار کا ازالہ ذیل کے لفیف مقرون حروف کے شروع کرنے سے ہو سکتا ہے (u , o , i , e , a) جیسے Made

May , maid میں a — Seed , here ,

tea میں e — my , high , time میں

u — Bible میں i — home ، Coat میں

o — new,tune میں u

یہ ماٰنوس قلیل آوازوں سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ اور ابتدائی اسباق کے دوران میں ہی کسی سادہ حروف علت کے لفیف مقرون میں مبتدل ہونے کے متعلق صراحت سے وجہ بتلا دینی چاہیئے۔ مثلاً e معدولہ کے اضافہ سے آوازمیں تبدیلی واقع ہونا۔ جیسے mat mate hop hope cub cube میں۔ اسی طرح کوئی دوسرا حرف علت

ملانے سے بھی ایسی ہی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً maid , mad — feed , fed — coat , cot bead . bed میں۔

(۱) (e) معدود کے ملانے سے حروف علت a i o کی آوازیں بدل جاتی ہیں جیسے Cape , Cap hop hope , fine , fin میں۔

(۲) a کی آواز 'i' کے ملانے سے بدل جاتی ہے۔ مثلاً maid , mad میں۔

(۳) e کی آواز اسے دوبارہ ملانے کی صورت میں بدل جاتی ہے۔ جیسے feed ,fed میں۔ اور a کے ملانے سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے Seat . Set میں۔ a کے ملانے سے o کی آواز بھی بدل جاتی ہے۔ جیسے Coat , Cot میں۔

(۴) حروفِ علت رکھنے والے اجزائے لفظ جب r سے ملتے ہیں چونکہ r ان حروفِ علت کو جو اس کے ساتھ ملکر اجزائے لفظ بناتے ہیں۔ عام طور پر بدل دیتی ہے۔ اسلئے ذیل کے مجموعوں میں سے ہر ایک کو ایک واحد آواز کی حیثیت دی جائیگی۔ or · ar اور form اور farm ir - er میں fur - fir - her - ur - ir , er میں۔ ur میں آواز کی یکسانیت بخوبی واضح کی جانی چاہیئے۔

(۵) ou' (ow اور ou) کی آوازیں نکالنے کے مختلف طریقے۔ مثلاً house اور Cow میں

oy' (oi اور oy) مثلاً boy اور oil

میں oo جیسے Pool میں u جیسے

Pull میں۔

(۶) ng کی آوازیں (الف) ایسے الفاظ میں جیسے hang

(ب) جیسے finger میں ([g - ng]) nk کی

آواز جیسے Sink میں (k-ng=)۔

(۷) ایسے مجموعے جیسے ew - ey - ay جنھیں

ou اور ow oi اور oy اور ng اور

nk وغیرہ کی طرح سالم آواز کی حیثیت سے پہچاننا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی جداگانہ

آوازیں نکالنے میں دقت ہوتی ہے۔

(۸) i , e اور y کا c اور g پر اثر

جیسے Cage . fancy , cider,face میں۔

(۹) a اور o پر W کا اثر جیسے Was اور

Word میں۔

(۱۰) n سے پہلے k معدولہ اور g معدولہ۔

r سے پہلے w معدولہ m کے بعد b

معدولہ۔ جیسے Wrong , gnat , knife

climb معدولہ gh جیسے igh میں

(۱۱) au اور aw جیسے haul اور Saw

میں۔ مجتمع حروف صحیح جیسے Scr Spl

(۱۲) طویل حروف علت جو کھلے اجزائے لفظ میں ہوں۔ اور جن کے پہلے

حروف صحیح آئیں۔ جیسے: baby , me , be , tiny , Bible
pony , cosy rosy , puny

حروف علت کی آوازوں پر دوبارہ آنے والے

r کا اثر جیسے hurry , merry horrid میں۔

۱۳۔ Ough کے چند اصوات جیسے cough ,

bough , rough , dough میں۔ اور augh

کی آوازیں جیسے laugh , daughter میں۔

اصوات الکلام کی شناخت اور تجزیہ

ناقص اور بھدی بات چیت جو کہ بچہ عام طور پر اپنے گرد و پیش سے سنا کرتا ہے اسکے عمدہ انگریزی بولنے کی استعداد بہم پہنچانے میں کئی ایک مشکلات پیدا کرنیکا موجب ہوتی ہے۔

جس سے اِس امر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ کہ حروفِ صحیح کی آوازیں نکالنے اور خالص کھلے حروفِ علت کی تقلید کروانے میں خاص اہتمام کے ساتھ مشق کروائی جانی چاہیئے۔

تلفظ کی ایسی مشقیں جو حروف کی آوازیں سکھانے کے ضمن میں لی جاتی ہیں بچے کے آلۂ تکلم کے ہر حصے کو کام میں لانے کی تربیت بہم پہنچانے کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس کام کو عمدگی سے وہی معلم سر انجام دے سکتی ہے۔ جو علم الصوت میں قدرے بہرہ یاب ہو۔ اور جو اس کے زیادہ ابتدائی اصولوں کو سادہ

شکل ۴۲۔ حروف کی آوازیں نکالنا، n ، n

اور موزوں بنا کر استعمال کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تاکہ اسکے شاگردوں کو صاف اور صحیح تکلم کی بخوبی تربیت ہو سکے۔

تقریری زباندانی میں کسنوں کی ابتدائی تربیت کرتے ہوئے غیر صحیح اور غیر واضح تکلم کی وجہ سے بعض اوقات یہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ کا تلفظ کرنے میں جن میں زیادہ مشکل اصوات واقع ہوں۔ مثلاً f, th, r, s, l, z ہیں آلات الصوت کی حالتوں کی جانب بطور خاص متوجہ ہونا چاہیئے۔ قواعد الصوت کا جب باقاعدہ کام شروع ہو جائے۔ تو ہر ایک آواز کو ملحقہ آوازوں سے بالکل علیحدہ کرنا چاہیئے۔ اور بچوں کو اسکی آواز سے اور نیز اسکے متلازم حرکی احساسات سے شناخت کرنا سکھانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ مانوس آوازوں کے تلفظ کی حالتوں کا یہ شعوری علم بچوں کو صاف اور واضح تکلم کی استعداد حاصل کرنے۔ جدید آوازوں کے سیکھنے میں سہولت پیدا کرنے اور بدیں لحاظ دوسری زبانوں کے سیکھنے میں بیحد ممد و معاون ہوگا۔

بچے ایسی آوازوں میں جو ایک سانس اندر کھینچنے کے برابر طویل ہوتی ہیں۔ مثلاً f, l, m, n, r, s, w وغیرہ اور موقوف آوازیں مثلاً t, d, c, p, b اور g جو آلات کلام کی صرف ایک حرکت سے ہی نکالی جا سکتی ہیں۔ میں آسانی کے ساتھ امتیاز کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ نیز ایسی آوازوں کو جن میں کہ سانس ہونٹوں کے ذریعہ سے نکلتا ہے۔ مثلاً p, b, m وغیرہ۔ اُن آوازوں سے جن میں کہ سانس نتھنوں کے ذریعہ سے نکلتا ہے۔ اور سانس ناک کے ذریعہ سے آتا جاتا ہے۔ بخوبی تمیز کر سکتے ہیں۔ وہ سانس والے یا خاموش حروف صحیح مثلاً f, اور اُس کے مقابل کی آواز دینے والے حرف صحیح

U میں بھی باہمی فرق بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ اور حروف علت کی آوازیں نکالتے وقت زبان کے پھیرنے اور منہ کھول کر سکیڑنے کے مختلف مدارج کی بھی بخوبی جانچ کر سکتے ہیں۔ ایسے متعدد سادہ تجارب کرنے سے کہ کس طرح اور کونسے آلات کلام سے کونسی آوازیں پیدا ہوتی ہیں ابتدائی اسباق میں خاصی دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نیز بچے کے قوائے مشاہدہ اور بیانیہ اور صاف اور واضح تکلم کو بھی تقویت بہم پہنچتی ہے۔ اشکال ۲۳ اور ۲۴ کی تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ کہ

(۱) ایک چھوٹی لڑکی جو کہ 'P' کی آواز نکالنا چاہتی ہے۔ ہاتھ میں ایک پر لے کر ہونٹوں کے اس قدر قریب رکھے ہوئے ہے۔ کہ وہ باہر نکلنے والے سانس کی ہوا سے اُڑ سکے۔

(۲) ایک بچہ 'H' کی آواز نکالتے وقت ایک شیشے پر نظر جمائے دیکھ رہا ہے جو شخصوں کے سانس کی بھاپ سے دھندلا ہوتا جا رہا ہے۔

بچوں کو صحیح سمعی ارتسام بنانا چاہئیے۔ چھوٹے بچوں کو آوازیں سکھلاتے وقت ہمیں اطمینان کر لینا چاہئیے۔ کہ اُنہوں نے صحیح آواز کو سُنکر اسکی سمعی شبیہہ بنالی ہے۔ اسکے لئے ہمیں مختلف تدابیر مثلاً بہت ہی صاف اور واضح تلفظ کرنا۔ آواز کو کھینچنا اور ہونٹوں اور زبان کی حالتوں کی جانب توجہ دلانا عمل میں لانی چاہئیں۔ بچوں سے کسی ایسی آواز کی نقل کرانا جس کے متعلق اُن کے ارتسامات دھندلے اور غیر واضح ہوں۔ محض بے سود ہے۔ چنانچہ اُنہیں ایسی آوازوں اور جملوں کو دُہرانے کے لئے کہا جائے۔ تو بخوبی اسکا اظہار ہو سکتا ہے۔ سادہ آوازوں کے دُہرانے میں جو اغلاط اور خامیاں پائی جاتی ہیں۔ ان سے بخوبی اس امر کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔ کو بچوں کو بہت احتیاط کے ساتھ یہ آوازیں سکھلانی چاہئیں

اور اجتماعی خواندگی اور سب کو اکٹھا ملا کر سبق پڑھانا مضر ہے۔ کیونکہ ایسے اجتماعی کلام میں وہ اکثر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی آوازوں کی ادھوری اور غیر صحیح نقل سنتے رہتے ہیں۔

"اصوات کے سمعی ادراک کی تربیت کے دوران میں یہ خیال مد نظر رہنا چاہیئے۔ کہ یہ حرکی حس کے ذریعہ زبان کی حالتوں پر قابو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ . . . . اس لئے پہلی بات جس کی کہ بچے کو تربیت ہونی چاہئے۔ یہ ہے۔ کہ اسے غیر مانوس آوازوں کو غور اور توجہ کے ساتھ سننے کا عادی بنایا جائے۔ یہانتک کہ اس کے کان اُن سے بخوبی آشنا ہو جائیں۔ اور اس وقت تک اسے انہیں نقل کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ اور جب وہ دو یا تین بار نقل کرنے کی کوشش میں کامیاب نہ ہو۔ تو اُسے اپنی کوشش کو موقوف کر کے پھر انہیں غور سے سُننا چاہیئے۔ تاکہ وہ اندھا دھند اعادوں سے غلط تلفظ کو پختہ نہ کرتا جائے۔ جیسا کہ اکثر مبتدی عام طور پر کیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح کرنے سے وہ صحیح تلفظ اچانک طور پر اپنی توقع کے خلاف کریگا۔

معین اور صحیح تکلمی حالتوں پر اصرار ہونا چاہیئے۔

معمولی بات چیت میں حروف صحیح کا تلفظ آلات کلام کے قریب قریب ہونیکی حالت کے مطابق ڈھیلے طور پر یا تنگ کیا جاتا ہے۔ مگر چھوٹے بچوں کو ایسی اصوات سکھاتے وقت اگر آلات کلام پوری مستعدی اور صحت کے ساتھ اپنے وظائف انجام دے سکیں۔ تو ہمیں زیادہ معین ہدایات دینی چاہئیں۔ اور اصوات زیادہ صاف اور واضح طور پر نکالنی چاہئیں۔ چنانچہ گو th کی آواز زبان کو دانتوں میں ٹھیک طور پر رکھے بغیر ہی ادا ہو سکتی ہے۔ اور f اور v کی آوازیں انہوں

اور نچلے ہونٹ کے ملانے کے بغیر ہی نکالی جاسکیں۔ پھر بھی ظاہری آلات کلام کی ایسی معین حالتوں کے سکھلانے سے معلمہ کو واضح اور صاف تلفظ کی تربیت کے کام میں بہت سہولت بہم پہنچتی ہے۔

f کی آواز پر سبق

۱۔ بات چیت یا قصے میں مخصوص آواز کا تواردہ" ایک دن پُسّی کے پاس ایک عمدہ مچھلی کا چھوٹا سا ٹکڑا تھا۔ جب وہ اُسے کھا رہی تھی۔ تو فِڈو کتا اپنے دل میں یہ خیال کرکے اُس کے پاس گیا۔ فلف کیا کھا رہی ہے۔ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کتے کو فلف نے کیا جواب دیا۔ وہ غرّانے لگی۔ گویا کہ وہ کہتی تھی۔ چلے جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں نوچ ڈالونگی۔"

۲۔ آواز کو علیحدہ کرنا۔ ہاں۔ اور اُس نے اِس طرح f کی آواز نکالی۔ کیا کسی نے اسے ویسی آواز نکالتے ہوئے سُنا ہے۔ پُسی آگے آکر ویسی آواز نکالنے کی کوشش کرے۔ اپنے دانت اِس طرح نچلے ہونٹ پر رکھو اور f کی آواز نکالو۔

۳۔ آواز کی ڈرامہ سازی" اب فرض کرو۔ کہ جارجی کتا ہے" (بچے فِڈو کا پُسّی کے پاس جانا نقل کرتے ہیں)۔

۴۔ آواز نکالنے کی مشق" اب ہم قصہ جاری رکھتے ہیں۔ غور سے سُنو۔ اور ہر بار کہ تم F کی آواز سنو۔ اپنے ہاتھ اوپر اُٹھاتے جاؤ۔

نوٹ ۱ؔ۔ اگر بچوں کو پیچھے کی جماعتوں میں ہی سنی ہوئی آوازوں کی نقل کرنے کی مشق کروائی گئی ہے۔ تو وہ بہت آسانی سے اس آواز کو نکال سکینگے۔

معلمہ قصے کو حسب ذیل طریقہ پر f کی آواز پر زور دیتے ہوئے جاری رکھتی ہے۔ فِڈو چلا گیا۔ اسے مچھلی کی زیادہ خواہش نہیں تھی۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا۔ کہ جب پُسّی نے اِس طرح f کی آواز نکالی تھی۔ تو اسکے زیادہ قریب ہونے میں خیر نہیں۔ لیکن فِیتی نے پُسّی کی پُرغضب آواز سُنی تھی۔ پس وہ فِڈو کے لئے ہڈی لانے دوڑی" بچے غور سے آواز کو سُنتے جاتے ہیں۔ اور معلمہ آہستہ آہستہ آواز کی تاکید کو کم کرتی جاتی ہے۔

اب معلّمہ بچوں کو ایسے چھوٹے قصے بیان کرنے کے لئے کہتی ہے جن میں f کی آواز وارد ہو۔ اگر ضرورت محسوس کی جائے۔ تو ایسے الفاظ مثلاً Stuff - Puff fill - fit کے متعلق کچھ اشارات بھی دینے جانے چاہئیں۔ اور بچے جلدی سے انجن کے متعلق بات چیت کرنا شروع کر دینگے کیونکہ اس سے puff - puff کی آواز آتی ہے اور نئے لباس کے لئے Stuff کی آواز وغیرہ وغیرہ۔

(۵) مطبوعہ علامت کا تعارف:۔ اب تختہ سیاہ پر حرف f طباعی حروف میں لکھکر بچوں سے اس کی نقل کروانی چاہیئے۔ اس کے بعد ایک کاغذ پر اسے طباعی حروف میں لکھ دیا جا کر تکلمی حالتوں کے ذریعہ اس کی توضیح کی جانی چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی تصویری آواز کا نام بھی بتا دینا چاہیئے۔

جب چند حروف صحیح سکھلا دیے جا چکیں۔ تو حروفِ علت کی تحلیل آوازیں مثلاً u - o - a کی آوازیں Cut - Cat یا Cut میں اسی طریقے پر سکھلائی جانی چاہئیں۔

اصوات کا دوسری ایسی آوازوں سے مقابلہ جو کائناتی یا دوسری روزمرہ کی بات چیت میں سنی جاتی ہیں

حروف کی آوازوں کے تلازم قایم کرنے۔ یا حروف کو ایسی دوسری آوازوں کے ساتھ ملانے سے جن سے کہ بچہ بخوبی مانوس ہو۔ اُسے آواز کو زیادہ آسانی سے ذہن نشین کرنے۔ اُسکی صحیح صحیح نقل کرنے اور اُسے بخوبی یاد رکھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔ تلازم قایم کرنے میں ہمیشہ ایسی آوازوں کو لیا جانا چاہیئے۔ جو بالکلیہ بچے کے تجربہ میں آچکی ہوں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر بچے کو اُس مشین کی آواز کا حوالہ دیا جائے۔ جس سے کہ دانوں کو بھوسہ سے جُدا کیا جاتا ہے اور جسے بچے نے کبھی نہ سُنا ہو۔ تو اس کے لئے یہ بالکل بے معنی سا ہوگا۔ یا کسی بھنبھنانے والے لٹو کا حوالہ دینا جسے کہ بچے نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ یا مکھی مسرور کن بھنبھناہٹ کی آواز کبھی نہ سُنی ہو۔ ذیل کے تلازمات اسباق الصوت کو زیادہ دلچسپ بنانے مختلف اقسام کے کئی فعلی کھیل کی جانب ایما کرنے اور بغیر اکتاہٹ کے اعادہ کے وسائل بہم پہنچانے میں بہت مفید اور مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔

(b) بچوں کے کھیلنے کی توپ کی آواز۔

(d) بارش کا چھت پر گرنا یا ٹپکنا۔

(f) دھونکنی کی آواز۔ کسی انجن کی پھٹ پھٹ کی آواز۔

(g) پانی کا شیشے میں سے گڑ گڑ کی آواز سے نکلنا۔

(h) کتے کا ہانپنا۔

(j) چاقو یا قینچی کا پتھر پر تیز کرنا۔ (فولادی لوہے کی آواز جب یہ سان کو چھوتا ہے۔

(l) دانوں کو بھوسے سے جدا کرنیوالی مشین۔

(m) مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ گھومتے ہوئے لٹو کی بھنبھناہٹ۔ گائے جب ما۔ ما۔ مُو پکارنے لگتی ہے۔

(n) تار برقی کے تار۔

(p) باپ حقہ پی رہا ہے۔

(r) کتے کا غرانا۔ بلی کا غرانا۔

(s) سانپ کا سنسنانا۔ جھارنل جیسیں سے کہ کوئی مائع (سیمو نیڈ وغیرہ) نکل رہا ہو۔

(t) انجن۔ اسٹیم لینے سے پیشتر جبکہ بہت آہستگی سے چلتا ہے۔

(v) بھونرے کے اڑنے کی آواز۔ گھڑیال کو چابی کو کسنے کی آواز۔ برقی گاڑی۔ مشین کے پہیے۔

(w) آندھی یا تیز ہوا کی آواز oo کے مانند آواز دیتا ہے۔

(y) ee کی آواز دیتا ہے۔

(z) بڑی بھنبھنانے والی شہد کی مکھی کی آواز۔

(oo) اسٹیم سیٹی کی آواز۔

(ch) چھینکنے کی آواز۔

(sh) خاموش کرنیکی آواز

(th) بغیر آواز کے جیسے 'thank' میں۔

راج ہنس کی آواز۔ ایسی آواز جو کہ وہ ہمیں بھگانے کے ارادے سے نکالتا ہے۔

(th).(آواز کے ساتھ۔ جیسے that , this میں۔)

قینچی تیز کرنے والا جو گلی کوچہ میں پھرتا دکھائی دیتا ہے۔

(ng).گھنٹی کی آواز جبکہ اس کا بجنا موقوف ہو جاتا ہے۔

(wh) پھونکنے کی آواز۔

نوٹ۔ حتیٰ الامکان معلمہ کو ایسی تشبیہات دینے سے اُس وقت تک باز رہنا چاہئیے۔ جبتک کہ وہ بچوں سے اُن کے ذاتی خیالات زبانی یا چاک یا رنگین پنسل کے ذریعہ معلوم نہ کرلے۔

چھوٹے بچے بہت شوق سے خود ایسی تشبیہات تجویز کرنا پسند کرتے ہیں خصوصاً جب اُنہیں ڈرائینگ کے ذریعہ ایسا کرنے کے وسائل مہیا کر دئے جائیں حسب ذیل تمام تجاویز چار سالہ بچوں نے پیش کی تھیں۔ سنائی کاغذ پر چاک کے ساتھ دیگچی کا خاکہ بنانا جسمیں اُبلتا ہوا پانی دکھایا گیا تھا۔ لیمونیڈ کی بوتل۔ بیر کی بوتل۔ جنجر بیر کا گلاس۔ ان تمام میں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ در سے ہس ہس کی آواز دے رہے ہیں۔ یا بچوں کے اقوال کے بموجب 'S' کی آواز نکال رہے ہیں۔

ایک پانی کی نالی جس میں سے پانی نکل رہا ہو۔ (کیونکہ نالی میں سے جب پانی بہنا اور نکلنا شروع ہوتا ہے تو سنسنانے کی آواز نکلتی ہے)۔

آگ جل رہی ہے۔ (کیونکہ اس بچے نے جلتی ہوئی لکڑی کو جبکہ اُسمیں سے کچھ رس بھی نکل رہا تھا۔ 'S' کی آواز دیتے ہوئے سُنا تھا۔)

ایک درخت جس سے پتے جھڑ رہے تھے۔ (کیونکہ ہوا کی آواز جبکہ وہ درختوں پر چلتی ہے۔ تو 'S' کے مانند ہوتی ہے۔)۔

ایک انجن جس کے نیچے پانی کے پیپے کی ٹونٹیوں سے دھویں کے غبار

نکل رہے تھے۔ اور گیس کی روشنی ہو رہی تھی۔

اصوات کی توضیح اور جماعتبندی

علامات کو ایک کارڈ پر تصویروں کے ساتھ بنا کر جماعت کے سامنے لٹکا دینا چاہیئے۔

بچے حروف صحیح کی حسب ذیل طریقہ پر جماعتبندی کرینگے۔

	ہونٹ	دانت	حلق
ہوا بھرنے کی آوازیں	b , p	ch, d, t,	g , k
بھنبھناہٹ کی آوازیں	m	n	ng
پھونکنے کی آوازیں	w f [illegible]	[illegible] z, th, r	
پہلو کی آواز		[illegible]	
کھنچی آواز		[illegible]	

اگرچہ حروف علت کو حروف صحیح کے ساتھ ملا کر سکھایا جا سکتا ہے۔ مگر ابتدائی مشقوں میں تحلیل حروف علت کی آوازوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی صورت میں بچوں کو بہت سہولت ہوگی۔

خیال کی کیونکر تربیت ہوتی ہے۔ جو لفظ پڑھایا جارہا ہو۔ اسے متعدد جملوں میں استعمال کرکے اسکی شناخت کروانی چاہیئے۔ مثلاً معلم ایسا کوئی جملہ استعمال کرسکتی ہے۔

I am pleased with Clara

اُس میں لفظ ' am ' پر خاص تاکید ظاہر کیجائیگی۔ بچے اس لفظ کا اعادہ کرتے ہیں۔ اور اسے کسی سادہ سنی بات کے ضمن میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ماں نے کہا

I am going out

I am going to make a cake وغیرہ

اسکے بعد لفظ کی تحلیل اُسکے صوتی اجزاء a اور m میں کی جائیگی۔

دو بچے حروف کے کارڈ جن پر a اور m حروف چھپے ہوں لے لیتے ہیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر ان سے a کی آواز نکلوا کر اور m والا کارڈ ایک بچے کے ہاتھ میں دیکر بقیہ کو شہد کی مکھیوں کے مانند بھنبھناہٹ کی آواز نکالنے کے لیئے کہکر ان اصوات کو بخوبی ذہن نشین کروایا جاسکتا ہے اور جب یہ دو بچے ایک دوسرے کو ملنے کے لیئے چلتے ہیں تو اُس وقت حروف کو باہم ملایا جاتا ہے۔ اور جماعت کے دوسرے لڑکے بھی اجتماعی طور پر اپنی آواز نکالتے ہیں۔ اور جوں جوں کہ یہ دو بچے باہم نزدیک ہوتے جاتے ہیں۔ حروف کو بھی آہستہ آہستہ ایکدوسرے کے قریب لایا جاتا ہے۔ اسطرح:۔

a m

a m

am

اب لفظ am کی بحیثیت مجموعی شناخت کروائی جاکر بچوں سے اسے اپنے اپنے کاغذوں پر طباعی حروف میں لکھوایا جانا چاہیئے حروف علت کو حروف صحیح کے

ساتھ ملانے کی ابتدائی مشقوں کے بعد حرف علت کو ان حروف صحیح سے جن سے کہ یہ مخلوط ہے۔ علیحدہ ذکر کرنا چاہئیے کیونکہ اکثر اوقات جداگانہ طور پر حرف علت کا صحیح صحیح تلفظ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ایسے الفاظ جیسے ball , put, fur, fir , fern, father سے علیحدہ کرنا بچے کے لئے بیحد مشکل ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں تو نئی نئی مشکلات ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور نیز اسلئے بھی کہ علیحدہ علیحدہ حروف کی آوازیں نکالنے کی کوشش کرنے کے مقابلہ میں جب آنکھ کو اجزائے لفظ دیکھنے کی مہارت ہو جاتی ہے تو ترقی زیادہ سرعت سے ہوگی۔

کسی ابتدائی حرف صحیح کا کسی جزو لفظ سے الحاق

(حرف صحیح اور جزو لفظ ہر دو ہی قبل ازیں پڑھے جا چکے ہیں)

جب بچہ 'am' جزو لفظ کارڈ پر چھپا ہوا لیکر جماعت کے روبرو کھڑا ہوتا ہے تو سب سے اُس کی شناخت کروائی جاتی ہے۔ اسکے بعد ایک دوسرے بچے کو ایک اور کارڈ جس پر 'S' کا حرف چھپا ہوتا ہے۔ دیا جاتا ہے۔ 'S' اور 'm' والے دونو بچے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ یا 'am' والا اپنی جگہ کھڑا رہتا ہے اور 'S' والا اُس کی جانب بڑھتا ہے۔ اسطرح:-

S am

S am

Sam

اجزائے الفاظ کی فوری شناخت کی مشق کرانا

بچوں کو ank , ang , at , an, am,
وغیرہ جیسے اجزائے الفاظ کی شناخت کے لئے کچھ مشق کی ضرورت ہوگی۔ تختہ سیاہ کی مشق کے ساتھ ساتھ تبدیلی پیدا کرنے کے لئے انہیں کارڈوں کے سٹ پر بھی چھاپ کر دیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے چند ایک باری باری سے دئے جاتے ہیں۔ اور تمام بچے باری باری سے فوراً ہی اُن کے نام بتلا دیتے ہیں۔ اگر انفرادی طور پر بچے ناکام رہیں۔ تو تمام جماعت کو جواب دینے والے بچے کا انتظار کئے بغیر جزو لفظ کا تلفظ حرف صحیح اور حرف علت کو ملا کر کرنے کے لئے اجازت دی جاتی ہے۔ اِس قسم کی تھوڑی سی مشق خاص کر جبکہ بچے چند ہفتے تک بصری خواندگی کر چکے تھے۔ اور ساتھ ہی اصوات کے باہم مِلانے کی انہیں مشق بھی ہو چکی تھی۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس طرح سے بچے کتابیں پڑھنے کے بھی جلد قابل ہو جاتے ہیں۔ ہر روز صرف دو یا تین منٹ تک ہی ایسی مشق جاری رہنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ محض میکانی مشق ہونے کی حیثیت سے چھوٹے بچے کے لئے صریح خطرات سے بھی پُر ہے۔

خواندگی کے اسباق

ابتدائی مشقیں بہت ہی ابتدائی اسباق پر مشتمل ہونی چاہئیں۔ جن میں حروف علت کے قلیل اصوات کو حروفِ صحیح p, b, m, t, d, n, c, r اور g سے ملایا جائے گا۔ ہر ایک سبق میں صرف ایک قلیل حرفِ علت ہی لیا جانا چاہیئے۔ جو کسی ایسے حرف صحیح سے ملایا جائے۔

جسکی آواز ہونٹوں کے دبانے سے نکلتی ہے۔ شلاً m , b , p

ان اصوات کو سکھاتے وقت بچوں کو اُن کے نکالنے کے طریقے کا بھی مشاہدہ کروانا چاہیئے۔ اور غیر ملفوظ p کا ملفوظ b ، سے۔ اور p اور b موتوف کا m جاریہ سے مقابلہ کروایا جاسکتا ہے۔

الفاظ کے شجروں پر الفاظ سازی کے اسباق کو جو خواندگی کے اسباق میں سکھائے جاتے ہیں تختہ سیاہ اور دوسرے تختوں کی خواندگی سے بدل بدل کر لیا جاسکتا ہے۔ آکسفورڈ پرائمرس اور ریڈنگ شیٹس کے اسباق اس طرح ترتیب دئے گئے ہیں۔ کہ اُنہیں بچوں کے ایک کنبہ۔ ان کے گھر۔ اور مدرسہ۔ اُن کے پالتو جانور اور کھلونوں۔ اُن کی سیاحتوں اور حادثوں کی مسلسل کہانی کے ضمن میں لیا جاسکتا ہے۔

ہر ایک تختے کے عنوان پر جو رنگین تصویر دی گئی ہے۔ اس سے خواندگی اور معلم کے قصے کے مختلف حصوں کی توضیح ہوتی ہے۔ اور ابتدائی بات چیت کے لئے یہ مناسب موضوع کا کام بھی دیتی ہے۔ امید ہے کہ خواندگی سے مربوط قصے میں جو حقیقی اور پائدار دلچسپی ہوگی۔ اس سے بچے آسانی اور سرعت سے تنہا پڑھنے میں خاصی مہارت حاصل کرینگے۔

مجوزہ قصہ۔ پہلا حصہ

(تختہ اول پیش کرنے سے پہلے سنایا جائیگا)۔

ایک دن نسیم کی ماں نے اسے کہا۔ اگر کل موسم خوشگوار رہا۔ تو میں اور تمہارا باپ تمہیں اور نینڈ کو جنگل کی سیر کے لئے لے جائینگے۔ جہاں تم پھول چن سکوگے اور دیر تک کھیل بھی سکوگے۔ مجھے امید ہے کہ تمہارے عزیز ٹام اور نینڈ بھی تمہارے

ساتھ چلینگے۔ چونکہ نیم ٹام اور نیڈ سے بہت محبت رکھتا تھا۔ اور اس نے جنگل بھی پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ گو معلمہ سے اکثر اوقات اسکے متعلق قصے سُنے ہوئے تھے۔ اُس نے کہا یہ اے ماں۔ واقعی یہ بہت پُرلطف ہوگا۔ کیا وہاں پر کوئی ضیافت بھی ہوگی جسطرح کہ معیب نے کی تھی؟ اسکی ماں نے کہا، ہاں۔ وہاں لیجانے کے لئے میں ایک ٹوکرے کا انتظام کر رہی ہوں؛ پس نیم کی ماں نے سوئر کی ران اُبالی۔ اور نانبائی کے ہاں سے کچھ روٹی خرید منگوائی۔ نیم دیکھتا جاتا تھا۔ اور اس کی ماں ران کو بہت احتیاط کے ساتھ لپیٹتی جاتی تھی۔ ٹماں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ بیروں کا مُربہ بھی ساتھ رکھ لیں؛ ماں نے کہا، میرے پیارے۔ بہت بہتر۔ میں ضرور ساتھ رکھ لیتی ہوں؛

ا۔ جزو لفظ am سے تختہ سیاہ پر حروف لکھ کر یا دوسرے کھلے حروف ملانے سے الفاظ سازی

جزو لفظ am اور s اور h کے اصوات جیسا کہ قبل ازیں کہا گیا ہے۔ شروع میں ہی سکھلا دئے جانے چاہئیں۔ اب am جزو لفظ کسی کارڈ یا تختہ سیاہ پر چھپا ہوا جماعت کے روبرو پیش کیا جاتا اور بچوں سے اُس کی شناخت کروائی جاتی ہے۔ اور بچوں سے حروف صحیح j,s اور h کی آوازیں بھی انفرادی اور اجماعی طور پر جلدی سے نکلوائی جاتی ہیں۔ الفاظ سازی کھیل کی قسم پر بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ لفظ am ہاتھ میں لیتا ہے۔ اور معلمہ کسی دوسرے بچے کو کہتی ہے کہ وہ جاکر اسے ،jam، بنادے۔ دوسرا بچہ دوڑتا ہوا آتا اور حرف j اس جزو لفظ کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی جماعت کے باقیماندہ بچے بھی آوازوں کو باہم ملا دیتے ہیں۔ اسی طرح ،am، کو ،h،

سے ملایا جاتا ہے۔ تختہ سیاہ پر ایسی مشقوں کو بار بار لیا جا سکتا ہے۔ اور ہر لفظ کے مکمل ہو جانے کے بعد بچوں سے ایسے جملے اخذ کروائے جاتے ہیں۔ جن میں کہ وہ لفظ مستعمل ہو۔

اسی طرح حرف 'S' بھی تختہ سیاہ کی مدد سے ہی سکھایا جانا چاہیئے۔

خواندگی کا سبق

۱۔ **تصویر کا مطالعہ**۔ مناسب ہوگا کہ بچوں کو تصویر کا لطف اُٹھانے دیا جائے اور اُن سے تصویر میں سے سیم۔ مرتبہ اور سور کی ران جو ضیافت کے لئے تیار رکھے گئے ہیں۔ شناخت کروائی جائے۔

۲۔ **تختۂ قرطاس کے الفاظ اور محاورے بچوں سے پڑھانا**۔

معلم کو چاہیئے۔ کہ وہ بچوں سے الفاظ Jam, Sam, ham, کی نشاندہی کروائے۔ اور یہ جملہ I am Sam اُن سے پڑھوائے۔

۳۔ **اظہار اور سبق کو طباعی حروف میں لکھنا**۔ الفاظ کو حنائی کاغذ پر رنگین چاک سے طباعی حروف میں لکھکر تصویریں بھی بنائی جانی چاہئیں۔

ذیل کے عنوانات پر چھوٹے چھوٹے قصّے آئندہ خواندگی کے سات اسباق کے لئے کارآمد ہو سکینگے۔

تختۂ قرطاس نمبر ۲۔ جنگل کا ایک منظر

〃 〃 نمبر ۳۔ میدان میں کھیل۔

〃 〃 نمبر ۴۔ ایک حادثہ

تختۂ قرطاس نمبر۵۔ پھٹا ہوا لباس۔
" " نمبر۶۔ بیرونِ خانہ بارش کا سماں
" " نمبر۷۔ مچھلیاں پکڑنا۔
" " نمبر۸۔ سونے کے لئے گھر آنا۔

ابتدائی الفاظ سازی کے اسباق میں بہت زیادہ تبدیلی کی ضرورت ہوگی بعض اوقات یہ مناسب ہوتا ہے۔ کہ آواز سے علامت کی طرف چلیں۔ کیونکہ اس طرح سے بچے کے کان کی تربیت ہوتی ہے۔ اور آخری اسباق میں جبکہ بچے کو پڑھنے کی کسی قدر مہارت ہو جاتی ہے۔ تو تمام تر کام علامت کو آواز میں تعبیر و تبدیل کرنے کا ہی ہوتا ہے۔

Fan کے لفظ پر سبق

۱۔ دلچسپی کو بیدار کرنا۔ لفظ Fan کی تمہید کے طور پر کوئی چھوٹا سا قصہ سناؤ۔ یا اِسے ہفتہ واری قصے کے ساتھ مربوط کیا جائے مثلاً اگر 'Cinderella' کی قسم کا کوئی قصہ سنایا جا رہا ہو۔ تو پنکھا رقص کے لوازمات کا ایک جزو بن سکتا ہے۔ ایک اصلی پنکھا مہیا کیا جانا چاہیئے اور ایک یا دو بچوں کو سامنے بلا کر دوسرے بچوں کو پنکھا کرنے کے لئے انہیں کہنا چاہیئے۔ اسکے بعد یہ بھی مناسب ہوگا کہ تمام بچے پنکھا کرنا تصور کرکے کرذیل کا بیت۔

'ہم تمام پنکھا کر رہے ہیں۔ پنکھا پنکھا پنکھا کر رہے ہیں۔ ہم تمام پنکھا کر رہے ہیں اِسقدر مسرور اور خوش خوش کر رہے ہیں' 'We are all nodding' کی سُر پر گائیں۔

۲۔ اصوات کو ذہن نشین کرنا۔ لفظ کا بہت ہی آہستگی سے تلفظ کرو۔ اِسطرح

f a n بچے جنہیں الفاظ کی آوازیں نکالنے میں خاصی مشق ہوتی ہے۔ فوراً ہی پہلی۔ آخری اور وسطی آواز کو ذہن نشین کر لیتے ہیں۔ ہر حرف کے ساتھ ہی معلمہ کو چاہیئے کہ اُسے تختہ سیاہ پر خود طباعی حروف میں لکھ دے۔ یا کسی بچے سے لکھوا دے۔

۳۔ علامات سے مربوط کرنا۔ اب لفظ کو مکمل کرو۔ اور اس طرح سے اسے سکھاؤ حرف علت a کو تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دیا جائے کر بچوں سے ہوا میں اسکی شکل کی انگلی سے نقل کراؤ۔ اور n کا اضافہ کیا جائے کر ہر دو اصوات کو باہم ملا دیا جائے۔ جیسا کہ صفحہ ۲۴۵ پر دکھایا گیا ہے۔ جب لفظ an جیسے جملوں میں اس طرح سے استعمال کیا گیا ہو Mary ate an apple - I like an orange کی بخوبی شناخت ہو جائے۔ تو جز و لفظ an کے آگے f لگانا چاہیئے۔ اور بچوں سے کہا جائے کہ وہ an کے ساتھ ا ملائیں۔ اس کے بعد ان سے کاغذوں پر طباعی حروف میں لکھوا کر اسکا خاکہ بھی بنوانا چاہیئے۔ اور ان میں سے جو بہترین ہو۔ اس کا انتخاب کیا جا کر یادگار کے طور پر آویزاں کرنا چاہیئے۔

an کے شجرہ کے دوسرے الفاظ

کسی ایک قصے میں can ، ran ، man ، اور Van کے الفاظ اس طرح لاؤ۔

ایک روز لڑکی کی ماں دوسرے مکان میں منتقل ہو رہی تھی۔ رہی وہ صبح کے وقت مدرسہ میں ہی تھی کہ ایک آدمی گاڑی لے کر آیا۔ تاکہ کرسیوں۔ میزوں۔ چارپائیوں اور دوسری تمام چیزوں کو اس میں لاد کرلے جائے۔ لڑکی مدرسہ سے گھر کو بھاگی۔ اور دروازے پر گاڑی دیکھکر کہنے لگی: اے ماں۔ کیا میں کچھ چیزیں لے جا کر

گاڑی پر چھوڑ آؤں۔

اب بچوں کو چند ایسے الفاظ بولنے کے لئے کہو۔ جن میں 'an' آتا ہو۔ وہ 'van' 'ran' جیسے الفاظ بتائینگے۔

'van' :۔ اِس کے لئے لفظ fan کا حوالہ دو۔ اور بچوں سے 'an' اُنکی کاپیوں پر طباعی حروف میں لکھواؤ۔ اب van کا بڑی آہستگی سے تلفظ کرتے ہوئے پہلی آواز کا اضافہ کر دو۔ اگر بچے پہلے ہی سے اِس آواز سے واقف نہ ہوں۔ تو اُنہیں مشین پر قینچی رگڑنے کی آواز کی نقل کرنے کے لئے کہا جائے۔ جس سے 'v' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ یا اُنہیں اس آواز کو تعبیر کرنے کے لئے اپنی تجاویز پیش کرنے کے لئے کہا جائے۔ اسکے بعد اس جدید لفظ کو تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دو۔ اور ایک ایک بچے سے اس کا تلفظ کراؤ۔ اور ایک یا دو جملوں میں بھی اسے اِستعمال کر کے بتاؤ۔ بچوں کو بخوبی اسے دیکھنے اور اسپر نظر جمانے کا موقع دیا جائے۔ تاکہ وہ آئندہ جب کبھی اسے دیکھیں۔ فوراً شناخت کر سکیں۔

Ran ایک یا دو بچوں سے اسکی فعلی نقل کراؤ۔ اور دوسروں کو بیان کرنے کے لئے کہو۔ مثلاً اپنی دروازے کی جانب دوڑتی ہوئی گئی اور آئی۔ اس کے بعد ایک یا دو بچوں کو لفظ کا جزو 'an' جس سے وہ بخوبی واقف ہیں تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھنے کے لئے کہو۔ اب r - an کا آہستگی سے تلفظ کرو۔ متعدد بچوں سے کتے کے بھونکنے کی نقل کراتے ہوئے حرف r کی آواز نکلواؤ۔ اور پھر ایک بچے سے 'an' کو 'ran' میں مبدل کراؤ۔ اب اس لفظ کو تختہ سیاہ کے دوسرے حصے پر بشرط ضرورت طباعی حروف میں لکھ دیا جائے۔ اور بچوں سے 'van' اور 'ran' الفاظ کاپیوں پر طباعی حروف میں املا کے طور پر لکھائے جائیں۔

حرفِ تنکیر سکھانا۔ پڑھے ہوئے الفاظ (fan man - pan)

جماعت کو سرعت سے شناخت کر لینے چاہئیں۔ جبکہ وہ ایسے جملوں میں آئیں جیسے۔

'There is a man in the picture' 'We have a fan'

'Mother bought a new pan'

اجزائے جملہ۔ 'a pan'- 'a man' 'a fan'-

تختۂ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دو۔ اور بچوں سے پڑھواؤ۔ غالباً وہ ہر لفظ کو یکساں تاکید سے پڑھینگے۔ اِس طرح 'a man' اب اِس جزو جملہ کو کسی جملے میں استعمال کر کے بتاؤ۔ اور بچے غور سے ہلکی آواز والے اور بغیر تاکید کے حرف تنکیر 'a' کو اور تاکید والے لفظ 'man' کو سنیں۔ غالباً یہ ضروری ہوگا۔ کہ انہیں صحیح مفہوم سے واقف کرنے کے لئے کسی قدر مبالغہ سے کام لیا جائے۔

ایسے جملے جن میں پڑھے ہوئے الفاظ آئیں۔ ایک یا دو سادہ اہم الفاظ جیسے 'the' 'me' 'I' 'to' کو بصری الفاظ کی حیثیت سے پڑھاؤ۔ اور پڑھے ہوئے الفاظ کو تختۂ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دو۔ اب بچوں کو مندرجۂ ذیل طریقہ پر جملے بنانے کے لئے کہو۔

I can fan Nan

Nan had a fan

Don ran to fan a man

The man had a fan

I can get a fan

I can get Nan a fan

اگر بچے سہولت سے ضروری جملے مرتب نہ کرسکیں۔ تو ڈرامہ سازی سے کام لینا مفید ہوگا
ایک کو اُن میں سے ' Dan ' بناؤ۔ اور دوسرے کو آدمی۔ اور تیسرے
بچے کو پنکھا دیکر انہیں پنکھا کرنے کے لئے کہو
' a ' کی قلیل آواز رکھنے والے الفاظ مثلاً ' Sam '
'cap' - 'cab' 'cat' - 'bad' اور 'can' کی تحلیل
اور ترکیب کے بعد ' e ' کی آواز جیسے 'net' میں لی جانی چاہئے
اور الفاظ کے ہر سلسلے یا شجرے پر حسب سابق ایسے اسباق جن میں ' e ' کے ساتھ
m, b, t, d, اور ' n ' کے جوڑے ہوں۔ دئے جانے
چاہئیں۔ ' o - i ' اور ' u ' کی قلیل آوازیں بھی اسی طرح سے
ہی باری باری لی جانی چاہئیں۔ معلمہ کو چاہیئے۔ کہ بچوں سے ہوا میں اجزائے
لفظ بنوا کر۔ اور انفرادی طور پر ان سے کھلے حروف کو جوڑ جوڑ کر مکمل الفاظ مرتب
کروا کر۔ انہیں چاک سے لکھوا کر اور پھر بچوں کو تختہ سیاہ پر اپنی نگرانی میں لکھنے کی
مشق کروا کر اس قابل بنائے۔ کہ وہ ان الفاظ کی اشکال کو بخوبی یاد رکھ سکیں۔
کچھ عرصہ کے بعد ' ck ' کو لیا جائیگا۔ اور معلمہ بتائیگی۔ کہ صرف ایک
ہی حرف آواز دیتا ہے۔ بچوں کو ایک حرف کا زائد ہونا ذہن نشین کرنے کے لئے
معلمہ کو چاہیئے۔ کہ اُن سے اُسکے وجوہات جو کم و بیش قیاسی ہونگی۔ دریافت کرے۔
کہ کیوں اکثر الفاظ کے آخر پر اس حرف کی دونوں اشکال ملی ہوئی آتی ہیں۔
اِس کے بعد الفاظ کے اجزاء 'ill' - 'iss' - 'oss'
'uss' - 'uff' اور ' uzz ' میں حروف معدولہ یا خاموش کی جانب توجہ
کی جائیگی۔ آخری دونو ' ll ' کا دو کھڑے متعینہ سپاہیوں سے مقابلہ کرایا
جاسکتا ہے۔ کہ وہ دونو ایکساتھ نہیں بولتے۔

الفاظ سازی کی ان مشقوں میں اس امر کی احتیاط رہنی چاہیئے۔ کہ ضمنی خواندگی کے اسباق میں بصری الفاظ کے محصلہ علم کو بخوبی کام میں لایا جائے۔ ایسے اسباق کے دوران میں الفاظ کی باہمی مشابہت اور فرق معلوم کرنے۔ اور ایسے اجزائے لفظ جو الفاظ کے کسی سلسلہ میں مشترک ہوں شناخت کرنے کے لئے بچوں کی ہمت افزائی کی جانی چاہیئے۔ اسی طرح ششو گیت پڑھتے ہیں۔

"Hickory dickory dock"

"The mouse ran up the clock"

بچے باری باری سے آکر اجزائے لفظ جیسے 'Clock' اور 'dock' میں 'ock' اور Hickory اور dickory میں اجزائے لفظ 'ick' اور 'or'۔ اور آخری حرف 'y' کی نشاندہی کرتے تھے۔ ان کے علاوہ کئی دوسرے الفاظ بھی جن میں اسی طرح کے مشترک اجزاء تھے۔ بچوں نے پیش کئے۔ مثلاً cocky - locky dock - lock - mock - sock اور rock

ایسے تمام الفاظ کے سلسلے اگر ممکن ہو سکے۔ نمونے کے الفاظ کی مدد سے جن میں دلچسپ تلازمات سے کام لیا گیا ہو۔ یاد کرانے چاہئیں۔ مثال کے طور پر فرض کرو۔ کہ آج کے خواندگی کے سبق میں sang, rang, bang جیسے الفاظ آتے ہیں۔ لفظ bang اگر پہلے نہ آیا ہو۔ تو سکھایا جائیگا۔ اس کا ابتدائی حرف صحیح باقی لفظ سے اس طرح علیحدہ کیا جاتا ہے:۔ b ـ ang بچے ہر دو حصوں کی آوازوں کو باہم ملا دیتے ہیں۔ اسکے بعد ایک دوسرا لفظ مثلاً hang اس پہلے لفظ کے نیچے طباعتی حروف میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اسطرح:

bang
hang

اور بچوں کو معلمہ کی امداد کے بغیر پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ بچے اسی طرح بہت سے دوسرے حروف صحیح لگانا بھی جلد سیکھ جاتے ہیں۔ اور اس سلسلے کے تمام الفاظ کو بڑی سرعت سے نکال لیتے ہیں۔

چند سادہ قواعد الصوت پر اسباق

e 'معدولہ کے اضافہ سے حروفِ علت کی آواز طویل ہو جاتی ہے۔

۱۔ زبانی سبق: take - make - late

came - made - cake جیسے الفاظ زبانی سبق میں استعمال کئے گئے ہیں۔

۲۔ چند الفاظ جن میں ' a ' کی قلیل آواز جیسے cat میں ہے۔ اور اس حرف کی صرف یہی آواز انہیں ابتک معلوم تھی۔ اور جیسے مشق الصوت کے دوران میں بتایا جا چکا ہے۔ یاد دلائے جاکر تختہ سیاہ پر لکھدئے گئے تھے۔

۳۔ 'at' کا لفظ تختہ سیاہ پر لکھدیا جاکر معلمہ کہتی تھی میں اس کے آخر پہ ایک دوسرا حرف لگاؤنگی۔ لیکن یہ راز کی بات ہے۔ اور میں نہیں خیال کرتی کہ تم بتا سکو۔ کہ ان تین حروف ate کے کیا معنی ہیں؛

کوئی چھوٹا سا قصہ جو بچوں کی دلچسپی کا باعث ہو سکے۔ آسانی سے بتایا جا سکتا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ 'e' معدولہ اُن کے لئے دلچسپ بن جائے۔ اور آواز میں جو تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اسکی حقیقت بھی انہیں معلوم ہو جائے۔ قصہ جو کہ سنایا جائیگا یا کلیہ اس کا انحصار اس کام پر ہوگا۔ جو جماعت کر رہی ہے۔ ایک جماعت نے حال ہی میں ریلوے اسٹیشن کی سیر کی تھی۔ اور انہیں ریلوے کے

سگنلوں سے خاصی دلچسپی ہوگئی تھی۔ معلمہ نے کہا۔ 'at' کے آخر پر میں ایک چھوٹا سا آدمی متعین کرتی ہوں۔ جو ایک سگنل کو کھینچ کر 'a' (جس کی آواز وہی ہے۔ جو 'at' میں ہے) کے پاس پیغام بھیجیگا۔ میرے خیال میں اس کا پیغام یہ ہوگا: 'a'! اسطرح ست آواز دو۔ (جس میں کہ قلیل آواز ہو) بلکہ اپنا نام بہت ہی لطیف پیرایہ میں اس طرح بولو۔ (کہ 'a' کی طویل آواز نکل سکے) اور براہ مہربانی یاد رکھو کہ جب میں آخر پر آؤں۔ تو ہمیشہ اسی طرح سے پیاری آواز نکالو!

ایک ایک کر کے کئی حروفِ صحیح اسکے شروع میں لگائے گئے اور بچوں نے plate, late الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے انہیں جملوں میں بھی استعمال کیا۔ 'a' کی اس آواز کا استعمال دوسرے حروفِ صحیح کے ساتھ جیسے lane, lame, come, bake, cake, make, میں بھی کیا گیا تھا۔ اور اس سے بچوں میں خاصی دلچسپی ہوئی۔ کیونکہ یہ الفاظ ان کی خواندگی کی کتابوں میں آچکے تھے۔

'i'، 'o' اور 'u' کی طویل آوازوں کے متعلق بھی ایسے ہی اسباق لئے جا سکتے ہیں۔ لیکن 'e' کی آواز رکھنے والے الفاظ جن میں e معدولہ بھی لگی ہو۔ بہت ہی کم ہیں۔ اسلئے اس آواز کو فی الحال ملتوی رکھا جا سکتا ہے۔

اِس قاعدے کے مستثنیات کی تعداد جو کہ بچوں کے ابتدائی اسباق کے دوران میں آسکتے ہیں۔ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ give - have, are اور 'liv' جیسے الفاظ میں بچوں کو بتایا جا سکتا ہے کہ آخری 'e' اپنے پیشرو حرفِ علت کو کوئی پیغام نہیں بھیجتا۔ انہیں اس حرف کا مخصوص استعمال اس طرح سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ کہ جب الفاظ تختہ سیاہ پر لکھکر سکھائے جائیں۔ تو اس حرف پر اس طرح سے خط لگا دیا جائے live

جیسے الفاظ میں glove - dove, love میں ove کے نیچے
حروف "uv" آواز کے تلفظ کے طور پر لکھ دینے چاہئیں۔

"c" کے بعد "e" آنے کی صورتیں

فرض کرو۔ کہ آج کے خواندگی کے سبق میں ایسے الفاظ "face"
- "race" "nice" - "rice" - آتے ہیں۔ الفاظ سازی کے دوران میں
جزو لفظ "ac" تختہ سیاہ پر لکھ کر بچوں سے شناخت کروائی جاتی ہے۔ "ac"
کے بعد "e" کا اضافہ اگر کیا جائے۔ تو بچے معمولی طور پر "ake" کہینگے۔ صحیح
طور پر قاعدہ استعمال کرنے کی بنا پر مناسب داد دیتے ہوئے اُنہیں بتایا جاتا ہے
کہ اس کی آواز "ake" کی نہیں ہے۔ کیونکہ "e" کے متعلق ایک اور
چھوٹا سا راز بھی ہے۔ معلمہ ایک چھوٹی سی کہانی جیسی کہ ذیل میں درج ہے سناتی
ہے:۔ تم سب جانتے ہو کہ اس سگنل والے "e" نے "a" کو ایک پیغام بھیجا
تھا۔ لیکن آج کے سبق کے دوران میں ہم دیکھینگے۔ کہ وہ محض "a" کی آواز
بدلنے پر قانع نہیں ہے۔ بلکہ وہ بہت آہستگی سے "c" کے ساتھ اس طرح
کانا پھوسی کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مہربان "c"! اسطرح گلے گھونٹنے کی
آواز مت نکالو۔ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ بلکہ میں تمہیں اس وقت "s" کی آواز
نکالتے سننا چاہتا ہوں۔

کئی اور اسباق کے بعد جن میں کہ بچے بتدریج سیکھتے ہیں۔ کہ "c" کے بعد
جب "e"-"i" یا "y" آئے۔ تو ہمیشہ اُس کی آواز دھیمی ہوگی۔
وہ اس قاعدے کو اپنے الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اسکے بعد اس تبدیلی سے
وہ ذرا بھی پریشان نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ سرگرم اور مستعد "e" کا ایک قدیم

دوست کی حیثیت سے استقبال کرتے ہیں۔

'a' اور 'o' پر 'w' کا اثر

'ash' سے پہلے مختلف ابتدائی حروف صحیح لگا کر gash
جیسے rash اور mash, lash, hash
الفاظ کا شجرہ مختصراً دہرایا جائے۔ اس سے 'ash' کی معمولی آواز بچوں
کے ذہن نشین ہو جائیگی۔ اور وہ 'w' کا مخصوص اثر بھی بخوبی دیکھ سکینگے۔

اب اُس سے پہلے 'w' لگایا جاتا ہے۔ تو بچے 'a' کی آواز میں تبدیلی
پاتے ہیں۔ انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ 'w' سے 'a' کی آواز بدل جاتی ہے
اس کے بعد لفظ 'Wash' کا تلفظ کیا جاتا ہے۔ اور پھر بچوں سے 'a'
کی آواز علیحدہ کروا کر نکالی جاتی ہے۔ جیسے wash میں۔

الفاظ کے دوسرے مجموعے اس کے بعد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً

lard, hard, card, اور Pant - ward

slant اور clasp — want اور cat - wasp

rat اور what اب بچے اپنے ذاتی الفاظ میں ظاہر کرنے کے
قابل ہو جائینگے۔ کہ w کا اثر a پر کیا ہوتا ہے۔

الفاظ part, dart, cart کا مقابلہ quart
سے اور mash اور sash کا مقابلہ
quash اور squash سے اور barrel کا
quarrel سے کروایا جاتا ہے۔

اس طرح سے بچوں پر واضح ہو جاتا ہے کہ چونکہ qu کی آواز

kw ہوتی ہے۔ اسلئے w کا اثر وہی ہوتا ہے۔ جیساکہ w کا اثر a پر جبکہ یہ اُس کے بعد وارد ہو۔

'o' کی آواز کے تغیرات کو بھی اسی طرح cork ford, cord — work, fork اور word storm, form اور word کی آوازوں کا باہمی مقابلہ کرواکر سکھایا جانا چاہیئے۔

حروفِ علت کی آواز دوسرے حرفِ علت کے ملنے سے طویل ہو جاتی ہے۔ جیسے read red , bead , bed, maid ,mad اور coat, cat میں۔ متذکرۂ بالا اُصول بچوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ حرفِ علت کی قلیل معمولی آواز رکھنے والے الفاظ جیسے red, bed, mad یا cot ہیں۔ زیر بحث آواز کے ساتھ ساتھ طباعی حروف میں لکھ دیئے جائیں۔ مثلاً ai کی آواز جیسے کہ maid میں ہے۔ اگر سکھلانا مطلوب ہو۔ تو

(۱) لفظ mad طباعی حروف میں لکھ دیا جاکر اسکے نیچے ہی لفظ maid طباعی حروف میں لکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کے ساتھ پورا پورا تلازم قایم ہو جائے بعض اوقات یہ زیادہ مفید ہوگا۔ کہ پہلی پیشکشی کے وقت زیر بحث حروف کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے کسی دوسرے رنگ سے طباعی حروف میں لکھدیا جائے۔

(۲) کوئی ایسا قصہ سنایا جائے۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یک جزوی لفظ میں صرف ایک ہی حرفِ علت آواز دیتا ہے۔

(۳) آخری 'e' کا 'a' پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کے لئے pan اور pane جیسے الفاظ کا باہمی تقابل کروایا جا سکتا ہے۔

(۴) اگر قبل ازیں ہی بچے " ai " کی آواز کو نہ سمجھ چکے ہوں۔ تو انہیں بتلایا جائے کہ (i) سے (ā) کی آواز (ā) میں بدل جاتی ہے۔

(۵) یہی آواز رکھنے والے متعدد الفاظ پیش کئے جائینگے۔ تو ضیکہ حروف علت کے ہر مجموعے کی پیشتر اس کے کہ کوئی جدید لیا جائے۔ پورے طور پر وضاحت ہو جانی چاہیئے۔ اور متعدد مثالیں ہی دی جانی چاہئیں۔

متساوی نقشے جو ایک ہی آواز کے مختلف طریقوں کی

وضاحت پر مشتمل ہوں

ہر سلسلۂ اسباق کے بعد جن میں کہ کسی حرف علت کی طویل آوازیں سکھلائی گئی ہیں۔ اعادہ کی متعدد مشقیں لینے کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو ایک نقشہ جس میں مختلف حروف اور ان کے مجموعے استعمال کئے گئے ہوں۔ مختلف مثالوں کی اساس کے طور پر کام میں لایا جانا چاہیئے۔

	a	ba - by
	a - e	cake
ā	ai	daisy
	ay	day
	eigh	eight

ē	e	me
	e - e	here
	ee	seed
	ea	bead

ī	I i	I Bi-ble
	i - e	line
	i e	tie
	y	my
	igh	night

ō	O o	o - ne
	o - e	home
	o a	boat
	oe	toe

	u	puny
u	u - e	tune
	ew	new

ایک ہی آواز ظاہر کرنے والے حروف کے

مجموعے مثلاً cow اور Snow میں 'ow'

ہر آواز پر مختلف الفاظ کے متعدد سلسلوں پر اسباق دیئے جانے چاہییں۔

آئندہ اسباق میں چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ بچہ نئے الفاظ پیش ہونیکی صورت میں بتا سکے کہ کونسی آواز استعمال میں لائی گئی ہے۔ اسلئے بچوں کو معانی کے متعلق بھی غور و خوض کرنے کی تربیت ہونی چاہیئے کیونکہ کسی لفظ کا غلط تلفظ کرنیکی صورت میں وہ فوراً معلوم کرے گا۔ کہ جملہ بے معنی ہے۔ اور وہ دوبارہ کوشش کو کام میں لائیگا اس طرح معانی پر غور و خوض کرنے کی وجہ سے وہ عام طور پر صحیح تلفظ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچے کا ذہن خیالات سے ہٹ کر بالکلیہ الفاظ پر جمتا ہے اس لئے اس کی توجہ کو عبارت کے مفہوم پر مرکوز کرنے کا جو ذریعہ بھی حاصل ہوسکے اسکی نفسی تربیت کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگا۔

'ur' پر سبق

بصری خواندگی کی مشقوں کے دوران میں وار دشدہ کوئی مانوس ب۔ ... مثلاً

"Fire, fire, burn the stick"

معلمہ نے تختہ سیاہ پر لکھدے کر بچوں کی توجہ لفظ burn پر منعطف کرائی
کہ وہ اُس کی تجزی کرکے 'ur' کو علیحدہ کریں۔

اسی آواز کو رکھنے والے دوسرے الفاظ مثلاً church
- curds - turnips - churn (جو کہ قصوں گیتوں
نظموں یا شیشو گیتوں میں آ چکے تھے۔ جملوں میں لائے گئے۔ تاکہ سابقہ مسرت
کی یاد تازہ ہو اسکے علاوہ معلمہ یا بچوں نے اُن سے وابستہ خیالات بھی یاد
دلائے۔ مثلاً:

'Turkey -lurkey went out with henny - penuy '

'The church bells say ding - dong [song] '

'Burd Ellen went round the world[Child Roland]

' The third pig got into a churn '
' The third pig got turnips to eat. ' } [Three pigs
' Miss Muffet had curds and whey.'

یہ جملے تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دئے گئے۔ بچے 'ur' رکھنے
والے لفظ کی تلاش کرکے اِسے پڑھتے جاتے تھے۔ متعاقب لفظ کی تجزی بھی
کرائی جاتی تھی۔ تاکہ تمام جماعت کے ذہن نشین ہو جائے۔ ابتدائی مساعی کے بعد
دو یا تین جملے وقت واحد میں لکھے جاتے اور بچے 'ur' کو معلوم کرکے اُس پر
نشان لگا دیتے تھے۔ وہ عام طور پر بہت اچھی طرح سے جملوں کو پڑھ لیتے تھے۔

الفاظ کی اجزاء میں تقسیم

ایک سے زیادہ اجزاء رکھنے والے الفاظ کو اجزاء میں تقسیم کر لے سے بچوں کو بہت سے بنیادی اُصولوں کے سمجھنے میں سہولت و امداد بہم پہنچیگی۔

۱۔ حروفِ علت کی آواز پر "r" ثانی کا اثر۔ مثلاً tar اور tarry میں "a" کی آواز her اور herring میں "e" کی آواز squirm اور squirrel میں "i" کی آواز horn اور horrid میں o کی آواز۔ turn اور hurry میں "u" کی آواز کا مقابلہ کرایا جائے۔

۲۔ کسی جزو لفظ میں ایسے حروف علت جن سے پہلے حروف صحیح آئیں مگر بعد میں کوئی حرف صحیح نہ آئے۔ عام طور پر طویل آواز دیتے ہیں۔ جیسے ۔

so, no, go, we, me, he, be,

puny, tiny, Bibl , lady, paper, baby

music وغیرہ

بچوں کو مندرجہ بالا قاعدے کا اساسی اصول سمجھانے کے لئے کھلے اور بند اجزائے لفظ کی متعدد مثالیں دینی چاہئیں۔ مثلاً "e" کی طویل آواز سکھاتے وقت لفظ web کو پہلے پیش کر کے "eb" میں "e" کی آواز خصوصیت سے واضح کی جائے۔ اسکے بعد "be" لیکر حرف علت کی آواز کی تبدیلی پر بحث کرنی چاہیئے۔ لفظ hem میں e کی آواز کا مقابلہ me سے کیا جائے اس میں حرف علت اور حرف صحیح ایک

دوسرے کی جگہ بدل کر لیتے ہیں۔ یعنی 'em' سے 'me'

اس کے بعد یہی قاعدہ 'o' کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کہ 'dog' میں 'o' کی آواز کا 'go' میں اسکی آواز کے ساتھ۔ bo - peep میں اسکی آواز کا 'hob' میں اسکی آواز کے ساتھ۔ اور 'on' میں اسکا مقابلہ 'no' میں اسکے ساتھ کیا جائے۔

اسی طرح کھلے اجزائے لفظ میں 'a' کی آواز اس طرح سکھائی جائے۔ کہ 'cab' اور 'baby' میں۔ اور پھر 'pap' اور 'paper' میں 'a' کی آواز کا باہمی مقابلہ کیا جائے۔
'i' کو اس طرح لیا جائے۔ کہ 'bib' اور 'bible' میں۔ اور پھر 'tin' اور 'tiny' میں 'i' کی آواز کا مقابلہ ہو سکے۔ اسی طرح 'u' کے متعلق اسکی آواز کا 'hum' اور 'music' میں مقابلہ کیا جانا چاہئیے۔

طریقۂ تدریس میں زیادہ لچک اور تغیر کی ضرورت ہے

خواندگی سیکھنا ایک پیچیدہ اور مشکل کام ہے معلمہ کو کسی اور مضمون میں اس بات کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ اسمیں ہوتی ہے کہ وہ علامات تکان کو بخوبی معلوم کرے۔ اور لامتناہی تغیر کا جسے قدیم دستور بوسیدہ اور کہنہ نہیں بنا سکتا عمدگی سے اہتمام کرے۔

نہ صرف آنکھ کو اشکال کی شناخت کرنے۔ کان کو آوازیں پہچاننے۔ اور

ہاتھ کو لکھے ہوئے یا چھپے ہوئے حروف کی نقل کرنے میں ہی مشق بہم پہنچانی چاہیے۔ بلکہ حرکی حس۔ حافظہ اور تخیل میں سے ہر ایک کو ہی اپنے اپنے کام پر لگانا ضروری ہے۔

جب آنکھ حرف یا لفظ کی شکل کے گرد چلتی ہے۔ اور جب ہاتھ اُسکی نقل اُتارتا ہے۔ تو حرکی حس حافظے کو خاصی مدد بہم پہنچاتی ہے۔ اور حروف کی شکلیں جب ہوا میں بنائی جاتی ہیں۔ تو اس سے آنکھ کو حروف اور الفاظ کی شکلیں ذہن میں جمانے کے لئے خاصی امداد ملتی ہے۔ کیونکہ شکل بناتے وقت اُنگلی اور آنکھ ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ اگر پڑھے ہوئے حصے کو یاد رکھنے کے لئے حافظے سے کام لینا مطلوب ہو۔ تو اعادہ کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اور جب تک تخیل کو اِسقدر کافی تحریک نہ ہو۔ کہ کتابی صفحے کو حقیقت کا رنگ دیا جاسکے۔ اور بچہ بیان کردہ مناظر کی ذہنی تصاویر بنا سکے ابتدائی خواندگی خشک اور غیر دلچسپ ہی ہوگی۔

گو ہم ہر ایک طریقہ سے جس کا کہ ہم مطالعہ کرسکیں۔ اِستفادہ کرینگے۔ تاہم بچہ ہمارے لئے فیصلہ کن عنصر ہونا چاہیئے۔ ابتدائی خواندگی میں تدریسی مواد اسی کی دلچسپیوں کے لحاظ سے رکھا جائیگا۔ اور وہ بے معنی قصے کو اسکے اجاعی گانوں اور اسکی مضمرہ بصیرت کی بنا پر پسند کرتا ہے۔ اِس لئے ہمیں اسی دلچسپ وسیلے کے ذریعہ سے اس کی خواندگی کی ابتدا کرنی چاہیئے یہاں پر بھی اسکے اشتیاق کائنات سے ہمیں اس کے خواندگی کے اسباق کو حیوانات اور پھولوں سے متعلقہ بات چیت کے گرد مجتمع کرنے کی رہنمائی ہوتی ہے۔ خرگوش اور چھوٹے چھوٹے پرندوں۔ خوشنما پتوں اور پھولوں سے جو اُسے ہمیشہ سے ہی قدرتی اُنس ہوتا ہے۔ اُس میں بات چیت

اثر آفریں تختہ سیاہ کے خاکوں۔ گیتوں۔ نظموں اور اس زیادہ صحیح اظہاری صورت سے جو مٹی۔ چاک۔ رنگ اور کاغذ سے شکلیں بنانے میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ متحرک شدہ دلچسپی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب اسکی یہ دلچسپی انتہائی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ تو وہ بالکل بے ساختہ طور پر قصے سنانے لگ جاتا ہے۔ دوسرا مرحلہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آسان ترین اور موزوں ترین حصے کا انتخاب کر لیا جا کر اُسے تختہ سیاہ پر طباعی حروف میں لکھ دیا جائے۔ جسے مغرور قصہ گو بڑے اشتیاق سے دیکھتا ہے۔ اور آخر پر تمام دوسرے بچے بھی اُسے بڑی پسندیدگی سے پڑھتے ہیں۔

جب بچے کو اسکی نہایت ہی مانوس دلچسپیوں کے ذریعہ دنیائے کتب سے اس طرح متعارف کرایا جاتا ہے۔ تو وہ اُسے ایک جادو کا خطہ سمجھنے لگتا ہے۔ اسکے بعد ہمارا کام یہ ہوگا۔ کہ اسکے جادو کی آوازوں کو نقل کرنے کے اشتیاق سے استفادہ کرتے ہوئے بڑی سلیقہ شعاری کے ساتھ اُنہیں اسکے روزمرہ کے استعمال کے الفاظ سے اور اُن پر اسرار ہستیوں سے جنہیں وہ کتابوں میں دیکھتا ہے۔ مربوط کیا جائے۔ اور اس طرح سے اسکے لئے ایسے ذرائع مہیا کئے جائیں۔ جن سے کہ وہ بلا امداد غیرے اپنی ذاتی مساعی سے تفریح کے طور پر پڑھ سکے۔ ابتدائی چند ہفتوں میں لفظیہ اور جملیہ طریقے استعمال کئے جائینگے۔ کیونکہ یہی طریقہ قدرتی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بچے کی اپنی بات چیت۔ اور اس کے بیان کردہ قصوں۔ اور زباندانی کے اسباق کے خلاصوں سے آغاز کیا جائے۔ مندرجۂ بالا طریقے طریق الصوت کی کامیابی کے حصول کے لئے صرف ذرائع کی حیثیت سے استعمال ہونگے۔ کیونکہ اُن کے استعمال سے الفاظ دیکھکر یاد کئے جاتے ہیں۔ اور اگر بھول جائیں۔ تو پھر دوبارہ نہیں نکل سکتے

طریق الصوت سے ہم الفاظ کی تجزی کر کے اُن کے صوتی عناصر معلوم کر سکتے ہیں۔ اور بدیں لحاظ اصوات کے بننے کے محتاط مطالعہ کے ذریعہ زیادہ صاف اور صحیح تکلم کی جانب اور مشترک آواز رکھنے والے مجموعوں میں الفاظ کی جماعت بندی کرنے سے ایک منظم اور باترتیب طریقہ کی جانب ہماری رہنمائی ہوتی ہے۔ اور بچے کو اس قسم کی ذاتی امداد کی مشق ہو جانے سے اعتماد ذات۔ ذاتی انہماک اور نفسی قوت کی تربیت بہم پہنچتی ہے۔

نمونہ کی خواندگی

ہم قبل ازیں ہی بچوں کو بلند آہنگی سے پڑھکر سنانے کے فوائد کا حوالہ دے چکے ہیں کہ اس سے کتب کے متعلق اُن کی دلچسپی پیدا ہوتی اور خواندگی سیکھنے کی خواہش اُن میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس لئے بھی مفید ہے کہ اس سے اُن کے کانوں کو صحیح لب ولہجہ اور اظہار کی مشق بہم پہنچتی ہے۔ اور وہ بات چیت کے معمولی اسباق کے مقابلہ میں زیادہ علمی طرز تقریر سے متعارف ہو جاتے ہیں۔

نوجوان معلم کا ہمیشہ یہ رجحان ہوتا ہے۔ کہ بچے کی اندرونی قوت کو کم کر کے اسے خواندگی کا ایسا نمونہ دیا جائے۔ کہ جس سے خواندگی کے سبق۔ اظہار اور بصری الفاظ شناسی میں تربیت بہم پہنچ سکے۔ اس ناقص نمونۂ خواندگی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچے معلم کی آواز کی لوزنہ نا تقلید کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب کبھی نئے الفاظ آتے ہیں۔ تو رک جاتے ہیں۔ اور معلم سے بیجا امداد کی توقع رکھنے کا بڑا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی بدت عمل فنا ہو جاتی اور نفسی تساہل رونما ہونے لگتی ہے۔ اگر ابتدائی خواندگی کے دوران میں ہی پڑھنے اور بات چیت کی اداکاری کی وافر مشق کرائی جائے۔ تو بچے اپنی

پڑھائی کو اصلی اشیاء سے متلازم کرنے کے عادی ہو جائینگے۔ اظہار سے مراد فضول نقل نہیں ہے۔ بلکہ یہ کسی جزو جملہ کے ذی فہم معانی کے بخوبی سمجھنے کا نتیجہ ہونا چاہیئے۔

خاموش مطالعہ

جوں ہی کہ بچہ چند جملے پڑھنے لگیگا۔ معلمہ اُسے یہ سکھائیگی۔ کہ وہ پڑھنے سے پیشتر پورے جملے پر ایک نظر ڈال کر اسکے مشمولہ مفہوم کو بخوبی ذہن میں جما لے۔ البتہ اول اول بہت چھوٹے چھوٹے جملے لئے جانے چاہئیں۔

اس کے لئے بچوں کو مختلف اقسام کے کھیل کے ذریعہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً معلمہ کی میز پر چھوٹے چھوٹے کئی کھلونے پڑے ہوتے ہیں۔ وہ کہتی ہے۔ "میں تختہ سیاہ پر چاک سے کچھ بات چیت کرواتی ہوں۔ یہ تمہیں میرے لئے کچھ کام کرنے کے لئے کہیگا۔" اب وہ تختہ سیاہ پر ذیل کی قسم کے جملے طباعی حروف میں لکھ دیتی ہے "میرے لئے گڑیا لاؤ"، "لٹو کو ڈبے میں رکھو"، "شام کو چھلّا دو" وغیرہ۔ بچے ایک نصف دائرہ میں یا ڈسکوں پر بٹھا دئے جاتے ہیں۔ وہ تختہ سیاہ کے مندرجہ احکام کی تعمیل کرنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ وقتِ واحد میں صرف دو یا تین کو ہی دوڑنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ جب بچوں کو اس میں خاصی مشق ہو جاتی ہے۔ تو وقتِ واحد میں کسی ایک قطار کو دوڑنے اور تختہ سیاہ کے مندرجہ ہدایات کے بموجب عمل کرنے کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد چند جملے طباعی حروف میں لکھ دئے جا کر پیش کئے جاتے ہیں۔ بچے انہیں پڑھکر ان کے الفاظ کے بموجب عمل کرتے ہیں۔ یا اُن کے مفہوم کو بیان کرتے ہیں۔ اِس طرح کی مشقوں سے اُنہیں ایک طرح کی عادت ہو جاتی ہے۔

کیونکہ کوئی بچہ جب تک کہ وہ قبل از قبل جلدی سے پورے جملے کو نہ دیکھ لے بچے نہیں پڑھ سکتا۔ اس کے بعد جوں جوں بچے ترقی کرتے ہیں۔ اُنہیں بہت چھوٹی چھوٹی اور آسان کہانیوں کی کتابیں دی جاتی ہیں جن سے وہ خود ہی اپنے لئے کہانی معلوم کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

ہجے سکھانا

لفظ کی ذہنی تصویر بنانے کے لئے معلم آنکھ کی اس طرح تربیت کر سکتی ہے۔ کہ تختہ سیاہ پر اُسے طباعی حروف میں لکھ دے کر بچوں کو اسے دیکھنے کے لئے کہے۔ اور پھر اسے مٹا کر انہیں حافظہ سے کاپیوں پر طباعی حروف میں لکھنے کے لئے کہے۔ اگر وہ اس میں پورے نہ اتریں۔ تو پھر انہیں ایک لمحہ کے لئے لفظ دکھایا جائے اور پھر اسے مٹا کر ان سے لکھوایا جائے۔ حسی تربیت کی مشقیں بچوں کو لفظ کی صحیح ذہنی شکل ذہن نشین کرنے میں بہت امداد دیتی ہیں۔ الفاظ کا تلفظ بہت ہی صاف آواز کے ساتھ کیا جا کر بچوں سے انہیں لکھوایا جانا چاہیئے۔ آسان با قاعدہ الفاظ مثلاً hem - cab - cat ، aim ، cot ، cut وغیرہ ابتدا سے ہی املا نویسی کے طور پر لکھوائے جا سکتے ہیں۔

حروفِ علت کے مجموعوں پر توجہ مرکوز کرنے۔ الفاظ کی مشابہت اور اُن کے اختلاف کے نکات کا باہمی مقابلہ کرنے۔ اور ان کی مختلف اقسام میں جماعتبندی کرنے کا کام بڑے بچوں کے مدارس کی تحتانی جماعتوں میں اگر جاری رکھا جائے۔ تو طریق الصوت کے ذی فہم استعمال سے ہجوں میں خاصی اصلاح و ترقی ہو گی۔ تاہم ہمیں یہ امر بھی تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ کسی ایسی زبان کے سکھانے

میں جو ہماری زبان کی طرح بے شمار بے قاعدگیوں سے مملو ہو۔ محض طریق الصوت کا استعمال غلط ہجوں کا باعث ہوگا۔ الفاظ کی ذہنی تصاویر بنانے۔ تلفظ کرنے اور پھر انہیں لکھنے کی کافی مشق کروانی چاہیئے۔ اور جب بچہ خواندگی کی مشکلات پر اس قدر حاوی ہو جائے کہ وہ سادہ الفاظ کو آسانی سے معلوم کرلے۔ تو تب کبھی کبھی الفاظ کے ہجے کرواکر لکھوائے جا سکتے ہیں۔

اول اول حروف کے نام بتانا درست نہیں۔ کیونکہ الفاظ شناسی کی ابتدائی مساعی میں حرف کا نام جاننے کی وجہ سے بچہ گڑبڑ میں پڑ جاتا ہے۔ اور صوتی قیمت کے علم کو استعمال کرنے کی شکل میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

تکلمی[1] اصوات کی ترکیب پر معلّمہ کے لئے اشارات

تکلمی اصوات کی اساس پھیپھڑوں سے آنے والے سانس پر موقوف ہے۔

حروف علت۔ حرف علت سے مراد وہ آواز (آواز دار سانس) ہے جس میں حلق کے اوپر کے حصے اور ہونٹوں کی کسی معین ترکیب سے بغیر کسی ممکن السمع رگڑ کے بنتے ہیں۔ اور حروف صحیح منہ یا حلق کے کسی حصے میں ممکن السمع رگڑ یا سانس کے رکنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

نوٹ [1]۔ خواندگی سکھانے والی تمام معلمات کے لئے علم الصوت کا کسی قدر جاننا ضروری ہے۔ ایسی کتابیں مثلاً ' The Sounds of English ' اور ' A Primer of Phonetics ' مصنفہ ڈاکٹر ہنری سویٹ جن میں تکلمی اصوات کی ترکیب کے متعلق بہت سی باتیں اخذ کی گئی ہیں۔ بہت منفعت بخش ثابت ہونگی۔

غیر ملفوظ اور ملفوظ حروف صحیح:۔ ان کا باہمی فرق "[illegible]" اور "[illegible]" جیسی آوازوں کا مقابلہ کرنے سے بہترین طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ "[illegible]" کی آواز کو علیحدہ کرکے اور کھینچکر اگر ادا کیا جائے۔ تو ایک سسکاری سی سنائی دیگی۔ مگر "[illegible]" کو علیحدہ کرکے کھینچنے کی صورت میں ایک مزید ممکن السمع گونج سی سنی جائیگی۔ جو زور سے آواز نکالنے کی صورت میں بہت بلند آہنگی سے گونجیگی۔ اس لئے "[illegible]" کو ملفوظ حرف کہتے ہیں۔ کیونکہ اسکے بولتے وقت ایک اور آواز کا اضافہ ہوتا ہے۔ یعنی حلق کے صوتی تاروں میں سے سانس گزرتے وقت ایک آواز سی سنائی دیتی ہے۔ یہ صوتی تار "[illegible]" کے تلفظ کے وقت ڈھیلے ہو جاتے اور "[illegible]" کے تلفظ کے وقت تن جاتے ہیں۔ انگریزی حروف صحیح کے اس قسم کے جوڑوں کی فہرست ذیل میں دیجاتی ہے[1]

ملفوظ	غیر ملفوظ
b	p
d	t
g	k
v	f

---

[1] A Primer of Phonetics by Henry Sweet صفحہ ۱۳

[2] ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ (۳۰۳)

[3] Ibid صفحہ ۳۰

[4] A Primer of English Etymology مصنفہ پروفیسر ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ اسکیٹ صفحہ ۱۲-۲۳۔

z	s
th (جیسے that میں)	th (جیسے thin میں)
zh	sh
j	ch
w	wh

(۱) کھلے حروف صحیح: جن میں a بھی شامل ہے۔ وہ ہیں۔ جن میں آلاتِ الصوت کے اتصال کے بغیر ہی راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ مثلاً y ، w ، wh (ابتدائی جیسے yes میں) ، h ، (o کی پوری آواز) جو حلق سے سانس کے نکلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲) شفوی ثنوی حروف صحیح: نچلے لب اور اوپر کے دانتوں کے باہم ملنے سے جو پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً f اور v اس قسم کے باہمی اتصال میں سانس کو کوئی دوسرا ہی راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً دانتوں کے شگافوں میں سے جن سے رگڑ کا حقیقی راستہ بنتا ہے۔

تاہم یہ بھی ممکن ہے۔ کہ 'f' کی آواز ہونٹوں اور دانتوں کو ملانے کے بغیر ہی اُن کے بیچ میں سے نکالی جائے۔

(۳) ظلیتی حروف صحیح۔ مسوڑوں کے مینڈوں سے جب جوف دار زبان کی دھار چھوتی ہے۔ تو اس وقت یہ پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً 's' اور 'z'

حروفِ صحیح جن کی رگڑ صاف طور پر سانس اور آواز سے سنائی دیتی ہے۔ مثلاً 's' اور 'z' - 'f' اور 'v'۔ اُنہیں سسکار والے حروف صحیح بھی کہتے ہیں۔ اور یہ سانس لینے سے یا کانا پھوسی سے ادا ہوتے ہیں۔ اور جب آواز ہوتی ہے تو اُنہیں گونج والے حروفِ صحیح

کہا جاتا ہے۔

(۴) مکرّرہ حروف صحیح:۔ زبان کا سرا مسوڑوں سے لگ کر تھرتھراہٹ پیدا ہونے سے بنتے ہیں۔ مثلاً 'r'

(۵) انکیلے ذوالراس حروف صحیح:۔ زبان کے سرے کے اوپر اُٹھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے 'sh' میں (صاف بولنے والی آواز جو اکثر 's' کی ہوتی ہے۔ جیسے 'pleasure' میں zh کی آواز کے مساوی ہوگی)

(۶) اطراف الاسنان حروف صحیح:۔ ان حروف صحیح میں سب سے زیادہ واضح اور صاف آواز والے وہ ہیں۔ جو زبان کے سرے کو مضبوطی سے اوپر کے دانتوں کے پیچھے رکھکر اور سانس کو کچھ تو دانتوں کے شگافوں کے بیچ میں سے اور کچھ زبان کے سرے کے اطراف اور دانتوں کی سطح کے بیچ میں سے نکال کر آواز دیتے ہیں۔ جیسے 'th' میں۔

منقسم حروف صحیح:۔ وہ ہیں جو راستہ کو درمیان میں سے روک کر اطراف سے کھلا چھوڑتے ہوئے نکالے جاتے ہیں۔ جیسے 'l' میں

وقوفت حروف صحیح:۔

(۱) حروف شفویہ:۔ p اور b)

ان میں دونوں ہونٹ باہم دباکر ملائے جاتے ہیں۔

(۲) حروف شفویہ:۔ (t اور d)

ان میں اوپر کے دانتوں کے مسوڑوں کے ساتھ زبان کا سرا ملایا جاتا ہے۔

ہر حالت میں جبکہ باہم ٹکر ہوتی ہے۔ تو سانس کی خفیف سی پھونک نکلتی ہے۔ سانس یا بلا صوت حروف صحیح p, t, k کی کوئی ذاتی آواز نہیں ہوتی۔ ان کے ساتھ جو پھونک سی نکلتی ہوتی ہے۔ محض

(۳) حلقی حروف:۔ (k اور g) | اسی کی آواز سے یہ سنائی دیتے ہیں۔
زبان کا پچھلا یا درمیانی حصہ اوپر اٹھایا
جا کر نرم تالو پر دبایا جاتا ہے۔

منفی حروف صحیح (ng , n , m) حلق کے کوے کے نیچے کرنے سے منہ کا راستہ بالکل بند ہو جاتا۔ اور ناک کا راستہ کھل جاتا ہے۔ m کی آواز نکالتے وقت صوتی آلات کی حالت شفوی حروف p اور b جیسی۔ اور n کی آواز نکالتے وقت ثنوی حروف جیسی۔ اور ng کی آواز نکالتے وقت جس میں زبان کا پچھلا حصہ اٹھایا جاتا ہے۔ حلقی حروف جیسی ہوتی ہے۔

حروف علت:۔ زبان کی افقی حرکات سے دو بالکل مختلف قسم کے حروف علت بنتے ہیں۔ (۱) موخر حروف علت۔ مثلاً father میں "a" nought, saw, ball میں au اور pull میں "u" اور (۲) مقدم حروف علت جیسے see میں ee، men میں "e" اور man میں "a"۔ پہلی صورت میں زبان منہ کے پیچھے کی جانب کو کھینچی جاتی ہے۔ اور اس کا اگلا حصہ اس طرح دبایا جاتا ہے۔ کہ زبان کی ڈھلوان منہ کے پیچھے کی جانب سے آگے کو ہو جاتی ہے۔ دوسری صورت میں زبان کا سامنے کا حصہ تالو کے سامنے کے حصے کی جانب اُٹھایا جاتا ہے۔ جیسے yes میں حرف صحیح "y"، اور اس طرح سے زبان کی ڈھلوان آگے سے پیچھے کی جانب ہو جاتی ہے۔ موخر حروف علت میں زبان کے مڑنے کی اس طرح جانچ ہو سکتی ہے۔ کہ نچلے دانتوں میں چھوٹی انگلی رکھ کر مقدم حروف علت جیسے man میں a، اور پھر موخر

حرف علت جیسے ball میں a نکالتے ہوئے ڈالی جائے۔
man میں a کی صحیح حالت کو برقرار رکھتے وقت زبان کا سرا انگلی سے لگیگا۔ مگر ball کی a والی حالت پیدا کرتے وقت زبان کا سرا انگلی سے بالکل علیحدہ ہوکر کھینچا جائیگا۔[1]

ترکیب اصوات کی تجزی

"سانس اور آواز کا باہمی فرق"۔ سانس یا بلا صوت حرف صحیح اور باصوت حرف صحیح کا باہمی فرق بچوں کو ذہن نشین کرانے کے لیے معلم کو چاہیئے۔ کہ وہ "z" اور "s" - "v" اور "f" کی سی اصوات کو علیحدہ علیحدہ کرکے زیادہ طویل بنائے۔ اور بچوں سے اس کی نقل کرواتے ہوئے انہیں ہاتھ کی ہتیلی یا ایک یا زیادہ انگلیاں حلقوم پر رکھنے کے لئے کہے۔ تو وہ اس تھرتھراہٹ کو جو "v" اور "z" کی آواز بنانے میں پیدا ہوتی ہے۔ اور "f" اور "s" میں نہیں ہوتی۔ بخوبی محسوس کرسکینگے۔ پھیپھڑوں سے باہر جانے والے سانس کی سمت۔ اسکی تغیر آفرینی کی قوت اور اس کے حجم کا اس طرح کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ منہ یا نتھنوں کے آگے ہاتھ رکھا جائے۔ یا سانس گزرنے کے راستے میں ایک چھوٹا سا آئینہ سامنے رکھ دیا جائے۔ تو وہ ہونٹوں یا نتھنوں سے سانس کے خارج ہوتے ہی اسے دھندلا یا بے آب ہوتا ہوا دکھائی دیگا۔[2]

---

[1] The Sounds of English صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو۔

[2] Sweet

بابُ دہم

لکھائی سکھانا

ہم قبل ازیں ہی دیکھ چکے ہیں کہ کمسنوں کی جماعتوں میں ریت میں نشانات کرنے سے بتدریج چاک کی ڈرائینگ کی جانب کسطرح ترقی ہوتی ہے اور خواندگی کے ضمن میں بچے کے ہاتھ کو طباعی حروف میں الفاظ لکھنے کی کسطرح مشق اور مہارت ہوتی ہے۔

یہ ضروری ہے کہ خواندگی اور کسی ایک قسم کی لکھائی ساتھ ساتھ سکھائی جائیں بعض معلمات تحریری حروف سے اور بعض مطبوعہ حروف سے شروع کرنا پسند کرتی ہیں مگر بعض ایسی بھی ہیں جو دونو اقسام کے حروف کو ملا کر سکھاتی ہیں۔ ہماری رائے میں مطبوعہ حروف قابل ترجیح ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے حروف وہ کتابوں میں اور گلی کوچوں میں بھی دیکھتے ہیں۔ ان حروف کی اشکال بنانا تحریری حروف کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے کیونکہ اِن میں بالائی کشش نہیں ہوتی اور کمسنوں کی چاک سے ڈرائینگ کرنے اور چھ سالہ بچے کے لکھنے کے مابین یہ ایک تدریجی مرحلہ ہوگا۔ اسکے لئے بہت ہی سادہ قسم کے حروف منتخب کئے جانے چاہئیں۔ مثلاً:-

a b c d e f g h i j k l m n o

p q r s t u v w x y z

۵ یا ۶ ماہ کے کام کے بعد جب آسان الفاظ شناسی کی ابتدائی مشکلات رفع ہو جائیں تو لکھائی سکھانا شروع کرنا چاہیئے۔ بہت سے حروف مثلاً p, n, m, h, d, c کی شناخت بلا دقت آسانی سے ہو سکیگی اور باقیماندہ کی شناخت میں بھی کوئی دقت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ عام مطبوعہ حروف کے ساتھ تحریری شکل کا مقابلہ کرنے میں تھوڑی سی زحمت گوارا کر لی جائے۔ جبتک بچے تحریری حروف نہ سیکھ لیں۔ ہر دو اصناف حروف کو پورے طور پر باہم متلازم رکھنا چاہیئے۔ انہیں مشابہت کے نکات معلوم کرنے میں بہت مسرت ہوتی ہے اور اس طرح سے تحریری حروف جلد سیکھ جاتے ہیں۔

ابتدائی اسباق آزاد بازو کی ڈرائینگ کی قسم کے ہونگے۔ اور دیوار پر یا تختہ ہائے سیاہ پر۔ یا آزاد بازو کی ڈرائینگ کے استعمال کی دوسری سطح پر مشق کرانی چاہیئے۔ اس میں خاص مدعا بازو کی حرکت میں سہولت[1] و آسانی پیدا کرنا ہونا چاہیئے۔

غالباً ابتدا میں دو قسم کے اسباق کی ضرورت ہوگی۔

(۱) سیدھے اور ٹیڑھے خط کھینچنے کی آزاد بازو کی مشقیں۔

(۲) آسان الفاظ لکھنے کی مشق۔

زیادہ سریع ترقی اور زیادہ تشفی بخش نتائج اس طرح سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

---

[1] Genetic Psychology for Teachers کی پیروی۔



شکل ۲۵ لکھائی کی مشق

کر ابتداء سے ہی بچوں کو پورا لفظ بلا چاک اُٹھائے لکھنے کی مشق کروائی جائے۔
اگر آزاد بازو کے ڈرائینگ کے تختہ پر کام کروایا جائے تو اُس میں کوئی ناقابل
حل مشکل نہ ہوگی۔ اِس میں bin, win , tin , in جیسے
الفاظ سے ابتداء کیجا سکتی ہے۔

جسقدر زیادہ ممکن ہو سکے اُسی قدر لکھنے اور پڑھنے یا زبان دانی کے اسباق
میں تعلق قائم کرنا چاہیئے۔ اور بچوں کی لکھائی کے منتخبہ الفاظ کی توضیح اور ڈرامہ
سازی بھی جہاں ممکن ہو سکے ساتھ ساتھ ہونی چاہیئے۔ مثلاً لفظ 'win'
لکھنے سے پیشتر اگر دو تین یا زیادہ بچوں کی دوڑ کروائی جائے۔ تو بچے کی دلچسپی
بہت بڑھ جاتی ہے۔ تحریری شکل کا زیادہ مانوس مطبوعہ شکل سے مقابلہ اِسطرح

بآسانی ہوسکتا ہے کہ دونوں کو ایک ساتھ لکھکر دکھایا جائے۔ یعنی مؤخر الذکر کو تختہ سیاہ کی چوٹی پر چھاپ کر اُسکے نیچے اول الذکر کو لکھدیا جائے۔ اور بچوں سے نکات مشابہت و اختلاف نکلوائے جائیں۔

جہانتک جلد ممکن ہوسکے جملے لکھنے شروع کردئے جائیں۔ کیونکہ وہ زیادہ دلچسپ ہوتے ہیں۔ مثلاً حروفِ کلاں سکھانے سے پہلے 'Get it' 'Sit on it' جیسے جملے بچوں سے اُن کی ڈرامہ سازی کروائی جاکر لکھے جانے چاہئیں۔

تختوں پر ایک ساعت کام کرنے کے بعد، رولدار یا غیر رولدار کاغذ اور نرم چاک کا استعمال ہونا چاہیئے۔ اس سے الفاظ یا حروف ڈسکوں پر لکھے جاسکتے ہیں۔ یک خانی حرف کی اونچائی اقلاً ایک انچ ہونی چاہیئے۔ اصولاً رولدار کاغذ پر پیسے کی قلم سے معمولی لکھائی کا کام اسوقت تک شروع نہیں کرنا چاہیئے جبتک کہ بچہ چھ سال کی عمر کا ہوجائے۔ کیونکہ اس میں چھوٹے عضلات کی زیادہ مطابقت درکار ہوتی ہے اور بصری بار بھی زیادہ پڑتا ہے جو بچے کیلئے مضر ہے۔

طرزِ تحریر کو اختیار کرتے وقت دو نکاتِ نظر کا بخوبی لحاظ ہونا چاہیئے۔ یعنی پڑھنے والے کا اور لکھنے والے کا۔ اور طرزِ تحریر کے انتخاب میں دو باتوں یعنی صفائی اور حرکت کی روانی کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ باتیں اُسوقت حاصل ہوسکتی ہیں جبکہ متجاوز الحدود اُمور سے احتراز کیا جائے۔ مثلاً ایک طرف تو ایسی تحریر جو ایک طرف کو بہت زیادہ جھکی ہوئی ہو۔ اور دوسری طرف ایسی تحریر جو بالکل سیدھی ہو؟ ہر دو سے ہی احتراز لازم ہے کیونکہ بہت زیادہ جھکی ہوئی طرزِ تحریر میں جسم کو ایک طرف جھکنا پڑتا ہے اور عمودی طرزِ تحریر اکثر بگڑ کر اسکا جھکاؤ پیچھے کی طرف ہوجاتا ہے۔ حروف کے اشکال حتی الامکان بہت ہی سادہ ہونے چاہئیں۔

ان میں درمیانی فاصلہ اسقدر کافی ہونا چاہیئے کہ آنکھ کو شکل کی شناخت میں کچھ دقت نہ ہو۔ اور دائیں جانب کو خفیف سا جھکاؤ بھی رہنا چاہیئے۔

متذکرہ بالا تحریر کلاں فی الحقیقت ڈرائینگ کی ایک شکل ہے۔ اور اسے اسوقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک کہ بچے حروف کی اشکال کلاں اور اُن کے ملانے کا طریقہ نہ سیکھ لیں۔ اسوقت بھی بچے کی چھوٹی اُنگلیوں کی مناسبت کے لحاظ سے اسکی جسامت کم ہونی چاہیئے اور بچے سے مسلسل لکھنے کی مشقیں جسمیں کلائی اور بازو کے عضلات کی تمام حرکات کام میں آئیں کثرت سے کروائی جانی چاہئیں۔ مگر اُنگلیوں کی دقت طلب حرکات ابتدا سے ہی روکنی چاہئیں۔

حروف کلاں آزاد بازو کے تختوں پر جونہی کہ بچے آسان آسان جملے لکھ سکیں سکھائے جانے چاہئیں۔ نتیجہ حروف کلاں شکل و صورت میں حروف خورد یا مطبوعہ حروف کے مشابہہ ہونے چاہئیں۔ مثلاً 'a' محض حرف خورد ہے جو بڑھا کر لکھا گیا ہے۔ 'B' بالکل 'B' جیسا ہی ہے۔ 'P' 'P' جیسا 'R' 'R' جیسا 'H' 'H' جیسا K K جیسا۔ یہ مشابہت اچھی طرح واضح کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ ایسے وسائل سے بچے کو حروف کلاں سیکھنے میں بہت کافی سہولت ہوتی ہے جسم کی حالت کا لحاظ لکھائی کے سبق کے دوران میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ پاؤں زمین پر مضبوطی سے رکھے جانے چاہئیں۔ پشت قریب قریب سیدھی ہو۔ سر ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ سیدھے خط میں اور بایاں ہاتھ کاغذ کو سہارے ہوئے ہونا چاہیئے تاکہ بچہ حسب ضرورت ہلا جلا سکے۔ کتاب ڈسک کے سرے کے بالکل ہی قریب نہ ہونی چاہیئے۔ البتہ اسکے متوازی رکھی جانی چاہیئے۔ اب جبکہ کاغذ

بہت سستا ہے سلیٹوں کے استعمال کے لئے جس سے کہ غلیظ عادات قائم ہونے کا خدشہ لاحق ہوتا ہے اور بچے کی آنکھوں اور معلمہ کے اعصاب کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہے کوئی عذر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بچہ جب حروف کے اشکال کو سیکھ چکتا ہے تو اُس کے لئے رولدار کاغذ کی لکیریں جو تقریباً ½ سے ¼ انچ کے یک خانی حروف کی ہوں بہت کافی ہونگی۔ چھوٹے بچے کے کمزور اور بیڈھب ہاتھ کے لئے چونکہ نرم چیز کی ضرورت ہے۔ اس لئے سیسے کی پنسل جب تک کہ بچہ کمسنوں کی جماعت کو نہ چھوڑ دے استعمال میں لائی جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھ قلم کے استعمال کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ایسے بچے جو ڈرائینگ کا مختلف النوع نصاب ختم کر چکے ہوں تختہ سیاہ کے آسان جملے لکھنا جلد سیکھ جاتے ہیں۔ اگر انہیں اپنی ماں یا باپ کو خطوط لکھنے کی ترغیب دی جائے۔ تو بچوں اور والدین ہر دو کو ہی اس سے بہت مسرت ہو گی۔

ذیل میں ساڑھے چھ سال کی عمر کے بچوں کے خطوط جو انہوں نے لارڈ نیلسن کا سبق پڑھ چکنے کے بعد لکھے تھے۔ درج کئے جاتے ہیں۔

"عزیز مس میں چاہتی ہوں کہ میرا باپ مجھے اس جگہ لے چلے جہاں لارڈ نیلسن گرا تھا۔ خدا حافظ۔ راقمہ مارگریٹ وہائٹ۔"

"ہوریشو نیلسن بہادر نیک اور رحمدل تھا وہ اپنی پوری قوت سے جنگ کرتا تھا۔ خدا حافظ۔ ایتھل کی جانب سے پیار۔"

"عزیز مس۔ میری خواہش ہے کہ میں لارڈ نیلسن کا جہاز دیکھنے جاؤں۔ راقمہ میری ڈروی۔"

"عزیز مس۔ لارڈ نیلسن نیک اور بہادر آدمی تھا۔ اس نے اپنا فرض پورا کیا اور وہ ایک بہادر ملاح تھا۔ ہر تمام ملاح لارڈ نیلسن سے محبت

کرتے تھے۔ خدا حافظ۔ وٹی ہگنس کی جانب سے پیار۔"

"ہوریشو نیلسن ایک نیک اور بہادر امیر البحر تھا اور وہ ایک مضبوط آدمی تھا۔ اور وہ ہمیشہ اپنا فرض ادا کرتا تھا۔ ہمیں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ انگلستان ہر ایک آدمی سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ خدا حافظ۔ بقلم خود فرانسیس ماریس۔"

"لارڈ نیلسن ایک نیک اور بہادر آدمی تھا اور وہ ٹرافلگر کی لڑائی میں مرا تھا۔ خدا حافظ۔ راقم ایڈورڈ کے۔"

ان بچوں کو اِس امر کی اجازت تھی کہ وہ معلمہ سے مشکل الفاظ کے ہجے پوچھ لیں۔ ایسے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھ دیئے جاتے تھے اور بچے اُن کی نقل کرتے تھے۔

باب یازدہم

حساب کی تدریس

روزمرہ کے کاروباری استعمال کے لئے اور ذہنی تربیت کی حیثیت سے حساب کی تدریس کی اہمیت عام طور پر مسلمہ ہے۔ سات برس کی عمر کے بچوں کے عددی تصورات لازمی طور پر محدود ہوتے ہیں۔ لیکن ہم آسانی کے ساتھ انہیں بیس چوبیس یا تیس تک جمع۔ تفریق۔ ضرب اور تقسیم کے بنیادی اصولوں کا استعمال سکھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

تدریسی کام زیادہ تر زبانی اور ستعمل اشیاء سے متعلق ہونا چاہیئے لیکن اشیاء کے انتخاب میں ہمیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیئے کہ کب علامات سکھائے جائیں اور کس حد تک حسابی اصطلاحات۔ مثلاً مثبت منفی بچوں کو بتائی جائیں۔ سر آلیور لاج کا قول ہے کہ کسی درجہ پر بھی مصنوعی دباؤ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ناموں کا زبردستی قبل از وقت بتانا ان کے مصنوعی طریقہ پر [illegible] دکھنے سے زیادہ برا ہے۔ مگر ہر دو ہی برے ہیں لیکن جیسے کسی پھول کو گل نرگس یا کسی ستارے کو کلب اکبر [illegible] کہنا باعث سہولت ہے اسی طرح ہی مخصوص مشاہدہ کردہ خصوصیات کو بھی کسی معین نام سے موسوم کرنا

بیشک آسانی کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن معین نام دیکر کسی چیز کو چھپا لینا۔ گلہائے نرگس یا ستاروں یا اعداد پر پیشتر اسکے کہ اِن کا مشاہدہ کرایا جائے تقریر کرنا ہم کسی قدر خوش اخلاقی کو کام میں لاتے ہوئے کہہ سکتے ہیں سراسر نادانی ہے۔

مدرسہ میں داخل ہوتے وقت بچہ چند عددی تصورات سے بہرہ ور ہوتا ہے ایک کمسن بچے کا عددی اِحساس اِس حد تک ضرور تربیت یافتہ ہوتا ہے کہ ۲ اور ۳ یا ۳ اور ۴ مٹھائی کی ڈلیوں میں اِمتیاز کر سکے گھر کے روزمرہ کے کام کاج کو دیکھنے سے بچے کو غیر شعوری طور پر ہی کئی عددی اسباق مل جاتے ہیں وہ گلابی سیب و..ل کو پیشتر اِسکے کہ وہ سموسے کی گہرائیوں میں چھپ جائیں جنکی تیاری میں اُسے اِسقدر دلچسپی اور مسرت ہوتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کیک کو جنہیں چکھنے کی اُسے بیحد رغبت ہوتی ہے یا تشتریوں اور کپ کو جنہیں کھانے یا چائے خوری کے موقع پر دسترخوان پر چُننے میں وہ اپنی ماں کی امداد کرتا ہے گنتا رہتا ہے۔

پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو گنتی کے باقاعدہ اسباق دینے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن فروبل کے تحائف اور مشاغل سے اُنکی عددی معلومات میں ضرور اِضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اِن کے مبہم خیالات زیادہ معین اور باقاعدہ صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

چھوٹے بچوں سے عددی تعلقات کی مشق کرانا نادانی اور صریحاً قبل از وقت ہے۔ لہٰذا پانچ سال کی عمر کے بعد بھی اس مضمون کی تعلیم غیر رسمی اور ضمنی حیثیت سے ہی ہوگی۔

اعداد سکھانے میں آلات کا اِستعمال

مدرسہ آنے سے پیشتر بچے کو ضمنی طور پر اعداد سے متعلق بہت سے

معلومات حاصل ہوجاتے ہیں تاہم گنتیوں کی تعلیم کے تمام زمانہ میں اشیاء کا ایک حد تک
استعمال کرانا بہت ضروری ہے۔ اور پھر جوں جوں بچہ بڑھتا جائے اِن پر انحصار
کم ہوتا جانا چاہیئے۔ بچے کو اپنے عددی تصورات ٹھیک اُسی طرح ہی بنانے چاہئیں
جسطرح کہ بنی نوع اِنسان نے اصلی اشیاء کے ذریعے سے حاصل کئے ہیں۔ اِسلئے
یہ ضروری ہے کہ بچے کو کچھ آسان قسم کے آلات کے چھونے۔ اُنہیں ترتیب وار
رکھنے اور مناسب ڈھیریوں میں جمانے کا موقع دیا جائے۔

وہ ایک مبہم کُل سے ابتداء کرکے مسلسل تبدیلیوں کے ساتھ کُل سے اجزاء
کی جانب اور پھر واپس کُل کی جانب بڑھتا جائے۔ تو اُسکے غیر معین خیالات بتدریج
صاف اور واضح ہوتے جائینگے۔ اور صحیح عددی تصور قائم ہو جائیگا۔

گزشتہ سات سالوں کے دوران میں تعلیم کے مقدون طریقوں پر خاصی
توجہ دی گئی ہے۔ اِس بارہ میں بعض جوشیلے ماہران کے چند تجربات کا مطالعہ بہت
مفید اور آگاہی بخش[1] ہوگا۔

پسٹالوزی کے جو ابتدائی حساب کا حقیقی بانی اِس بناء پر مانا جاتا ہے کہ
اُسنے اشیاء کے استعمال پر زیادہ زور دیا تھا۔ اپنے زمانے کی تعلیم کو کتابی۔ بیمعنی
اور بے جان کہا ہے۔ اور گو اسکی تدریس باقاعدہ اور اُصولی نہ تھی مگر پھر بھی اسکے
طلبہ حساب میں نمایاں زود فہمی اور مہارت کا ثبوت دیتے تھے۔

ٹیلیچ (Tillich) نے جو کہ اسکے نہایت ہی ممتاز شاگردوں
میں سے تھا۔ اپنے اُستاد کے اُصولوں سے متاثر ہوکر ٹیلیچ اینٹیں ایجاد
ایک ڈبہ ہوتا ہے جس میں دس ایک انچ کی مکعب کی شکل میں دس دو انچ اونچی

---

[1] ابتدائی ریاضیات کی تدریس، مصنفہ [illegible] مترجمہ [illegible]

اور ایک انچ مربع سطح کی اینٹیں۔ دس تین انچ اونچی اور اسی طرح دس انچ تک اونچی اینٹیں ہوتی ہیں) ایجاد کی ہیں۔ ان اینٹوں کی مدد سے اعداد ایک، دو، تین وغیرہ کی ترتیب سکھائی جاتی تھی۔ اور بچے (۱) ایک سے دس تک۔ (۲) ایک سے سو تک مکمل طور پر علم الحساب سیکھ لیتے تھے۔ ٹیلیح کا طریقہ پسٹالوزی کے طریقے کی اصلاح شدہ شکل تھی۔ کیونکہ اول الذکر میں اصول اعشاریہ پر زور دیا جاتا تھا جو موخر الذکر[1] میں نہیں تھا۔

ٹیلیح گنتی کے ڈبہ کے علاوہ کسی دوسرے آلہ کو کام میں نہیں لاتا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے "ایک ہی طرح کے وسائل مسلسل استعمال کرنے سے عددی تصورات بسرعت قایم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کی خلل اندازی جو دوسری اشیار کے تصورات مرتب کرنے سے واقع ہوتی ہے۔ نہیں ہونے پاتی"[2]

گروب (Grube) نے پسٹالوزی کے اولین متبعین کی تصانیف میں سے کافی غور کے ساتھ اہم اصولوں کا انتخاب کر کے طریقہ تجویز کیا ہے۔ اس کا جدید اصول یہ تھا۔ کہ ہر عدد کے ضمن میں چاروں ابتدائی قاعدوں کو سکھا لینے کے بعد دوسرے عدد کو لیا جانا چاہیئے۔ اس نے ہم مرکزی اصول اختیار کیا تھا۔ اس میں ایک سے دس تک اعداد کو پورے طور پر سیکھنے کے لئے سال بھر سے زیادہ عرصہ درکار ہوتا تھا۔ اور ایک سے سو تک اعداد کے لئے تین سال کی مدت کی سفارش کی گئی تھی۔

نیلنگ (Knilling) اور ٹینک (Tanck) نے گنتی میں بچوں کے اشتیاق بحر کو بھانپ کے کر یہ تجویز کیا کہ اگر کوئی اصول بچے کی

---

[1] ڈیوڈ یوجین اسمتھ۔
[2] " " "

فطری خواہش پر مبنی ہوگا۔ تو یقیناً اس سے کمترین مزاحمت کے راستہ کی جانب رہنمائی ہوگی۔ وہ بچوں کو اکائی۔ دکوں۔ اور سینکڑوں سے سو تک جلد جلد گنتی کرنا سکھاتے تھے۔ اور اس طرح کی مشق سے انہیں جمع۔ تفریق۔ ضرب اور تقسیم میں جلد جلد عمل کرنے کی خاصی استعداد بہم پہنچا دیتے تھے۔

ان حضرات کے کام پر بہت ہی سرسری سی نظر ڈالنے سے بخوبی ظاہر ہوگا۔ کہ ان کے تجربات اور تصانیف ہماری موجودہ تدریس حساب پر کس قدر اثر انداز ہوئے ہیں۔

پسٹالوزی نے حواس اور قوائے مدرکہ کی تربیت کو نظر انداز کرنے کی نادانی ہم پر بخوبی واضح کی ہے۔ ٹیلیج نے اکائیوں کی گنتی سے جو بہت زیادہ مروج ہو چکی تھی۔ احتراز کرنے کا طریقہ ہمیں بتایا ہے۔ اور گروپ کے طریقہ۔ معین کائی "اور رنیلنگ اور ٹینک فرق کے طریقہ کے اب بھی کئی متبعین موجود ہیں۔

مصنوعی اور رسمی طریقوں کے خلاف جو اعتراضات کئے جا رہے تھے بہت دراز تک ہم انگلستان میں ان کی جانب متوجہ نہیں ہوئے۔ اور "امداد بلحاظ نتائج" کے تاریک ایام میں چھ سال کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے ۹۹ تک اعداد کی جمع تفریق کرنے کی توقع رکھی جاتی تھی۔ اور پھر ان بدنصیب چھوٹی چھوٹی ہستیوں کو اکتساب امداد کی مشینوں میں مبدل کرنے میں اس قدر کامیاب ہوتے تھے۔ کہ بچے عام طور پر ۹۰-۹۵ اور سو فیصدی تک بھی سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

اگرچہ ہم نے اب نقطہ شماری۔ انگلیوں کی گنتی۔ یا دوسری ایسی تدابیر جو قدیم طریقے میں عام طور پر مروج تھیں۔ مٹانے میں انتہائی سرگرمی سے کام لیا ہے مگر تہ ایسی کام پھر بھی بہت۔ جیسا او پر بیان ساہے۔ کیونکہ جوابات بدستور اکائی کی گنتی سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ ... [illegible] مخصوص تقلید کی ضرورت کو

بالکل نظرانداز کرکے بچوں کو گنتی میں آلات شمار کے حد سے زیادہ اِستعمال کی اجازت بلاتامل دیتے ہیں۔

زمانہ گزشتہ کی غلطیوں سے ہم اِس قدر متاثر ہیں۔ کہ حسبِ معمول ردِّ عمل کے جوش سے ہم طرفِ متضاد کی جانب گھس پڑتے ہیں۔ مثلاً ہم میں سے اکثر حضرات عددی تعلقات اور حقایق کی وضاحت کے لئے تمام اقسام کے آلاتِ شمار تو بڑی خوشی سے کام میں لاتے ہیں۔ مگر اس خدشہ سے کہ مبادا ہمارے طلبہ انگلیوں کے غیر مستحسن اِستعمال سے اپنے چھوٹے چھوٹے سوالات حل کرنے کی جانب مائل ہوں۔ ہم عملی طور پر اس امر کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ کہ اُن کے پاس ایسی مفید چیزیں بھی موجود ہیں۔

بچوں کو حد سے زیادہ بڑے بڑے اعداد میں جنہیں وہ سمجھ بھی نہیں سکتے پڑنے سے بچانے کے عزمِ صمیم کی وجہ سے ایک طریقہ جو طریقہ گروپ یا طریقہ معین اکائی سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اختیار کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی توجہ بعض اوقات ہفتوں تک ۲۔ ۳ یا ۴ کی تنگ حدود تک ہی محدود رکھی جاتی ہے۔ اِس طرح چند محدود اعداد کے متعلق مکمل اور صحیح صحیح معلومات حاصل کرنے پر زیادہ زور دینے سے صریحاً غیر قدرتی کاملیت پیدا کرنے کا خدشہ لاحق ہوگا۔ ۲۔ ۳۔ ۴ یا ۵ کے اعداد سے متعلق اس قدر عرصہ تک سوالات حل کرتے کرتے بچہ بیزار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ مدرسہ سے باہر وہ ان سے بڑے بڑے کئی اعداد سے دوچار ہونے کا عادی ہوتا ہے۔ اور اِس طرح کرنے سے جب اُس کی حساب سے متعلقہ دلچسپی زائل ہو جاتی ہے۔ تو ہم تک ہر عدد کے عددی تعلقات اور حقایق مکمل طور پر اُسے یاد کرانے سے کچھ فایدہ نہیں ہو سکتا۔

مدارس ابتدائیہ کے درسی مضامین کی تعلیم میں کاملیت کے حصول کی کوشش

اکثر اوقات حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ فی الحقیقت یہ اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ کہ اس سے میکانی اور رسمی مدارج بروز میں روکاوٹ سی واقع ہوجاتی ہے۔ اور ایسی صورت میں زیادہ اعلیٰ طریقوں اور زیادہ وسیع تعمیمات کی ذہنی اشتہا قطعاً جاتی رہتی ہے۔ (ماخوذ از رپورٹ کمیٹی پندرہ ماہرین)۔

گنتی سکھانے میں ہمارا طریقہ اسی صورت میں موثر ثابت ہو سکتا ہے جبکہ یہ ہمارے ذاتی غور و خوض اور انفرادی تجربہ کا نتیجہ ہو۔ اور جس میں زمانۂ قدیم کے ماہرین کے خیالات کے تحت اور اپنے رفقائے کار سے معقول پیرایہ کی بحث و تمحیص کے زیر اثر مناسب ردو بدل عمل میں لایا جائے۔

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کون سے آلات سے کام لینا چاہیئے۔

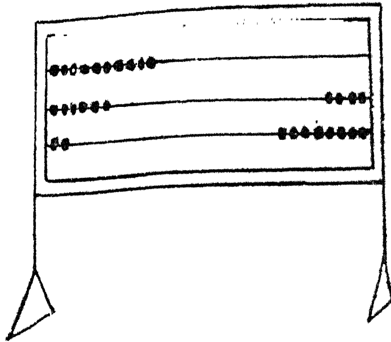
اس بارے میں تجربہ اور علم اطفال سے ہمیں یہ رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ کمسنوں کی تحتانی جماعتوں میں مختلف اقسام کی اشیاء کا استعمال کرانا چاہیئے کیونکہ ان کی قوت توجہ ابھی نام ہوتی ہے۔ اس سے ان کی تعلیم و تدریس میں گوناگونی کو روح رواں کی حیثیت دیجانی چاہیئے۔ اور نیز اسلئے بھی کہ گنتی کے اسباق زباندانی کے اسباق سے زیادہ ترمربوط کئے جاسکیں۔ اس میں بالک گھر کے تحائف اول سوم چہارم۔ ہفتم۔ اور ہشتم اگوٹے۔ مینیں ٹکیاں اور کاڑیاں اسنکے۔ کوڑیاں۔ چوبی مہرے۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں یا دوسرے نمونے چھوٹا سا چائے کاٹ۔ لوبیا کے بیج۔ اور دیگر اقسام کے بیج۔ دوکانداری کے نئے کاغذی سکے وغیرہ شامل ہونگے۔ چونکہ بچے میں قوت توجہ کی رفتہ رفتہ تربیت ہوتی ہے۔ اسلئے مشقی سوالات بتدریج مشکل ہوتے جانے چاہئیں البتہ بڑے بچوں کی صورت میں ایک خاص قسم کے آلات کا استعمال ہونا ہی

بہتر ہے۔ کیونکہ بقول ٹیلپلچ "بچوں کی توجہ مختلف اقسام کے آلات استعمال کرنے سے اعداد پر مرتکز رہنے کی بجائے آلاتِ شمار پر لگ جاتی ہے"۔ ہم پانچ سال کے بچوں سے یہ توقع نہیں رکھ سکتے۔ کہ ان میں جلد جلد گننے کی قوت پیدا ہو سکیگی۔

اس لئے ہم آہستہ آہستہ اُن کے ذہن میں عددی تصورات قایم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آخری سال کے دوران میں چونکہ عددی اجزاء کے معلومات بتدریج باقاعدہ ہو کر بخوبی یاد ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جلد جلد اور پھرتی سے سوالات حل کرنے کی مشق کروائی جانی چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے غالباً مختلف اقسام کے آلات شمار کی بجائے ایک ہی قسم کے استعمال میں لانا زیادہ موثر ثابت ہوگا۔

مگر اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ گنتی کے اسباق ایک ہی طرح کے ہوں کیونکہ دلچسپی قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ کوئی دو اسباق بالکلیہ یکساں نہ ہونے پائیں۔ اور اگرچہ بچے کے اساسی عددی تصورات قایم کرنے کے لئے مستعملہ آلات شمار کچھ زیادہ متغایر نہ ہونگے۔

لیکن ہمارے اس عزم صمیم کے مدنظر کہ اسباق کو حقیقت کا رنگ دیا جائے۔ اور بچے کی بیرون مدرسہ دلچسپیوں سے وابستگی قایم کی جائے۔ ہمیں چاہیئے کہ بچے سے گز کے پیمانے۔ فٹ کے پیمانے۔ ترازو۔ اوزان۔ اور کاغذی سکوں کا بھی بخوبی استعمال کرائیں۔ اور پیمائش۔



گولی دار چوکھٹا (بالفریم) کا خاکہ

ناپ تول۔ خرید و فروخت وغیرہ کے ابتدائی تصورات اس میں قائم کریں۔ خاکہ کشی اور اعداد نویسی کے لئے تیلیوں کے چھوٹے چھوٹے بنڈل بہت مفید ثابت ہونگے۔

ہر معلمہ اپنے حسب پسند آلات استعمال میں لا سکتی ہے۔ البتہ یہ ایسے ہونے چاہئیں کہ بچے ان سے متقل طور پر بڑھتے ہوئے اعداد کے متعلق جو اصول اعشاریہ سے بنائے جائیں، معین تصورات بنا سکیں۔

دس سے اوپر اعداد کے سوالات کراتے وقت یہ مفید ہوگا کہ ایک چھوٹا سا گولی چوکھٹا بچے کے ڈسک پر کھڑا کر دیا جائے۔ مندرجہ بالا طرز کے گولی چوکھٹے اور تختہ کاغذ کے ذریعہ بچہ باری باری سے مفرون اور مجرد سوالات بخوبی حل کرسکتا ہے۔

تختہ ہفتم کی ٹکیاں سہولت بخش قسم کے آلات ہیں۔ ان کی دو سطحیں مختلف رنگوں کی ہوتی ہیں۔ جن سے اعداد کے دو اجزا بخوبی ظاہر کئے جا سکتے ہیں۔ مربعوں کو جو ٹھیک ٹھیک ایک انچ مربع ہوتے ہیں۔ بآسانی باہم جوڑ کر ان کے استعمال سے سطح کے ابتدائی تصورات قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ایک بڑا گولی چوکھٹا جس میں لکڑی کے مربع ٹکڑے جو جھریوں میں بآسانی پھسل سکیں اور جو دو مختلف رنگوں کے ہوں۔ اور ہر ایک میں دس مربعوں کی دس دس قطاریں ہوں۔ بھی توضیحی اغراض کے لئے معلمہ کام میں لا سکتی ہے۔[1]

چھوٹے بچوں کی گنتی کے اسباق میں ایسی اشیا کو کام میں لانا چاہیے جن میں بچوں کو خاصی دلچسپی ہو۔ ان کے کھلونے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے خرید و فروخت کے کھیل۔ ان کے فرضی کھیل۔ یہ سب چیزیں ان کے تصور اعداد و حسابوں کے متعلق

[1] صفحہ [illegible] کی تصویر ملاحظہ ہو۔

اشارات بہم پہنچاتے ہیں۔ اُن کے بے چین ننھے ننھے ذہن مسلسل ایک شے سے دوسری شے کی جانب گھومتے رہتے ہیں اُن کی توجہ کو قایم رکھنے میں ہم اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ ہم گنتی کے اسباق کو ہر اس شے سے زیادہ دلچسپ بنائیں جوکہ اُن کے لئے جاذب توجہ ہو۔ ہمیں چھوٹے چھوٹے ہتھے بنانے چاہئیں۔ ممکنہ تغیرات کو کام میں لانا چاہیئے۔ اور اسباق بہت زیادہ طویل نہ رکھنے چاہئیں۔ ۵ اور ۷ سال کے مابین عمر کے بچوں کے لئے گنتی کا سبق دس یا بیس منٹ کی طوالت کا رکھنا بالکل کافی ہے۔

اعداد کی ترتیب سکھانا

جب بچہ گنتی سیکھ رہا ہو۔ تو اس امر کی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ایک دو وغیرہ الفاظ کو اشیاء کی صحیح تعداد کے ساتھ مربوط کرتا جائے۔ اگر گولی چوکھٹا موجود ہو۔ تو ہر عدد کے مجموعے کو علیحدہ علیحدہ قطاریں میں دکھانا مناسب ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ بچے کے ذہن میں کوئی ابہام نہیں۔ اسطرح :-

ایک □

دو □ □

تین □ □ □

پہلے دس اعداد کی تصویریں بنانے کی مشقیں وافر طور پر کروانی چاہئیں۔ (انکو معینہ مجموعوں میں ترتیب دیکر)۔

معلم کو ہمیشہ ایک سے ہی شروع کروا کر تصویریں نہیں بنوانی چاہئیں۔ بلکہ اسے چاہیئے۔ کہ بچوں سے ایک سے لیکر دس تک کے سلسلہ میں سے کسی عدد کی جوکہ انہیں دیا جائے۔ تصویر بنانے کی مشق کروائے۔ مندرجہ ذیل جیسی مشقیں

اس ضمن میں لی جاسکتی ہیں، ۳ چار کی تصویر بناؤ، چار کی ایک دوسری تصویر بناؤ۔ "ان دونوں تصویروں کو باہم ملادو" اب یہ کونسے عدد کی تصویر ہوگی ۳ کی تصویر بناؤ، ۸ کی تصویروں سے کتنے نکال دیئے جائیں۔ کہ ۲ کی تصویر بن جائے،
بچے میں عددی تصورات قایم کرنے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ حواس کو کام میں لانا چاہیئے۔ ان میں کان سے سن کر اعداد کی شناخت کرنا۔ اور ہاتھ یا بازو کی چند حرکات کی صحیح صحیح نقل کرنا بھی شامل ہوگا۔ مثلاً معلم چند بار پیانو باجہ یا گھنٹی بجاتی ہے۔ اور بچوں سے حرکات یا آوازوں کی تعداد دریافت کی جاتی ہے۔

۵ اور ۶ سال کے مابین عمر کے بچوں کے گنتی کے اسباق

ایسے اسباق میں بچوں کو بالکلیہ ایک سے دس تک ہی مشق کروائی جائیگی چونکہ اس جماعت میں گنتی سے متعلقہ معلومات بچوں کو زیادہ تر ضمنی طور پر ہی حاصل ہو جاتی ہیں۔ اسلئے اب ایسے گنتی کے اسباق میں بچے کے تصورات کی عام تربیت کی جانب زیادہ توجہ دی جائیگی۔ اور جہاں کہیں حقیقی طور پر ممکن ہو سکے۔ قصہ گوئی یا زباندانی کے سبق سے گنتی کے اسباق کا ارتباط قایم کیا جائیگا۔ مثلاً جس وقت "بھیڑیا اور سات میمون" کا قصہ پڑھایا جا رہا ہو۔ بار بار سات کا عدد آنے سے بچوں کو اس کے متعلق غیر شعوری طور پر ہی خاص معلومات حاصل ہو جائینگی۔ بچے اس عدد سے متعلقہ تعداد کو معلم کے تختہ سیاہ کے نشانات اور تصویروں میں بھی دیکھینگے۔ اور قصہ کی ڈرامہ سازی میں بھی سات ہی بچے چھوٹے میمون کی نمائندگی کرینگے۔ وہ اپنے آزادانہ اظہاری کام میں بھی سات میمون کو خاص توجہ سے کھینچینگے۔ البتہ قصہ کے

دوران میں بیجا تاکید کے ساتھ کسی عدد کو پیش کرنا مناسب نہ ہوگا۔ کیونکہ اس طرح گنتی سکھانے کی ہماری بھدی مساعی سے اس کا سارا پر لطف اثر زائل ہو جاتا ہے۔

پنساری کی دوکان کی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے کچھ خرید و فروخت کے موزوں کھیل کو بھی ہم کام میں لا سکتے ہیں۔ ایک بچہ دوکاندار بنتا ہے۔ اور دوسرے اس سے سامان خریدتے ہیں۔ کاغذی سکے استعمال میں لائے جا کر جمع اور تفریق کے متعدد آسان سوالات اسی طرح سے لئے جا سکتے ہیں۔

جوں جوں ترقی ہوتی جائیگی۔ اسی طرح ضمنی طور پر خیالات کو مجتمع کرنے اور دوسرے مضامین سے ارتباط قایم کرکے دلچسپی بڑھانے کے اور بھی کئی مواقع نکل سکینگے۔ لیکن اب چونکہ ہمیں اپنے اسباق کو کسی قدر منظم کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے ہم یہ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ کہ تمام عددی تعلقات کو باہم جوڑنے کی کوشش کرنے میں بہت ہی بیجا اور ناواجبی ارتباط قایم ہوگا۔

راگ اور کھیل جو گنتی کے اسباق میں معاون ہو سکتے ہیں

بچے ایک حلقہ بنائیں۔ اور اس کا نام کبوتر خانہ۔ مزرعہ۔ تالاب یا باغ رکھیں بچوں سے دریافت کر لیا جائے۔ کہ آج حلقہ کا کیا نام ہوگا۔ چونکہ وہ اس سے پیشتر مچھلیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ لیتر لی کہتا ہے "ہم اس حلقے کا نام تالاب رکھتے ہیں۔ اور ہم میں سے چند بچے مچھلیاں بنینگے"۔ معلمہ کہتی ہے "بہت خوب کوئی چھ بچے حلقہ میں چلے جائیں۔ اور مچھلیاں بنیں۔ ہم تمام غور سے دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ تالاب میں مچھلیوں کی صحیح تعداد ہی جائے"۔ برٹ ملر کہتا ہے۔

"یہ بہت زیادہ ہیں" کیا برٹ رام ٹھیک کہتا ہے؟ "ہاں تالاب میں سات مچھلیاں ہیں" "بہت خوب۔ ان میں سے کتنی نکل جانی چاہئیں؟" "ایک"۔

اِس قسم کے سوالات سے کسی مجموعے کو گننے۔ جمع تفریق کرنے۔ اور زیادتی یا کمی کے متعلق خیالات قایم کرنے۔ اور اُنہیں ظاہر کرنے کی بخوبی مشق ہوگی۔

کبوتر خانہ کے بعد قدرتی طور پر کبوتر کے متعلق بات چیت ہوگی۔ مزرعہ کے بعد کسی پالتو جانور پر۔ اور باغ کے بعد پھولوں۔ پھلوں اور ترکاری کے متعلق۔

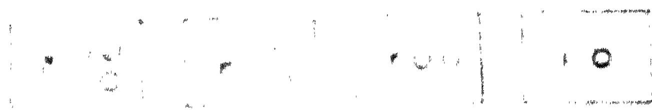
دس میں سے اعداد کی تفریق کراتے وقت ایسے گیت مثلاً "دس چھوٹے کالے لڑکے" سے مدد لی جا سکتی ہے۔

دو یا تین ابتدائی اسباق کے بعد اکائی کی تفریق ذہن نشین کرنے کے لئے اس طریقے کا استعمال بہت مفید ثابت ہوگا۔ دوسرے اعداد کی تفریق کی مشق کراتے وقت بھی اسی قسم کے گیتوں سے بخوبی کام لیا جا سکتا ہے۔

گنتی کے کھیل

جن کھیل میں بچوں کو گنتی سے کام لینا پڑے۔ ان سے جلد جلد جمع کرنے کی قابلیت بڑھتی ہے۔ اس ضمن میں ذیل کے کھیل بہت مفید ثابت ہوئے ہیں:-

۱- نو پن کا کھیل:- ہر مہرے پر ہر عدد کی تصویر اور ہندسہ چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح:-



وغیرہ۔ تقریباً چھ مہرے میز پر رکھ دئے جاتے ہیں۔ اور بچہ ایک گیند پھینکتا ہے

جو ۲ و ۴ و ۳ مہروں کو جا کر لگتی ہے۔ جاہنی اُن کو گنتا جاتا ہے۔ اور جینی کو اُس کے محصلہ نشانات یعنی ۲-۴ اور ۳ دیتا ہے۔ ایسے نشانات کے مجموعے جماعت کو دکھائے جاتے اور ممکنہ سرعت سے اُن کی تصاویر کی مدد سے اِس طرح پر اُن کی جمع کروائی جاتی ہے۔

اِس عمل کو حسبِ ضرورت کئی بار دہرایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد مختلف محصلہ نشانات کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً کیتی نے ۸۔ بلّی نے ۹۔ جینی نے ۹۔ اور ٹامی نے ، نشانات حاصل کئے۔ بچے معلوم کرتے ہیں۔ کہ دو کے نشانات مساوی ہیں۔ کیتی کا ایک اور ٹامی کے دو نشانات پہلے دو نو بچوں سے کم ہیں۔ اور کچھ مشق کے بعد تبدریج علامات استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس وقت تختہ سیاہ پر اس طرح سے عمل درج کیا جاتا ہے:۔ ۲ اور ۴ اور ۳ ملکر ۹ ہوتے ہیں۔ oo + 8 + 8 = ۹ ! ۲ + ۴ + ۳ = ۹

۲۔ ہاپ سکاچ۔ بازیگاہ کے اس کھیل کے لئے کچھ نشانات مقرر کر دئے

جائیں۔ تو اعداد میں دلچسپی پیدا ہو کر ان کے استعمال سے بھی بخوبی واقف ہو جائینگے۔

۳۔ چھلانگیں لگانا۔ بچے جب چھلانگیں لگائیں۔ تو انہیں گنتے جائیں۔ ہر کامیاب چھلانگ کے لئے ایک سے تین تک مختلف نشانات دئے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے بچے دُکوں۔ تکوں اور اکوں سے گننا سیکھ جاتے ہیں۔

۴۔ کڑے میں سے گیند پھینکنا۔ ایک دھات کا کڑا تختہ سیاہ کے سامنے جس پر دو ہم مرکزی دائروں سے ایک نشانہ سا بنا دیا جاتا ہے۔ کچھ فاصلے پر لٹکا دیا جائے۔ اور بچوں کو نرم اون کے گیند کڑے میں سے پھینکنے کے لئے کہا جائے۔ اور دائرہ میں ٹھیک طور پر گیند لگنے کے لحاظ سے نشانات دئے جائیں۔ اگر تمام دائرے پر سفید چاک مل دیا جائے۔ تو سہولت کے ساتھ گیند لگنے کا پتہ چل سکیگا۔

د۔ گھڑی سے وقت بتانا کس طرح سکھایا جائے۔ ۵۔ زمانہ ابتدائی کے زبانی اسباق میں یقیناً مدرسے کے کمرے کی گھڑیاں پر بات چیت ہوگی۔ معمولی اشیاء پر یا کسی تصویر مثلاً فروبل کی Mutter - and - Kose - Lieder ...... والی ٹک ٹک کی تصویر کے ضمن میں بات چیت کرتے ہوئے اس پر توجہ کیجا سکتی ہے۔ چھوٹے بچے کے لئے گھڑیاں یا گھڑی ہمیشہ ہی دلچسپی کا موجب ہوتی ہے۔ اور وہ مدرسہ آتے اور مدرسے سے جاتے وقت سوئیوں کی حالتوں کو معلوم کرنا بہت جلد سیکھ جاتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی I ، II ، III ، IIII کے ہندسوں کو بخوبی پہچان سکتا ہے۔ [illegible] سے ابتدا کر کے وہ بتدریج وقت بتانا سیکھ جاتا ہے۔ گھڑیوں کے ڈائل بہت [illegible] پر بنائے جا سکتے ہیں۔ اور کھیل کھیل [illegible] بہت [illegible] آسان [illegible] طریقہ پر تعلیم ہو سکتی ہے۔ XII ، IX ، II اور [illegible] وغیرہ ساعتوں پر سوئیوں کی

حالتیں بچوں کو اس طرح سے ذہن نشین کروائی جاسکتی ہیں۔ کہ انہیں اپنے ہاتھ چھوٹی اور بڑی سوئیوں کے مماثل طریقے پر کھڑے کرنے کے لئے کہا جائے۔ مثلاً XII پر دونو ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر ملیں۔ IX پر بایاں ہاتھ سیدھا ہو۔ اور دایاں ہاتھ کندھے سے سیدھا نکلے وغیرہ[1]

اعداد کے مجموعوں کی شناخت

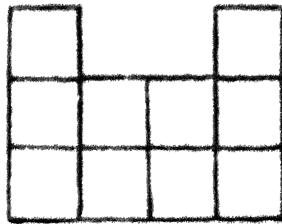
بچوں کو آلات شمار کی مشق کروانے سے اُن کی آنکھوں کو کسی مجموعے کے اشیاء کی تعداد معلوم کرلینے کی مہارت بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔ اشیاء کے ایسے مجموعے بچوں کے سامنے پھیلا دیئے جاتے ہیں۔ اور انہیں بصری شبیہہ بنانے کے لئے چند لمحوں کی مہلت دیکر اُن کی تعداد دریافت کی جاتی ہے۔

مخصوص حد تک اعداد کا اندازہ لگانے کی استعداد اور فیصلہ کرنے کی مہارت مندرجہ ذیل جیسی مشقوں سے بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔ قصہ گوئی کے سبق کے دوران میں کسی پریوں کے قصہ کی عمارت یا کسی دوسری شئے میں بہت زیادہ دلچسپی ہو جاتی ہے۔ فرض کرو۔ کہ ایک روز سبق میں کسی قلعہ کا ذکر آتا ہے۔ تختہ سیاہ پر عمارت کا خاکہ بنا دے کر معلمہ اینٹوں سے اسکا پھاٹک تعمیر کرنا تجویز کرتی ہے۔ اِس پھاٹک کا خاکہ جو کہ پہلے ہی سے اُس نے بڑی احتیاط سے تیار کیا ہوتا ہے۔ بہت نمایاں طور پر مکعبوں میں جن سے کہ وہ اسے بنانا چاہتی ہے۔ منقسم ہوتا ہے۔ اگر بچوں کے روبرو اِس خاکے کو تیار کیا جائے۔ تو وہ تعداد کا اندازہ کرنے کی بجائے انہیں

---

[1] اگر بچے گھڑیال کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں۔ تو دایاں ہاتھ سیدھا کھڑا ہوگا اور بایاں ہاتھ کندھے سے نکلیگا۔

ایک ایک کر کے گن لینگے، یہ خاکہ بچوں کو دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر ہٹا لیا جاتا ہے۔ اِس کے بعد بچوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ دائیں جانب کے چھوٹے مینار میں کتنی اینٹیں ہیں۔ مرکز میں کتنی ہیں اور بائیں جانب کے مینار میں کتنی ہیں۔ ممکن ہے کہ بچوں کو ٹھیک ٹھیک بصری شبیہہ بنانے کے لئے تصویر کئی مرتبہ دکھانی پڑے۔ جب عددی تصور بچوں کو ذہن نشین ہو جائے۔ تو تمام بچوں کو پھاٹک کی تعمیر پر لگا دیا جاتا ہے۔ وہ دو دو مل جاتے ہیں۔ تاکہ تعمیری کام کے لئے کافی اینٹیں ہمدست ہو سکیں۔



اِسی طریقے سے گرجا یا بلدی ہال یا باغ کی دیوار۔ یا کوئی دوسری چیز بھی تعمیر کروائی جا سکتی ہے۔

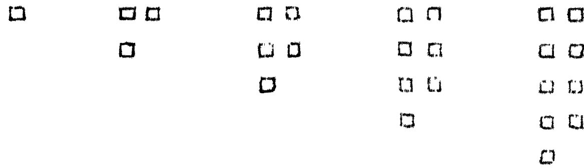
بچے بہت دلچسپی سے یہ کام کرینگے۔ اور اینٹوں کے ذریعہ عمارتوں کو اپنے ذہن میں بنانے کی کوششوں سے اُن کے ترکیبی تخیل کی بخوبی تربیت ہوگی۔

اُن کی عددی معلومات ایسی اشیاء میں استعمال ہوتی ہیں۔ جن میں کہ وہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور وہ اعداد کو یہ سمجھنے کی بجائے کہ یہ اکائی کی گنتی کی طرح ایک ایک ہو کر بنے ہیں۔ بحیثیت کل کے سمجھنے لگتے ہیں۔

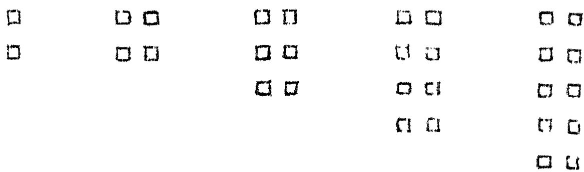
اعداد کی تصویریں:۔ اعداد کو ایک معینہ شکل میں ترتیب دے کر پیش کرنے سے ذہنی تصاویر بنانے اور ان کی ترکیب کے سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ عددی تصویر کے لئے ایسی شکل منتخب کی جانی چاہیئے۔ جو نظر میں آسانی سے سما جا سکے اور ذہن میں سہولت اس کا احیاء ہو سکے۔ اور نیز یہ بھی بتانا چاہیئے۔ کہ ہر تصویر پچھلی تصویر سے کیونکر بنی ہے۔

ذیل کی تصاویر بغیر کسی تبدیلی ہیئت کے بنائی جا سکتی ہیں:۔

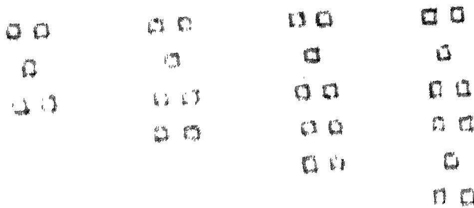
طاق اعداد:۔



جفت اعداد:۔

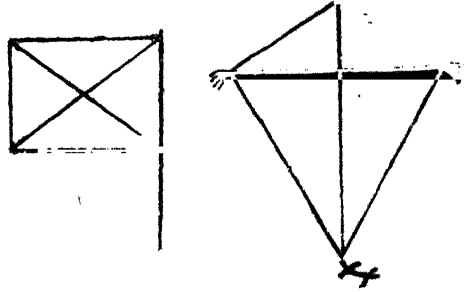


بعض حالتوں میں ۵۔۰، اور ۹ کے وہ تصویری خاکے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ زیادہ جاذبِ نظر ثابت ہونگے۔ اگر ان اشکال کو منتخب کیا جائے۔ تو مرکزی ٹکیہ ہر صورت میں اگلے عدد کی تصویر بنانے سے پیشتر اطراف سے ہٹی ہوئی رہنی چاہیئے۔



گنتی کے اسباق میں اشیاء کے خاکے بنانا

گنتی کے اسباق میں مختلف مانوس اشیاء کے بہت ہی سادہ سے خاکوں کے ذریعہ سے ایک قسم کی گونا گونی پیدا ہوتی ہے۔ اور بچوں کو اعداد کے مجموعوں کی ذہنی تصاویر بنانے میں بھی ان سے خاصی امداد ملتی ہے۔ ایسے خاکے اشیاء کی محض علامتی تصاویر پر ہی مشتمل ہونے چاہئیں۔ تاکہ یہ بچوں کی توجہ میں ہارج نہ ہوسکیں۔ کیونکہ اگر بچوں کو اشیاء کی تفصیلات کی جانب متوجہ کیا جائے تو اُن کی توجہ عددی تصور سے بھٹک جائیگی۔



ایک سے دس تک اعداد پر مخصوص اسباق

مناسب ہوگا۔ کہ ایک سے دس تک ہر عدد پر علیحدہ علیحدہ سبق دیا جائے۔ ایسے اسباق کے دَوران میں بچے ہر عدد کے خواص بتدریج معلوم کرتے اور اُس کے حصوں کے باہمی تعلقات سے متعلق عمدہ طور پر عملی معلومات اور اسکی نمایاں خصوصیات حاصل کر لیتے ہیں۔ ۲-۳-۴-۵- جیسے چھوٹے اعداد کے ضمن میں بھی چاروں قاعدوں کے ابتدائی تصورات پورے طور پر بہم پہنچانے چاہئیں۔ مثلاً ۲ کے سبق پر بچے کو یہ سکھلایا جائیگا:-

ایک اور ایک مل کر دو ہوتے ہیں۔

دو میں سے ایک جائے۔ تو باقی ایک رہتا ہے۔

ایک کو دو بار لینے سے دو ہوتے ہیں۔ اور

دو میں ایک دو بار شامل ہے۔

چونکہ ہم بچے کو ضرورت سے زیادہ عرصہ تک ۲۔ ۳ اور ۴ تک کے عملیات میں ہی مبتلا رکھنے سے بیزار کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے دو کے عدد پر سبق ہو جانے کے بعد دس تک دُگوں سے آگے اور پیچھے کی جانب گنتی کروا سکتے ہیں۔ اور ۲ کی جمع اور تفریق پر چھوٹے چھوٹے سوالات بھی دئے جا سکتے ہیں۔

گنتی کے مخصوص اسباق کے دوران میں حسب ذیل اُمور کے سکھانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔

(۱) ہر عدد کے جمع کے مختلف جوڑوں کی تعلیم۔

(۲) ضرب اور تقسیم کے ابتدائی تصورات۔

مثلاً ۸ کے عدد کے اسباق حسب ذیل اُمور پر مشتمل ہونگے۔

۱۔ جمع:- ۱ اور ۷ = ۸

۲ اور ۶ = ۸

۳ اور ۵ = ۸

۴ اور ۴ = ۸

بچوں کو ایسے عددی تعلقات سکھاتے وقت ۱ اور ۷، ۷ اور ۱ سے ۲ اور ۶ - ۶ اور ۲ سے۔ ۳ اور ۵ - ۵ اور ۳ سے جوڑ جوڑ کرنے چاہئیں اور اُنہیں یہ ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ ہر حالت میں تعداد کی قیمت بالکل مماثل رہیگی۔

۲۔ تفریق:-

۸ میں سے ۱ گیا۔ تو ۷ باقی ہے

۸ سے ۲ تو ۶

۸ میں سے ۳ گئے۔ تو ۵ باقی رہے

۸ " " ۴ گئے۔ تو ۴ " "

۸ " " ۵ گئے۔ تو ۳ " "

۸ " " ۶ گئے۔ " ۲ " "

۸ " " ۷ " " ۱ " رہا

۸ " " ۸ " " صفر باقی رہا۔

۳۔ ضرب:۔

۲ بار ۱ لینے سے دو ہوتے ہیں

۲ " ۲ " " ۴ " "

۲ " ۳ " " ۶ " "

۲ " ۴ " " ۸ " "

۳ " ۱ " " ۳ " "

۳ " ۲ " " ۶ " "

۴ " ۱ " " ۴ " "

۴ " ۲ " " ۸ " "

۴۔ تقسیم:۔

۲ — ۸ میں ۴ بار شامل ہے

۳ — ۸ " ۲ " " اور ۲ باقی بچتے ہیں

۴ — ۸ " ۲ " "

۵ — ۸ " ۱ " " اور ۳ باقی بچتے ہیں

۶ — ۸ " ۱ " " اور ۲ " "

۷ ـــ ۴ میں ۱ بار شامل ہے اور ۱ باقی بچتے ہیں

۸ ـــ ۸ " " ۱ " " "

بلاشبہ اُنہیں سلسلوں میں پہاڑوں کی طرح حفظ یاد نہیں کرایا جائیگا۔ بلکہ بار بار اور طرح طرح کی مشقوں کے ذریعہ سے جو بچوں کی ٹولیوں، مختلف اشیاء اور انواع و اقسام کے آلات شمار سے متعلق ہونگی۔ اُنہیں بخوبی ذہن نشین کرایا جائیگا۔

کسی عدد مثلاً ۴ - ۶ - ۸ وغیرہ کی مقداری قیمت بخوبی سمجھنے کے لئے بچے کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذہن میں حسب ذیل عملیات ضرور کرے۔

(۱) علیحدہ علیحدہ حصوں کو ملا کر پورا عدد بنانا۔

(۲) پورے عدد کو حصوں میں اس طرح تقسیم کرنا کہ اس کے ذہن میں یہ بہت ہی صاف اور واضح طور پر جم جائیں۔

اس لئے گنتی کے ابتدائی اسباق میں اعداد کو حصوں میں تقسیم کرنے۔ اور حصوں کو جوڑ کر پورا عدد بنانے کی مشقیں کثرت سے ہونی چاہئیں۔ اعداد کی تقسیم اور دوسرے عملیات کی مشق کراتے وقت تحائف سوم اور چہارم اور مختلف تعداد کی ٹکیوں۔ تیلیوں۔ کوڑیوں۔ منکوں یا دوسری موزوں اور قابل استعمال اشیاء کو کام میں لانا چاہیئے۔

ہفتوں تک بہت چھوٹے چھوٹے اعداد مثلاً ۲ - ۳ - ۴ اور ۵ سے ہی متعلق مشقیں محدود رکھنے کی بجائے اگرچہ مخصوص چند اشیاء کو کام میں لاتے ہوئے عددی معلومات حاصل کرے۔ اور پھر انہیں اپنی ذہنی استعداد کے اندر ہی کسی بڑے عدد سے متعلق سوالات میں [illegible] کرے۔ تو اسے زیادہ آزادی حاصل ہوگی۔ اور ساتھ ہی وہ ان مشقوں میں زیادہ دلچسپی بھی لیگا۔ مثلاً جب نصف۔ ربع یا ثلث کے تصورات اشیاء کو ایسے ہی حصوں میں تقسیم

کر کے دلا دئے جائیں۔ تو بچے جفت اعداد ۲ - ۴ - ۶ - ۸ - ۱۰ کی تنصیف کرنے۔ اعداد ۴ - ۸ - ۱۲ کو چار حصوں میں تقسیم کرنے۔ یا ۳ - ۹ اور ۱۲ کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کے سوالات میں بلا دِقت لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر بچوں کو معینہ حدود کے اندر آزادی سے خود ہی تجربات کرنے اور اپنی تحقیقاتوں کے نتائج کو تقریری اور تحریری ہر دو طریقوں سے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔ تو اُن کی دلچسپی میں اضافہ ہوگا۔ اور اعداد کے خواص کے متعلق زیادہ معلومات حاصل ہو کر ان میں اظہاری استعداد بڑھ جائیگی۔ ایسا آزاد تجرباتی کام معینہ مشقوں شلاً ۱۲ کو کتنے مساوی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے کہ باقی کچھ نہ بچے، کے ساتھ باری باری بدل کر لیا جا سکتا ہے۔ بچے غالباً مختلف طریقوں سے تقسیم کا عمل کرینگے۔ مثلاً ۶ - ۶ کے دو حصے۔ ۲ - ۲ کے ۶ حصے۔ ۴ - ۴ کے ۳ حصے۔ اور ۳ - ۳ کے چار حصے۔

تدریسی کام جو ابتدا میں بے ربط اور ضمنی حیثیت کا ہوتا ہے۔ بتدریج منظم صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بڑائی اور چھوٹائی زیادتی اور کمی کے غیر معین تعلقات کتنے کتنے زیادہ اور کتنے کتنے کم کی معین صورتوں میں بیان ہونے لگتے ہیں۔ جمع اور تفریق کے صحیح صحیح تصورات قائم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جوں جوں بچہ عمل تحلیل اور متعدد چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو ملا کر کل بنانے کے عمل ترکیبی کے ذریعہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ ضرب کے ابتدائی تصورات بھی اُسے حاصل ہوتے جاتے ہیں۔

معقول رہنمائی کے ساتھ بچے کو حساب کے مبادیات اِس طرح سے سکھانے چاہئیں کہ آئندہ کے زیادہ رسمی کام کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔

جماعت دوم (عمر ۵ سے ۶ سال)

آلات۔ وضاحت کے لئے (۱) فریم اکہری چوکھٹا۔

تحفہ سوم کے ڈبے (ہر ڈبے میں ۸ انچی مکعب)۔

۱۔ مکعب کی تنصیف:۔ بچے مکعب کو تینوں اسمتوں میں تقسیم کرتے ہوئے معلوم کرتے ہیں۔ کہ ہر عدد صحیح میں دو نصف ہوتے ہیں۔ اور ہر نصف میں ۴ مکعب ہیں۔ اور دو بار چار لینے سے ۸ ہوتے ہیں۔ اسے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد دو یا تین سوالات مثلاً "اگر تمہارے پاس مٹھائی کی ۸ ٹکیاں ہوں۔ جو تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان تقسیم ہونگی۔ تو بتاؤ کہ ہر ایک کو کتنی کتنی ملینگی" دیے جاسکتے ہیں۔ یہ ایک مفید تدبیر ہوگی۔ کہ خود بچوں کو بھی سوالات بنانے کے لئے کہا جائے۔ اور وہ تھوڑی سی مشق سے بہت آسانی سے بنانے لگ جاتے ہیں

۲۔ (۸) کا ایک عدد صحیح کی حیثیت سے مشاہدہ:۔ چار اوپر کے مکعبوں کو نیچے کے چار مکعبوں کے پہلو بہ پہلو رکھا جاتا ہے۔ اور بچوں کو چار مکعب دائیں طرف اور چار مکعب بائیں طرف دیکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اور اس کا مقابلہ گول چوکھٹا والی (۸) کی شکل سے اور تختہ سیاہ پر کھینچے ہوئے خاکے سے کروایا جاتا ہے۔

۳۔ مکعب کو چار حصوں میں تقسیم کرنا:۔ مکعب کو پھر مکمل طور پر جوڑ لینے کے بعد اس کی تنصیف اس طرح سے کی جاتی ہے۔ کہ دائیں جانب چار اور بائیں جانب چار علیحدہ علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بچے معلوم کرتے ہیں۔ کہ ہر ۴ میں دو دو ہیں۔ اور کہ ۲ + ۲ + ۲ + ۲ = ۸ ہوتے ہیں۔ اور نیز یہ کہ (۸) میں چار ۲ کے شامل ہیں۔

تقسیم :-

۲ اور ۲ اور ۲ اور ۲ ملکر ۸ ہوتے ہیں۔

۴ دفعہ کے ۸ ہوتے ہیں۔ یا دو کو چار مرتبہ لینے سے ۸ ہوتے ہیں۔

۸ میں چار دفعہ کے شامل ہیں۔

۲ ۔ ۸ کا ربع حصہ ہے۔

استعمال :- احمد ۔ زید ۔ محمود اور بشیر چاروں میں سے ہر ایک کے پاس ٹین کے دو دو سپاہی ہیں۔ بتاؤ۔ سب ملکر کتنے ہوئے۔ بچوں کو صراحت سے بیان کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے کس طرح عمل کیا۔ اور اگر بچے مناسب طور پر تیار ہو چکے ہوں۔ تو اس بیان کو تختہ سیاہ پر بھی لکھا جا سکتا ہے۔

احمد ہفتہ میں چار روز مدرسہ آتا ہے۔ اور اُس کی ماں اسے ہر روز چار سیب دیتی ہے۔ بتاؤ اسے ہفتے میں کل کتنے سیب ملتے ہیں۔

میں چار بچوں میں ۸ میٹھی پکوڑیاں تقسیم کرتا ہوں۔ بتاؤ ہر بچے کے حصے کتنی کتنی آئینگی ؟

۸ کے عدد پر اور کئی اسباق بھی ہونگے۔ جن میں اس کے دوسرے اجزائے ترکیبی مثلاً ۱ + ۷ ؛ ۲ + ۶ ؛ ۳ + ۵ ؛ ۴ + ۴ سکھائے جاتے ہیں۔

دکسنوں کی جماعت اول کے لئے مجوزہ نصاب

۲۰ یا ۲۴ تک اعداد کی تحلیلی و ترکیبی مشقیں۔ اور ان ہی اعداد تک جمع تفریق ضرب اور تقسیم کے آسان زبانی سوالات کی مشق۔

سکوں سے متعلق تھوڑی سی ابتدائی معلومات۔ اور شلنگ۔ چھ پنس۔ ۳ پنس۔ پینی۔ نصف پینی اور فارتنگ کے سکوں سے خرید و فروخت۔

پیمائش اور مقابلہ:۔ ایک ہی قسم کے اشیاء کے دو مجموعوں کا مقابلہ کرو اور بچوں سے معلوم کراناکہ کونسا بڑا اور کونسا کم ہے۔ دونوں کا باہمی فرق۔ زیادتی یا کمی۔ مختلف اکائیوں کی پیمائش مثلاً کوزے میں کتنے کوپ پانی ہے۔ کمرے یا بازیگاہ کی قدموں کے ذریعہ سے پیمائش۔

معیاری اکائیوں کی پیمائش:۔ وزن سے متعلق پونڈ۔ نصف پونڈ۔ ربع پونڈ اور اونس کے باٹوں کے استعمال سے توضیح کی جائے۔ سطح کے متعلق گز اور فٹ کے پیمانوں سے۔ حجم سے متعلق کوارٹ اور پائینٹ کے پیمانوں سے۔ وقت کے متعلق سال۔ مہینہ۔ ہفتہ۔ دن اور گھنٹہ سے۔ اسے۔ ۲۰ تک اعداد نویسی۔ سال کے آخری حصہ میں زبانی حل شدہ مشقوں کو مشقی کاپیوں میں لکھوایا جائیگا۔

عام اشارات

حساب کی کامیاب معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ سال کے منظم اور باترتیب پیش نامے کی پوری پوری متبع کرتے ہوئے روزآنہ اسباق کی تفصیلات میں بہت زیادہ گوناگونی کو کام میں لائے۔ اگرکسی معینہ پیش نامے کے بموجب کام نہ کیا جائے۔ تو بہت قابل قدر تدریس بھی غیر موثر ثابت ہوگی۔ اور اگر اس کے خلاف بچوں کی ضروریات کے قطع نظر محض پیش نامے کی ہی تکمیل کا خیال مدنظر رہے۔ تو رسمی تدریس کے مضر اثرات سے یقیناً دلچسپی مفقود ہوجاکر تمام کام بے جان اور خشک ہو جائیگا۔ اس لئے گو ہفت واری کام سالنامے کا ایک ضروری جزو متصور ہونا چاہیئے۔ مگر روزآنہ کام میں بہت سی تازگی اور گوناگونی کو بھی داخل کرنا ضروری ہے۔

دس اور دس سے نیچے کے اعداد کی تحلیل کا پورے طور پر اعادہ کروا کر اسے دہائی کے اعداد ۱۱ تا ۲۰ میں اِستعمال کروانا چاہیئے۔ اِسطرح

۱ اور ۱ = ۲ ؛ ۱۱ اور ۱ = ۱۲

۲ اور ۲ = ۴ ؛ ۱۲ اور ۲ = ۱۴

ہر عدد پر اسباق ہونے چاہئیں۔ ۱۱ - ۱۳ - ۱۷ اور ۱۹ جیسے اعداد کے لئے ایک ایک سبق ہی کافی ہے۔ مگر ۱۲ - ۱۵ - ۱۶ - ۲۰ اور ۲۴ کے لئے پورے تحلیلی عملیات کو لینا ضروری ہوگا۔ طاق اعداد کے نمایاں خصوصیات جفت اعداد سے اُن کا مقابلہ کرنے سے معلوم کئے جا سکتے ہیں جب کوئی عدد مخصوص طور پر زیرِ درس ہو۔ تو ایسی مشقیں جن میں اس عدد کے اجزائے جمع اور اجزائے ضربی دریافت اور معلوم کئے جائیں۔ دیجانی چاہئیں۔ مثلاً ۱۲ کے سبق میں بچے معلوم کرینگے کہ

۴ + ۴ + ۴ = ۱۲ ؛ اور ۴ × ۳ = ۱۲ اور ۳ + ۳ +

۳ + ۳ = ۱۲ ؛ ۳ × ۴ = ۱۲ ؛ ۶ + ۶ = ۱۲ یا

۶ × ۲ = ۱۲۔ ۱۶ جیسے عدد پر سبق ہونے کی صورت میں بچوں کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ ۱۶ میں کتنے اٹھے۔ چوکے۔ دُکے۔ تکّے۔ پنجے۔ چھکے اور ساتے شامل ہیں۔ اجزائے جمع ۱۰ + ۶ ؛ ۱۱ + ۵ ؛ ۱۲ + ۴ ؛ ۱۳ + ۳ ؛ ۱۴ + ۲ ؛ ۱۵ + ۱ کو ۵ + ۱ ؛ ۲ + ۴ ؛ ۳ + ۳ ؛ ۴ + ۲ ؛ ۵ + ۱ ؛ سے باہم مربوط کرتے ہوئے باہمی مقابلہ کرانا چاہیئے۔ اٹھوں اور چوکوں کی جمع تفریق ہو جانے کے بعد ضرب کو بحیثیتِ مختصر جمع۔ اور تقسیم کو بحیثیت مختصر تفریق لیا جانا چاہیئے اور پہاڑے بنوائے جا کر انہیں مختلف طریقوں سے کئی بار اعادہ کراتے ہوئے حفظ کرانا چاہیئے۔ اول اول انہیں

حسب ذیل طریقہ پر بنانا مفید ہوگا۔

ایک بار ایک = ۱	ایک بار ۲ = ۲
۲ بار ایک = ۲	دو " " = ۴
وغیرہ اسی طرح	وغیرہ اسی طرح
۱۶ بار ایک = ۱۶	۸ بار ۲ = ۱۶
ایک بار ۳ = ۳	ایک بار ۴ = ۴
دو بار ۳ = ۶	۲ " " = ۸
وغیرہ اسی طرح	وغیرہ اسی طرح
۵ بار ۳ = ۱۵	۴ بار ۴ = ۱۶
ایک بار ۵ = ۵	ایک بار ۶ = ۶
دو بار ۵ = ۱۰	۲ " ۶ = ۱۲
۳ " " = ۱۵	
ایک بار ۷ = ۷	ایک بار ۸ = ۸
۲ " " = ۱۴	۲ " " = ۱۶

عددی پیمانے میں کسی عدد کی عددی حیثیت بخوبی ذہن نشین کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ کہ اس عدد سے متعلق مخصوص طور پر اس کو دوچند کرنے یا اسکی تنصیف کرنے کی مشقوں کو باری باری سے لیا جائے۔

مشقوں کو حتی الامکان پوری وسعت سے لینا چاہیئے۔ مثلاً ۱۲ کے عدد پر

سبق ہونے کی صورت میں ایک شلنگ کی قیمت۔ ایک درجن کی تعداد۔ سال کے مہینوں کی تعداد اور فٹ کے پیمانے سے متعلق تمام معلومات بہم پہنچانی چاہئیں ۱۶ کے سبق میں پونڈ میں اونسوں کی تعداد۔ وزن کرنے کی آسان مشقیں۔ اور ناپ تول کے سادہ سوالات شامل ہونگے۔ تفریق کی مشقیں بھی مختلف اقسام کی ہونی چاہئیں۔ مثلاً ۱۲ - ۱۰ ؛ ۱۲ میں سے دس گئے تو باقی کیا رہا؟

۱۲۔ ۱۰ سے کس قدر زیادہ ہے۔ ۱۰ میں کتنے ملائیں کہ ۱۲ ہو جائیں۔

بچوں کو عددی معلومات اشیاء کے مجموعوں کے ذریعہ سکھانی چاہئیں۔

مثلاً ۳ × ۴ = ۴ × ۳ -   یا ۳ مرتبہ ۴ لینے سے اسی قدر ہوتے ہیں۔ جسقدر کہ ۴ مرتبہ ۳ لینے سے۔

ایسے اعداد کی جمع و تفریق جن کا عمل دس کے ذریعہ سے ہو سکے

یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ بچے ۱۰ کے اجزائے ترکیبی ۱ + ۹ ؛ ۲ + ۸ ؛ ۳ + ۷ ؛

۴ + ۶ ؛ اور ۵ + ۵ سے بخوبی واقف ہیں۔ ایک سے ۹ تک کسی عدد کو دس میں جمع کرنے سے جو حاصل جمع ہوگا۔ اسے بھی وہ یقیناً معلوم کر سکتے ہیں۔ دس میں ۴ تا ۹ میں سے کوئی عدد جمع کرنا بمقابلہ دس میں ۱ تا ۳ میں سے کوئی عدد جمع کرنے کے زیادہ آسان ہوگا کیونکہ لفظ (teen) ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ میں ملانے سے بچوں کو ترتیب اعشاریہ کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ اور اس سے وہ عدد کی مقداری قیمت سے بھی بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ (نوٹ۔ صرف انگریزی اعداد نویسی و اعداد خوانی میں ہی یہ اصول مفید ہوگا۔)

بچوں کو بتایا جانا چاہیے کہ لفظ (teen) کے معنی دس کے ہیں۔

۱۰ + ۳ =	thirteen		fourteen:
؛ ۱۰ + ۴	fifteen :	؛ ۱۰ + ۵ =	sixteen.
؛ ۱۰ + ۶ =	seventeen	؛ ۱۰ + ۷ =	eighteen .
؛ ۱۰ + ۸ =	nineteen	۔ ۱۰ + ۹ =	

دس تا بیس کے اعداد کی تحلیل دس اور اکائیوں میں کرانے کی کثرت سے مشق کروانی چاہیئے۔ اس طرح :-

ایک کے ۱ + دہائی ۱ = ۱۱
ایک کے ۲ + دہائی ۱ = ۱۲
ایک کے ۳ + دہائی ۱ = ۱۳
ایک کے ۴ + دہائی ۱ = ۱۴ وغیرہ وغیرہ۔

دو اعداد جن کا مجموعہ ۱۰ سے زیادہ ہو۔ مگر یہ عدد خود دس سے کم ہو۔ کی جمع مثلاً ۵ + ۶ ؛ ۶ + ۷ ؛ ۷ + ۸ ؛ ۸ + ۵ وغیرہ۔

۱۔ ان میں سے کسی ایک عدد کو ۱۰ میں بدل دو۔ (۵ + ۶ ؛

۵ + ۵ = ۱۰)۔

۲۔ اس میں اس عدد کا باقیماندہ فرق جس سے دس بنانے کے لئے کچھ اکائیاں لی گئی ہیں۔ جمع کر دو۔ (۵ + ۶ = ۵ + ۵ = ۱۰ و ۱۰ + ۱ = ۱۱) و (۹ + ۷ = ۶ + ۴ = ۱۰ و ۱۰ + ۳ = ۱۳)

دو اعداد کی جمع جن میں سے ایک دس سے بڑا ہو۔ مثلاً ۱۱ + ۸ و ۱۲ + ۲ و ۱۳ + ۷ وغیرہ۔ اس ضمن میں دو طریقے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی ۱۱ + ۸ کی جمع میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ۱۰ + ۸ = ۱۸ و ۱۸ + ۱ = ۱۹ یا (۱ + ۸ = ۹) + ۱۰ = ۱۹۔

دس سے بڑے عدد میں سے دس سے چھوٹے عدد کی تفریق:۔

دس میں سے چھوٹا عدد منہا کرو۔ باقیماندہ اکائیوں میں بڑے عدد کی دس سے زائد جسقدر اکائیاں ہوں۔ جمع کر دو۔ ۱۴ - ۶ کا عمل اس طرح ہوگا:۔

۱۰ - ۶ = ۴ و ۴ + ۴ = ۸ بچوں کو یہ طریقہ عمل اگر اشیاء کے ذریعہ سے سمجھایا جائے۔ تو بہت کم دقت ہوگی۔ جمع اور تفریق کے اس طریقے کا استعمال آئندہ تفریق کا قاعدہ بطریقہ اجزائے ترکیبی سکھاتے میں تیاری کا کام دیگا۔

اتنا ۱۲ اعداد کے دُگنے بچوں کو حفظ یاد کرانے چاہئیں۔ اور انہیں اپنے حسب مرضی ایسے اعداد مثلاً ۸ + ۹ کے جمع کرنے میں ہر دو طریقوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دینا چاہیئے۔ بعض "۱۰" کی وساطت سے جمع کرنا پسند کرینگے۔ مثلاً ۹ + ۱ = ۱۰ و ۱۰ + ۷ = ۱۷۔

بعض اس طرح عمل کرینگے۔ ۹ + ۹ = ۱۸ و ۱۸ - ۱ = ۱۷۔

بعض اس طرح کرینگے۔ ۸ + ۸ = ۱۶ و ۱۶ + ۱ = ۱۷۔

بچوں سے جواب حاصل کرنے کے بعد اُن سے اپنے عمل کی تصریح بھی کروانی چاہیئے۔

مختلف طریقوں کا اجتماع نہ صرف ممکن ہی ہے بلکہ مفید بھی ہے۔ کیونکہ حقیقی مقصد یہ ہے کہ درمیانی عمل کو حذف کر دیا جائے۔ (تاکہ اِس طرح کرنے سے صرف ایک ہی عمل میں جواب حاصل ہو سکے) اور یہ اس صورت میں زیادہ آسانی سے ہو سکیگا جبکہ درمیانی عمل مختلف طریقوں سے تکمیل پائے۔*

(۱۶) کے عدد پر سبق

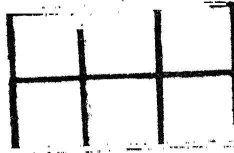
(الف) عدد کل کی حیثیت سے

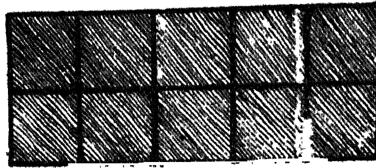
بچوں سے ۱۶ کی تصویر اپنی اپنی ٹکیوں سے بنوائی جاتی ہے۔ اس میں دہائی کے لئے ٹکیوں کا سرخ رُخ اور اکائیوں کے لئے سفید رُخ یا اُس کے برعکس مقرر کر لیا جائیگا۔ بچوں کے تصویر بنا لینے کے بعد خود معلمہ بھی گولی چوکھٹے پر ۱۶ کی تصویر بناتی ہے۔ بچے اپنی تصویروں کا اُس سے مقابلہ کر کے حسب ضرورت اِصلاح کرتے ہیں۔ اسے زیادہ واضح اور صاف طور پر ذہن نشین کرنے کے لئے ۱۶ کے عدد کی تصویریں ایسی چیزوں سے بھی بنوانی جانی چاہئیں جو کہ زبان دانی کے اسباق میں زیر بحث رہی ہوں۔ مثلاً پتے۔ میز۔ پھول۔ پرندے۔ کیڑے وغیرہ۔ ہر بچہ اپنی تصویر اپنے حسب پسند کسی شکل میں بھی بنانے کا مجاز ہوگا بشرطیکہ

---

* یادداشت متعلقہ تعلیم و تدریس حساب۔ شایع کردہ سائنس مجلس تعلیم۔

وہ دہائی کو اکائیوں سے امتیازی طور پر ظاہر کرے۔





اسی طرح سے عدد زیر درس بچوں کی نظروں میں بہت واضح پیرایہ میں جم جائیگا۔
اس کے بعد لفظ Teen کے معانی کا حوالہ دیا جاسکتا ہے کہ ۱۶ سے مراد ۶ اور ۱۰ ہے۔ ۱۶ کے عدد کی اعداد نویسی۔

(ب) عدد کی تنصیف کرتے ہوئے

۱۔ بچے اپنی اپنی ٹکیوں کی تنصیف کرتے ہیں۔

(الف) اپنے حسب مرضی کسی طریقے پر۔

(ب) دس میں سے دو نکال کر۔

۲۔ اس عمل کو گولی چوکھٹے پر بھی حسب صراحت بالا دہرایا جاتا ہے۔

قاعدہ (۱) بچے ضابطے کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔

(۲) اسے تختہ سیاہ پر لکھ دیا جاتا ہے۔

"۸ نصف ہے ۱۶ کا"

اس مصلہ عددی علم سے متعلق ایک سوال (۱) بچوں میں سے ایک کی جانب سے اور (۲) خود معلم کی جانب سے دیا جاتا ہے۔ شلاً احمد کے پاس ۱۶ مٹھائی کی ٹکیاں ہیں۔ اسکی ماں نے اسے کہا۔ کہ ان میں سے نصف اپنی چھوٹی بہن کو دے دو۔ اور نصف اپنے لئے رکھ لو۔ بتاؤ۔ اُس نے اپنی بہن کو کتنی ٹکیاں دیں۔

(ج) چاروں قاعدوں پر مشقی سوالات

۱۔ جمع :۔ رام کے پاس ۸ سنگریزے تھے۔ اُسنے ۸ اور جیتے۔ بتاؤ۔ اب اُس کے پاس کل کتنے ہوئے۔

سنگریزے	سنگریزے
۸ + ۸ = ۱۶	۸
	۸
	۱۶

۲۔ تفریق :۔ ایک لڑکے کے پاس ۱۶ پالتو چوہے تھے۔ اُس نے ۸ کسی کو دیدئے۔ بتاؤ اب اُس کے پاس باقی کتنے بچے۔

چوہے چوہے

۱۶

۱۶ - ۸ = ۸ ۸

۸

۳- ضرب:- ایک عورت کے پاس دو ٹوکریاں تھیں اور ہر ایک میں ۸-۸ انڈے تھے۔ بتاؤ اُس کے پاس کل کتنے انڈے تھے۔

انڈے

۲ مرتبہ ۸ برابر ہیں ۱۶ کے۔ ۸

۲ مرتبہ (یا ٹوکریاں)

۱۶

۴- تقسیم:- اگر میرے پاس ۱۶ کھلونے ہوتے۔ اور میں اُنہیں ۲ لڑکوں میں تقسیم کرنا چاہتا۔ تو بتاؤ ہر ایک کو کتنے ملتے۔

کھلونے

۱۶ میں دو اٹھّے شامل ہیں۔ ۲) ۱۶

۸ کھلونے ہر ایک کو

ظاہر ہے کہ ان مندرجہ بالا سوالات کے حل کرنے میں عملی طور پر کوئی دماغی سعی نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ ایک ذہین بچہ جو یہ جانتا ہو کہ ۸ + ۸ = ۱۶ فوراً صحیح جواب معلوم کرسکتا ہے۔ اِس طرح کرنے میں دماغی سعی ارادتاً بدرجۂ اقل گھٹا دی جاتی ہے تاکہ بچہ اپنے مختلف ذہنی عملیات کو علیحدہ علیحدہ کرسکے۔ ہر ایک کو مناسب د موزوں الفاظ میں بیان کرسکے۔ اور تحریری عملیات کا بخوبی عادی بھی ہوجائے۔ ایسے سوالات خود بچے بھی بنا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ معلم اُنہیں بخوبی سمجھا سکے کہ اُنہیں

کیا کرتا ہے۔ بچے بڑے جوش کے ساتھ ایسے سوالات بنانے لگتے ہیں۔ اور مناسب ہوگا کہ انہیں اس میں اور ان کے حل کرنے میں کچھ مشق بہم پہنچائی جائے۔ مندرجہ بالا سبق اور ذیل کا سبق کہ ۱۶ میں کتنے چوکے ہوتے ہیں۔ جیسے اسباق صرف کبھی کبھی ہی دئے جائینگے۔ اور دوسرے اسباق جن میں مختلف اعداد اور کئی اقسام کے سوالات ہوں۔ کے ساتھ ساتھ باری باری سے دئے جانے چاہئیں۔

مدعا:- بچوں کو سکھایا جائیگا۔ کہ ۱۶ میں کتنے چوکے ہیں؟

تیاری:- گزشتہ سبق کے حاصل معلومات سے متعلق بچوں پر سوالات کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ۸ + ۸ = ۱۶ از ۲ مرتبہ ۸ = ۱۶ از ۱۶ − ۸ = ۸ ز ۱۶ میں ۲ آٹھے شامل ہیں۔

۱۶ تک چوکوں کی گنتی جو پہلے ہی سے انہیں یاد ہوتی ہے۔ ایک یا دو مرتبہ دہرائی جاتی ہے۔

پیشکش۔ تعمیم اور استعمال

۱۔ عدد بحیثیت کل۔ عدد کو گولی چوکھٹے پر اور اشیاء کی مدد سے ظاہر کیا جائیگا۔

۲۔ ۱۶ کے عدد کے ربع حصے بچے فوراً معلوم کر لیتے ہیں۔

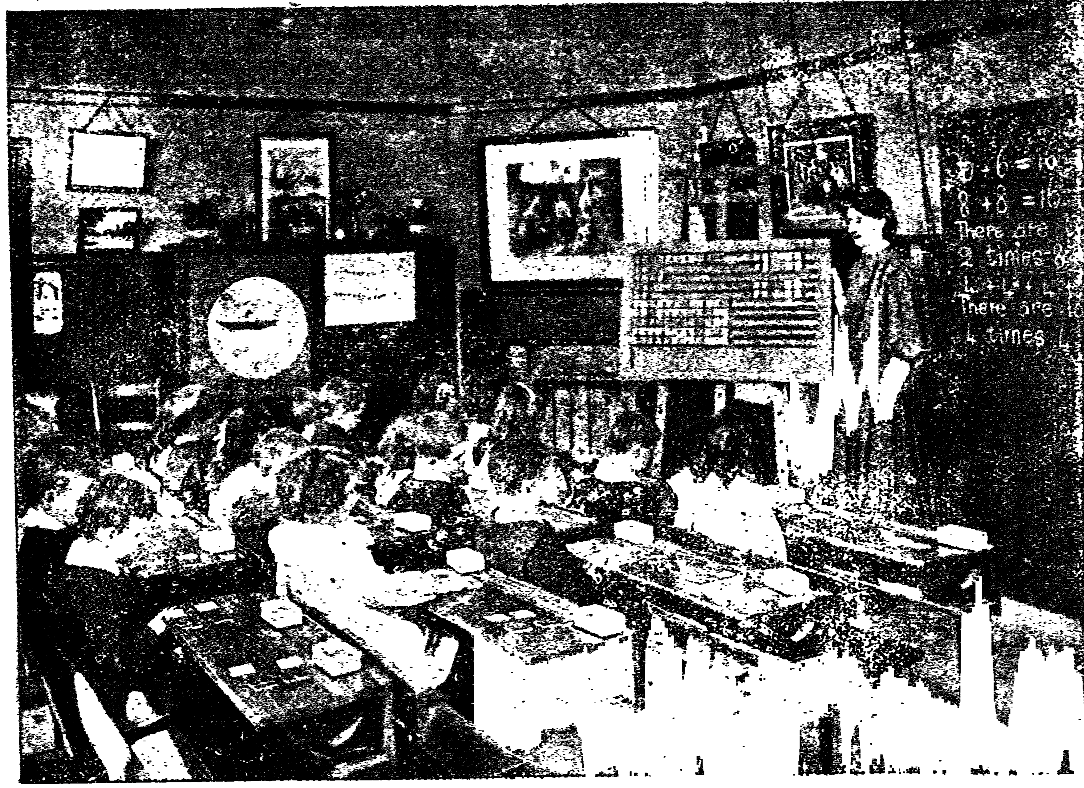
کہ ۴ + ۴ + ۴ + ۴ = ۱۶

کہ ۴ ربع حصہ ہے ۱۶ کا

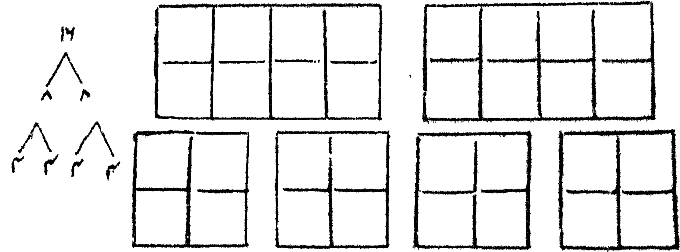
کہ ۴ مرتبہ ۴ = ۱۶ اور

اسلئے ۱۶ میں ۴ چوکے ہوتے ہیں۔

اس کی توضیح ذیل کے طریقہ پر کی جائیگی۔



شكل نمبر ۲۶ گنتي كاسبق



اِستعمال :- بچوں کو زبانی حل کرنے کے لئے چند سوالات دیئے جائیں گے اور اس کے بعد انہیں تختہ سیاہ پر بھی حل کرکے وضاحت کی جائیگی۔

۱۔ چار کھیتوں میں سے ہر ایک میں چار چار خرگوش ہیں۔ بتاؤ کُل کتنے خرگوش ہیں۔

خرگوش	خرگوش
۴	۴ ایک کھیت میں
۴	۴ مرتبہ
۴	
۴	
۱۶	۱۶ خرگوش ۴ کھیتوں میں

۲۔ اگر میں ½ ۴ پونڈ چائے خرید کروں۔ تو وہ کتنے اونس ہوگی؟

اگر میں مریم کو ۱۶ چاک چار لڑکوں احمد، زید، آفتاب اور منصور میں تقسیم کرنے کے لئے دوں تو ہر ایک بچے کو کتنے کتنے چاک ملینگے۔

احمد کو ۴ چاک ملے ہیں۔ بتاؤ ۱۶ میں سے کتنے باقی بچے ...... ۱۲ چاک

زید کو ۴ چاک ملے ہیں۔ بتاؤ ۱۲ میں سے کتنے باقی بچے ...... ۸ چاک

آفتاب کو ۴ چاک ملے ہیں۔ بتاؤ ۸ میں سے کتنے باقی بچے .... ۴ چاک

منصور کو ۴ چاک ملے ہیں۔ بتاؤ ۴ میں سے کتنے باقی بچے .... کچھ نہیں۔

جب ہر ایک بچے کو ۴ چاک ملے ہیں۔ تو کل کتنے ہوسکے ہوئے؟

۴

چاک

۴) ۱۶ (۴ بچے

۴ ہوگے ۱۶ میں ہوتے ہیں

چاروں قاعدوں پر سوالات

(۱) ہم چار لڑکے بیر لینے کو گئے۔ احمد نے ۸ بیر لے اختر نے ۶، آفتاب نے ۴، اور منصور نے ۲۔ بتاؤ ان سب نے مل کر کل کتنے بیر ہوئے۔

بچے زبانی عمل کرتے ہیں۔ انہیں جلد سے جلد عمل کرنے کے طریقہ کو معلوم کرنے کی تشویق دلائی جاتی ہے۔ لیکن اس بات کی بھی اُن سے توقع رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے جوابات حاصل کرنے کے عمل کی صراحت کریں۔ اصولاً وہ قریب ترین دہائی کے توسط سے عمل کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی زیادہ سریع طریقہ بچے معلوم کر لیتے ہیں۔ تو کوئی مزاحمت نہیں کی جاتی۔ احمد کہتا ہے کہ ۹ اور ۶ ـــــ ۹ اور ۱ = ۱۰ و ۱۰ + ۵ = ۱۵ و ۱۵ + ۴ = ۱۹ و ۱۹ + ۲ ـــــ ۱۹ + ۱ = ۲۰ و ۲۰ + ۱ = ۲۱۔

اختر کہتا ہے۔ ۲ اور ۴ = ۶ و ۶ اور ۶ = ۱۲ و ۱۲ اور ۸ = ۲۰ و ۲۰ اور ۱ = ۲۱۔

آفتاب کہتا ہے۔ ۴ اور ۶ = ۱۰ و ۱۰ اور ۲ = ۱۲ و ۱۲ اور ۸ = ۲۰ اور ۱ = ۲۱۔

جواب احتیاط سے لکھا جانا چاہیئے۔ اور اگر دہائی کو عبور کرنے میں بچوں کے غلطی کرنے کا اندیشہ ہو۔ تو گولی چوکھٹا یا بچوں کے انفرادی آلات شمار کا حوالہ دینا چاہیئے۔

۲۔ تفریق:- اگر میرے پاس ۱۷ سنگریزے ہوں۔ اور اُن میں سے ۸ گر جائیں تو باقی کتنے رہینگے۔

سنگریزے

میرے پاس ۱۷ ہیں

اُن میں سے ۸ گر جاتے ہیں

باقی ۹ ہے۔

مندرجہ بالا سوال اس طرح بھی حل کیا جاتا ہے ۔ ۱۰ میں سے ۵ گئے تو باقی ۲ بچے ۔ ۱۰ میں سے ۵ گئے ۔ تو باقی ۲ + ۲ = ۹ ۔

تمام مشقی سوالات میں بچوں کو پھرتی سے بڑھنا چاہیئے ۔ معلمہ رہنمائی کرسکتی ہے ۔ مناسب محرکات بہم پہنچا سکتی ہے اور حسب ضرورت اشارات بھی دے سکتی ہے ۔ مگر بتانے سے اُسے احتراز ہی کرنا چاہیئے ۔

ضرب :- ۵ ڈبوں میں سے ہر ایک میں ۲-۲ جوتوں کے جوڑے ہیں تو بتاؤ کل کتنے جوتے ہیں ۔

جوتے		
۴	ایک ڈبہ میں	۲ جوڑے = ۴ جوتے
۵	ڈبوں میں	کل ۵ ڈبے ہیں ۔
		اسلئے جوتوں کی ۵
جملہ ۲۰		ڈھیریاں ہوئیں ۔

تقسیم :-

میں ایک کھلونوں کی دکان پر ایک روپیہ آٹھ آنے لیکر جاتا ہوں ۔ وہاں میں چار ، چار آنے والے چند کھلونے خریدتا ہوں ۔ بتاؤ میں اپنی نقدی سے کل کتنے کھلونے خرید سکونگا ۔

ایک روپیہ آٹھ آنے کے کل چوبیس آنے ہونگے ۔ پس میں ۲۴ آنے چار ، چار آنے والے کھلونوں پر صرف کرسکتا ہوں ۔

اس کے لئے ہمیں معلوم کرنا چاہیئے ۔ کہ ۲۴ میں ۴ کتنی بار شامل ہے ۔ اگر بچے اسے زبانی حل نہ کرسکیں تو انہیں ۲۴ تنکے دیکر چوکوں میں تقسیم کرنے کے لئے کہا جائے ۔

آنے
۲۴ (۴ آنے ایک کھلونے کی قیمت

---

۲۴ میں ۶ چوکے شامل ہیں۔
پس میں ۲۴ آنے میں ۶ کھلونے خرید سکتا ہوں۔
ایک عدد کا دوسرے عدد سے مقابلہ کرنے میں بہت اچھی مشق بہم پہنچیگی مثلاً

۱۶ کے عدد کا دوسرے اعداد سے مقابلہ

بچے ۱۶ کے عدد کی تصویر کو جو اُنہوں نے اشیاء سے بنائی ہے۔ دیکھیں اور اپنے الفاظ میں بیان کریں:۔

۱۶ ـــــــ ۱۰ سے ۶ عدد بڑا ہے
۱۰ ـــــــ ۱۶ سے ۶ عدد کم ہے۔

میں اشیاء گولی چوکھٹا کے دوسرے حصے میں ۱۶ کے نیچے اس طرح ظاہر کی جائیں کہ اُن کا آسانی سے باہم مقابلہ ہو سکے۔ اس طرح:۔

۱۶ ـــــــ ۲۰ سے ۴ عدد کم ہے۔

۲۰ ـــــــ ۱۶ سے ۴ عدد زیادہ ہے۔

ان مقابلوں کو بخوبی ذہن نشین کرنے کے لئے چند مشقی سوالات بھی دینے چاہئیں۔

مثلاً میرے پاس ۱۶ نارنگیاں ہیں۔ ان میں سے ۹ نارنگیاں میں نے کسی کو دے دیں۔ بتاؤ میرے پاس باقی کتنی بچیں؟

احمد کے پاس ۱۰ سیب ہیں۔ اور اختر کے پاس ۶۔ بتاؤ دونوں کے پاس کل کتنے سیب ہیں؟

نقدی کا مبادلہ

سکوں کی ابتدا کرنے سے پہلے بچوں کو اس امر کے متعلق کچھ واقفیت بہم پہنچانا کہ بلا کسی معیاری ذریعہ تبادلہ کے لوگ باہم ایک دوسرے سے کس طرح لین دین کیا کرتے تھے۔ ان کے متجسس دماغوں کے لئے باعث دلچسپی اور رہنمائی ثابت ہوگا۔ خود مدرسہ کے بچوں میں بھی خواہ وہ کمسنوں کا ہی مدرسہ کیوں نہ ہو۔ آپس میں لین دین کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہوتا ہے۔ اور غالباً تحقیقات سے بعض ایسے سودوں کا بھی پتہ چل سکیگا۔ جن میں احمد نے اپنے زائد سنگریزوں کے بدلے کفایت شعار محمود سے کچھ مٹھائی لی ہو۔ یا سعید نے اپنے پیارے چوہے دیکر موہن کی خوشنما تر پی خریدی ہو۔

یہاں پر کسی ایسے شکاری کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ جو اپنی غذا کا ذخیرہ ختم کر چکنے کے بعد کسی ایسے ملک میں وارد ہوتا ہے۔ جہاں کے لوگوں میں سکہ کا چلن نہیں ہوتا۔ اور جن لوگوں کے پاس چیزیں زیادہ ہوتی ہیں بجز ان کی جو وہ

اُسے دیگر پہننے کے لئے کھالیں۔ یا عمارت یا دوسری ضروریات کے لئے لکڑی خرید لیتے ہیں۔ اِس شکاری کے پاس بندوقیں۔ بارود اور کھالیں تھیں۔ اُسے کیا کرنا چاہیئے؟ اُسنے وہاں کے باشندوں سے درخواست کی۔ کہ وہ اسے کھانے کے لئے کچھ اناج مہیا کردیں۔ اور اسکے معاوضہ میں وہ اپنی بندوق یا کھالیں دیگا۔

مختلف مقامات اور مختلف زمانوں میں بجائے سکہ کے متعدد اشیاء کے ذریعہ تبادلہ کا کام لیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً بندھی ہوئی چائے کے ڈبے۔ نمک کے ڈھیلے۔ سنکے۔ کوڑیاں۔ زیورات یا کوئی اور ایسی شئے جسے اکثر لوگ خواہش سے لینا پسند کریں۔ چونکہ یہ ایک وقت طلب امر تھا۔ کہ تبادلہ کے لئے موزوں اشیاء کو معلوم کیا جائے۔ اِس لئے باہمی سمجھوتہ سے لوگوں نے آپسمیں طے کرلیا کہ کسی قیمتی دھات مثلاً سونا یا چاندی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنالئے جائیں۔ جنکے لین دین اور اُٹھائے پھرنے میں سہولت ہو۔ اور جن کی قیمت تمام ملک بھر میں یکساں ہو۔ ان ٹکڑوں پر ایک مخصوص طریقہ سے مثلاً بادشاہِ وقت کے سر کی تصویر کا ٹھپہ لگادیا گیا۔ اور اسکے بعد اُنہیں ہر چیز کے لین دین میں بطور آلۂ مبادلہ کے اِستعمال کرنا شروع کیا۔

سکّے

سکوں کی معیاری قیمت پر اسباق سینے سے پیشتر بچوں کو چاندی اور تانبے کے مختلف سکوں پر کچھ اسباق الاشیاء اور بات چیت کے اسباق ملنے چاہئیں۔ جن میں اُنہیں برطانیہ کی شکل وصورت اور ملکۂ مرحومہ اور بادشاہِ وقت کے چہروں سے متعلق بخوبی واقف کرانا چاہیئے۔ جس ہفتے میں کہ اُن اسباق کو لیا جائے

اگر اسی میں برطانیہ۔ ملکہ مرحومہ اور بادشاہ وقت کی تصویریں بھی دکھلائی جائیں اور حب وطن کے گیت جن میں Rule Brittania کا آخری شعر۔ اور خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے، کا پہلا شعر بھی شامل ہوں۔ گانے کے اسباق میں سئے جائیں۔ تو بچوں کی دلچسپی میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔ اسی ضمن میں رومی زمانے کا کوئی قصہ بھی سنایا جا سکتا ہے۔ اور خاص بچوں کو یہ واقعہ سنانا[1] باعث دلچسپی ہوگا۔ کہ برطانیہ جیسی ہی ایک شکل ہمارے سکوں پر شہنشاہ ہاڈرین کے عہد یعنی سنہ ۱۳۰ء میں چھاپی جاتی تھی۔

جب بچے آئندہ استعمال میں آنے والے سکوں کو شناخت کرنا بخوبی سیکھ لیں۔ تو ذیل کے نمونہ کے بموجب اسباق سئے جانے چاہئیں۔

سبق اول۔ تانبے کے سکے

ہر بچے کو پینی۔ نصف پینی۔ اور فارذنگ کے چند کاغذی نقلی سکے دئے جاتے ہیں۔ اور معلم کے پاس اصل پینی۔ نصف پینی اور فارذنگ کے کئی ایک نمونے ہوتے ہیں۔ بچوں سے اُن کے مفوضہ سکوں کی ترتیب اس طرح دلوائی جاتی ہے کہ پینی کے سکے ایک ڈھیری میں۔ نصف پینی کے دوسری میں اور فارذنگ کے تیسری میں رکھے جاتے ہیں۔ اسکے بعد اُن کی شناخت کروائی جاتی ہے۔ اور نام بھی دریافت کیا جاتا ہے۔

ذیل کی قسم کے سوالات مشق کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ۱۔ ایک پینی کا نرده دو۔ تین اور چار سکوں میں دو۔ پینی کا نصف حصہ اور ربع حصہ دو۔ فارذنگ اور نصف

---

[1] ملاحظہ ہو کتاب حساب کا قصہ (کننگھم)؛

پینی کا ڈگنا دو۔

پینی۔ نصف پینی۔ اور فارونگ کے الفاظ۔ بچے اب محصلہ تصورات سے فائدے بناتے ہیں۔ اور معلمہ انہیں تختۂ سیاہ پر لکھتی جاتی ہے۔

ایک پینی (۱ پنس) مساوی ہے دو نصف پینی کے اور چار فارونگ کے۔

ایک نصف پینی (½ پنس) مساوی ہے ایک پنس کے نصف کے۔

ایک فارونگ (¼ پنس) مساوی ہے ایک پینی کے ربع کے۔

دوکانداری کا کھیل:۔ چھوٹے بچوں کے کمرے کے چند کھلونے میز پر چن کر بڑے بڑے کارڈوں پر انکی قیمت درج کر دی جاتی ہے۔ اس سبق کے لئے کھلونوں کی قیمتیں ¼ پنس سے لیکر ½ ۵ پنس تک رکھی جائینگی۔ اس طرح سے بچے اضافی قیمت کے تصورات جو کہ انہیں اس سبق میں ہم پہنچائے گئے ہیں عملی طور پر استعمال کرنا سیکھ جائینگے۔

چاندی کے سکے

ہر ایک بچے کو ایک ایک چھوٹا سا ڈبہ جس میں تانبے کے سکے جو گزشتہ سبق میں آچکے ہیں۔ اور چاندی کے سکے (۱ شلنگ ۶ پنس - ۳ پنس) جو آئندہ سبق میں آئینگے۔ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیا جاتا ہے۔ معلمہ انہیں چاندی کے حقیقی سکے ایک شلنگ - ۶ پنس - ۳ پنس دکھاتی ہے۔ اور بچے ان کے مشابہ ویسے ہی دوسرے سکے اپنے اپنے ڈبوں میں سے نکالتے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ تانبے کے سکوں کے ساتھ بلحاظ جسامت و قیمت کیا جاتا ہے۔

اسکے بعد ذیل کی قسم کے سوالات مشق کے طور پر دئے جائینگے:۔

اپنے ڈسک کے ایک کونے میں چاندی کا شلنگ علیحدہ نکال کر رکھو۔ اور

دوسری جانب جس قدر سکّۂ پینی کے سکے اسکے معاوضہ میں تمہیں ملنے کی توقع ہے ملاکر رکھو۔

ایک شلنگ کے لیۓ دو تین اور چار سکے دو۔

ایک شلنگ کا۔ ۶ پنس کا۔ ۳ پنس کا نصف اور ربع دو۔

۳ پنس اور ۶ پنس کا دگنا دو۔

لفظ شلنگ اب تختہ سیاہ پر لکھدیا جاتا ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی اُس کی اظہاری علامات (اش یا ا) بھی درج کردی جاتی ہیں۔

کافی عرصہ تک سکوں کی علیحدہ علیحدہ قیمتوں کو ذہن نشین کرنے کی مشقیں جاری رکھنے کے بعد اس محصلہ علم کو عملی استعمال میں لانے کے لیۓ دوکانداری کے کھیل حسب سابق کھلائے جانے چاہئیں۔ اگر سامان کی تیاری میں تھوڑی سی زحمت گوارا کرلی جائے۔ تو یہ کھیل بہت ہی دلچسپ اور حقیقی ہونگے۔ چند خالی ڈبوں اور صندوقچوں سے جن کے ساتھ حتی الامکان قریب کی دوکان جیسی چھپی ہوئی چٹھیاں بھی لگی ہوں۔ اسباق کو بچوں کے حقیقی روزمرہ کے تجربات جیسا بنایا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح سے گھر اور مدرسہ کی زندگی باہم مربوط ہوجائیگی۔ ان چٹھیوں کو میز کے نزدیک جس پر کہ سامان چنا ہوا ہوتا ہے۔ لٹکا دیا جاتا ہے۔ ذیل میں چند موزوں چٹھیوں کے نمونے درج کئے جاتے ہیں۔

مٹھائی کی گولیاں	لکڑی	کوکو	دیا سلائیاں
۱۲ فی پنس	½ پنس فی گٹھا	۵ پنس فی ڈبہ	۴ پنس فی درجن

ایک بچے کو دوکاندار بنایا جاتا ہے۔ اور دوسرے بچے باری باری سے

سودا خریدنے کے لئے آتے ہیں. بل بہت ہی سادہ طریقہ پر تختہ سیاہ پر بنائے جاتے ہیں۔
اور تمام جماعت جمع تفریق کے عملیات کرنے میں حصہ لیتی ہے۔
تھوڑی سی مشق کے بعد ہر ایک بچہ کاغذ پر دو یا تین اشیا کی فہرست لکھکر
اس طرح سے میزان جوڑتا ہے۔

۳ لکڑی کے گٹھے بحساب $\frac{1}{2}$ پنس	$\frac{1}{2}$ ۱ پنس
۲ پنس کی مٹھائی کی گولیاں	۲
ایک کوکو کا ڈبہ	۵
	$\frac{1}{2}$ ۸ پنس

ایک شلنگ لیکر ہمیں کس قدر خردہ واپس کرنا چاہیئے؟
$\frac{1}{2}$ ۳ پنس۔

اِعداد نویسی

تصورات الفاظ سے پہلے اور الفاظ علامات سے پہلے استعمال ہونے چاہئیں
یعنی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ بچوں کو کوئی عدد لکھوانے سے پیشتر صاف
اور واضح طور پر اس سے متعلق کسی عددی تعلق کا تصور اور اسے زبانی بیان
کرنے کی صلاحیت ان میں پیدا ہو جانی چاہیئے۔ زبانی کام میں تبدیلی پیدا کرنے
کے لئے یہ مناسب ہوگا۔ کہ اشیاء کے مجموعوں کے خاکے کاغذ پر بنوائے جاکر انہیں
موزوں علامات سے ظاہر کرنے کی مشق بھی کروائی جائے۔ اور جوں ہی کہ بچے
اعداد سے بخوبی واقف ہو کر ان کے باہمی تعلقات زبانی بیان کرنے کے قابل
ہو جائیں۔ معلم کو چاہیئے۔ کہ ان سے اعداد کے مختلف اجزا بنوا کر انہیں تختہ سیاہ،

لکھتی جائے۔ اور اُنہیں ایک ایک بچے سے موزوں خاکوں کے ساتھ باہم مربوط کرتے ہوئے پڑھوائے۔ جب۔ اکا ہندسہ لکھنے کی نوبت آئے۔ تو بہت ہی احتیاط سے وضاحت کرنی چاہیئے۔ تمہید کے طور پر ذیل کی قسم کا کوئی قصہ جو سنز بوئے کی چھوٹی سی کتاب موسومہ حساب کی منطق پر دروس سے اخذ کیا گیا ہے۔ سنایا جا سکتا ہے۔

رابنسن کروسو کے قصے کا جسے غالباً اُنہوں نے سنا ہوگا۔ حوالہ دیتے ہوئے بچوں کو قدیم انسان کے حالات وضاحت سے سُنائے جا سکتے ہیں۔ رابنسن کروسو تو اعداد نویسی بخوبی کر سکتا تھا۔ مگر زمانہ قدیم میں جبکہ پنسل۔ کاغذ۔ اور ہمارے جیسے گولی چوکھٹے نہ تھے۔ اور لوگ گنتی کرنا بھی نہ جانتے تھے تو کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ وہ بھیڑوں۔ گایوں۔ یا گھوڑوں کی صحیح تعداد کا تعین کس طرح سے کیا کرتے تھے۔ غالباً وہ چھڑی پر دندانے بناتے ہونگے۔

اس زمانہ میں جبکہ لوگ گنتی کرنا نہیں جانتے تھے۔ ایک شخص کے پاس ۱۱ بھیڑیں تھیں۔ جب رات ہوئی تو وہ اُنہیں ایک احاطے میں جس کے گرداگرد مضبوط پتھر کی دیواریں تھیں۔ بند کرنا چاہا۔ ان دنوں تند اور خونخوار بھیڑیے ادھر اُدھر پھرتے رہتے تھے۔ اور اگر بھیڑیں رات کو کھلی رہتیں۔ تو وہ اُنہیں کھا جاتے تھے۔ ان حالات میں یہ اطمینان کرنے کے لئے کہ آیا تمام بھیڑیں محفوظ ہیں۔ کوئی نہ کوئی طریقہ کام میں لانے کی ضرورت تھی۔ ایک رات اس آدمی نے اپنی چھوٹی لڑکی کو بلایا اور کہا۔ کیا تم اپنے باپ کو بھیڑوں کی گنتی کرنے میں مدد دو گی۔ بس ٹھیک تم میرے نزدیک کھڑی رہو۔ اور ابھی میں تمہیں کچھ کام بتاتا ہوں۔ جب ایک ایک بھیڑ احاطے میں داخل ہو رہی تھی تو وہ ہر ایک بھیڑ کے گزرنے پر اپنی ایک ایک انگلی اٹھاتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دس بھیڑیں اندر چلی گئیں

اور اب شمار کرنے کو کوئی انگلی نہ رہی۔ اب اسے کیا کرنا چاہیئے؟ ہاں اُس نے اپنی چھوٹی بچی کو کہا۔ ہر بار جبکہ میری تمام انگلیاں اٹھاتے اُٹھاتے ختم ہو جائیں۔ تم اپنی ایک ایک انگلی اُٹھاتی جاؤ۔ پس بتاؤ کہ جب ۲۱ بھیڑیں گزر چکیں ۔ تو چھوٹی لڑکی کی کتنی انگلیاں اٹھی ہوئی تھیں؟ "دو" ہاں "اور ان میں سے ہر ایک انگلی کتنی بھیڑوں کو ظاہر کرتی تھی؟ "دس" ہاں ۔ اور دو مرتبہ دس۔ دس کتنی ہوئیں؟ اور خود اس آدمی کی اپنی ایک انگلی بھی کھڑی تھی۔ اس طرح یہ جملہ ۲۱ ہو گئیں۔

اب ہم بھیڑوں کا ایک احاطہ فرض کرکے ایک بچے کو باپ اور دوسرے بچے کو چھوٹی لڑکی اور مزید ۲۱ لڑکوں کو بھیڑیں تصور کرینگے۔

بچے اس طرح سے خلاصہ مرتب کرتے ہیں۔

کل دو دہائیاں اور ایک اکائی ہیں

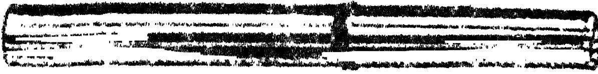
دو دہائیوں کے بیس ہوتے ہیں۔ بیس اور ایک اکیس ہوئے۔

اب بھی فی زمانہ بعض حبشی اقوام ایسی ہیں۔ جو اعداد کا استعمال نہیں کرتے بلکہ قدیم زمانہ کے لوگوں کی طرح اپنی انگلیوں پر ہی گنتے ہیں۔ اور شمار کرتے وقت ہر بار اپنی تمام انگلیوں کو ختم کرکے ایک ایک سنگریزہ یادداشت کے لیئے زمین پر علیحدہ رکھتے جاتے ہیں۔ آؤ۔ ہم ان قلموں کو گنیں۔ ہر دس کے بعد ایک ایک سنگریزہ میز پر رکھتے جائینگے۔ یہ دس سے کتنی زیادہ ہیں۔ "ایک" ہاں، اور کل کتنی ہوئیں؟ "گیارہ"۔

اب بچوں کو چند آلات شمار دے کر کہا جاتا ہے۔ کہ وہ انہیں دہائیوں اور اکائیوں کی ڈھیریوں میں علیحدہ علیحدہ جمائیں۔ ٹکیاں جن کا قبل ازیں ہی ذکر آچکا ہے استعمال کی جا سکتی ہیں یا تیلیاں اور بیج یا چھوٹے پتھر کے چھلے

جن میں کہ یہ دس دس آسکیں۔ استعمال کرنے سے بچوں کو دہائیوں کی وحدت بخوبی ذہن نشین ہوجائیگی۔

ہر بچہ تیلیوں کے ڈھیر میں سے دس دس گن کر ایک چھلے سے جکڑتا اور ڈسک پر اس طرح سے رکھتا جاتا ہے:



اس کے بعد دہائی کے نیچے گیارہ تیلیاں رکھ دی جاتی ہیں۔ اوپر کتنی دہائیاں ہیں۔ ایک۔ اور کتنی اکائیاں ہیں۔ کوئی نہیں۔ دوسری قطار میں کتنی دہائیاں ہیں۔ ایک۔ اور کتنی اکائیاں ہیں۔ ایک۔ بہت اچھا۔ ہم تختہ سیاہ پر انہیں درج کرتے ہیں۔ اور ہر دہائی کے بنڈل کے نیچے اور اکائی کے نیچے ۱ کا ہندسہ لکھتے ہیں۔

ایک تیلی کے نیچے والے ہندسے کی کیا قیمت ہوگی۔ ایک۔ دہائی کے نیچے والے ہندسے کی کیا قیمت ہوگی؟ دس۔ ہاں۔ اور چونکہ پہلی قطار میں کوئی اکائی نہیں ہے۔ ہم صفر رکھ دینگے۔ جس سے مراد ہے: کوئی نہیں۔

انیس تک تمام ہندسے سکھلانے تک یہی طریقہ جاری رکھا جائیگا۔ گیارہ اور بارہ کی تشریح یوں ہونی چاہیئے۔ کہ ان سے مراد دس اور ایک۔ دس اور دو ہے۔ رہ یا دہ یا ر کے معنی دس کے ہیں۔ اسی طرح تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ۔ سولہ۔ سترہ۔ اٹھارہ۔ انیس سے مراد ۳ اور ۱۰؛ ۴ اور ۱۰؛ ۵ اور ۱۰؛ ۶ اور ۱۰؛ ۷ اور ۱۰؛ ۸ اور ۱۰؛ ۹ اور ۱۰ علیحدہ علیحدہ ہے۔

بعض اوقات بچوں کو اعداد کی مکانی قیمت سمجھانے کے لئے یہ تدبیر موثر ہوگی۔ کہ پہلے دو یا تین اسباق میں دہائی کے ہندسے اکائی کے ہندسوں سے دس گنا بڑھا کر لکھے جائیں۔ اِسطرح :-

1۴ 1۳ 1۲ 1۱

وغیرہ۔ اور بچوں سے ہمیشہ دہائی کے ہندسہ کی قیمت دریافت کیجائیگی۔ مثلاً ایک سے مراد ایک دہائی۔ اور تین سے مراد تین اکائیاں۔ ایک دہائی اور تین اکائیاں ۱۳ ہوئے۔

اکائیوں کے درجہ کو اکائیوں کا گھر۔ اور دہائیوں کے درجہ کو دہائیوں کا گھر وغیرہ سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں کی جدت طراز معلمہ بچوں کو اکائی کے درجہ سے دہائی کے درجہ میں جانے کا عمل اس طرح ذہن نشین کرتی ہے۔ کہ ایک پولیس کے جوان کو فرض کرے کہ اس کا یہ فریضہ گردانتی ہے کہ کسی گھر میں بہت زیادہ ہجوم نہ جمع ہونے دے۔ اور اگر کوئی بچہ کسی گھر میں نو سے زیادہ داخل کرے۔ تو پولیس کا جوان اُسے روک دیتا ہے۔ اپسر اسے دہائیوں کو دوسرے گھر میں لے جانا پڑتا ہے۔

وزن کے پیمانے

پونڈ۔ اونس

آلات :- ایک ترازو۔ اوزان کا سٹ، جس میں پونڈ۔ ۸ اونس۔

۴ اونس۔ ۲ اونس۔ ایک اونس کے باٹ شامل ہوں۔ کاغذکی تھیلیاں۔ ریتی یا براوہ۔

تمام بچوں کو اوزان اٹھانے کا موقع دینا چاہیئے۔ اگر دوران سبق میں یہ ممکن نہ ہو سکے۔ تو کمرہ جماعت میں آتے وقت اور وہاں سے نکلتے وقت چند منٹ میں یہ کروایا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے ہر بچے کو انہیں چھونے کا موقع مل سکیگا۔

بچوں کو ایسی چیزوں کے نام لینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ جو پونڈ کے تول سے بکتی ہیں چائے۔ کافی۔ شکر۔ مکھن۔ پنیر۔ میدہ۔ صابن وغیرہ۔ دوکاندار اوزان کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔ اگر بچے جواب نہ دے سکیں۔ تو انہیں وزن کرتے وقت سوچنے کے لئے کہا جائے۔ اور بعد میں دریافت کیا جائے۔

ریتی کا ایک تھیلا ترازو میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور دو بچوں کو وزن کی مطابقت کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ غالباً اس کا وزن ایک پونڈ اور کچھ اونس ہوگا۔ اس طرح سے بچوں کو مختلف اوزان کی ضرورت کا احساس بخوبی ہو جاتا ہے۔

چند بچے باری باری سے آگے آتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں وزن کو لیکر جانچ کرتے ہیں۔ باقیماندہ غور سے اُن کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ غالباً وہ بہ آسانی سے معلوم کرینگے کہ ۸ اونس کا باٹ پونڈ کے باٹ کا نصف ہے۔ ۴ اونس کا باٹ پونڈ کا پاؤ حصہ۔ یا ۸ اونس کے باٹ کا نصف۔ اور ۲ اونس والا نصف پونڈ کا پاؤ۔ اور ۴ اونس والے کا نصف ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دگنوں اور آدھوں کی تھوڑی سی مشق کروانی چاہیئے۔ اور ایسی مشقوں کے بعد نتائج کو اگر تختہ سیاہ پر درج کر دیا جائے۔ تو مناسب ہے۔

۱۶ اونس کا ایک پونڈ ہوتا ہے

۸ ″ ″ ½ ″ ″

۴ ″ ″ ¼ ″ ″

اس نوبت پر دوکانداری کے کھیل جن میں تولنا بھی شامل رہے کھلائے جا سکتے ہیں۔ ریتی یا برادے سے دوکان کی فروخت شدنی اشیا کا کام لیا جا سکتا ہے۔

ایسی چٹھیاں جیسے۔

چائے	کوزہ مصری	ترمصری	صابن
ش پ فی پونڈ ۱ ۶	۴ پنس فی پونڈ	۳ پنس فی پونڈ	۲ پنس فی پونڈ

استعمال کی جائیں۔ تو بچے ہندسوں کو دیکھنے کے عادی ہو جائینگے۔ اور اس طرح سے وہ خود بھی دوکان کی کھڑکیوں میں سے انہیں پڑھ سکینگے۔

طول کے پیمانے

گز ۔ فٹ ۔ انچ

بچوں میں ان پیمانوں سے گہری دلچسپی پیدا کرنے کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ انہیں اس امر سے واقف کرا دیا جائے۔ کہ طول کے پیمانے مثلاً فٹ۔ اور گز کس طرح انسانی جسم سے اخذ کئے گئے ہیں۔ بچے اس بات کو آسانی سے

معلوم کرینگے۔ کہ لوگوں کے ہاتھوں اور قدموں کی لمبائی میں اختلاف ہونے کی وجہ سے کسی شئے کے طول کا ناپ کرنا بہت مشکل ہے۔ گز کا پیمانہ کب ہوا ہے کہ شاہ ہنری دوم سوم کے عہد میں مقرر ہوا تھا۔ اور اسکی لمبائی بادشاہ کے بازو کے برابر رکھی گئی تھی۔

آلات:۔ معلم کے لئے گز کا پیمانہ۔ اور ہر ایک بچے کے لئے ایک ایک فٹ پٹی۔ اور ایک ایک ڈوری کا ٹکڑا یا کاغذ کی پٹی۔

معلم بچوں سے پوچھیگی۔ کہ اُن کی مائیں لباس تیار کروانے کے لئے پارچہ کہاں سے لیتی ہیں۔ وہ بزاز کی دوکان پر جاکر کونسی چیز خریدتی ہے۔ اور بزاز کپڑا کس طرح ناپتا ہے۔

ان میں سے متعدد بچوں نے اپنی ماؤں کو اس طرح سے کپڑا ناپتے دیکھا ہے کہ وہ اُسے پھیلا کر اپنے رخسارے اور تیسری انگلی کے درمیان اس قدر کپڑا ناپتی ہے اُسے گز کہتی ہیں۔ ناپنے کا بہترین طریقہ کونسا ہے؟ بزاز کا طریقہ کیوں؟ اسلئے کہ تمام لوگوں کے بازو یکساں لمبائی کے نہیں ہوتے۔ اس کے بعد گز کا پیمانہ دکھا جاتا ہے۔ کمرے کی مختلف دوسری چیزیں مثلاً میز، الماری، تختہ سیاہ کی لمبائی چوڑائی یا اونچائی سے اس کی لمبائی کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ مقابلہ کرنے کے لئے جن چیزوں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ ان کی لمبائی کا اندازہ کرنے کے لئے بھی بچوں کو موقع دیا جاتا ہے۔ چند ایک لمبائیوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔ اسی دوران میں بچوں کو فٹ کی ضرورت کا بھی احساس ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ بعض لمبائیوں کی پیمائش میں گز سے ناپ کرتے وقت چھ کر ... بچ جاتی ہیں۔

کمرے کا طول اور مختلف کھڑکیوں ... بچوں کے قدموں سے ناپا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد معیاری گز سے ناپتے ہیں۔

اس نوبت پر فٹ پٹی بھی دکھائی جاتی ہے۔ اور بچوں سے اندازہ کروایا جائیگا۔

کہ گز میں فٹ پٹی کتنے بار شامل ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی اپنی ڈوری کے ٹکڑوں یا کاغذ کی پٹیوں سے ناپ کر اپنے اندازوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ بچے اُن تحقیقاتوں کو بیان کرتے اور معلم تختہ سیاہ پر درج کرتی جاتی ہے۔

۱۔ ایک گز میں تین فٹ ہوتے ہیں۔

۲۔ گز فٹ سے تگنا بڑا ہوتا ہے۔

۳۔ فٹ گز کی ایک تہائی ہے۔

فٹ پٹی پر ایک سبق علٰحدہ بھی دیا جانا چاہیئے۔ اسمیں بچوں کو فٹ تقسیم کرنے والے عمودی خطوط اور انہیں ۱۲ تک درج شدہ ہندسے بھی دکھلائے جائیں۔ وہ انچ کا لفظ پڑھتے اور فٹ میں ۱۲ انچ ہونا معلوم کرتے ہیں۔

اس کے بعد انچ کی ٹکیوں اور فٹ پٹی کی مدد سے مختلف لمبائیوں کے خطوط اُن سے کھچوائے جاتے ہیں۔

دوسرے سبق میں کاغذ کی پٹیاں جو ۱۲ انچ ۱۸ انچ ہوتی ہیں۔ فٹ پٹیاں، انچ کی ٹکیاں اور پنسلیں بچوں کو دے کر انہیں اپنے لئے فٹ پٹیاں بنانے اور ان میں انچوں کے نشانات لگانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ مختلف لمبائیوں کا تخمینہ کرنے۔ معینہ لمبائی کی کاغذ کی پٹیاں کاٹنے۔ مقررہ لمبائی کے خطوط کھینچنے، اور ٹکیوں اور کانڈیوں سے ابعاد بنانے کی کئی ایک مشقیں بھی کروائی جائینگی۔

پیمائش وقت

سال کے بارہ مہینوں کے نام۔ مہینہ کے دنوں اور ہفتوں کی تعداد۔ دن میں گھنٹوں کی تعداد کے متعلق تمام معلومات بچوں کو مدرسے کے روزنامچے رکھنے سے حاصل ہو جائینگی۔

بچوں کو مدرسے کے گھڑیال پر سے گھنٹے اور نصف گھنٹے معلوم کرنا سکھایا جانا چاہیئے۔ اور گنتی کے اسباق میں انہیں بعض اوقات رومی ہندسوں کو عربی ہندسوں سے متلازم کرنے کا موقع بھی دینا چاہیئے۔

باب دوازدہم

تعلیمی دستی مشاغل

ماہرانِ علم الابدان و نفسیات متفقہ طور پر ہمیں یہ امر ذہن نشین کراتے ہیں کہ حرکت بالخصوص ہاتھ کی حرکت کا انسانی دماغ کی نشوونما اور تربیت میں بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اور ضعیف العقول اور ناقص الذہن بچوں کے اساتذہ کا تجربہ بھی ان نظری اصول پیش کرنے والے ماہران کے اقوال کی پورے طور پر توثیق کرتا ہے۔ کہ خوابیدہ ذہانت کو بیدار کرنیکا ذریعہ ہونے کی حیثیت سے حرکت بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

ڈاکٹر اسٹانلے ہال کا قول ہے۔ کہ عضلات کی تربیت کے ذریعہ دماغی مراکز کو جو تربیت بہم پہنچتی ہے وہ کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں۔ عادت سازی۔ تقلید۔ اطاعت۔ سیرت۔ اور نیز اطوار و آداب سیکھنے کا ذریعہ عضلات ہی ہیں۔ بدیں لحاظ چھوٹے بچوں کے لئے حرکی تعلیم و تربیت بہت ہی مقدم اور اہم ہے۔

ماہرانِ تعلیم بار بار اس مقولے کا اعادہ کرتے ہیں۔ کہ ہر ارتسام کے بعد اظہار کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر ہم اس بارے میں خود بچوں سے بھی آرا طلب کریں۔ تو وہ متفقہ طور پر ڈرائینگ۔ نقشوں میں رنگ آمیزی کرنے۔ مٹی کا کام۔

تعمیری کام، اور دوسرے مشاغل، جو مدرسے میں رائج ہو چکے ہیں، کے حق میں بہت شوق کے ساتھ رائے دینگے۔

پس ہمارے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ بچوں کو ایسے مواقع بار بار دیں، جن میں کہ وہ عضلات کے ذریعہ غور و فکر کر سکیں۔

بڑی بڑی اور اہم عضلات کی حتی الامکان زیادہ مشق ہونی چاہیئے۔ اور باریک نازک کام نہیں لینا چاہیئے۔

۱۔ چار سال سے آٹھ سال کی عمر کے دوران میں نازک عضلات سے زیادہ کام لینے کی صورت میں یہ بڑا خطرہ ہوتا ہے کہ اس طرح سے قویٰ کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ یا ایسے کام کے متعلق ابتداء ہی سے بد شوقی پیدا ہو جاتی ہے۔

بڑے بچوں کے لئے آزاد بازو کی ڈرائینگ بھی موزوں مشق ہے۔ کیونکہ بچوں کو کھڑے ہو کر جب آزادی سے کندھے سے پھیلانے کا موقع ملتا ہے تو دھڑ اور بازو کے عضلات کی بھی خاصی ورزش ہوتی ہے۔

کمسن بچوں کے لئے دستی مشاغل بالکل ہی سادہ قسم کے ہونگے اور ان کی کیفیت ایسے ہی ہونے بھی چاہئیں۔ بہت ہی کمسنی کی عمر میں ہمیں ہنرمندی کی تربیت پر زیادہ زور نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ بہت ہی اعلیٰ صنعت کاری کے نمونے شائق ماؤں اور بعض معائنہ کنندگان مدرسہ کے لئے بیشک باعث مسرت ہو سکتے ہیں۔ مگر بچے کے لئے ان کی تعلیمی اہمیت کچھ زیادہ نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ اپنے گرد و پیش کی دنیا کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور جتنے تجربات کو جو ہجوم کی شکل میں اس پر وارد ہوتے ہیں، سمجھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

۱؎ استاد نئے ہوں۔

جب تک کہ اس کا دماغ متحرک نہ ہو۔ ہم اپنے ذہنی خیالات کو اس میں منتقل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہیں اسے از سر نو مرتب کرنا پڑتا ہے۔ اور تب کہیں وہ اس کے لئے قابل فہم ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس مقصد کے لئے بہترین مواد حتی الامکان مہیا کرنا چاہیئے۔ اور اُسے جرات و بیباکی سے اُن کے اظہار کا موقع بھی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اسی طرح وہ کچھ کرنے سے سیکھتا ہے:

"بچوں کی اُن ساعی کی جو کہ وہ دلچسپ اصلی اشیاء کی نقلیں بنانے کے لئے عمل میں لاتے ہیں۔ مناسب طور پر حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جوں جوں تجربہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ زیادہ سادہ اور زیادہ معمولی اشیاء بھی دلچسپ ہوتی جاتی ہیں۔ اور بعد میں لحاظ ان سے متعلق بھی وہ ایسی ہی ساعی عمل میں لائینگے۔ اور بتدریج ایسی ایسی نقلیں بنانے لگ جائینگے۔ جو اصلی اشیاء سے بہت کچھ مشابہ ہوں۔ قوانین ارتقاء کے بموجب یہ ابتدائی ساعی بیشک بہت ہی مبہم اور خام سی ہوتی ہیں۔ مگر اس اعتبار سے اُن کا نظر انداز کرنا کسی قرینہ بھی مناسب نہیں۔ یہ اشکال خواہ کیسی ہی بھدی ہوں اور ان کے الوان خواہ کیسے ہی دھبوں سے پر اور بے ڈھب ہوں۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ اس سے چنداں بحث نہیں کہ بچہ اچھی شکلیں ہی بنائے۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ اس کے قوائے کی مناسب طریقہ پر تربیت ہو رہی ہے۔ اسے اولاً اپنی انگلیوں پر قابو پانے اور کچھ یونہی سے مشابہت کے تصورات حاصل کرنیکی ضرورت ہوتی ہے اور اُن مقاصد کے حصول کے لئے اسی قسم کی مشق بہترین متصور ہوگی۔ کیونکہ یہ بے ساختہ اور دلچسپ ہوتی ہے[1]:

---

[1] ایضاً۔ اسپنسر:

مشاغل کا انتخاب:- چونکہ کمسن بچوں کی جماعت کی غیر رسمی مشغلیں آئندہ بڑی جماعتوں کے اصلی درسی مشاغل کی جانب رہنمائی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جو کوئی مشاغل بھی ہم اپنے شاگردوں کے لئے تجویز کریں۔ وہ تعلیمی نقطۂ نظر سے کافی اہم ہونے چاہئیں یہ جائز نہیں ہے۔ کہ ہم کسی مشغلے کو محض اسکی خوبصورتی یا ندرت یا محض اس غرض سے کہ اس سے ہمارے مدرسے کی نمائش کی رونق دوبالا ہوگی یا اسکی وجہ سے بچے کام میں لگے رہینگے منتخب کریں۔ بلکہ ہمیں اس امر کا اطمینان کرنا چاہیئے کہ منتخب مشاغل بچوں کی عمر اور استعداد کے لحاظ سے موزوں ہیں۔ ان سے تخلیقی قوائے کی تربیت کا بخوبی سامان بہم پہنچتا ہے بچوں کے لئے اظہاری وسائل مہیا ہوتے ہیں اور ان کی تدریجی نشوونما کے لئے مفید ثابت ہونگے۔

تصویرکشی اور مٹی کے کام سے بہت ہی عمدگی کے ساتھ مندرجہ بالا شرائط کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ اور نیز ان سے بچے شکل اور رنگ سے متعلق معلومات حاصل کرنے اور پسند کرنے کے قابل بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی کے کام اور تصویرکشی کا ایک نصاب ساتھ ساتھ لینا مفید ہوگا۔ کیونکہ ایک سے دوسرے کی توضیح و تکمیل ہوتی ہے۔ مٹی کے کام میں اشکال کی ہر سہ ابعاد کی نقل اتاری جا سکتی ہے اور ڈرائینگ میں صرف سامنے کے رخ کی ہی وضاحت ہو سکیگی کسی شکل کے یاد رکھنے میں مٹی سے نمونہ بنانے اور اس کی تصویرکشی اور کسی مجموعے کے ذہنی حیثیت سے اور پھر اس کے صرف خاکے کی نقل اتارنے سے خصوصی امداد ملتی ہے۔

ڈرائینگ (تصویرکشی)

اشارات برائے مدرسین [illegible]

بعینہٖ ایسا ہی فطری کام ہے۔ جیسا کہ بات چیت کرنا یا لکھنا۔ اسلئے اسے بھی ویسی ہی احتیاط سے لینا چاہیئے۔ تصویرکشی کی مہارت یا اشیاء کے شکل و صورت کے ادراک اور اُن کے معانی کے اظہار کی قابلیت سے ہم اپنے گرد و پیش کے مختلف اشکال دالوان کو زیادہ عمدگی سے سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ڈرائینگ فی الحقیقت شکل اور رنگ کی لکھائی اور پڑھائی کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اسمیں اُن کی مختلف اشکال کو پوری پوری صحت سے دیکھنے اور اُن کے ٹھیک ٹھیک اظہار کی ضرورت پڑتی ہے۔"

کمسنوں کے مدرسے میں ڈرائینگ عملی طور پر ہر مضمون کے جزو کی حیثیت سے سیجا ئیگی۔ لکھائی کی تدریس کی اسی سے ابتدا ہوتی ہے۔ ابتدائی الفاظ سازی کے اسباق میں یہہ ایک ضروری جزو کے طور پر شامل رہیگی۔ کیونکہ لفظ کو اُس شئے کے خاکے کے ساتھ جسکی کہ یہہ نمائندگی کرتا ہے متلازم کرنا پڑیگا۔ اس سے بچے کو گنتی سے متعلق مقرون معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کیونکہ اسے اشیاء کے مجموعوں کی تصویرکشی کر کے موزوں علامت سے متلازم کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح جملہ اقسام کے زبانی اسباق میں بھی اسے قدرتی ضمیمہ کے طور پر شامل رکھنا پڑتا ہے۔

ڈرائینگ سکھانے کی کوشش کرتے وقت ہمیں ہمیشہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ یہہ ایک قسم کی بصری زباندانی ہے۔ اور ہمیں اسبات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ حد سے زیادہ رسمی ڈرائینگ کے ذریعہ ہم بچوں کے تخیلی قوائے کی قدرتی نشو و نما میں مزاحمت نہ پیدا کریں۔ بلکہ اس کے برخلاف بچے کو اس زبان کے حروف تہجی سکھا کر سامان کے استعمال سے واقف کرنا چاہیئے۔

عـــہ ڈرائینگ کی تعلیم سے متعلق یادداشت مرتبہ سکاٹش مجلس تعلیم صفحہ ۴۔

چھوٹے بچوں کی ڈرائینگ کی تعلیم کے پروگرام میں ذیل کی شقیں ضرور شامل رہنی چاہئیں۔

(۱) معلم کی مدد کے بغیر اشیاء کی تصویرکشی۔

(۲) معلم کی راست رہنمائی کے ساتھ یا تحت اشیاء کی تصویرکشی۔

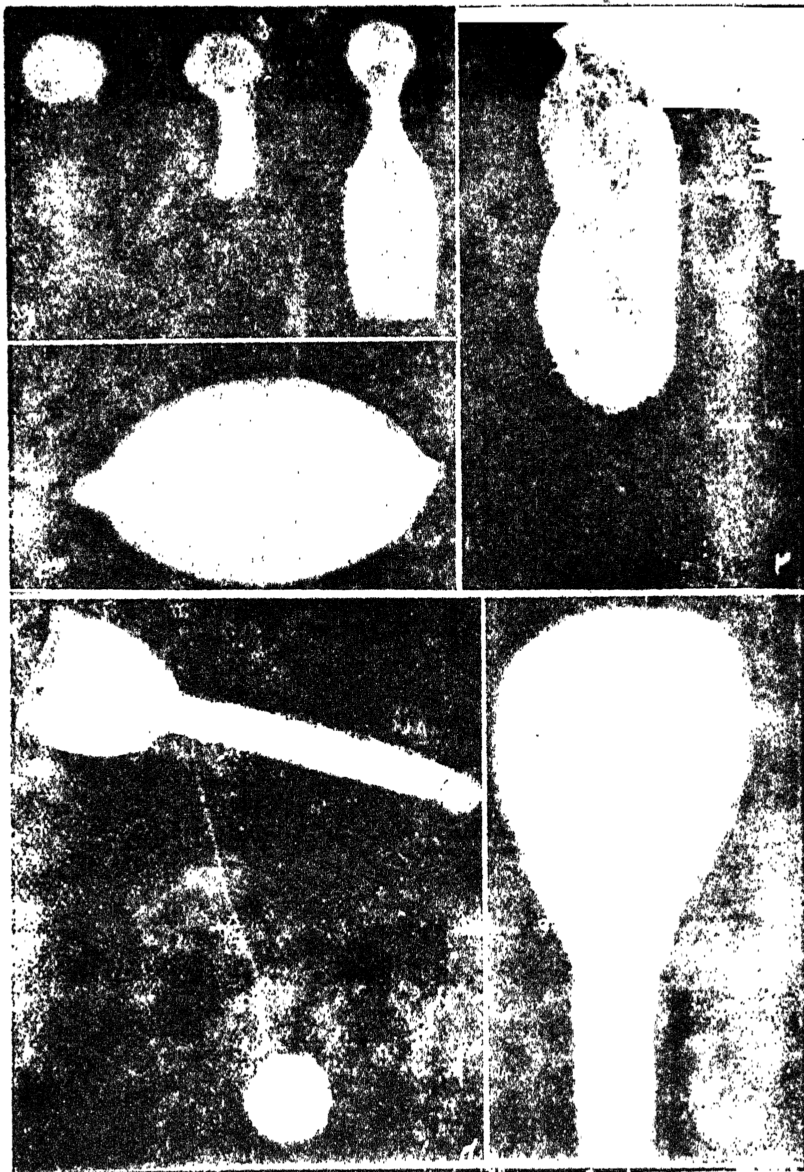
(۳) حافظہ یا تخیل سے تصویرکشی کرنا۔

(۴) ایسے اسباق جن سے بچے کو کچھ فنی معلومات حاصل ہوسکیں۔

بچے مختلف اقسام کا سامان جن میں معمولی تختہ سیاہ کا چاک۔ کوئلہ۔ سیسے کی [illegible] پنسلیں۔ رنگین چاک۔ اور آبی رنگ بھی شامل ہیں۔ استعمال کرسکتے ہیں [illegible] کا چاک مخصوص طور پر آزادانہ کی تصویرکشی میں استعمال ہوگا۔ سیسے کی پنسلیں [illegible] رنگین چاک چونکہ بسہولت تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ اسلئے جب کبھی بھی چھوٹے پیمانے پر کام لینا مناسب متصور ہو۔ توضیحی یا اظہاری کام کے لئے انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آبی رنگ ۶ - ۷ یا ۸ سال کے بچوں کے استعمال کے لئے بہت ہی موزوں ہے۔ لیکن چونکہ اس میں پانی۔ رنگ اور برشوں وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے آسانی کے ساتھ عام طور پر استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔

خطوط۔ دائروں۔ بیضوی اشکال وغیرہ کی مشقیں کرنے وقت [illegible] شئے موجود ہو جو بچے کے لئے باعث دلچسپی ہوسکے۔ تو بچوں کو ایسی مشقوں [illegible] لطف حاصل ہوگا۔ بچے اسباق کو پسند کرتے ہیں کہ وہ کسی مخصوص شئے کی تصویرکشی کریں۔ بدیں لحاظ ایک خط مستقیم کی ڈرائینگ کرانے سے پہلے [illegible] نمونے کا مشاہدہ کروایا جانا چاہیئے۔ خط مستقیم کی طرح سیدھی ہو مثلاً مچھلیاں پکڑنے کی چھڑی۔ پانی لینے کا کرتا۔ اور خط منحنی کی ڈرائینگ سے پہلے کودنے کی رسی وغیرہ کا مشاہدہ کروانا چاہیئے۔

ضمیمه صفحه (۴۳۸)



ابتداء سے ہی بچے کو خود اصلی چیز کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ اور اسے اپنے مشاہدہ کو حتی المقدور پوری صحت سے قلمبند کرنا چاہیئے۔

ہمیشہ اسے یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کسی اصلی چیز کے متعلق اپنے ذاتی ارتسامات قلمبند کر رہا ہے۔ نہ کہ کسی دوسرے کے خواہ وہ کیسے ہی عمدہ کیوں نہ ہوں۔ غرضیکہ گو اس کے خاکے بھدے اور بمشکل ہی پورے طور پر صحیح ہونگے۔ مگر پھر بھی اُن کے بنانے میں کم از کم اسکی دیانتدارانہ سعی کا تو اظہار رہتا ہے۔ کہ جسطرح وہ حقیقی طور پر کسی شئے کو دیکھتا ہے۔ ویسے ہی اُس کا خاکہ اُتارتا ہے۔ اور اس طرح سے وہ ایک مستحکم بنیاد سے آغاز کرتے ہوئے آئندہ بتدریج زیادہ صحیح تصویریں بنانے لگ جاتا ہے"۔ ؎

نوجوان معلمہ کو ہمیشہ یہ بات یاد دلاتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کسی اصلی چیز کو بچوں کے سامنے رکھ دیکر انہیں یہ بتانا کہ اسطرح سے اسکی ڈرائینگ کرنی چاہیئے۔ صحیح معنوں میں مشاہداتی ڈرائینگ نہیں ہے۔ بچوں کو خود ذاتی سعی سے کام لینا چاہیئے۔ اور جب وہ اپنے خاکے کھینچ چکیں۔ تو اُس وقت معلمہ کو چاہیئے۔ کہ وہ انہیں بعض مخصوص نکات کی تکمیل کے طریقے سمجھائے۔

معلم کے تدبّر اور بصیرت کا وجود یا عدم وجود غالباً مدرسہ کے کسی اور مضمون کے سبق میں اسقدر صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔ جسقدر کہ ڈرائینگ کے سبق میں منکشف ہوتا ہے۔ اگر ہم بچے میں نظر بینائی کی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اُنکی دیانتدارانہ مساعی کو جو کہ اُس کے مشاہدات کے درج کرنے میں روبعمل ہوتے ہیں۔ صبر کے ساتھ دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور اسکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے تازہ دم جدید مساعی کی

؎ ڈرائینگ کی تعلیم سے متعلقہ یادداشت مرتبہ سکاٹش مجلس تعلیم صفحہ ۱۔

ترغیب دلاتے رہنا چاہیئے۔

بچے عام طور پر تصویر کشی میں اپنی سابقہ ذہنی تصاویر سے کام لیا کرتے ہیں خواہ اصل اشیاء ان کے سامنے ہی کیوں نہ پڑے ہوں۔ چند بچوں پر تجربہ کرنے سے اس قسم کی کئی مثالیں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ مثال۔ شہر کے ایک یہودی محلہ میں رہنے والے آٹھ یا نو سال کی عمر کے بچوں کی ایک جماعت میں ہر ایک بچے کو ایک ایک جاپانی گڑیا دے کر اسکی تصویر کشی کے لئے کہا گیا تھا۔ جب سب تصویر کشی کر چکے تو تمام گڑیوں کے چہروں کی وضع قطع بلاکم و کاست یہودیوں کی سی تھی۔

ظاہر ہے کہ بچے بجائے اس کے کہ وہ اپنے سامنے والے زیر مشاہدہ چہروں کی نقل اتارتے۔ ایسے چہروں کی نقل اتارے تھے جن سے کہ وہ زیادہ مانوس تھے۔

اس لئے ہمارے سامنے جو سوال درپیش ہے وہ یہ ہے کہ بچوں کو اپنی آنکھیں استعمال کرنے کے کس طرح قابل بنایا جائے۔ تاکہ وہ زیر مشاہدہ اشیاء کی ذہنی تصاویر زیادہ مکمل اور صحیح طور پر بنا سکیں۔ ناتجربہ کار یا ناواقف معلم کی راہ میں حسب معمول بہت سے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر فرض کیجئے۔ کہ ہر ایک بچے کو ایک ایک چیز مثلاً ایک ایک پتہ یا ایک ایک پھول علیحدہ طور پر اپنی اپنی ڈرائینگ بنانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور بچوں سے اسکی شکل و صورت کا بخوبی مشاہدہ کرا دیا جا کر معلمہ خود تختہ سیاہ پر کسی ایک پتے یا پھول کی ڈرائینگ بنا دیتی ہے۔ اب ایسی صورت میں وہ کتنی ہی احتیاط سے بچوں کو اپنی ڈرائینگ کا نہیں بلکہ اصل شئے کا مشاہدہ کرانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ اسکی ڈرائینگ بچوں کے بخوبی ذہن نشین ہو۔ وہ اسے مٹا بھی دیتی ہے۔ اور ہر ایک بچے کو اپنی مخصوص نمایاں پوزیشن اور ترتیب اختیار

کرنے کی تاکید بھی کرتی ہے۔ مگر پھر بھی اِس قسم کے توضیحی عمل کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ بچے کی قوتِ مشاہدہ کو تحریک کرنے کی بجائے وہ کند اور پست کر دیتی ہے۔ اور ایسی صورت میں بچوں کے کام میں انفرادی مشاہدہ کے آثار کی جستجو کرنا بالکل بے سود ہوگا۔

ٹھیک جسطرح کہ دوسرے مضامین کی تدریس میں مدرس کے خود بتا دینے کے برے نتائج اس طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ بچے محض طوطے کی طرح اُن ہی الفاظ کو دُہرا دیتے ہیں۔ بعینہٖ وہی قباحت ڈرائینگ میں بھی اُس وقت ظہور پذیر ہوتی ہے۔ جبکہ معلمہ خود بے احتیاطی سے ڈرائینگ بنا دے کر بچے کے روبرو اس طرح پیش کرتی ہے۔ کہ اُس کی آنکھ خود اصلی شئے کا مطالعہ کرنے اور اُس کے متعلق اپنا ذاتی جُداگانہ تصور قایم کرنے سے محروم رہ جاتی ہے۔

بعض اوقات اصل شئے کے موجود رہنے سے ہم غلط طور پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات ہمیں کبھی فراموش نہ کرنی چاہیئے۔ کہ اگر معلمہ کی ڈرائینگ کی ذہنی شبیہ اِس قدر نمایاں طور پر ہو۔ کہ بچہ خود اپنے راست ذاتی مشاہدہ سے اصلی شئے کی شبیہہ نہ بنا سکے۔ تو یقیناً تصویر کے نقل کرنے کے مضر اثرات ضرور عائد ہونگے۔ سسٹر نِویدِ مُدرسہ اور گھریلو زندگی میں ہمیں چھپے ہوئے خاکوں کی چھوٹے بچوں سے نقل کروانے کے قبیح نتائج سے یوں متنبہ کرتے ہیں۔ "اِس کے بعد وہ کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھینگے۔ بلکہ دوسرے کے زاویۂ نظر سے ہی جو کہ محدود اور اکثر اوقات نامکمل ہوتا ہے۔ کام لینگے۔ وہ فطرت کا مشاہدہ نہیں کرینگے۔ بلکہ محض نقلِ فطرت کو ہی دیکھ سکینگے۔" آجکل خاکوں سے تصویر کشی کرانے کی تو کوئی بھی کمسنوں کی اچھی معلمہ حامی نہیں ہے۔ البتہ اس بات کو ہم فراموش کر دیتے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر بچوں سے ڈرائینگ کرانے کے لئے اصلی اشیا یا اجتماعی ڈرائینگ کیلئے

بڑی بڑی اصلی اشیاء کا مہیا کرنا کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ اصلی شئے کا بہت اچھی
طرح سے مشاہدہ کرانے میں خاص ہوشیاری سے کام نہ لیا جائے۔

بچے کے خیالات خام ہوتے ہیں۔ اسلئے قدرتی طور پر اُس کے ابتدائی ڈرائنگ
کے خاکے بھدے سے اور ناکمل ہونگے۔ اُس کی ترقی کی رفتار اس قدر دھیمی ہوتی
ہے۔ کہ پیشتر اسکے کہ اسے اصل شئے کو دیکھکر اُس کی ڈرائنگ کرنے کا موقع دیا جائے
معلم کو اُس کے لئے تختہ سیاہ پر خود ڈرائنگ بنانے کے لئے اور اسے اپنی خامیاں
خود معلوم کرنے کا موقع دینے کی بجائے آپ ہی انہیں ظاہر کرنے کے لئے بہت
زبردست ترغیب ہوتی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارا مدعا خوبصورت یا تکلف
خاکے بنوانا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمارا مطمع نظر یہ ہوتا ہے۔ کہ ڈرائنگ کے سبق کے ذریعہ
بچے کو اپنی آنکھیں زیادہ موثر طریقہ پر کام میں لانے کے قابل بنائیں۔ ہمیں اپنے
شاگردوں میں ذاتی مشاہدہ کی قوت کی تربیت کرنی چاہئے۔ اور بچے کے ڈرائنگ
کے خاکوں کے مطالعہ سے اس طریقہ عمل سے متعلق واقفیت حاصل کرنی چاہئے
جس سے کہ بچے کا ذہن کسی شئے کے متعلق علم حاصل کرتا ہے۔"

"جب ہم بچے کی ڈرائنگ کو دیکھتے ہیں۔ تو اپنے تئیں مناظر کے پیچھے کھڑا
ہوا پاتے ہیں۔ اور کسی حد تک یہ دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ نفس طفل اشیائے
زیر مشاہدہ کو کس طرح سے سمجھنے لگتا ہے۔"

اس تحریک کا مطالعہ جب معمولی [illegible] نفس طفل سے ہمدردی کے جذبہ
کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس بات کی اہمیت ہم پر بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بچوں
کے اندر دلچسپی [illegible] تازگی اور شوق کو کم کرنے سے پہلے



اسے اصلی شئے کا بلا کسی سابقہ خیال کے مشاہدہ کرنے کا موقع ضرور دینا چاہیئے۔ اور نیز ہم یہ بھی سمجھنے لگتے ہیں کہ معلمہ کے لئے اپنی ڈرائینگ کی شکل میں اسے امداد بہم پہنچانا کس وقت مفید ترین ہوگا۔

بچوں کو جو چیزیں ڈرائینگ کے لئے دی جائیں۔ وہ بہت ہی دلچسپ ہونی چاہئیں اس قسم کی دلچسپی زباندانی کے سبق میں جو عموماً ڈرائینگ کی مشق سے پہلے ہوتا ہے۔ پیدا کی جانی چاہیئے۔ ڈرائینگ کا سبق ہمیشہ پیشکردہ نمونے کی شکل و صورت کے مطالعہ سے آغاز کیا جانا چاہیئے۔ جب بچے نمایاں خط و خال کا بخوبی مشاہدہ کر چکیں تو انہیں ڈرائینگ کرنے کے لئے کہا جائے۔ چونکہ وہ بہت جلد جلد خاکے کھینچتے ہیں اس لئے غیر امدادی کام کے لئے صرف چند منٹ ہی درکار ہونگے۔ اس کے بعد معلمہ خاکوں کی جانچ پڑتال کریگی۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو خود بچوں کو ہی زیادہ فاحش اور بڑی بڑی خامیوں کی اصلاح کا موقع دیگی۔ یا خود معلمہ بچوں کے روبرو ایسی تفاصیل کے خاکے کھینچکر بتاتی ہے۔ جنہیں وہ ٹھیک ٹھیک طور پر کرنے سے قاصر پائے جائیں۔ ان خاکوں کو مٹا کر پھر بچوں کو دوبارہ کوشش کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔

بعض اوقات۔ بچے جب ناقابل عبور مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو انہیں ضمنی طور پر امداد دینا ہی ضروری ہے۔ ان کی دیانتدارانہ سعی کے بعد معلمہ اگر مناسب خیال کرے تو تختہ سیاہ پر خاکہ کھینچکر اس اصول کی توضیح کر سکتی ہے۔ جس سے کہ بچہ غالباً ناواقف ہے۔

بچوں کو یہ سمجھانے کے لئے کہ عام اشیا یا قدرتی مناظر کی ڈرائینگ کس طرح کرنی چاہیئے معلمہ جو طریق عمل اختیار کریگی وہ بہت ہی مختلف النوع ہوگا۔ وہ انکی مساعی کو بہت ہی صبر کے ساتھ دیکھتی ہوئی دیانتداری کے ساتھ صحیح صحیح خاکہ بنانے کی ہر سعی کی حوصلہ افزائی کرتی رہیگی۔ اور بعض اوقات مناسب اشارہ

وکنایہ سے کام لے کر اور راگ اور قصے کی توضیح میں چاک کو بخوبی استعمال میں لاکر مناسب بہم پہنچائیگی۔ لیکن اُن کے ڈرائینگ کے اسباق کے دوران میں تختہ سیاہ پر خاکے کھینچنے میں معلمہ کو بہت ہی احتیاط اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیے۔ ورنہ اس کی اس قسم کی توضیح سے بچے کی تمام جدت فنا ہو جاتی اور اس کی قوت مشاہدہ کند ہو جاتی ہے یا وہ پیشکردہ عام یا قدرتی اشیاء کے محض رسمی سے خاکے ہی بنا سکیگا۔

بچوں کو کسی منتخبہ مضمون کے متعلق جس سے کہ وہ بخوبی مانوس ہوں۔ اپنے خیالات آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کے وافر مواقع ملنے چاہئیں۔ اور یہ مشقیں صحیح طور پر طفلانہ اظہار پر مشتمل ہونی چاہئیں۔ نہ کہ محض دوسروں کے خاکوں کی نقلیں اُتارنے یا معلمہ کے اشارات کی تصویری نقل نویسی پر۔ ان میں قصوں کے توضیحی خاکے بنانا۔ حافظہ اور تخیل کی مدد سے خاکے کھینچنا وغیرہ سب ہی شامل ہونگے۔

بلاشبہ ان ابتدائی اظہاری مشقوں کی نکتہ چینی اس طریقے سے نہیں ہوگی جو کہ باقاعدہ ڈرائینگ کی مشقوں میں مستعمل ہوتا ہے۔[1]

آزاد بازو کی ڈرائینگ

چھوٹے بچوں سے عمودی سطح پر ڈرائینگ کے بڑے بڑے خاکے بنوانے کی اہمیت پر اس قدر کثرت سے زور دیا گیا ہے۔ کہ ہم اسے کمسنوں کے تعلیمی نصاب کا قریب قریب ایک ضروری اور ناگزیر جزو قرار دیتے ہیں۔

اس کے لیے حسب ذیل سامان مہیا کیا جانا چاہیئے:۔

(۱) ایک موزوں سطح۔

---

[1] تدریس ڈرائینگ کے متعلق یادداشت۔ مرتبہ نمائش مجلس تعلیم مسعود۔

(۲) سفید یا رنگین چاک جو کہ عام طور پر تختہ سیاہ کی ڈرائینگ کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(۳) چھوٹی چھوٹی ربڑ کی ٹکیاں۔

موزوں سطح کے مہیا کرنے میں واقعی کچھ دقت ہوتی ہے کیونکہ بچوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کھڑے رہ کر کندھے سے سالم بازو کے ذریعہ ڈرائینگ کریں۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے زیادہ جگہ درکار ہو گی۔ مگر ہمارے قدیم مدارس کی عمارتوں میں تو عموماً اس قدر وافر گنجائش نہیں ہوتی۔

ایسی صورت میں یہ مناسب ہو گا۔ کہ تختہ سیاہ یا سورالسین یا کسی دوسری چیز کی پٹی جو تقریباً دو فیٹ چوڑی ہو۔ دیوار میں نصب کرلی جائے۔ یا بڑے بڑے تختہ سیاہ مہیا کئے جائیں۔ یا چھوٹی چھوٹی تختیاں جو ۱۱ × ۱۶ انچ کی ہوں۔ ڈسکوں کی نشیبی جگہوں میں لگوائی جائیں۔

اگر دیوار پر ڈرائینگ کرائی جائے۔ تو معمولی کمرہ جماعت میں بھی جگہ اور حالت قیام کے اعتبار سے بہترین حالات میسر آسکتے ہیں۔ مگر یہ عموماً عملی طور پر حافظہ کی ہی مدد سے ڈرائینگ ہو گی۔ کیونکہ بچوں کو اصل شئے کی طرف سے پیٹھ موڑ کر کھڑا ہونا پڑیگا۔ راقمہ کو اس کا تجربہ ہوا ہے۔ کہ معمولی ناپ کے کمرے میں پچاس طلبہ کی ایک جماعت کے لئے کافی جگہ نہ ہونے سے اس بات پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ کہ جماعت کے کچھ حصے کو کسی دوسرے آلہ مثلاً قلابہ دار تختہ سیاہ یا ڈسکوں کی تختیوں پر لگایا جائے۔

اگر بجائے سیاہ کے سبز سورالسین کا انتخاب کیا جائے۔ تو دیوار کے اطراف کے حاشیہ کی خوشنمائی میں اضافہ ہو جائیگا اور اس پر اسی قسم کے بہتر رنگ کا فریم بھی لگوا دینا چاہئیے۔

بچوں کو رنگ کا استعمال سکھانے اور ڈرائینگ کی مشقوں کو پر لطف بنانے کے لئے بعض اوقات رنگین چاک کا بھی استعمال کیا جائیگا۔ مگر مشق کے لئے عام طور پر سفید کو ہی ترجیح دیجاتی ہے۔ رنگین چاک ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ اس سطح پر جس پر کہ بچے کام کریں۔ صاف طور پر نمایاں ہوں۔ ورنہ آنکھوں پر معض اثر پڑیگا۔ مثلاً سیاہ سطح پر گہرا نیلا چاک کبھی استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

جب بچے ڈرائینگ کی کوئی مشق کر رہے ہوں۔ تو اس وقت انہیں ربڑ سے مٹانے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ البتہ ربڑ کی اس وقت ضرورت ہوگی۔ جبکہ تختیوں کو جدید ڈرائینگ کے لئے صاف کرنا مطلوب ہو۔

چاک پکڑنے کی مشق

۱۔ اسے بائیں ہاتھ میں پکڑو۔

۲۔ اسے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور پہلی اور دوسری انگلیوں کے مابین رکھو۔

ہاتھ کے کام کی مشقیں:۔ اگر ممکن ہو سکے تو ہر روز چند منٹ بڑے چلنے پر آزادی کے ساتھ جلد جلد خاکے کھچوانے میں صرف کرنے چاہئیں۔

ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۵۵ ایں بات کی احتیاط رہنی چاہیئے کہ ورق اسٹینڈ پر بچے ہوئے رہیں۔ ورنہ اس میں ان کے لئے اپنے ہی بوجھ سے جو پھیلاؤ پیدا ہوگا۔ اس سے بجائے ہموار مسطح سطح کے گول سطح بنیگی۔ عمدہ طریقہ یہ ہے۔ کہ اسے دیوار کے اوپر کے حصہ میں ایک چوبی پٹی کے نیچے رکھکر لگائیں۔ اور پھر اسے سرے اور نچلی پٹیوں کے پیچھے آزادی سے گرنے کے لئے چھوڑ دیں۔

اس میں مختلف اسمات کے خطوط مستقیم اور خطوط منحنی یا ایسی شکلیں جیسے دائرہ۔ بیضوی شکل۔ حلقہ وغیرہ لی جا سکتی ہیں۔ اس قسم کی مشقوں میں ہمارا مطمح نظر صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ کام میں سہولت و روانی پیدا ہو۔ اور زیر استعمال سامان پر کافی دسترس حاصل ہو جائے۔ ٹھیک جس طرح کہ پنج انگشتی اور دوسری مشقوں سے آلہ موسیقی کے بجانے میں مہارت میں اضافہ بہم پہونچتا ہے۔ اسی طرح ہی ان سے بھی تصویر کشی کی مہارت حاصل ہوتی ہے۔

بچوں کو چاہیئے۔ کہ ڈرائینگ کرنے سے پیشتر شکل کا بخوبی مشاہدہ کرلیں۔ اور جب معلمہ اسے تختہ سیاہ پر دلیری اور سرعت کے ساتھ کھینچے۔ تو اُسے غور سے دیکھتے جائیں۔ اور پھر خود بھی کئی بار اُس کی مشق کریں۔ مثال کے طور پر فرض کرو۔ کہ دائرہ کی ڈرائینگ کی مشق کروانی مطلوب ہے۔ اُس کے لئے سبق کا خاکہ حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ کسی گول چھلے یا کسی دوسری چیز کا مشاہدہ۔
۲۔ بچے ہوا میں اُنگلی سے شکل بناتے ہیں۔
۳۔ خود معلمہ ڈرائینگ کرتی ہے۔ اور بچے غور سے دیکھتے جاتے ہیں۔ اور پھر وہ ہوا میں اُنگلی سے شکل بناتے ہیں۔
۴۔ بچوں کی مشق۔ چاک کے بغیر ہی اولاً انہیں تختیوں پر دائرہ کی شکل کا سرسری سا نشان کر لینا چاہیئے۔ اور پھر اُن سے باقاعدگی کے ساتھ جتنی مرتبہ کہ معلمہ مناسب سمجھے۔ ڈرائینگ کروائی جانی چاہیئے۔ مگر بچوں کو کسی مشق کے دوران میں اختتام تک ربڑ سے مٹانے کی ہرگز اجازت نہ دینی چاہیئے۔

کمسنوں کے ابتدائی ڈرائینگ کے اسباق کے لئے ایسی اشیاء کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ جن کے بیرونی خطوط بہت ہی سادہ ہوں۔ اور جو صرف دو ابعاد ہی رکھتے ہوں

کیونکہ جب تک ایسی چیزوں کی ڈرائینگ کی خاصی مشق نہ ہو۔ جن میں صرف طول وعرض ہی نظر آتے ہیں۔ تناظر کے اُتارنے کی کوشش نہیں کیجانی چاہیئے۔ تاکہ جمالیاتی پہلو نظرانداز نہ ہونے پائے۔ اِسلئے منتخب اشیا سادہ اور خوبصورت ہونی چاہئیں۔ اِس قسم کے زیادہ رسمی اسباق کے لیے کسی ایسی چیز کا انتخاب ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بچوں کی استعداد و قابلیت سے تھوڑی سی بھی بڑھی ہوئی ہو۔ ڈرائینگ کی تمام مشقیں جیساکہ قبل ازیں ہی بیان کیا جاچکا ہے۔ راست اشیا یا حافظہ کی مدد سے کروائی جانی چاہئیں۔ اور ایسی چیزوں کی ڈرائنگ کی مشقیں جو کبھی کسی سابقہ موقع پر مشاہدہ میں آچکی ہوں۔ کثرت سے کروائی جانی چاہئیں۔

جب خود معلم بچوں کے سامنے ڈرائینگ کرے۔ تو اسے مناسب حوصلہ افزائی سے کام لیتے ہوئے طریقہ کار کے متعلق بچوں سے تجاویز طلب کرنی چاہئیں۔ اور جب وہ کمرے کی دیواروں پر کسی امتیازی جگہ کو پُر کرنے کے لئے ڈرائینگ کے خاکوں کا انتخاب کرے۔ یا بچوں کے کام پر تنقید کرے۔ تو اسے چاہیئے کہ اُن کے فیصلوں کو بھی کام میں لائے۔ آزاد یا زد کی ڈرائینگ کے لئے قصہ گوئی یا مطالعۂ قدرت کے اسباق سے کئی موزوں اشیا مل سکتی ہیں۔ مثلاً جب "گل چاندنی" کے قصے پر سبق ہو رہا تھا۔ تو کاریگروں کے ایسے اوزاروں کی ڈرائینگ کرنے سے جیسے کہ بونے استعمال کیا کرتے ہیں۔ حالات زیادہ حقیقی صورت اختیار کر لیتے تھے۔ اور بچوں کی لطف اندوزی میں بھی خاصہ اضافہ ہوگیا تھا۔ ایسی چیزیں بچے عام طور پر بغیر کسی دقت کے اپنے گھروں سے لا سکتے ہیں۔

تناسب: بچوں کو صحت کے ساتھ لمبائیوں کا اندازہ کرنا اور تناسب کی شناخت کرنا سکھانے کے لئے معلم کو بہت زیادہ تفتیش، تدبیت اور توضیح سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ ابتدائی تعلیم والے بچے خود انداز ے کے سمجھنے کے نہیں

بنائے جاسکتے۔ پس کسی شئے کی ڈرائینگ شروع کرنے سے پیشتر بچوں کو اولاً اسکی شکل کا بحیثیت کل مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ ثانیاً اس کے مختلف حصوں کا باہمی تعلق معلوم کرنا چاہیئے۔ اور ثالثاً اُن سے کسی طرح اس امر کا اظہار کروانا چاہیئے۔ کہ اُن تعلقات تناسب کو دکھانے کے لئے اُس شئے کی ڈرائینگ کس طرح بنائینگے۔

چاک اور رنگین چاک کی ڈرائینگ میں رنگ آمیزی کرنا

بچے جب قدرتی اشیاء کی رنگین تصویرکشی کر رہے ہوں۔ تو وہ اکثر چاک یا رنگین چاک سے جو انہیں استعمال کے لئے ملتا ہے۔ عمدہ اور اطمینان بخش تصویریں بنانے میں سخت دقت محسوس کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے شاگردوں میں حسن الالوان کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ اُنہیں شئے زیرِ مشق کا اصلی رنگ پیدا کرنے کا مطمح نظر اپنے سامنے رکھنے کی ترغیب دیں پرندوں۔ مچھلیوں۔ کوڑیوں وغیرہ کی نقلیں اُتارنے میں بہت سے رنگ آپس میں ملے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بچوں کو ہدایت کرنی چاہیئے۔ کہ ایسی ڈرائینگ شروع کرنے سے پیشتر اصل چیز کو بہت ہی غور سے دیکھکر رنگ کا خاکہ بنالیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو اُن رنگوں کو اُنگلی کے سرے سے تھوڑا سا گھس کر صفائی کے ساتھ باہم ملا لیا جائے۔

سُنہری مچھلی کی ڈرائینگ کرتے وقت رنگین چاک کے چھوٹے ڈبوں کی مدد سے حسب ذیل طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ زرد۔ نارنجی اور گہرے بھورے رنگ کا اسکے لئے پہلے ہی سے انتخاب کرلیا تھا۔ جسم کی شکل بنا کر اُس پر زرد رنگ

کے چاک کو پہلو سے رگڑنے کے بعد پشت اور جسم کے گہرے رنگ کے حصوں پر نارنجی رنگ ملا دیا گیا تھا۔ مچھلی کے پر اس میں ظاہر کرنے کے لئے ... رنگ کے چاک سے چند لکیریں نیچے کی جانب کھینچ دی گئی اور ان پر کچھ کچھ نارنجی رنگ بھی ملایا گیا تھا۔ کنارے کسی قدر بے قاعدہ ہی رکھے گئے تھے۔ اور [illegible] گلپھڑوں کو ظاہر کرنے والے چھوٹے چھوٹے خمیدہ خطوط اور چھلکوں کو ظاہر کرنے والے نیم دائرے نارنجی رنگ کے چاک کے سرے سے بنائے گئے تھے۔ آخرکار کسی قدر زیادہ سیاہ رنگ استعمال کرکے آنکھ بنائی گئی تھی۔

نمونوں کے لئے موزوں اشیاء

بچوں کے کھیل کی چیزیں یا کھلونے مثلاً کرکٹ کا گیند۔ بلا۔ گول کوا۔ بیٹ پر دار گیند۔ پھاندنے کی رسی۔ کھلونا گاڑی۔ پتنگ۔ کشتی۔

کمرۂ مدرسہ میں نظر آنے والی اشیاء مثلاً تصویر کا چوکھٹا۔ آتشدان۔ دست پناہ۔ گھنٹی۔ گھڑیال۔

گھر کے استعمال کی اشیاء۔ چھری کانٹا۔ چائے کی دیگچی۔ چٹنی کی کٹوری۔ کوزہ۔ چائے دان۔ آبپاشی کا ڈبہ۔ موم کی بتی۔ گھنٹہ۔ مختلف ناپ کی بوتلیں۔ حقہ۔ عینک۔ گھوڑے کا نعل۔ پنکھا۔ لفافہ۔ موزے۔ دستانہ۔ بڑا بوٹ۔

ماس ڈرائنگ

کسی چیز کی محض مجرد اور علامتی خاکے کی ڈرائنگ کرنے کے مقابلے میں اس کی کسی مجموعے میں نقل اتارنا بچے کے لئے بہت زیادہ پرلطف ہے۔ اس لئے جب کبھی ممکن ہو اس قسم کی ڈرائنگ بنانے میں اس کی حوصلہ افزائی

ضمیمه صفحه ؛ (۳۶۱)



کی جانی چاہیئے۔

صفحات ۴۴۸، ۴۵۲، ۴۵۷، اور ۴۶۱ کے سامنے کی تصاویر میں چار اور سات سال کے مابین عمر والے بچوں کی ڈرائینگ کے خاکوں کی چھوٹے پیمانے پر عکسی تصاویر دکھائی گئی ہیں۔ یہ تمام خود بچوں نے اشیاء سے زیر مشق کا راست مشاہدہ کرکے بنائی تھیں۔ اور کسی ایک میں بھی اُن چھوٹے مصوروں کو معلمہ کی بنائی ہوئی ڈرائینگ دکھا کر رہنمائی نہیں کی گئی تھی۔ البتہ بعض صورتوں میں بچوں کی مشقوں میں سے سب سے آخری کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ زیادہ مشق سے خامیاں بخوبی ظاہر ہو کر اور آنکھ کو مختلف اشکال دیکھنے کے بعد خاصی مہارت ہو جانے پر آخری خاکہ اصل نمونہ سے بہت زیادہ مشابہ ہو جاتا ہے۔

اس قسم کی تصویر کشی میں شئے زیر مشق کے لحاظ سے طریقۂ کار بدلتا رہتا تھا۔ عموماً چاک کی ایک چھوٹی سی قلم دی جاتی تھی۔ اور بچوں کو چاک کے پہلوؤں کے ذریعہ مرکز سے چوڑی چوڑی لکیریں بنانے کے لئے تشویق دلائی جاتی تھی۔ ۴۴۸ صفحہ کے سامنے کی تصویر میں جو چوبی مہرہ دکھایا گیا ہے۔ حسب ذیل طریقہ پر بنوایا گیا تھا۔

۱۔ گول حرکات جن سے کم و بیش مدور سی شکل بنتی تھی۔ عمل میں لائی جاتی تھیں۔

۲۔ نیچے کی جانب لکیریں مار کر گردن کے حصے کا اضافہ کیا گیا۔

۳۔ کندھوں کے لئے باہر کی جانب مدور لکیریں اور چوبی مہرے کا اندرونی حصہ بھرنے کے لئے نیز نچلا حصہ تکمل کرنے کے لئے عمودی لکیریں بنا کر تصویر کی تکمیل کر دی گئی۔

لیموں کی ڈرائینگ میں اولاً ایک چھوٹی سی بیضوی شکل بنا کر اُس کے

متبادلہ پہلوؤں پر آڑی لکیروں کا اضافہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ مطلوبہ جسامت نمودار ہوگئی۔ اور آخر کار ہر ایک سب سے پر چھوٹے چھوٹے باہر نکلے ہوئے ٹکڑوں کا اضافہ کر دیا گیا۔ پیالہ اور گیند۔ اور بلا اور پردار گیند۔ (جو صفحہ ۴۸۸ کی تصویر میں نمبر ۴ و ۵ میں دکھلائے گئے ہیں)۔ ترہی۔ گاجر اور موم بتی (جو صفحہ ۴۰۲ کی تصویر میں نمبر ۱ اور ۵ میں دکھلائے گئے ہیں) اور کھلونا گاڑی (جو صفحہ ۴۷۴ کی تصویر میں نمبر ۵ کے تحت دکھائی گئی ہے)۔ یہ تمام چار سالہ بچوں کی ڈرائینگ کے خاکوں سے اتاری گئی ہیں۔

چائے دان اور چٹنی دان کے ڈرائینگ کے خاکے جو صفحہ ۴۶۱ کے سامنے کی تصویر میں ہیں۔ مرکز سے شروع کر کے کونٹے کے ساتھ بنائے گئے تھے۔ اور بچوں کی دلچسپی میں اضافہ کرنے کے لئے اصل نمونوں کو ابلتے ہوئے پانی سے بھر دیا گیا تھا۔ بچوں کو بھاپ نکلتی ہوئی دکھائی گئی اور انہیں اپنی ڈرائینگ میں اسے بھی ظاہر کرنے کے لئے کہا گیا۔

بعض اشیاء مثلاً مچھلیوں کا جال۔ کلہاڑی۔ درانتی کشتی۔ کھلونا گاڑی جو صفحہ ۴۷۵ کے سامنے کی تصویر میں دکھائے گئے ہیں۔ کے اولاً خاکے بنائے گئے تھے۔ اور بعد میں انہیں اندر سے بھر دیا گیا تھا۔

نمونے ۔ بڑے بڑے نمونوں مثلاً کلہاڑی اور درانتی کے لئے سفید عقبی زمین مہیا کی گئی تھی۔ اور تمام جماعت سے ان کی ڈرائینگ کروائی گئی تھی۔ اور باقیماندہ مثلاً چائے دانی اور چائے کی پیالی کی ڈرائینگ بچوں کے مخصوص فریقوں نے کی تھی۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں مثلاً کھونٹیوں کے متعلق یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ کہ ہر ایک بچہ اپنے اپنے گھر سے ایک ایک نمونہ لے آیا تھا۔ اور اس طرح سے تمام نے مختلف نمونوں کی ڈرائینگ کی۔

برش کی ڈرائینگ

برش کی ڈرائینگ یا بغیر خاکہ کے آبی رنگ کی رنگ آمیزی بچوں کے لئے ہمیشہ دلچسپ ہوتی ہے۔ اور اگر صحیح طریقہ پر سکھائی جائے۔ تو اس کی تعلیمی اہمیت بہت زیادہ ہوگی۔ گزشتہ چند سالوں سے آزاد بازو کی ڈرائینگ اور مٹی کے کام کے ساتھ اسے بھی کمسنوں کے مدارس اور بالک گھر کے نصاب میں بہت نمایاں جگہ دی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس سے اسباق مطالعہ قدرت کے مضامین سے متعلقہ اشیاء کے خواص کی بہت اچھی طرح سے وضاحت ہوجاتی ہے۔ اور نیز بچے کے اشتیاق رنگ کی بھی تسکین اور تربیت ہوجاتی ہے۔ پس کمسنوں کے مدرسہ کے نصاب میں مندرجہ ذیل اُمور شامل ہونے چاہئیں:۔

(۱) برش پکڑنے اور رنگ ملانے کے طریقوں سے متعلق مشقیں۔

(۲) سادہ قدرتی اشیاء کی آزادانہ طور پر نقلیں بنانا۔

سامان

متوسط سطح اور موٹائی کا کاغذ۔ اگر زیادہ کھردرا ہوگا تو رنگ نہ چڑھ سکیگا۔

مربع کاغذ ۷ × ۷ انچ کے ٹکڑے جو ایک مقوے پر چسپاں ہوں تاکہ حسب ضرورت انہیں ڈھلوان حالت میں بھی رکھا جاسکے۔

جگہ بھرنے اور مشق کے لئے ایسے مقوے جن پر ایک انچی مربعے کھچے ہوئے ہوں۔ موزوں ہونگے۔ لیکن قدرتی اشیاء یا عام اشیاء کی ڈرائینگ کرتے وقت ہمیشہ سادہ کاغذ کا ہی استعمال ہونا ضروری ہے۔

رنگ:۔ تر آبی رنگ جو چار انچ اور ۱½ انچ لمبی نلیوں میں بکتے ہیں۔

معلمہ مندرجہ ذیل رنگوں کو حسب ضرورت مختلف مدارج اور نوعیتوں کے رنگ پیدا کرنے کے لیے کام میں لا سکتی ہے۔

سرخ رنگ:- Crimson Lake and Carmine

نیلے رنگ:- Indigo, Cobalt. Prussian blue اور Ultramarine

زرد رنگ:- Gamboge اور Yellow ochre

متفرق رنگ- Chinese white اور Burnt sienna ,Vandyke brown اور Sepia

بچوں کے لیے تین رنگوں والے ڈبے اور پلیٹیں یا چھوٹی چھوٹی طشتریاں جن میں رنگ ڈالا جائے۔

برش:- نمبر ۶ یا نمبر ۸ سائبیریا کے بالوں کے برش ان کی قیمت ۲½ یا ۳ شلنگ فی درجن ہوتی ہے۔ ارزاں قیمت کے برش خریدنا غلط کفایت شعاری متصور ہوگی۔ کیونکہ اُن کے بال باہر نکل آتے ہیں۔ تھوڑے سے استعمال سے ہی برش بہت جلد ناکارہ ہو جاتا ہے لیکن اچھے برش اگر احتیاط سے رکھے جائیں تو سالہا سال تک کام دیتے ہیں علیحدہ کرتے وقت اُنہیں اٹھا رکھنے سے پہلے ہمیشہ دھو دینا چاہیئے۔ یعنی وقت واحد میں صرف چند ایک کو لیکر صاف پانی سے دھویا جائے اور پھر تھوڑا سا جھٹک دیا جائے تاکہ سرے اچھی حالت میں رہیں۔ اور کسی مرتبان میں اُنہیں اس طرح سے کھڑا رکھ دینا چاہیئے کہ برش اُوپر کی جانب رہیں۔

اپنی اس خواہش کی وجہ سے کہ بچوں کی مشقوں میں بہت ہی عمدہ پیرایہ میں

رنگ آمیزی ہو اور اس تمنا کی خاطر کہ بچے کو برش کا تمام کام سکھلا دیا جائے۔ ہم بعض اوقات اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ڈرائینگ کی دوسری معمولی مشقوں کے مقابلہ میں رنگ آمیزی کی مشقوں میں بچے کو آزادانہ اظہار کے مواقع دینا غالباً زیادہ ضروری ہے۔ بچے کو یہ آسان ذریعہ کام میں لانا ضرور سکھلانا چاہیئے۔ مگر کسی شکل کی تکمیل کا طریقہ بتانے کی امداد اصولاً اس وقت ہی دیجانی چاہیئے جبکہ بچے کے قوتِ مشاہدہ کو تحریک ہو چکے اور اسکی نقل اتار رہے ہیں وہ اپنی ذاتی مساعی سے کام لیکر اپنی جدت کا بخوبی اظہار کر چکے۔

برش کو رنگ میں ڈبونے سے پہلے اس کے پکڑنے کے طریقہ کی کافی مشق ہونی چاہیئے۔ اور معمولی چیزوں یا قدرتی اشکال کی رنگ آمیزی مشقی اسباق کے ساتھ ساتھ جن میں بچوں کو برش کا استعمال اور برش کی لکیروں سے یا رنگ کی چھوٹی سی پوطرے ماس میں شکلیں بنانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ باری باری سے چاہیں دی جانی چاہئیں۔

ابتداءً ہم برش کی لکیروں سے جنھیں ہم متعاقب سادہ پتے بنانے کے لئے باہم ملاتے ہیں یا آسان جامٹری کی شکل سے مثلاً مربع یا دائرہ کی رنگ آمیزی کرنے سے اس کام کو شروع کرینگے۔

تحفہ اول کے گولوں کی رنگ آمیزی کرنا دائروں کی ڈرائینگ کے لئے ایک اچھی مشق ہے بچے اس کے لئے آسانی سے اپنے حسب خواہش رنگوں کو ملا سکتے ہیں۔

کسی ایسے دن جبکہ تیز و تند ہوا ہو ابتدائی اور ثانوی رنگوں کی جھنڈیاں باز رنگا میں لٹکا کر بچوں کو دیکھنے کا موقع دیا جائے۔ اور پھر اُن سے حافظ کی مدد سے انکی رنگ آمیزی کروائی جائے۔

چھوٹے سیدھے خطوط بنانے میں برش کے سرے کے استعمال کی مشق یوں کروائی جا سکتی ہے۔ کہ حروف تہجی کو طباعی حروف میں رنگ سے لکھوایا جائے اور پھر انہیں باہم ملا کر ان سے الفاظ بنوائے جائیں۔

تمام مشقوں میں ایک معین مقصد پیش نظر رہنا چاہیئے ورنہ دلچسپی زائل ہو جائیگی اور بجائے فائدہ رساں ہونے کے وہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہونگی۔

ان حروف کو قطعات میں اکائیوں کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیئے۔

رنگوں کی آمیزش:۔ اگر بچوں کو خود اپنے رنگ آپ ملانے کے مواقع نہ دئے جائیں تو وہ نہ صرف رنگوں کو باہم ملانے کے متعدد دلچسپ تجربات کرنے کے لطف اور اس طرح سے جو عجیب عجیب تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں انہیں دیکھنے کی مسرت سے ہی محروم رہینگے بلکہ بہت سی مفید تربیت سے بھی انہیں بے بہرہ رہنا پڑیگا۔

ابتدائی رنگوں میں سے ہر ایک کا باری باری سے استعمال اور ان سے ثانوی رنگ کس طرح بنتے ہیں کا تجربہ تمہیدی مشقوں کے دوران میں کرایا جا سکتا ہے اور رنگوں کی گوناگونی کی وجہ سے یہ تمہیدی کام بہت ہی دلچسپ ہو جائیگا۔ بڑی بڑی جماعتوں میں بھی رنگ ملانے کی مشقوں کا اہتمام بغیر کسی دقت کے ہو سکتا ہے بچے خوشی خوشی چھوٹی چھوٹی شیشیاں جنہیں رنگ میں ڈالنے کا پانی ہوتا ہے اور برشوں کو صاف کرنے کے چیتھڑے ساتھ لاتے ہیں۔ رنگ کے چھوٹے چھوٹے قطرے نلیوں کو دبانے سے پیالیوں میں ڈالے جا سکتے ہیں یا ہر ایک بچے کے پاس اس کام کے لئے رنگین ڈبے ہونے چاہئیں۔

پیشتر اسکے کہ بچوں کو مختلف رنگوں کے نام سکھائے جائیں انہیں ابتدائی رنگوں کو ملا کر ثانوی رنگ پیدا کرنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ جب ایسے

رنگ قدرتی اشیاء کی رنگ آمیزی کے لئے درکار ہوں تو معلمہ کو خود رنگ ملا کر رکابیوں میں بچوں کے استعمال کے لئے ڈال دینا چاہیئے۔

جب وہ رنگ آمیزی میں مزید ترقی کرنے پر آمادہ ہوں تو انہیں سرخ۔ نیلا اور زرد رنگ باہم ملانا چاہیئے جسکے نتیجہ کے طور پر ایک خاکستری رنگ نمودار ہوگا۔ خاکستری اور بھورے رنگ کے مختلف مدارج حاصل کرنے کے لئے رنگوں کو مختلف تناسبوں سے ملایا جانا چاہیئے۔

بچے جب دیکھیں کہ شئے زیر مشق کے رنگ کے مقابلہ میں ابتدائی یا ثانوی رنگ بہت زیادہ بھڑکیلے ہیں تو انہیں بتانا چاہیئے کہ ان کا تھوڑا سا متمم رنگ اگر ان میں ملا دیا جائے تو قدرے خاکستری ہوجائینگے۔ مثلاً سرخ کو قدرے کثیف بنانے کے لئے سبز رنگ اسمیں ملانا چاہیئے اور سبز کے لئے تھوڑی سی سرخی سے کام لینا چاہیئے۔

بچوں کو اس قابل بنانے کے لئے کہ وہ پتوں کلیوں پھولوں یا دوسری قدرتی اشیاء کا غور سے مشاہدہ کریں اور ان کے متعلق خاصی معلومات حاصل کرکے انہیں دل سے سراہنے لگیں۔ قدرتی اشیاء کی رنگ آمیزی کرنا اس قدر مفید ہے کہ جسقدر جلد ہوسکے اسے شروع کر دینا چاہیئے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے۔ ہمارا ابتدا ہی سے مطمح نظر یہ ہونا چاہیئے کہ بچوں کو بغور مشاہدہ کرنے اور مشاہدہ شدہ اشیاء کی نقل اتارنے میں خاصی استعداد بہم پہنچائی جائے ورنہ سابقہ معلومات سے یا معلمہ کے اتارے ہوئے خاکے سے نقل اتارنا بالکل بے سود ہے عموماً رنگ آمیزی کے سبق کو مطالعہ قدرت کے سبق کے بعد لینا چاہیئے۔ جبکہ شئے زیر مشاہدہ سے بچوں کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ کم و بیش۔ زیادہ غور سے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسکے بعد

انہیں اپنے اپنے نمونوں کو دیکھکر رنگ آمیزی کرنے پر لگایا جا سکتا ہے۔

اصولاً ہر دو بچوں کے لئے ایک ایک نمونہ مہیا کیا جانا چاہیئے مگر بعض بڑے بڑے پھول مثلاً Single Dahlias و سورج مکھی پھول و Purple clematis سفید مقبعی زمین میں رکھکر کئی بچوں کو ایک ہی پھول سے نقل اتارنے کے لئے دیے جا سکتے ہیں

اول اول بہت ہی سادہ اشیاء جو بہت ہی نمایاں اور امتیازی خصائص رکھتے ہوں دیئے جانے چاہئیں لیکن قدرتی طور پر ایسا انتخاب کام شروع کرتے وقت موسم کے لحاظ سے ہوگا. اگر موسم خزاں ہو. تو شیرخوار بچوں یا اڑتے ہوئے بیجوں کی بات چیت کے بعد ash یا maple وانجیر کے بیجوں کی ڈرائینگ کروائی جا سکتی ہے. اگر موسم سرما ہو تو اکاس بیل یا سدابہار کے ٹکڑوں کی دستیابی میں کچھ زیادہ دقت نہ ہوگی. موسم بہار میں گل چاندنی اور گلہائے زعفران crocuses سے بخوبی کام شروع کیا جا سکتا ہے اور موسم گرما میں گو ایسے پودے پراگندہ حالت میں ہوتے ہیں تاہم کوئی ایک سادہ پھول یا پتا آسانی سے دستیاب ہو سکتا ہے. معلم کا کام زیادہ تر یہ ہوگا کہ وہ بچوں کی ڈرائینگ میں غلطیوں کو معلوم کرکے انہیں شئے زیر مشق اور اس کی تفصیلات کی جانب متوجہ کرے۔

پھولوں کو بچوں کے سامنے رکھنے اور انہیں کسی جنسی زمین میں دکھانے کے لئے بہت سی ترکیبیں ہیں. یا انہیں بچوں کے پہلو میں ڈنک پر لگایا جا سکتا ہے. شکل ۱۵۲ میں بچے لوبیا کے پودوں کی جنہیں انہوں نے خود بویا تھا

---

(۱) Duplex Flower holdres

اور جنگلی روئیدگی کو وہ روزمرہ دیکھتے آرہے ہیں رنگ آمیزی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

قدرتی اشیاء کی رنگ آمیزی سے متعلق

ابتدائی مشقیں

۱۔ سادہ شمشیر نما پتے مثلاً مختلف اقسام کی گھاس ناگرموتھے اور سوسن کی اقسام کے پتے۔

۲۔ طرح طرح کی شکل وصورت کے پتے مثلاً Laurel ,Ivy, Privet

۳۔ قلبی شکل کے پتے مثلاً چنار Celandine

marshmarigold اور بنفشہ۔

مندرجۂ بالا جیسے چند پتوں کی ڈرائینگ کرنے سے بچے بخوبی سیکھ سکتے ہیں کہ برش کی گھسیٹوں سے گل چاندنی کے سے پتوں کی کسطرح نقل اُتاری جاتی ہے اور نرگس جیسے پتے کی لپیٹ کو بنانے کے لئے کس طرح سے ایک نقطے پر کھینچ لیجانا چاہیئے Privet جیسے پتے کو کسطرح برش کی لکیروں سے بنایا جا سکتا ہے؟ اور کسطرح مخصوص ترکیب کے ساتھ رنگ آمیزی کرنیسے چنار Laurel یا Ivy جیسے پتے کی شکل بن سکتی ہے ذیل میں ان قدرتی اشیاء میں سے چند کی فہرست درج کیجاتی ہے جنکے خاکے راقمہ کے مدرسے کے ۵ سال سے ۸ سال کی عمر کے بچوں نے رنگ آمیزی کرکے اُتارے تھے۔

۱۔ میقات اول میں اکتوبر سے کرسمس تک: سوئے گھی Dahlia

نرگس کی کلی پھول اور پتہ۔ Purple Clematis

Beech - بلوط - Virginian creeper اور

maple جھڑ بیری کے پتوں کی موسم خزان کے لحاظ سے رنگ آمیزی

hazel اور پوست کے ڈوڈے بلوط اور ash انجیر

کے بیج۔ Hips اور Haws موسم سرما کا شاہ دانہ

شکل ۲۰۰ جیسا کے پودوں کی رنگ آمیزی کا نمونہ

سدا بہار اور اکاس بیل کی چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں جنمیں پتے اور پھل بھی دکھاۓ گئے تھے۔

مینڈک کے انڈوں کے مختلف مدارج نشو ونما۔

میقات دوم میں (جنوری سے ایسٹر تک) درختوں کی پتیاں اور کلیاں۔
ان کے مختلف مدارج نشوونما پر۔جنہیں گل چاندنی Crocus اور
سنبل کی پتیاں Beech · Lilac اور
بلوط کی کلیاں شامل ہیں۔گل چاندنی - Crocus - گل لالہ

Fritillary بنفشہ Celandine, aconite

Butter cup Blue bell اور anemone کی کلی
پھول اور پتہ۔ چنار Hazel اور بید مجنون کے غنچے۔ مختلف
مدارج روئیدگی کے لحاظ سے۔
میقات سوم میں (ایسٹر سے موسم گرما کی تعطیلات تک) شاہ دانہ اور
بیسر کا پھل۔ Campion ، Raggedrobin ، Ragwort'
Dogrose Wiladrum Japonica Apple blossom'
Sweet pea Clover Canterburybell Cow slip
Periwinkle

کی کلی۔پھول اور پتہ۔پروانے،شہد کی مکھیاں اور بڑی مکھیاں۔
صفحات ۴۶۳ ، ۴۶۵ اور ۴۴۳ کے سامنے کی تصاویر میں جو برش کی ڈرائنگ
کے نقول دیئے گئے ہیں۔ وہ ۶ اور ۷ سال کی عمر کے بچوں نے کئے تھے۔
The honey suckle پھول کی تصویر ایک پنج سالہ
لڑکے نے بنائی تھی اور بچے کی استعداد کے لحاظ سے یہ پھول کی بہت ہی
عمدہ اور صحیح نقل اتاری گئی ہے۔

گو یہ نامناسب ہے کہ بچے کو قدرتی اشیاء کی تصویر کشی میں ہم کسی معینہ مخصوص پیرایہ کے اختیار کرنے پر مجبور کریں کیونکہ اس طرح کرنے سے ہم ایک قسم کے رسمی اسلوب کی تربیت کرتے ہیں تاہم غلط کھینچکر جگہ بھرنے کے طریقہ سے بچوں کو ہمیشہ باز رکھنا چاہیئے۔ مختلف اقسام کے گھاس ۔۔ناگر موتھا۔ اور سوسن کے اقسام کے پتوں کی تصویر کشی کرانے سے پہلے اگر ایک جنبش کی سادہ برش کی لکیروں کی مشق کرائی جائے تو مناسب ہے۔ بلبلی شکل کے پتوں مثلاً (Celandine یا بنفشہ کے) کی تصویر کشی کے لئے دو چوڑی لکیریں درکار ہونگی مگر نیچلے دو لو نصف حصوں کو گول کر دینا چاہیئے یا اوپر سے ہی شروع کر کے رنگ کی چھوٹی سی پوکھر کو جلدی سے ہلا کر پتے کی شکل بنائی جا سکتی ہے۔

اس کام کے لئے جو رنگ استعمال کیا جائیگا وہ اسقدر گاڑھا ہونا ضروری ہے کہ کاغذ پر واضح طور سے نمایاں ہو سکے مگر ساتھ ہی اسقدر پتلا بھی ہونا چاہیئے کہ آسانی اور سہولت سے بہ سکے۔ جلد جلد شکلیں بنانے کے مشقی اسباق بھی ضرور ہونے چاہئیں۔

تر آبی رنگ کا کام

دھندلے رنگ اور باہم مخلوط رنگ جیسا کہ خزاں کے پتوں، پھلوں جاپانی پنکھوں، لالٹینوں، چھتریوں اور گڑیوں میں دیکھے جاتے ہیں۔ اسطرح پیدا کئے جا سکتے ہیں کہ زیر مشق شئے کو آبی رنگ سے یا کسی دوسرے رنگ سے بنا کر اس پر خاص قسم مخلوط رنگ چھڑک دیئے جائیں مگر خیال رہے کہ اس کے خشک ہونے سے پیشتر ہی یہ ملجائیں۔ اس قسم کی شقیں ہاتھ کے

ضمیمه صفحه (۳۷۰)



شکل نمبر ۲۱

مدرسہ میں ۶۔ ۷ سالہ بچوں کے لئے بہت پر لطف ثابت ہوئی ہیں۔

حسب ذیل آلات کی ضرورت ہے:۔

پانی کے لئے چھوٹے چھوٹے مرتبان، چیتھڑے یا جاذب کے ٹکڑے جن سے برشوں کو خشک کیا جاتا ہے یا صاف کیا جاتا ہے اور تین رنگوں والے رنگ کے ڈبے یا بشرط ترجیح مطلوبہ رنگوں کی خالص غیر مخلوط رنگ کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں جنھیں بچوں کی طشتریوں میں گھولا جا سکتا ہے بھی لیجا سکتی ہیں۔

معمولی مشقیں مثلاً کسی شکل کو آبی رنگ سے بنانا اور اُس پر رنگوں کو چھڑکنا مثلاً سرخ اور نیلا، سرخ اور زرد اور نیلا و زرد۔

حسب ذیل طریقہ استعمال میں لایا گیا تھا:۔

۱۔ کوئی سادہ شکل آبی رنگ سے بنائی جاتی تھی۔

۲۔ بچہ اپنے برش کو جو گیلا ہونا چاہیئے مگر زیادہ تر نہیں ہونا چاہیئے۔ رنگ کی کسی گھلی ہوئی ٹکڑی (مثلاً سرخ) میں ڈبو کر کاغذ کی تر سطح پر اُس سے رنگ آمیزی کرتا تھا۔ پھر کوئی دوسرا تھوڑا سا رنگ (مثلاً نیلا) لیکر اُس سے سابقہ رنگی ہوئی سطح پر چھڑکتا تھا۔ اور اُس سے اسطرح ملنے دیتا تھا کہ ایک نیا رنگ ہی نظر آنے لگتا تھا۔

(اگر سرخ اور نیلے رنگ کو ملنے دیا جائے تو ارغوانی رنگ پیدا ہوگا)

قوس و قزح کے رنگ بنانے کے لئے اولاً قوس و قزح کا مشاہدہ کیا جاتا تھا۔ یا شیشہ کے منشور میں سے رنگوں کو دکھایا جاتا تھا اور پھر تر سطح پر رنگوں کو ملنے دیا جاتا تھا۔ اسطرح ابتدا ہی سے ثانوی رنگ ظاہر ہونے لگتے تھے۔

اشیا کی رنگ آمیزی:۔ چھتری، پنکھا، لالٹین اور گلدان جو کہ صفحہ ۸ نے ۱۲ کی تصویریں دکھائے گئے ہیں اسی طریقہ سے بنائے گئے تھے۔

نوٹ ع۱ ۔ اصل کتاب میں یہ تصویریں موجود نہیں۔ مترجم

صرف آخری شکل (گول لالٹین) بالکلیہ ایک بچے نے بنائی تھی۔ لیکن باقیماندہ
بھی بالکل سادہ ہیں اور بچے بخوبی انکی رنگ آمیزی کر سکتے ہیں۔ گلدان کی رنگ
آمیزی میں سرخ اور زرد Vandyke brown کو ملایا گیا تھا۔

صفحہ ۴۷۴/۱ کے سامنے کی تصویر کے پھل بناتے وقت سوائے رنگوں
کے انتخاب میں تھوڑی سی مدد کے باقیماندہ تمام کام خود ۶ ۔ ۷ سالہ بچوں نے
ہی بلا امداد غیری سرانجام دیا تھا۔ ہر ایک پھل کی تصویر راست اصلی پھل کو دیکھکر
بنائی گئی تھی اسکے لئے بچوں نے اپنی طشتریوں میں سے جہاں رنگ کی چھوٹی
چھوٹی ٹکیوں کو حل کیا ہوا تھا۔ رنگ لیا تھا۔ سفید شاہ دانہ کی رنگ آمیزی میں
اولاً پیلے کروم رنگ کو لگا کر اس کے بعد بچے نے اپنے اصلی نمونہ کے مطابق
اس پر Virmilion رنگ پھیرا تھا۔ سیاہ شاہ دانوں
کے لئے قرمزی رنگ میں بھورا رنگ ملایا تھا۔ بیہ کے لئے زرد رنگ پر سبز رنگ
پھیرا گیا تھا۔ کروندے کے لئے سبز رنگ کام میں لایا گیا تھا اور برش کے سرے
پر تھوڑا سا جلا ہوا Sienna لگا کر پکے ہوئے پھل کی دھاریاں
بنائی گئی تھیں۔

توضیحی یا تصویری ڈرائینگ

جو چیزیں کہ بچے کے مشاہدہ یا تخیل میں آتی ہوں انکی تصویر کشی کرنے میں
جو اسے مسرت ہوتی ہے اس سے ہم تمام بخوبی واقف ہیں۔ ایسی مشقیں مسلسل
ارتسامات کے پختہ کرنے اور اس طرح سے نفسی بردہ کو تقویت دینے کے لئے
بہت مفید ہوتی ہیں۔ کمسنوں کی اکثر معلمات بعض اوقات انہیں اپنے حسب
پسند تصویریں بنانے کے لئے کہہ دیتی ہیں لیکن ہم میں سے اکثر یہ محسوس

کرتی ہیں کہ اس قسم کی مشق میں شل دوسری تمام مشقوں کے بچے کی استعداد اور ذہانت کے اضافہ کے ساتھ ساتھ تدریجی ترقی ہونی چاہیئے۔ لیکن اس قسم کی ترقی یوں ہی خود بخود نہیں ہو جاتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کوئی معین نصاب جو تصویر کشی کے دستور العمل کے مبادیات پر مشتمل ہو۔ اختیار کیا جائے اس قسم کے نصاب کی تتبع کرنے میں کچھ دقت ضرور ہوتی ہے کیونکہ تعلیمی نقطہ نظر سے کوئی مشق ایسی صورتیں مفید ہوتی ہے جبکہ اس سے بچے کے خیال کا صحیح صحیح طور پر اظہار ہو۔

مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلس اس قسم کی ڈرائینگ کے متعلق اپنی کتاب 'man kind in the making' میں کچھ مشورہ پیش کرتے ہیں جو کم و بیش برمحل معلوم ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کو ایسے عنوانات کی جنہیں کہ اسے دلچسپی ہو تصویریں بنانے دینا چاہیئے اور اس کے ذہن کو اس ناکارہ قسم کے مربع کاغذ کی ڈرائینگ سے ملوث ہونے دینا چاہیئے جس سے ناواقف معلمات بیشمار چھوٹے چھوٹے بچوں کی خواہش اور استعداد خاکہ کشی کو زائل کر دیتی ہیں۔ ایک فی الحقیقت ذہین معلمہ جو بچے کی مساعی کو غور سے دیکھکر اس کی استعداد سے کچھ تھوڑی سی ہی بلند سطح پر اس کے ساتھ خاکے بناتی ہے ایسی خاکہ کشی کو بہت ہی مفید بنا سکتی ہے" صاحب موصوف اسکی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ معلمہ کسطرح بچے کو آمادہ کر کے تصویر کشی کراتی ہے اور پھر خود اسی شکل کو حتی الامکان پوری سادگی سے یعنی ہر بات میں بچے سے کچھ ہی زیادہ بڑھی ہوئی بنا کر دکھاتی ہے کیونکہ اگر اسکی اپنی بنائی ہوئی شکل بہت ہی پُرتکلف اور اعلی درجہ کی ہوگی تو بچے کو بجائے ترغیب کے لازمی طور پر ایک طرح کی پست ہمتی ہوگی۔

بیشک اِس مشورہ کی حرف بحرف تتبع نہیں کیجا سکتی۔ کیونکہ ہمیں بجائے افراد کے جماعتوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ تاہم اساسی اصول کو کام میں لایا جا سکتا ہے اسلیئے ہمیں مشقی اسباق کے ساتھ ساتھ آزاد اور اختیاری اظہار کے مواقع بھی بدل بدل کر دینے چاہئیں۔ اول الذکر میں تو ہم بچے کو یہ سکھاتے ہیں کہ کسطرح سے تصویر کو ارضی اور سماوی حصوں میں منقسم کیا جائے (اگر کسی بیرونی منظر کی تصویرکشی مطلوب ہو) نقل جو کہ اُس کے لیئے اِس قدر جاذب توجہ ہوتا ہے اسے تصویر میں کسطرح ظاہر کیا جائے؟ کسطرح سے عمودی، افقی، منحرف اور منحنی خطوط کے ذریعہ سے سمت کو دکھایا جائے۔ اشیا کا باہمی فاصلہ اور اُن کی اضافی جسامت کسطرح دکھائی جائے؟ اور مختلف اقسام کی دوسری تفصیلات مثلاً درختوں مکانوں وغیرہ کو کیونکر ظاہر کیا جائے۔

ایسے خاکوں سے جو معلم اکثر اوقات آزادانہ طور پر جلد ہی جلد ہی تختہ سیاہ پر بناتی ہے اور مختلف اقسام کی دوسری تصویروں کے دیکھنے سے بچے کو خاصی مدد ملتی ہے۔ چنانچہ مسز ڈیلیس اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: "اسے قریب قریب غیر محسوس طریقہ پر ہی ایسی سطح پر بڑھا لیجانا آسان ہوگا جہاں سادہ توضیحی خاکوں سے نقل کرنا اس کے لیئے ناممکن ہو جاتا ہے۔"

ایسی صورت صرف تدریجی مراحل سے یا وقت واحد میں ایک ہی بات کی جانب متوجہ ہونے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اول اول متعدد مناظر کے بجائے جیسا کہ بچے عام طور پر پسند کرتے ہیں ہر تصویر میں صرف ایک ہی منظر لینا چاہیئے۔ تصویروں کے ذخیروں میں سے صرف چند ایک کو ہی منتخب کر کے یہ امر واضح کرنا چاہیئے کہ مصور نے ہر تصویر میں صرف ایک ایک

موضوع ہی کو لیا ہے۔

افقی خط۔ کسی تعلیمی سیاحت یا بازیگاہ کی سیر کے دوران میں معلمہ بچوں کو منظر کے سماوی اور ارضی حصوں کی جانب متوجہ کرتی ہے۔ وہ اس بارے میں بھی انہیں اپنے اپنے تجاویز پیش کرنے پر آمادہ کرتی ہے کہ کاغذ پر ان حصوں کو کس طرح ظاہر کیا جائیگا۔ چند ایک تصویر کا مشاہدہ کر کے بچے بخوبی معلوم کر لیتے ہیں کہ ارضی اور سماوی حصوں کا تناسب ہمیشہ یکساں نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ تصویر کے دو برابر حصے نہیں ہوتے کیونکہ ایسی صورت میں اس کی خوشنمائی مفقود ہو جائیگی۔

جانور اور ان کے حرکات :۔ بچے حرکت کو پسند کرتے ہیں۔ اور اگر انہیں اپنے حسب مرضی خاکے بنانے کے لئے کہا جائے تو ہم دیکھینگے کہ متحرک ذی روح کو وہ بہت شوق سے پسند کرتے ہیں وہ آدمیوں۔ جانوروں اور دوسری متحرک چیزوں کی تصویر کشی شوق سے کرتے ہیں۔ چونکہ تفصیلات کو مبالغہ آمیز بنانے کا ان میں قدرتی میلان ہوتا ہے اس لئے ان کی تصویریں بھدی اور غیر متناسب ہوتی ہیں ہمیں چاہیئے کہ انہیں اظہار فعل کے متعلق چند ابتدائی معلومات بہم پہنچائیں اور تناسب کا کچھ کچھ احساس پیدا کرنے کے لئے ہم انہیں اسطرح مدد دے سکتے ہیں کہ بجائے حصوں کے انہیں کل کا مشاہدہ کرنے دیا جائے۔ اور بجائے تفصیلات کے انہیں مجموعی اظہار کی ترغیب دی جائے۔

جانوروں کی تصویر کشی :۔ بعض اوقات دوسرے بچوں کو جماعت کے سامنے بطور نمونوں کے کھڑا کر کے اگر ان سے جلد جلد خاکے بنوانے کی مشق کرائی جائے تو انہیں انسانی شکل کے نمایاں خط و خال کے مشاہدہ کرنے میں خاصی امداد ملیگی۔ وہ بخوبی معلوم کر سکینگے کہ دھڑ۔ بازو اور نچلی ٹانگ

قریب قریب یکساں طول رکھتے ہیں۔ اور اسطرح سے وہ نہایت اہم خط وخال کو نمایاں کرنا۔ اور غیر اہم کو نظر انداز کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

سمت :۔ بیرونی مناظر کے مشاہدہ کے ضمن میں سمت کو ظاہر کرنے کے لئے خطوط کا استعمال سکھانا چاہیئے۔ مثلاً دور کی پہاڑیوں یا پہاڑوں کی شکل وصورت جو آسمان سے ملی ہوتی ہیں۔ مشاہدہ کرنے کے بعد بچوں سے ہوا میں ان کے منحنی یا زاویتی خاکے کھنچوائے جائیں اور منحنی یا منحرف سطحوں کو اتارنے کے لئے منحنی یا منحرف خطوط کا استعمال سیکھنا کچھ مشکل نہوگا وہ کھڑے ہوکر کسی میدان یا سمندر یا دور فاصلے کی جھیل کو دیکھیں اور ایسی ہموار سطح کے افقی خطوط کا مقابلہ عمودی خطوط کے ساتھ کریں جو کسی گرجا کے مینار یا قریب کے مکانوں سے بنتے ہیں۔

تصاویر میں ایسے خطوط معلوم کرنیکی مشقوں کے بعد پانی پر کھڑی ہوئی کشتیوں اور میدان پہاڑی یا وادی کے مکانوں کی تصویر کشی کروائی جا سکتی ہے۔

فاصلے کے تصورات :۔ جب بچے اپنے مناظر کی تصویروں میں ارضی اور سماوی حصوں کو الگ الگ کرنا سیکھ چکتے ہیں تو عام طور پر ان میں اپنی شکلوں کو بالکل سامنے کے رُخ پر ہی رکھنے کا میلان پایا جاتا ہے۔

اب ہم فاصلے کا تصور اسطرح سے دلا سکتے ہیں کہ تختہ سیاہ پر چند اشیاء کے خاکے بنا دئے جائیں مثلاً درختوں کے خاکے۔



ان خاکوں کی عام وضع اور اضافی جسامت سے بچے بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ تصویر کشی کے مقام سے کس قدر فاصلے پر ہیں۔

مندرجہ بالا خاکوں سے بچوں نے حسب ذیل اُمور اخذ کئے:۔

ا۔ کہ الف نزدیک ترین اور۔ ب۔ سب سے زیادہ فاصلہ پر اور

ج۔ درمیانی فاصلے پر ہے۔

اِن اخذ کردہ نتائج کو بخوبی ذہن نشین کرنے اور ان کی مزید توضیح کے لئے بیرونی مناظر کے مشاہدے کروائے جانے چاہئیں تاکہ بچے اشیاء کی ظاہری جسامتوں سے اُن کے فاصلے کا بخوبی اندازہ کر سکیں۔

اشیاء کی اضافی جسامت

آزاد بازو کی ڈرائینگ کے سبق میں متناسب جسامت کے متعلق کچھ معلومات بہم پہنچائے جا سکتے ہیں۔ لیکن زیادہ آزاد توضیحی کام کے لئے مزید تاثر آفرینی اشارات کی بھی ضرورت ہوگی۔ آزاد بازو کی خاکہ کشی اور تصویری ڈرائینگ کا اکثر اوقات باہمی ارتباط ہونا چاہیئے۔ مثلاً چوہیا پر مطالعہ قدرت کے سبق کے بعد چوہیا اور پنیر کے ٹکڑے کی آزاد بازو کی تصویر کشی کروائی جانی چاہیئے۔ آزاد بازو کی تصویر کشی یا تصویری ڈرائینگ کے اسباق میں بچوں کو حافظہ اور تخیل کی مدد سے ڈرائینگ کرنے کے لئے کہا جانا چاہیئے۔

۱۔ چوہیا جو پنیر کا ٹکڑا کھا رہی ہے

۲۔ گیتوں کی توضیح:۔

Hickory dickory dock

A mouse ran up the clock

Pussy cat اور بیٹھنے کرسی کے نیچے بیٹھی ہوئی چھوٹی چوہیا کو ڈرایا جو

'pussy cat' میں ہے۔

کسی سلسلۂ تصاویر میں ایک ہی چھوٹے سے جانور کو لینے سے بچے زیادہ آسانی کے ساتھ متعلقہ اُصول کو سمجھ سکتے ہیں۔ بمقابلہ اس کے کہ ابتدا میں ہی متعدد اشیاء کو لیا جا کر انتشار اور ابتری پیدا کی جائے۔

بیرونی مناظر کا مشاہدہ کرنے، تصویریں دیکھنے اور گاہ بگاہ حسب موقع تحسین و تعریف یا ناپسندیدگی کے اظہار کے طور پر مسلسل اثر آفرینی کے ذریعہ بچے اپنی تصاویر کے لئے خود مضامین کا انتخاب کرنے کی صورت میں ان کے مشمولہ اشیاء کی اضافی جسامت کی شناخت کرنا بتدریج سیکھ جاتے ہیں۔ اور جوں جوں کہ اُن کی ذہنی تصویریں بتدریج زیادہ صاف اور نمایاں ہوتی جاتی ہیں اور پوری صحت کے ساتھ اظہار کی قابلیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ان کے قوائے تخیل بھی تربیت پاتے جاتے ہیں۔ کیونکہ بقول آر۔ ایل۔ اسٹیونسن "جوں جوں کہ ہم اپنے مشاہدات کا دائرہ وسیع کرتے جاتے ہیں توں توں ہمارے تخیل کی شادابی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔"

حافظہ اور تخیل کی مدد سے جو ڈرائینگ ہوتی ہے اُس کے لئے مضامین کا انتخاب

اگر بچے کمسنوں کی جماعتوں میں بگڑ رہے ہیں تو وہ بہت سہولت کے ساتھ ہماری مجوزہ تجاویز کے بموجب تصویرکشی کو شروع کرنے پر آمادہ ہو جائینگے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو انہیں ایک ساعت بالکلیہ آزاد ڈرائینگ کے لئے دینا چاہیے کیونکہ بیا تمثیل انہیں جدان ... ہیں ... کو ... اور ...

سے ہی ہوتے ہیں۔ بچے کی تعلیم و تربیت پر اِس قدر مفید اثر ڈالتے ہیں اور معلم کے لئے بھی نفس طفل کے مطالعہ کا ایسا اچھا ذریعہ ہیں۔ کہ اُنہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ چند دنوں کے بعد معلم خود بچے کی تصویر کشی کے مضمون کا انتخاب کریگی مگر بلاشبہ یہہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے کہ بچہ بخوبی مانوس ہو اور جو اُس کے لئے زبردست تحریک کا موجب ہو سکے مثلاً اسے حافظہ کی مدد سے اپنے کھلونے۔ ماں اور باپ کے استعمال کی چیزیں اور بیرونی دنیا کے نہایت ہی عجیب اور دلکش اشیاء کھینچنے کے لئے کہا جائے یا اُس کے تخیل کی مدد سے بچپن کے کسی گیت مثلاً مریم کے پاس ایک چھوٹا سا میمنہ تھا۔ "جیک اور جل" یا ننھی بس مفٹ، یا کوئی موزوں شعر یا مانوس قصہ کی توضیح میں تصویر کشی کروائی جائے۔

قدرتی طور پر بچے کے لئے کوئی اطمینان بخش تصویر بنانا اُس وقت تک ناممکن ہے جبتک کہ اُس کے خیالات واضح نہوں۔ یعنی جبتک کہ اسکی ذہنی تصویر صاف اور نمایاں نہو۔

منظر کی ذہنی تصویر بنانے میں تخیل سے اسطرح کام لیا جاسکتا ہے کہ تصویر کشی کروانے کے عین ماقبل کچھ بچوں کو چھوٹے مصوروں کی خاطر اُس کی ڈرامہ سازی کرنے کے لئے کہا جائے۔

بچے ایسے منظر کی تصویر کشی کرنے میں جسے اُنہوں نے پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہو بمقابلہ اس کے جسے اُنہوں نے کئی بار دیکھا ہے اور جو اُن کے لئے اب جاذب توجہ یا موجب دلچسپی نہیں رہتا۔ زیادہ سرگرمی اور جوش کا اظہار کرتے ہیں اسلئے اگر ہم بچے سے دلی جوش اور شوق کے ساتھ بے ساختہ تصویر کشی کرانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اس کی انتہائی دلچسپی کے موقع پر اُس سے یہہ کام لیں۔

بچے سے توضیحی خاکے بنوانے کے لئے موزوں مضامین

۱۔ تیز رفتار متحرک اشیاء جنھیں بچہ دیکھتا رہتا ہے مثلاً ریل گاڑیاں، موٹریں، برقی گاڑیاں یا گھوڑا گاڑیاں۔

۲۔ بازاری مناظر مثلاً بینڈ باجے، سرکس یا دیہی مناظر مثلاً ہل چلانا۔ فصل کاٹنا۔ فصل پیٹ کر غلہ نکالنا۔

۳۔ کھیل مثلاً گولیاں کھیلنا۔ ہاپ سکاچ کھیلنا۔ اور پردار گیند، پتنگ اڑانا، لٹو گھمانا، پہیہ دار دستی گاڑی چلانا۔ پھلانگ لگانا۔

۴۔ قومی گیت اور قصے۔

بچے کے لئے قصوں کی آزادی سے خاکہ کشی کرنا بہت ہی عمدہ اور پُر لطف مشق ہے۔ یہ حسبِ ذیل طریقہ پر کروائی جا سکتی ہے۔ قصے کو مختلف حصوں میں منقسم کرکے ایک حصہ کو قصہ گوئی کے سبق میں لیا جاتا ہے۔ اس میں گفتگو کے اسباق اور تعلیمی سیاحتوں کو قصہ کے متذکرہ اشیاء کے گرد مرکوز کرنے سے دلچسپی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب اول قسم کے مدرسے میں جماعت دوم کے بچوں کو Red Riding hood کا قصہ سنایا جا رہا تھا تو اُسے حسبِ ذیل طریقہ پر تقسیم کیا گیا تھا۔

۱۔ ریڈ رائڈنگ ہُڈ کا نانی کی جھونپڑی کی جانب روانہ ہونا۔

۲۔ ریڈ رائڈنگ ہُڈ بھیڑیے سے ملتی ہے۔

۳۔ وہ نانی کی جھونپڑی [illegible]

مطالعہ قدرت کے اسباق بعض جنگلی درختوں اور پھولوں پر تھے۔ اور بھیڑیے سے مقابلہ کرنے کے لئے کتے پر بھی سبق لیا گیا تھا۔ اور اس ہفتہ میں قریب کے ایک چھوٹے سے جنگل کی تعلیمی سیاحت بھی کی گئی تھی۔

ایک بچے کو ریڈ رائیڈنگ ہڈ کے کپڑے پہنائے جا کر دیا۔ ا منٹ تک بطور نمونہ رکھا گیا تھا۔ اس عرصہ میں بچوں نے اس کی شکل وصورت کو ہوا میں اپنی انگشت شہادت سے اُتارا۔ اور پھر اُس کی باقاعدگی سے تصویر کشی کروائی گئی۔

ہر منظر کے لئے ایک ایک سبق زباندانی اور ڈرائنگ میں لیا گیا۔ اور پھر ایک میں تصویر کشی کرنے سے پیشتر عملی طور پر اس کی ڈرامہ سازی کروائی جاتی تھی جماعت میں تقریباً پچاس بچے تھے مگر ہر ایک کی تصویر کشی دوسروں سے بالکل ہی مختلف تھی معلم صرف ایسی حد تک امداد دیتی تھی کہ انہیں اپنی تصاویر میں اشکال کی متناسب جسامت کا کسی حد تک اندازہ کرنے کا احساس دلا دیا کرتی تھی۔

سامنے کے صفحے پر جو تصاویر دکھیئی ہیں وہ ایک بچے کی کھینچی ہوئی تصویروں کی بالکل صحیح نقول ہیں۔ شکل ۲۸ کی پہلی تصویر ایک چھ سالہ بچے نے تاریخی نمائش کو دیکھنے کے بعد بنائی تھی۔ اسمیں جو منظر دکھایا گیا ہے وہ ملکہ الزبتھ کی آکسفورڈ کو روانگی سے متعلق ہے۔ دوسری کئی اشکال اسمیں ایسی ہیں مثلاً جوڑی کا گھوڑا اور بائیسکل جو بچے کے واہمہ نے دوسرے مناظر سے اخذ کی ہیں ملکہ پالکی میں بیٹھی ہوئی ظاہر کی گئی ہے۔ اور خوشامدی درباری جو کہ سلام کر رہا ہے "ارل آف لیسٹر" ہے۔

دودھ کی گاڑی کی تصویر ایک پنج سالہ بچے نے حافظہ کی مدد سے بنائی تھی لڑکا اور لڑکی جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلتے ہوئے دکھائے گئے ہیں ہینسل اور گریتھل ہیں جو جنگل میں جا رہے ہیں۔ اس شکل کی آخری تصویر ایک بچے نے

بنائی ہے جو برف پر کئی لوگوں کو پھسلتے یا چلتے ہوئے دیکھکر مدرسے میں واپس آیا ہے۔

ماڈلنگ یا مٹی کا کام

اشیاء کو دیکھکر ان کے بموجب مٹی کے نمونے بنانے کا ایک اچھا تدریجی نصاب بچے کو شکل کے متعلق صحیح صحیح علم بہم پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے اسمیں لمسی حس اور حرکی حس کی تربیت ہوتی ہے اور آنکھ کو اشکال کے شبیہات بنانے میں بھی خاصی مہارت ہوتی ہے۔

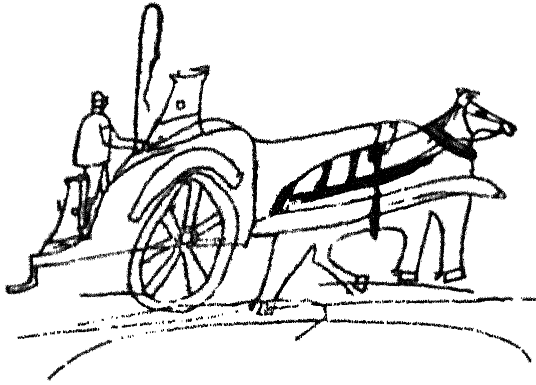
ماڈلنگ ہمیشہ سے ہی بچوں کے لئے ایک مانوس مشغلہ رہا ہے۔ پانچ سال کے بچوں کی جماعت جب مٹی کے ڈھیلوں کو لیکر ان سے مختلف اقسام کے اشیاء کے نمونے بناتے ہیں کہ انہیں دلچسپی ہوتی ہے بناتے ہیں تو ہم بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ ان کی بے چینی کسطرح مصروفیت و مسرت میں مبدل ہوجاتی ہے اور چھوٹا بچہ جو اپنے فطری تجسس اور اشتیاق حرکت کی بنا پر اکثر اوقات شرارت کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ کسطرح گندھے ہوئے آٹے کو مروڑنے اور دبانے اور اُسے ایک شکل سے دوسری شکل میں لانے میں منہمک رہتا ہے۔

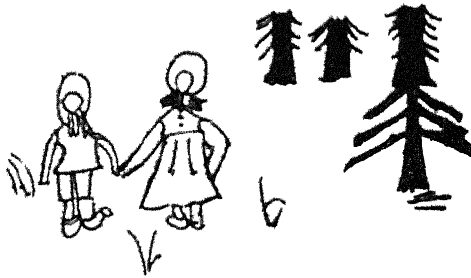
دوسرا کوئی ایسا مشغلہ نہیں ہے جس سے اشیاء کی مقرون طریقہ پر شکلیں بنانے میں ایسی مفید تربیت ہوسکے۔ اسلئے ہمیں ماڈلنگ کو ضرور نصاب تعلیم میں شریک رکھنا چاہیئے اس سے ہم کے بچوں کو بیشمار تعلیمی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں اور اس کام میں جو شکل سے متعلق علم حاصل ہوتا ہے۔ ڈرائینگ کے لئے وہ بہت ہی عمدہ تیاری کا کام دیگا۔

سازو سامان: گیلی مٹی یا کوئی دوسری ڈھلاؤ چیز، تختے ۱۰ × ۸

ضمیمہ صفحہ (۴۸۴)









بچوں کے تصویر کشی کے نمونے شکل (۳۸)

اور ایک چوبی ماڈلنگ کا اوزار گیلی مٹی کو دوسرے مختلف اقسام کے ڈھلاؤ مسالوں کے مقابلہ میں زیادہ تکلیف دہ ہے۔ مگر کئی پہلوؤں سے قابل ترجیح بھی ہے۔ یہ ارزاں ہے اور چھوٹے بچے بہت ہی سہولت سے اسے ہاتھوں میں لیکر کام کر سکتے ہیں۔ مصارف کا سوال بہت اہم ہے کیونکہ جب بڑے پیمانہ پر کام کرایا جائے تو ہر ایک بچے کو ڈھلاؤ مسالہ کا ایک بڑا ٹکڑا ملنا ضروری ہے۔

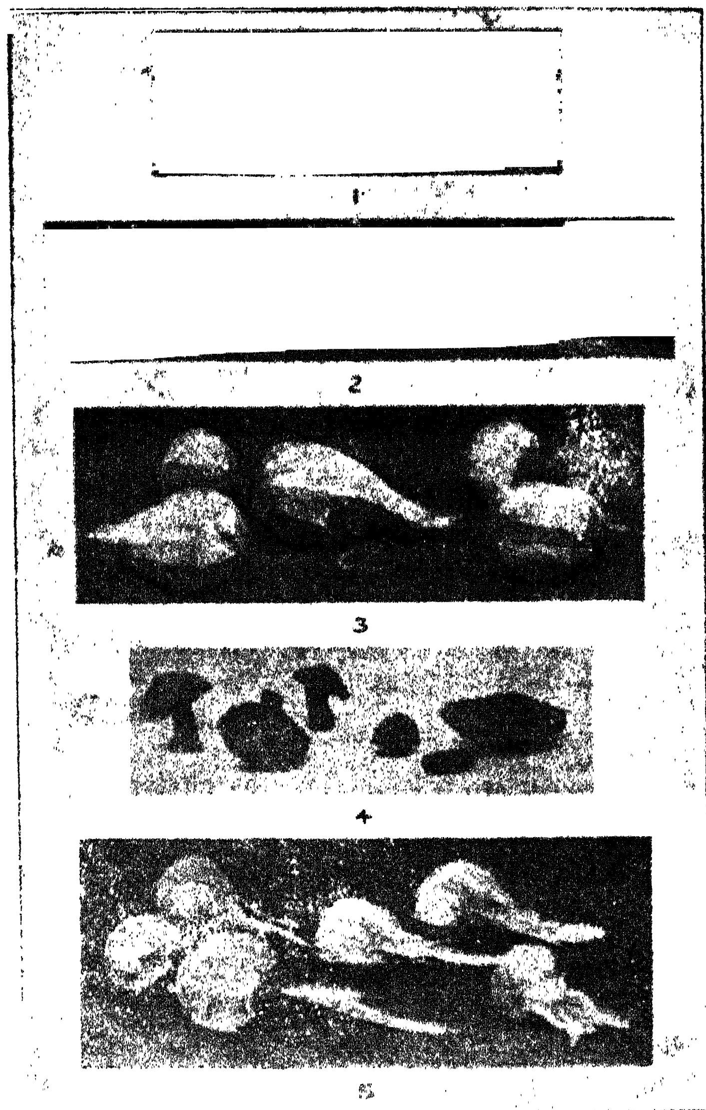
گیلی مٹی کی حفاظت اور احتیاط۔ گیلی مٹی استعمال کرنے کی صورت میں ایک مضبوط چوبی صندوق جس میں مٹی رکھنے کے لئے جست کا استر لگا ہو اور گھریلو استعمال کی دبیز قالین جس سے اسے کام ہو چکنے کے بعد ڈھانپ رکھا جائے مہیا کئے جانے چاہئیں۔

استعمال کے بعد علیحدہ علیحدہ ڈھیلوں کو باہم ملا دیا جا کر ان پر تھوڑا سا پانی چھڑک دینا چاہیئے۔ اور پھر نمدار کپڑے سے ڈھانپ دینا چاہیئے اگر یہ عمل ہمیشہ جاری رہے تو یہ عرصہ تک سہولت کے ساتھ کار آمد ہو سکیگی مٹی کو بہت زیادہ نمی نہ دینی چاہیئے اور نہ ہی خشک مٹی کو لائق استعمال مٹی میں ملانا چاہیئے۔ گر یہ سخت اور خشک ہو جائے تو اسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں توڑ کر اس پر تھوڑا سا پانی چھڑک دینا چاہیئے اور پھر نمدار کپڑے سے ڈھانپ رکھنا چاہیئے۔ یہانتک کہ نرم ہو جائے اگر اس عمل میں زیادہ دیر کا احتمال ہو تو اسے ایک کپڑے میں باندھ کر تقریباً ایک گھنٹہ تک پانی میں جو بمشکل اسے ڈھانپ سکے چھوڑ دینا چاہیئے اور پھر اُسے کوٹ کر یا گوندھ کر نرم کر لیا جائے۔ اگر بہت زیادہ نمدار ہو۔ تو اُسے ہوا میں کھلا رکھدیا جائے تاکہ زائد پانی بخارات بنکر اُڑ جائے۔ تمام سامان کو جو استعمال میں آئے حتیٰ الامکان پاک صاف رکھنا چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو ہر ایک بچے کیلئے

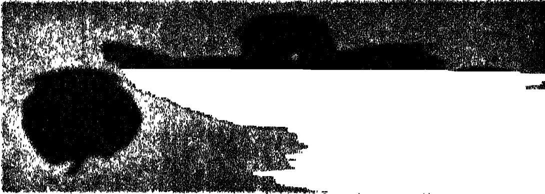
ایک ایک علیحدہ ٹکڑا بھی ہونا چاہیے یا حسب ضرورت گاہ بگاہ مسالہ کا تازہ
ذخیرہ بہم پہنچانا چاہیے۔ بازار میں پلیٹ سائن بھی مل سکتی ہے جو نیم [illegible] ہوتی ہے
ابتدائی مشقیں:۔ مٹی کے کام کے ہر سبق میں کچھ وقت تک بچوں کو
حسب مرضی مٹی کے نمونے بنانے کا بھی موقع دینا چاہیے۔ وہ ان اوقات ہی کے
کے ایسے مواقع کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور ان سے انہیں مسالے کے خواص
کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔ ماڈلنگ کا ابتدائی
نصاب بہت سادہ ہونا چاہیے اور اسے ابتدائی کے اسباق کے ضمن میں دیا
جانا چاہیے بہت ہی کمسن بچوں کے لئے مربوط طریقے استعمال کرتے ہیں ممکن ہے
کہ صحیح طور پر وہ ماڈلنگ سے متعلق نہ ہوں مگر قدرتی اشیا کے نمونے بنانے
میں دونوں ہاتھوں کے استعمال کی عادت [illegible]
شکل کے متعلق واقف معلومات بہم پہنچتی ہیں ان سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ
ایسے فوائد ہیں کہ ہم بچوں سے ایسے نمونے اور مسالہ کا استعمال کرانے میں یقیناً
حق بجانب ہیں۔

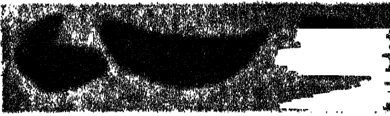
بچوں کو بہ حیثیت کل کی حیثیت سے مشاہدہ کرنے اور ان کے اہم
اور نمایاں خط و خال کا اندازہ کرنے کی عادت ہونی چاہیے۔ مگر غیر ضروری تفصیلات
کی گرفت میں پڑنے سے انہیں ضرور روکنا چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے مٹی
زیادہ دیر تک ہاتھوں میں نہ رکھنی چاہیے کیونکہ یہ بہت جلد خشک ہو جاتی
ہے۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے [illegible] زیادہ [illegible] جائے تو ان کے
ٹوٹ جانے کا بھی احتمال ہے۔

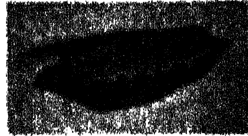
مسالے کو ہاتھوں میں [illegible] مشقیں [illegible]
[illegible]



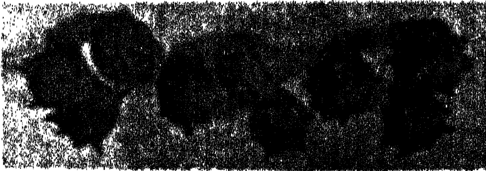
شکل ۱ جلد ۳













اُنگلیوں کے پوروں سے مٹی ڈھال کر شکلیں بنانا سکھایا جائے۔ اور اُنھیں اپنے تختوں پر اسے تھوکنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔

چھوٹے بچوں کے لئے ایسا نصاب موزوں ہوسکتا ہے۔ جس کی اساس کرہ استوانہ اور بیضہ جیسی معین شکلوں پر ہو۔

۱۔ کرہ۔ گولے، گولیاں۔ منکے۔ مالائیں آسان شکلوں کے پھل مثلاً شاہ دانہ، بیر، سیب، سنترہ، لیموں۔ ترکاریاں مثلاً پیاز۔ شلغم۔ آلو۔

۲۔ استوانہ۔ مرتبان، ڈھولکی، دھاگے کی ریل، چرخی، لٹو، چوبی مہرہ، خربوزہ، کیلا، سانپ۔

۳۔ بیضوی شکل۔ انڈا، چوہا، بطخ، راج ہنس، مچھلی شکل ۳۰، اور ۳۱ میں ایسے نمونوں کی عکسی تصاویر ہیں جو ۵ اور ۷ سال کے مابین عمر والے بچوں نے قدرتی اشیاء کو دیکھکر بنائی تھیں۔

نمونے۔ جبتک کہ ہر بچے کے پاس ایک ایک نمونہ نہو جسے وہ ہاتھ میں لیکر بخوبی مشاہدہ کرسکے ماڈلنگ سے پورے طور پر تعلیمی استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ گو بعض اوقات ایک بڑی جماعت کے لئے نمونوں کی فراہمی کا کام بہت مشکل ہوتا ہے تاہم اسطرح سے یہ عموماً رفع ہوسکتی ہے کہ خود بچوں کو ہی اپنے گھروں سے لانے کی ترغیب دیجائے تو وہ خوشی خوشی اُنہیں لے آئینگے۔ معلمہ کو چاہیئے کہ قبل از قبل ہی بچوں کو مطلع کردے کہ آئندہ مشق کے لئے کونسے نمونے درکار ہونگے مثلاً اگر سہ پہر میں سیب پر ماڈلنگ کی مشق کروانی ہو تو بچوں کو صبح کی چھٹی کے وقت ہی اس کے متعلق اطلاع کردینی چاہیئے۔

پتوں کی ماڈلنگ چھ سات سالہ بچوں کی استعداد کے لحاظ سے موزوں مشق ہے۔ اور ہر ایک بچے کے لئے ایک ایک پتا مہیا کرنے میں کوئی دقت

نہیں ہوتی۔ بچوں کو یہ ہرگز نہیں سکھانا چاہیئے کہ وہ اسے ہموار مٹی کے ٹکڑے پر رکھ کر اطراف سے کاٹ کر بنائیں۔ چھوٹے چھوٹے پتے اس طرح سے بنائے جا سکتے ہیں کہ تھوڑی سی مٹی انگلیوں میں لیکر اس سے جو جب شکل بنائی جائے بناتے وقت ابتداءً اوپر سے نیچا کر گیلی مٹی کو دونوں طرف نیچے کی طرف دباتے رہنا چاہیئے حتیٰ کہ مطلوبہ شکل بن جائے۔

متذکرہ بالا قسم کا ابتدائی نصاب ختم ہو جانے کے بعد بچوں کو تختہ بنانا۔ اور اس پر کسی سادہ نمونہ مثلاً پتہ پھول یا جانور کی شکل کا خاکہ بنانا پھر تھوڑا تھوڑا کر کے اس کی تکمیل کرنا سکھانا چاہیئے اگر مربع یا مستطیل تختی بنانا زیادہ مشکل معلوم ہو تو سادہ سی تختی جلدی سے یوں بنائی جا سکتی ہے کہ گیلی مٹی کا ایک ڈھیلا لیکر انگلیوں کے ذریعہ اسے ہموار کر کے بے قاعدہ کناروں کی کم و بیش مدور یا بیضوی شکل بنائی جائے۔

کاغذ تراشی

کاغذ کاٹ کر اشیا یا اشکال کے نمونے بنانا ننھی ننھی انگلیوں کے لئے ہمیشہ دلچسپ ہوتا ہے فروبل نے چھوٹے بچوں کے لئے مقراض کا استعمال تجویز کرتے وقت بالکل صحیح بصیرت کے ساتھ محسوس کر لیا تھا کہ اس طفلانہ دلچسپی سے کس طرح کام لیا جائے اور ہربرٹ اسپنسر کا ارشاد ہے کہ "بچوں میں کاغذ کاٹ کر اشیاء کے نمونے بنانے اور تیار کرنے کی زبردست خواہش ہوتی ہے اور اگر اس خواہش کی حوصلہ افزائی کی جا کر اسے مناسب راستوں پر لگایا جائے تو اس سے نہ صرف مختلفانہ تصورات کے لئے ہی راستہ صاف ہوگا۔ بلکہ [illegible] سے انکی استعداد [illegible] [illegible]

ایسے بچے جنہیں مقراض کا استعمال کرنا سکھایا گیا ہو اور جنہیں اپنی دلچسپی کے بموجب یا حسب پسند کاغذ کاٹکر اشیاء بنانے کا موقع ملا ہو۔ اُن بچوں کے مقابلہ میں جنہیں ایسا موقع نہ ملا ہو۔ انہیں برباد کرنیکی جانب بہت کم مائل ہونگے۔

کاغذ تراشی سے قریب قریب غیر محدود تربیت کا سامان مہیا ہو سکتا ہے اور یہہ دستی کام کی صحیح معنوں میں ایک عمدہ تعلیمی شکل ہوگی بشرطیکہ جس میں خواہ کمسنوں کے مدرسہ میں ہو یا بالک گھر میں بہترین مہارت والے اور مبتدی ہر دو قسم کے بچوں کے لئے موزوں مشق مہیا کرنیکی صلاحیت موجود ہو جیسا کہ فی الحقیقت اس کا خاصہ ہے۔

ڈرائینگ اور مٹی کے کام کے ساتھ ساتھ اگر اسے لیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ کیونکہ بچہ جب کاغذ کاٹ کر کوئی شکل بناتا ہے تو وہ زیادہ معین پیرایہ میں اسکی ذہنی تصویر بنانے اور اُسکے حصوں کا اضافی تناسب دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ اسکی بہتر طریقہ پر ڈرائینگ یا ماڈلنگ بھی کر سکیگا اس سے صاف اور واضح ذہنی تصاویر بنانے۔ ہاتھ کے عضلات پر قابو پانے اور حرکات میں آزادی پیدا کرنے کی بہت عمدہ مہارت حاصل ہوتی ہے۔

سامان اور لوازمات

کاغذ جو چکنا نہ ہو اور بدرجۂ متوسط دبیز ہو۔

مشقی اسباق کے لئے ایسا کاغذ جو لکھائی یا ڈرائینگ کے استعمال میں آچکا ہو۔ کام میں لایا جا سکتا ہے۔

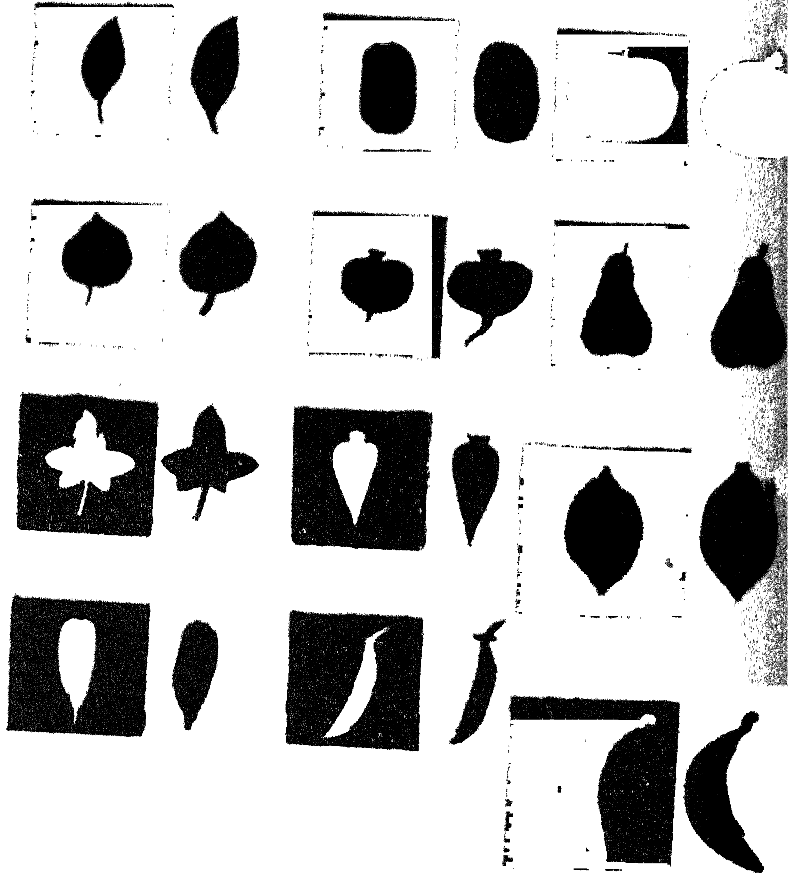
بعض اوقات نرسری جماعتوں میں چھپا کاغذ استعمال نامناسب ہوگا بلکہ صورتیں مجبوری کے لئے مقدار میں بھی مہیا کئے جانے چاہئیں تاکہ وہ کاغذ کے

محتاط نہیں ہو سکتے کہ ہر قدم پر حتی الامکان بچوں کے پیش نظر ہے۔

ابتدائی اسباق کے لئے ہمیں ایسی سادہ شکل کی چیزوں کا انتخاب کرنا چاہیئے جنہیں بچوں کو بہت زیادہ دلچسپی ہو۔ قصے اور راگ میں ایسی دلچسپی سے اور بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے جبتک بچے کے ذہن میں کسی شئے کی شبیہ بخوبی ذہن نشین ہو وہ کاغذ تراشی سے اسکی شکل صحیح طور پر نہیں بنا سکتا اسلئے بچوں کو شکل کے تراشنے کے لئے کہنے سے پیشتر یہ ضروری ہوگا کہ انہیں اپنے اپنے نمونوں میں جو کہ حتی الامکان ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس شکل کا بخوبی مشاہدہ کرنے اور اسکے زیادہ نمایاں خط و خال کو ذہن نشین کرنے کی تاکید کی جائے اور فرداً فرداً ان سے اپنے مخصوص اشیا کی امتیازی خصوصیات بیان کروائے جائیں۔ ذہن میں شکل جمانے کے لئے ہم بچوں کی ایسی تدابیر مثلاً اسکے گرداگرد انگلیاں پھروانے یا بچوں کے سامنے اسے میز یا ڈیسک پر رکھکر ہوا یا کاغذ میں اسکی نقاشی کروانے سے امداد کر سکتے ہیں۔

معلمہ کو اپنے کاغذ کے ٹکڑے سے شکل تراشتے وقت اپنا منہ اسی جانب رکھنا چاہیئے جس جانب کہ شاگردوں کا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے ہاتھوں کی حرکات کی بخوبی تتبع کر سکیں اور بچوں کو غور سے دیکھتے رہنے کی ہدایت ہونی چاہیئے۔ وہ ان پر یہ بات بخوبی واضح کریگی کہ شکل کو آخر تک تراشتے وقت اگر قینچی کو اپنے ہاتھ سے بھٹکنے نہ دیا جائے تو انہیں اصلی شئے کی تراش کردہ تصویر کے علاوہ دوسری تصویر اس خالی جگہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ جو کہ کاغذ کے ٹکڑے میں جس سے کہ یہ شکل تراش لی گئی ہے۔ بن جاتی ہے۔ بچوں میں ان دو تصویروں کو لیکر پہلو بہ پہلو چسپاں کرنے کا شوق اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ وہ اس کام کو بہت ہی اشتیاق سے کرتے ہیں۔

ہر مدرسہ کے لیے کاغذ تراشی کا نصاب قدرتی طور پر مقامی حالات۔ بچوں کی دلچسپیوں اور اُن کے دوسرے دروس کے لحاظ سے مقرر ہونا چاہیئے۔



شکل (۳۲) کاغذ تراشی کا کام

اگر پھولوں اور درختوں پر اسباق ہو رہے ہیں تو سادہ پتوں سے اس کی ابتدا، ہو سکتی ہے بید مجنوں Elm ، Privet ، چنار ، Lanrel اور Ivy کے پتوں کا کام کچھ

شکل نہ ہوگا۔ انہیں سبز کاغذ کے مربع یا مستطیل ٹکڑوں سے کاٹ کر سفید کاغذ پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ احتیاط ضرور ملحوظ رہنی چاہیئے کہ جس ٹکڑے سے شکل تراشی جائے اس میں کسی جگہ بھی نصف انچ سے کم حاشیہ نہ رہے۔

اشکال بنانے کی منظم تربیت کے لئے جو نصاب کاغذ تراشی کے مقاصد میں سے ہے اس طرح سے امداد مل سکتی ہے کہ نمونے کے اشکال سے مخصوص اشیاء کے اشکال بنوائے جائیں یا بچوں سے کسی نمونے کی شکل کا اصلی شے سے مقابلہ کروایا جائے کیونکہ اس قسم کے تقابل سے شکل زیر مشق بخوبی ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ وہی شکل سے ملتے جلتے اشیاء مثلاً پیاز، شلغم، سیب کے نکات مشابہت اور تضادات معلوم کرنے کا موقع اس طرح سے دیا جا سکتا ہے کہ ایسی قدرتی اشیاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رکھکر ہر ایک کی شکل تراشی جائے اور دائرہ کھینچ کر اس سے شئے زیر مشق کا نمونہ کاٹ چھانٹ کر بنایا جائے۔

مثلث، مستطیل، مربع اور بیضوی شکل کو بھی اسی اساس قرار دیکر ان سے ایسے اشیاء کے نمونے جو ان سے مشابہ ہوں بنائے جانے چاہئیں۔

پھلوں کے متعلق بھی دلچسپ مشقیں ہو سکتی ہیں۔ ایسے پھل جو کروی شکل سے زیادہ مشابہ ہوں انہیں اول اول لینا چاہیئے مثلاً نارنگی، سیب، بیر اور ان کے بعد ناشپاتی، لیموں اور کیلا۔

بچے کھلونوں کے نمونے بہت خوشی خوشی [illegible] ہیں [illegible] عین ممکن ہے اگر اس قسم کا کام دیا جائے کہ علاوہ ڈرائنگ [illegible] کے [illegible] نقشے پر شجر [illegible] کی تصویر بنا کر بچے کو کسی کھلونے [illegible] [illegible] اور [illegible] چسپاں کرنے کے لئے تو [illegible]
[illegible] میں اگر [illegible]

موزوں اشیاء ہیں اور خود بچے بھی کئی ایسی اشیاء تجویز کر سکتے ہیں۔

اگر مناسب سمجھا جائے تو آزاد تراشی کے ساتھ ساتھ تبدیلی اور توازن قائم کرنے کے لئے تصویر تراشی اور مربع میں سے سادہ ہندسی نمونے قطع کروانے کی مشقیں بھی کروائی جا سکتی ہیں۔ اس لئے پرانے مصور رسالوں میں سے جو بآسانی دستیاب ہو سکتے ہیں موزوں تصاویر کثرت سے مل سکینگی۔ مربع کو تہ کرنے اور شکن ڈالنے سے چھوٹے چھوٹے سولہ مربعوں کی جالی بنائی جا سکتی ہے۔ اور انہیں ضلعوں پر تراشنے سے مربع، مثلث اور دوسری شکلیں بآسانی نکل سکتی ہیں۔ ان سے بچے متناسب و موزوں نمونے بنا سکینگے۔

کاغذ تراشی میں کئی طرح کا کام کروایا جا سکتا ہے مثلاً بچے بہت شوق کے ساتھ حافظہ کی مدد سے گھوڑوں اور گاڑیوں، موٹروں اور ٹرام گاڑیوں، ریل گاڑیوں یا دوسرے دلچسپ متحرک اشیاء کے نمونے تراشتے ہیں اور ایسی مشقوں سے اشکال کی ذہنی تصاویر بنانے اور ان کے ایجاد کرنے کی استعداد میں خاصی ترقی ہوتی ہے۔

باب سیزدہم

گانا (موسیقی)

تمام بچے اور فی الحقیقت تمام مرد اور عورتیں گانے کو پسند کرتے ہیں اور ہماری جذباتی حیات پر موسیقی کا جو گہرا اثر مترتب ہوتا ہے اسے تمام اچھی طرح جانتے ہیں گھر میں اور جلسہ احباب میں اس کے سحر آگین اور پر لطف اثرات اور کسی قومی جلسہ میں گانے سے جو پر جوش اور زبردست تحریک جذبات کو ہوتی ہے یا خدائے پاک کی حمد و ثنا میں سب کے اکٹھے مل کر گانے سے جو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے ہم سب بخوبی آشنا ہیں۔

راگ فطرت طفل کے ایک جبلی اور ضروری تقاضے کو پورا کرتا ہے۔ پس یہ لازم ہے کہ راگ کے ذریعہ ذاتی اظہار کی اس کی فطری خواہش کو تمام معلمات ضروری تسلیم کر کے اس کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے زمانے میں ہی اس سے پورے طور پر استفادہ کریں۔ نصاب مدرسہ کے ہر طبقہ میں عمدہ اور منتخب شدہ راگ بیحد مفید اور موزوں ثابت ہوگا۔ مدرسہ میں افتتاحی اور اختتامی حمد گانے سے خالق اکبر کی عظمت اور تقدیس کے خیالات دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ قصے، بات چیت، تصویر یا کھیل کے ذریعہ جو پیغام ہم پہنچاتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ کسی موزوں گیت کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس کے اخلاقی اثر میں بہت مسرت افزا ا

قابل قدر اضافہ ہو جاتا ہے جس کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے غیر شعوری طریقہ پر کئی اسباق سیکھ جاتے ہیں جو دل میں گہرے اتر کر جاگزیں ہوتے اور آئندہ سالوں میں ان کے مفید نتائج ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

راگ کے ذریعہ اپنے تاثرات کے اظہار کی خواہش جو بچے میں ہوتی ہے اس سے غفلت برتنا اس کے بعض نہایت ہی پاکیزہ، شریفانہ اور خوبصورت تاثرات کے اظہار کے وسائل سے اسے محروم رکھنے کے مترادف ہے۔ اور علاوہ ازیں یہ ہیجانات معینہ اظہاری شکل اختیار کرتے ہیں۔ مگر بچہ چونکہ اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ بیرون مدرسہ جن گیتوں کو سنتا ہے ان میں سے اپنے لئے بہترین منتخب کر سکے اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ بجائے شریفانہ اور پاکیزہ کے بہت ہی کمتر درجہ کے نا شائستہ یا مضر گیت اس پر اپنا تسلط جمالیں۔

ایسی معلمہ جو اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ راگ میں مناسب حال کیفیت پیدا کرنے بے چین اور بیکل دلوں کو مطمئن کرنے اور کاہل اور عدیم التوجہ کو مسرور اور پرجوش بنانے کی قوت ہوتی ہے۔ وہ اپنی بہت سی رتصدیع اور دماغی کلفت کو اس طرح سے زائل کر سکتی ہے کہ بچوں کو کوئی موزوں راگ کسی مناسب موقع پر گا کر سنائے یا خود انہیں گانے کا موقع دے اگر کسی روز بارش یا ابر کی وجہ سے مکدر سی فضا ہو تو بچے راگ کے ساتھ اپنے سبق میں توجہ نہیں دیسکتے ایسی حالت میں زندہ دلی کے گیت خوشگوار فضا پیدا کرنے اور اوداسی کے دور کرنے میں جادو کا سا اثر دکھاتے ہیں ایسے موقع پر راگ کے ذریعہ ہم بچوں کی تلبی اوداسی اور بے لطفی کو دور کرسکتے ہیں جیسا کہ زمانہ قدیمہ میں شاہ ساؤل پر اس کا سحر آگین اثر ظاہر ہوا تھا۔ کسی روز دن جبکہ بچے چلبلے اور بے چین ہوتے ہیں اور قابو سے نکلے جاتے ہیں۔ اگر ہم خوش سلیقگی سے کسی پرسکون اور طمانیت

بخشش نغمہ کو کام میں لائیں تو ایک دوسری کیفیت ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ہر طرف
سکون و اطمینان چھا جاتا ہے۔ موزوں مواد کے انتخاب میں جس قدر بھی احتیاط
برتی جائے کم ہے۔ کیونکہ بچوں کے اثر پذیر قلوب پر جو ارتسامات قائم ہوتے ہیں
وہ قریب قریب اَنمٹ ہوتے ہیں اور اُنہی کے زیر اثر ان کے ذوق موسیقی کو
بھی آئندہ دائمی حیثیت سے تربیت ہوگی۔

مدرسے کے گیتوں کی فہرست میں اگر ممکن ہو سکے تو اسقدر مختلف اقسام کے
گیت ہونے چاہئیں جتنی کہ بچوں کی سدا تغیر پذیر قلبی کیفیتیں ہوتی ہیں اُن میں سنجیدہ
اور پُرسوز گیت، پُرسکون لوریاں اور سپاہیانہ قومی نغمے بھی شامل رہنے چاہئیں

راگ کے ذریعہ فطرت طفل کے جمالیاتی پہلو کی تربیت کا بہت ہی عمدہ اور
مفید موقع دستیاب ہوتا ہے اور اسی بنا پر ہمیں چاہیئے کہ اس کی تعلیم و تربیت
کے سلسلہ میں اُس سے بہت زیادہ کام لیا جائے۔

طفل کی ابتدائی جمالیاتی حس کو راگ کے ذریعہ سے بیدار کیا جا سکتا ہے۔
راگ ہی صرف وہ فنون لطیفہ کی مکمل شکل ہے جسے بہت چھوٹا بچہ بھی بخوبی اظہار
میں لا سکتا ہے[1]۔ سلسلے بچے میں حسن کی فریفتگی پیدا کرنے اور عمدہ راگ کی سچی
پسندیدگی کی بنا ڈالنے میں ہمیں ذرا بھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔

گیت جو کہ بچوں کو مدرسے میں سکھائے جاتے ہیں۔ ان کے گھروں کی زینت
کو بھی دوبالا کر سکینگے کیونکہ بچہ جب کسی ایسے گیت کو جسے کہ وہ پسند کرتا ہے سیکھ
لیتا ہے تو اسے گھر میں بھی جب اسے کافی اشتیاق سے سنتے ہیں گاتا رہتا ہے
اس طرح سے گھر کو مدرسے کے تعلیمی اثر کا بخوبی احساس ہو سکیگا۔ اور راگ مدرسہ

---

[1] اساتذہ کے متعلق کے نشانات ...

اور گھر کے لئے ایک مضبوط رشتہ کا کام دیگا۔

راگ کے اسباق میں جسم کی حالت

اُصولاً بچوں کو جس قدر ممکن ہو سکے۔ زیادہ سہل حالت قیام میں دو نو ایڑیاں جوڑے ہوئے یا ماڈل کورس آف اکسرسائز میں جو Stand at ease (آرام سے کھڑے رہو) کی حالت درج ہے اس میں کھڑا ہونا چاہیئے۔ باز و آسانی سے پہلوؤں پر لٹکتے رہنے چاہئیں یا ہاتھوں کو بلا وقت معمولی طور پر ملا دینا چاہیئے بازؤں کو چھاتی پر باندھنا یا پیچھے کی جانب ملائے رکھنا ہرگز مناسب نہیں کیونکہ ایسی حالتوں میں چھاتی کی آزادانہ حرکت قطعاً رک جاتی ہے۔ سر کے جھکانے سے جیسے کہ کتاب دیکھتے وقت کیا جاتا ہے۔ حلقوم پر بار پڑتا اور وہ بند ہونے لگتا ہے جس سے آواز بھاری اور بھدی ہو جاتی ہے تھوڑی آگے کی جانب بڑھائے رکھنے سے حلق کے عضلات پر بار پڑتا ہے اور نیز آواز میں بھی خلل رونما ہوتا ہے۔

ضبط تنفس:۔ راگ کے ہر سبق میں سانس کی مشقوں کو ضرور شامل رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ جبتک مناسب پیرایہ میں تنفس پر ضبط قائم نہ ہو عمدہ طور پر نہیں گایا جا سکتا۔ اس لئے تحفظ آواز اور نغمہ نکالنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ چھوٹے بچوں کو لطیف تنفس کی مشق کرائی جائے۔ اس کے لئے بچے کو سکھانا چاہیئے کہ وہ کس طرح اسے اندر کی جانب پھیپھڑوں میں ہوا لیجانی چاہیئے اور کس طرح اسے قابو میں رکھکر انہیں خالی کرتے وقت باہر نکالنی چاہیئے بقول میکنیزی صاحب تمام موسیقی بازو کے ہنر میں سے در حقیقت ہی سب سے زیادہ مشکل بات ہے تاہم اس کا سیکھنا بھی خواہ کچھ ہی ہو ضروری ہے[1]

---

[1] دیکھو۔ ہال بروک کرٹس۔ وائس بلڈنگ اینڈ ٹون تھنکنگ میں صفحہ (۵۷)۔

بچوں کو بالغوں کے مقابلہ میں زیادہ بار سانس لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کوئی نیا راگ سکھاتے وقت انہیں سانس لینے کے مواقع بہت احتیاط سے سکھائے چاہئیں اور چھوٹے چھوٹے باقاعدہ وقفوں پر انہیں سانس لینے کی عادت ہونی چاہئیے۔ یہ بالکلیہ معلم کی تقلید کے ذریعہ سکھلایا جانا چاہیئے۔

بچوں کی کسی بڑی جماعت سے ایسی مشقیں پوری دلچسپی کے ساتھ موثر پیرایہ میں کرانا کوئی آسان سی بات نہیں ہے۔

یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا طریقہ جیسا کہ ہم کمسنوں کے لئے تجویز کر چکے ہیں۔ اختیار کیا جائے جس سے کہ انہیں غیر شعوری پیرایہ میں خود بخود گہرے سانس لینے کی تحریک ہو۔ بچہ بڑے شوق سے آواز کی نقل کرتا ہے اور اگر معلم اپنا مقصد پوشیدہ رکھے تو وہ زیادہ زحمت کے بغیر ہی انہیں خوب کھینچکر طویل آواز نکالنے کی مسرت کی خاطر اچھا گہرا سانس دلانے میں بخوبی کامیاب ہوسکتی ہے[1]۔

اگر شروع میں ہی بچوں کو ایسی آواز پر اور اس کے نکالنے کے طریقہ پر بات چیت کرنیکا موقع دیا جائے تو ایسی تقلیدی مشقوں میں وہ اور بھی زیادہ دلچسپی کا اظہار کرینگے ان سے آواز کی نقل کرانے سے پیشتر معلم کو اس امر کا پورا پورا اطمینان کرلینا چاہیئے کہ انہیں صحیح طور پر آواز کو سننے اور اس کی سمعی شبیہ

---

[1] [illegible] نے امریکین طریقہ ہائے تعلیم پر جو رپورٹ لکھی ہے اس کے ضمن میں [illegible] مضمون پر ایک مختصر مقالہ بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی ملاحظہ ہو۔

بنانے کا کافی موقع ملتا ہے مثال کے طور پر فرض کرو کہ 'F' اور 'S' کے اصوات کو لیا جاتا ہے۔ معلمہ اور بچے لوہار کی دوکان کے متعلق بات چیت کرینگے اور معلمہ کہیگی۔ فرض کرو کہ ہم لوہار کی آگ پھونکنے والی دھونکنی ہیں۔ وہ بچوں کے روبرو ایک گہرا سانس لیتی ہے۔ اور پھر ف۔ ف۔ کی آواز نکالتی ہے ٹھیک جسطرح کہ دھونکنی سے آواز نکلتی ہے۔ اس آواز کا وہ بار بار اعادہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ بچے ٹھیک ٹھیک طور پر سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہوگا۔ چند بار ایسا کرنے کے بعد وہ ایک گہرا سانس لینے اور اس آواز کو نرمی اور آہستگی سے نکالتے ہیں۔

پھر معلمہ کہتی ہے۔ اب لوہار اپنا سرخ گرم لوہا پانی کے کونڈے میں ڈالتا ہے اور اس سے س س س س س کی آواز نکلتی ہے۔ اس پر ایک گہرا سانس لیا جاتا ہے اور معلمہ اس آواز کو نکالتی ہے جس کے بعد سب اپنے بچے مشق کرتے ہیں۔

ہوا کے مختلف اقسام کی آوازوں کی تقلید کروانے سے بھی کئی طرح کی مشقیں کروائی جا سکتی ہیں بچے غور سے سنکر نئی نئی آوازیں نکالکر بتاتے ہیں۔ اُو کی آواز اور دوسری سیٹی بجانے اور پھونکنے کی آوازیں تو عام ہیں۔ نیز زود اشیاء کی آوازوں سے مثلاً ریل گاڑی۔ برقی ٹرام گاڑی۔ موٹر یا مکھیوں کے جھنڈ کی بھنبھناہٹ بہت ہی دلچسپ مشقیں ہو سکتی ہیں۔ ٹرام گاڑی کی و۔ و۔ و کی آواز اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ز۔ ز۔ ز کی آواز جب کسیقدر بلند آہنگی سے شروع کیجا کر آہستہ سے اُسے کم بھی کرتے جائیں۔ جسطرح کہ وہ ختم ہونے کے وقت مدہم ہوتی جاتی ہے۔ بچوں کے لئے بہت پُر لطف ہوتی ہیں۔

انضباط آواز:- عموماً بچوں کے گانے میں ہچکولے وارد ہوتے ہیں اور اگرچہ

وہ کم سنی کی وجہ سے کسی طویل سُر کو نہیں نکال سکتے تاہم انہیں لگاتار سروں کی مشق کروانی چاہیئے۔ اسمیں اگر مانوس اقسام کی موسیقی کی آوازوں کی نقل کروائی جائے مثلاً گھومتے ہوئے لٹو۔ ستار۔ یا گھنٹی کی آواز تو خاصی دلچسپی پیدا ہو سکیگی۔ چونکہ بچے لٹو کے گھومنے اور ستار بجنے کی آوازوں کی نقل کرنا پسند کرتے ہیں اسلئے وہ پوری جد وجہد کے ساتھ سُر نکالنے کی کوشش کرینگے اس طرح سے معلمہ ان کی دلچسپی اور تعاون سے استفادہ کرکے ان مشقوں کو حقیقی طور پر اُن کے لئے پُر لطف بنا سکیگی۔

<u>لٹو کا گھومنا۔</u> لٹو کے گھومنے کی نقل کرتے ہوئے معلمہ ایک گہرا سانس لیتی ہے اور G اور A ہموار کی آواز آہستہ سے بھنبھناتی ہے۔ بچے گھومنے اور بھنبھنانے کی نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد ایک گہرا سانس لیتے اور آواز کی نقل اُتارتے ہیں۔

ستار بجنا۔ اگر ستار موجود ہو تو معلمہ بیٹھے اور مسلسل طویل سروں کو سناتی ہے اور انہیں غور سے مشاہدہ کرنیکی تاکید کرتی ہے کہ وہ کسطرح آہستگی اور یکسانیت سے کمان کو تاروں پر کھینچتی ہے۔ یا وہ بچوں کو کسی ستار کے متعلق جو کہ انہوں نے دیکھی ہو یا جسے بجتے سنا ہو مختصر سی گفتگو کرنیکا موقع دیتی ہے۔ وہ ایک نرم تنی تار کی سُر کی نقل حتی الامکان پوری پوری صحت اور مشابہت کے ساتھ کرتی ہے ان بچوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسکی مشق کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ بخوبی نقل اتارنیکے قابل ہو جاتے ہیں۔

گھنٹی کی آواز۔ معلمہ گرجے کے بینڈ والی گھنٹی کی ڈنگ ڈانگ کی اور دوسرے گھنٹے کی ڈنگ ڈانگ۔ ڈنگ یا ڈانگ ٹن کی نقل اتارتی ہے۔ ایسی آوازوں کی ترنم کی نقل اتارنا آواز کے دھیمی کرنے یا بڑھانے کے لئے بہت اچھی

مشق ہے۔

کھانے کی گھنٹی یا سکول کی گھنٹی۔ گھنٹہ بجایا جاتا ہے اور اس کی کیفیت گونج والی ٹن ٹن کا مقابلہ گرجے کے گھنٹے کی بھاری گرنت آواز سے کیا جاتا ہے بچے ایک فرضی گھنٹہ بجاتے ہیں اور اسکی آواز کے تموجات سے پیدا ہونے والے پیچوں کی تتبع دائیں ہاتھ کو گرداگرد ہلانے سے کرتے جاتے ہیں۔ جب ہاتھ موتی تموجات کے بیرونی راستہ کی نقل اُتارتے ہوئے اس کے پیچوں کی نشاندہی کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی الفاظ Sing, Ring گائے جاسکتے ہیں۔

طویل لگاتار سروں کے نکالنے کی قابلیت بہم پہنچانے اور کانتاتی آوازوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے علاوہ ان مشقوں سے یہ توقع بھی بجا طور پر کیا سکتی ہے کہ بازوؤں کی آزادانہ حرکت کی وجہ سے انکی بےچینی اور عصبی قوت کے نکاس کے وسائل بہم دست ہونگے اور اسطرح سے اُنہیں جسمانی اظہار کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرکے ان کے شور و غل کے رجحان کو کم کیا جاسکیگا۔

Dzh, Sh, S V, N, M, L, F

اور دیگر حروف صحیح کی آوازوں کی مشق کروانے سے زبان اور ہونٹ لچکیلے بن جاتے ہیں OO کی آواز جو ہوا کی آوازوں میں سے ایک ہے۔ منہ اور حلق کے گول بنانے کے لئے بہت اچھی مشق ہے۔ اور ستار، بجنے کی بھنبھنانے والی آواز سے جو سُر پیدا ہوتی ہے اور Dong, Ding اور Ring جیسے الفاظ میں جو اصوات غنہ کی مشق ہوتی ہے آواز کی سروں کو خوشگوار اور اصوات غنہ کو پُر لطف بنادیتی ہے۔

مبادیات علم موسیقی جو راگ یا سادہ موسیقی کے جملے کے ذریعہ سکھائے جاتے ہیں

ٹھیک جسطرح کہ ہم ابتدائی خواندگی کے اسباق کے دوران میں بچے کو حروف اور اُن کی اصوات سے متعارف کرانے کے لئے بچپن کے قصے کے ذریعہ اسکی دلچسپیوں کے خط پر چلتے ہیں اسیطرح ہی ہم سے ان آوازوں کے ذریعہ جو کہ وہ اپنی حیات روزمرہ میں سنتا ہے یا کسی سادہ گیت سے جو اپنے نغمی تلازمات کے اعتبار سے اُس کے لئے کچھ دلچسپ معانی رکھتا ہے، قواعد موسیقی کے متعلق کچھ ابتدائی معلومات سکھا سکتے ہیں۔ تمام چھوٹے بچے بڑے اصرار سے سُنی ہوئی آوازوں کی نقل کرتے ہیں۔ راقم نے ایک بیمار بچہ کو دیکھا ہے جو گلی کی دودھ والوں کی تقلید کرتے ہوئے پوری شدت کے ساتھ جھنجھناتا تھا اور گوالے یا اخبار فروش یا دوسرے پھیری والوں کی صداؤں کی نقل اتارنے کا رجحان بہ سیمع احوال ننھے بچے کے لئے اٹل اور ناگزیر ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی مانوس آواز مثلاً بگل کی آواز تھکا ری یا گاڑی کے ہارن کی آواز گھڑیال یا گھنٹہ کی ٹن ٹن۔ کل کویل کی صدائیں یا جانوروں کی بولیاں موسیقی کے ابتدائی اسباق کے لئے موزوں عنوانات ہو سکتے ہیں۔

موسیقی کے سادہ جملے کے قواعد پر پہلا سبق

ایک روز جب گھنٹہ زور کی ٹن ٹن کی آواز سے بج رہا تھا بچوں کو بلا کر اُ
غور سے سننے اور پھر اسکی نقل اتارنے کے لئے کہا گیا۔



موسیقی کے نمونہ کسی مختصر سے سبق میں معلمہ اس شے کو
Ding Ding Dong; کے اجزاء کے مطابق کئی بار دوہراتی ہے یا
خود بچوں سے ہی اس کا بار بار اعادہ کرواتی ہے اس کے بعد وہ بچوں کو بتائیگی کہ ہاتھ
کے ذریعہ سے سُر کے اظہار کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے۔ سُر نکالنے کے ہاتھ کے اشارے
Doh Ray Me اجزاء کے ساتھ بتائے جاتے ہیں بچے
معلمہ کے ہاتھ کے اشاروں کی نقل کرتے اور اجزاء کے مطابق گاتے ہیں۔ اب سُروں
کا سادہ تختۂ قواعد آویزاں کیا جاتا ہے اور بچے Doh, Ray, Me
کے سُروں کو انہیں دیکھتے ہیں۔ آخر کار تختہ سیاہ پر اس طرح سے d:r:m:
لکھ دیا جاتا ہے۔

معلمہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ بچوں کو Doh کا قلبی اثر
اس طرح پر محسوس کرائے کہ Ray اور Me پر تھوڑا سا
توقف کرے تاکہ بچے بخوبی سن سکیں کہ جب تک Doh پر سُر ختم نہ ہو جملہ
نامکمل ہی رہتا ہے۔

جب بچوں کو سُروں کے سادہ تختہ قواعد کی کافی مشق ہو جائے تو صدر تختہ
قواعد جس پر آسان سے جملے بر لکھے جا چکے ہیں دیے ہوں، تختہ سیاہ پر بنا دینا چاہیئے۔
حرکت، گونا گونی اور مزید دلچسپی بچوں کے لئے یوں پیدا ہو سکیگی کہ انہیں
اپنے بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو صدر تختہ کی پانچ سطریں تصور کرانے اور [illegible]

ہاتھ کی انگشت شہادت سے صد تختہ کی مختلف سطریں اور مقامات بتانے کیلئے کہا جائے۔

گاڑیبان کا ہارن۔ Doh,Soh, Soh, Soh, Soh, Soh.

اس مشق سے بچوں پر Soh کا مقوی اور پُر جوش اثر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔

کوئل کا نغمہ۔ Soh, Me

گدھے کی Me, Doh 'He-Haw

گھڑیال کی ٹن ٹن Me, Doh, Ray, Soh,Soh

Ray, Me, Doh

کوّے کی صدا Soh, Me, Doh

بعض اسباق میں گانے کو بات چیت کے ساتھ بدل بدل کر لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً معلم بچوں کے نام یونہی پکارنے کی بجائے گا کر انہیں بلا سکتی ہے۔



تھوڑی سی مشق کے بعد بچے بڑے شوق سے اسکی تقلید کرتے ہوئے خود بھی بالکل قدرتی طریقہ پر ہی ہر بات کا ذکر کرینگے۔ اس کے بعد وہ اپنے سلام

نوٹ۔ [illegible] Doh = Doh [illegible]

[illegible]

بھی بھئی صبح مبارک ہو ۔۔۔ یہ مبارک ہو گا کر بھی بیٹھینگے۔

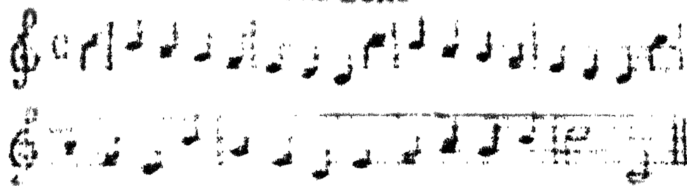
ایسے تمام جملوں کو دونوں کے اشاروں سے دن کے سادہ تحت اور صعود تحت کے مطابق باری باری سے گایا جا سکتا ہے۔ مونو الاکر میں کسی قسم کے پردہ سر کی تبدیلی یا ہیر پھیر کی ضرورت لاحق نہیں ہوگی۔ بلکہ جملوں کو ہمیشہ [illegible] پردہ سُر کے مطابق ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ موسیقی کی ایسی مشقوں سے عملی تربیت کے عمدہ مواقع نکلتے ہیں اور بچے سروں کے ذہنی اثرات کو بخوبی سراہنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اگر مقرون آوازوں کے اضافے سے بچے کے ماحول میں اصوات موسیقی کا زیادہ دخل ہو تو اسے گرد و پیش کی آوازوں میں خاصی دلچسپی ہو جائیگی اور اس طرح سے موسیقی کے ابتدائی اسباق زیادہ حقیقی اور قدرتی شکل اختیار کر لینگے۔ اگر کافی صلاحیت سے راگ اور نظم کو باہم ملا دیا جائے تو بہت خوشگوار بول چال کی آواز کی تربیت ہو سکیگی۔ [illegible] بہت سے مختلف اقسام کے تغیرات جن کے ساتھ مختلف اقسام [illegible] کے تاثرات محسوس ہوتے ہیں آئندہ چل کر موسیقی کی بنا ڈالتے ہیں۔ اسلئے بچے ہر وقت گرد و پیش کی قدرتی موسیقی سے لذت اندوز ہو اور آشنا بنانے کی کوشش میں [illegible] ذوق موسیقی کے [illegible] کو قوی کرتے اور تربیت بہم پہنچاتے ہیں۔

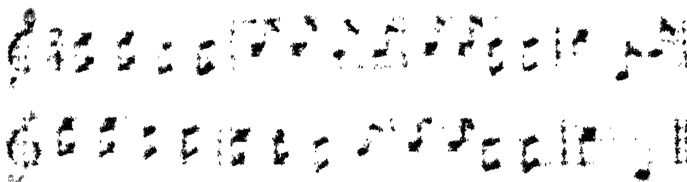
ایسے مختصر جملوں کی کافی مشق ہو جانے کے بعد چھوٹے چھوٹے گیتوں کو سنا کر یاد کرایا جانا چاہیئے۔ [illegible] کام لیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل سادہ گیت چھوٹے بچوں کی جماعت [illegible] سال کے تربیتی منصوبے کے دوران میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

The Bells



Lucy Locket



Green Gravel



سماعت کے ذریعے گیت سکھانا

گیت کا سبق شروع کرنے سے پہلے نئے الفاظ بورڈ پر لکھ دینے چاہییں۔

معلمہ تو پورے گیت کو حتی الامکان نہایت ہی حسن و خوبی اور عمدگی کے ساتھ تقریباً
تین مرتبہ گائیگی اور بچے سنتے جائینگے۔ پھر ایک ایک جملہ یا ایک ایک سطر وہ وقت
واحد میں سنتے اور اس کی نقل کرتے جاتے ہیں۔ بچوں کو نقل کرنے کے دوران میں
معلمہ کو بہت غور کے ساتھ سنتے رہنا چاہیئے کیونکہ گیت سیکھنے کے دوران میں
بچے اگر کوئی غلط نغمہ یا سُر نکالیں تو عملی طور پر اس کا ازالہ کرنا قریب قریب
ناممکن ہوگا۔ بچوں کے ساتھ معلمہ کو اسے شاذونادر ہی گانا چاہیئے۔

ایسے گیت جنہیں مشاہداتی کام کی اساس کے طور پر استعمال کرنا پیش نظر
ہو انہیں بہت ہی احتیاط سے سکھانا چاہیئے۔ سنا کر یاد کروا دینے کے بعد انہیں
تختہ سیاہ پر سادہ اور مصدر تختہ ہائے قواعد کے بموجب ایک ایک جملہ کر کے لکھ دینا
چاہیئے۔ مثلاً Green Gravel کو ایسے جملوں میں پیش کرنے
کے لئے دو مختلف اسباق درکار ہونگے۔

جب بچوں کو اس طرح سے قواعد موسیقی سے واقف کردیا جائے تو تمام
گیت کو سادہ اور مصدر تختہ ہائے قواعد کے بموجب ترتیب دیکر تمام جماعت کے
سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ ایسے چھوٹے چھوٹے گیتوں کو ترتیب موسیقی کے
لحاظ سے کارڈوں یا ڈرائینگ پیپر کے سخت تختوں پر بھی لکھا جاسکتا ہے ایسے
کارڈوں میں ایک جانب سادہ تختہ قواعد کی اور دوسری جانب مصدر تختہ قواعد کی
ترتیب درج ہوگی۔ مثلاً Green Gravel مندرجہ
بالا طرز پر لکھکر جماعت کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔ معلمہ So, Me, Do'
گاتی ہے اور بچوں کو اس خط کی سمت میں کہ یہ سُر پائی جائیں
نشاندہی کرنے کے لئے کہتی ہے۔ تھوڑی سی جستجو کے بعد وہ چاروں جملے
معلوم کر لیتے ہیں اسیطرح معلمہ دوسرے کئی جملے گاتی اور بچوں سے نشاندہی

کروائی ہے۔ اب بچے خود معلمہ کی طرح گاتے ہیں اور یکے بعد دیگرے کئی مختلف جملوں کو اسی طرح سے پیتے جاتے ہیں۔

ضرب لگانا۔ اگر مدرسہ میں موسیقی کو صحیح طور پر واجبی اہمیت دی جائے تو ایک چھ سالہ بچہ کو مارچنگ، ناچنے اور دوسری جسمانی مشقوں کے موسیقی کے ساتھ کرنے سے بحر اور وزن کی کافی تربیت ہو جاتی ہے۔

وہ معلمہ کو کسی سادہ گیتوں کی تال پر ضرب لگاتے دیکھتا ہے اور اگر اسے موقع دیا جائے تو وہ بڑے شوق سے اسکی تقلید بھی کرنے لگتا ہے۔ اول اول کوئی سادہ اور [illegible] گیت منتخب کیا جانا چاہیئے اور حرکات زیر و بم کی مشق کروانی چاہیئے۔

۱۔ سالم بازو کے ساتھ۔

۲۔ کلائی کے ساتھ۔

سادہ گیتوں اور پیانو کی دھن کے بموجب ضربات لگانے کی تھوڑی سی مشق کے بعد کوئی سادہ سی مشق جیسی کہ ذیل میں درج کی جاتی ہے تختہ سیاہ پر درج کر دینی چاہیئے۔

{ld. d d l d ll

جب بچے دو ضربی تال سے بخوبی واقف ہو جائیں تو اسی طریقہ پر چار ضربی تال کو بھی سکھایا جا سکتا ہے۔

کسی نغمہ کی تان لگانا۔ جب ضربات لگانے کی تھوڑی سی مشق ہو جائے تو بچوں کو باری باری سے بلا کر کسی سادہ نغمہ کی تان لگوانی چاہیئے۔ [illegible] دوسرے بچوں کو اصل راگ بتانے کے لئے کہنا چاہیئے۔ معلمہ کو اس بات کی پوری پوری دیکھ بھال کرنی چاہیئے کہ بچے بالکل صحیح طور پر تال لگا رہے ہیں۔

آواز کی تربیت کرنا :- یہ ایک اچھا طریقہ ہے کہ موسیقی کے تمام اسباق کو سانس کی مشقوں سے اور سادہ آواز کی تربیت کی مشق سے شروع کیا جائے۔ اس قسم کی مشق میں معلمہ کوئی سادہ سا جملہ گاتی ہے اور بچے اُس کی تقلید کرتے ہیں۔ اس کے لئے اگر اجزاء 'oo' 'o'-'oo' یا 'loo' 'lo' لئے جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔ oo کی آواز سے 'ah' کے مقابلہ میں زیادہ بہتر سُر نکلیگی۔ لیکن یہ مناسب نہیں کہ ہر وقت صرف ایک ہی حرف علت کی آواز کی مشق کروائی جائے۔

بعض اوقات سُلم پر بھی مشق کروانی چاہیئے بالائی سلم کے مطابق گاتے ہوئے زیریں سُر میں بعض اوقات بھاری اور کرخت آواز دیتی ہیں مگر جب سلم کی بم کی سر سے آغاز کیا جا کر نیچے کی جانب گاتے جائیں تو زیادہ بہتر لطف حاصل ہوگا۔

بچوں کی آوازوں کا کمپاس :- چھوٹے بچوں کی آواز قدرتاً بالغون کے مقابلہ میں زیادہ بلند ہوتی ہے اور پانچ چھ سال سے لیکر ۹ سال کے بچوں کی آواز کا پھیلاؤ D سے D تک ہوتا ہے۔

گیت

اس بات کی اہمیت پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے۔ کہ بچے کو حتی الامکان بہت ہی وسیع اور وافر تجربہ موسیقی سے بہرہ ور کرنا چاہیئے۔ اسے قواعد موسیقی سکھانا یا نہ سکھانا ایک ضمنی بات ہے۔ مگر یہ نہایت ضروری اور مقدم ہے کہ اسے اوائل طفولیت میں ہی کافی تعداد میں موزون گیت سننے اور گانے کا موقع ملے تاکہ اُس کی آئندہ تربیت موسیقی میں یہ بطور اساس کے کام دے سکیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ تیشتر گیت کھیل کے گیت، عام گیت، حب الوطنی کے گیت، کلاسیکی گیت، حمدیہ گیت اور ایسے گیت جو کسی زیر بحث مضمون سے متعلقہ منتشر خیالات

پر مشتمل ہوں جس میں سبھی کو شامل رکھیں مثلاً اگر موسم سرما میں جماعت سرد شمالی خطوں میں موسم سرما پڑھ رہی ہو۔ اور انہوں نے ایگو ناک ننھی اسکیمو ہیشیرو کا قصہ بھی سنا ہو تو ذیل کے گیت کو بڑے لطف سے گائینگے۔

"ہشاش بشاش ننھا اسکیمو اپنی برف پر چلنے والی گاڑی میں سواری کرتا ہے اس کے کتے ان تیز رو ہواؤں پر بھی سبقت لیجاتے ہیں جو شمالی خطوں میں چلتی ہوئی برف اور یخ کے اوپر جنکی وجہ سے وہ چاندی سے ڈھکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں چلتی ہیں۔"[1]

پھر جب ulysses کے قصے سے جماعت پر ایک مخصوص سی کیفیت طاری ہوجائے اور بحری خطرات پر بھی کوئی روشنی ڈالی جائے تو وہ 'وسیالی کشتی میں بحری سفر پر جانا' 'بحری لہروں میں زندگی بسر کرنا' 'سمندر پر بہت تیز و تند طوفان برپا تھا' جیسے کسی گیت کو بڑی خوشی سے سنتے اور اس کی وجدآفرینی سے متاثر ہوتے ہیں۔

اشاراتی گیت:۔ چند سال ہوئے جبکہ نا تجربہ کار معلمات بچوں کے ہر شعر کے گیت میں مناسب حال اشاروں کا استعمال کرنا ضروری سمجھتی تھیں۔ اور یہ بیہودہ سودا بڑے بچوں کے بعض مدارس میں بھی سرایت کر گیا تھا۔ جہاں ایک موقع پر جبکہ ایک شاہد مدرسہ کے روبرو Lucy Gray کی نظم خوانی اشاراتی گیت کی حیثیت سے کروائی جا رہی تھی تو بستی کا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے ہاتھوں کو پھیلانے اور پھر ان سے سننے اور دیکھنے کے الفاظ کے اظہار کے لئے کانوں اور آنکھوں کے ڈھیلوں کی شکل بنانے۔ بچوں کا کھیلتے ہوئے ہرن کو ظاہر کرنے کی بیکار کوشش میں بڑے بڑے بھدے مضحکہ انگیز اشاروں کے استعمال کرنے۔ اور روشنی کے ساتھ قندیل کے جلنے سے ورڈس ورتھ کی

---

[1] صوتی موسیقی کی ابتدائی کتاب مولفہ جیمز سمتھ۔

یہ ایسی پرلطف اور دل آویز نظم ایک بہت ہی بیہودہ اور خندہ آور نقل میں مبدل ہوگئی۔

خوش قسمتی سے اب اس قسم کی نظم خوانی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے لیکن پھر بھی بعض بعض موقعوں پر ایسے اشاراتی گیتوں کا رواج ہے جنہیں بناوٹی اور مصنوعی اشارات کام میں لائے جاتے ہیں۔ یا بجائے بچے کے تاثرات کے بیساختہ اظہار کے معلم کی صحیح اثر آفرینی کا استعمال ہوتا ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کونسے اشارات کام میں لانے چاہئیں بہترین طریقہ یہ ہے کہ گیت کی جانب بچوں کے رجحان کا اندازہ کیا جائے۔ معلم کو چاہئے کہ انہیں گیت سنا کر اندازہ کرے کہ اس کا اثر ان پر کیا ہوا ہے؟ مثال کے طور پر فرض کیجئے کہ آر۔ ایل۔ سٹیونسن کی نظم طوفانی راتیں پڑھائی جائیگی۔ اس کے لئے مناسب ہوگا کہ Sheumann کی دُھن کا انتخاب کیا جا کر معلم گائے۔

"جب چاند اور ستارے ڈوب جاتے ہیں۔ جب تیز اور تند ہوا بڑے زور سے چلتی ہے۔ تو اندھیرے اور بارش میں ایک آدمی تمام رات بھر گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے بہت رات گئے جبکہ تمام چراغ بجھ چکے ہیں وہ کیوں گھوڑا دوڑاتا پھرتا ہے؟"

بچے جب گھوڑے کی سواری کا احساس کرینگے تو وہ لازمی طور پر الفاظ اور موسیقی کے بحر کی تتبع پر مجبور ہونگے۔ جس سے انہیں بیساختہ طور پر گھوڑا دوڑانے کی حرکت کی نقل کرنے کی تحریک ہوتی پائی جائیگی۔

اس کے بعد دوسرے مصرعے سے۔

"جب درخت زور سے سرسراتے ہیں۔ اور جہاز سمندر پر تھپیڑوں سے لڑھکتے ہیں وہ سڑک پر بلا لحاظ نشیب و فراز گھوڑا اڑائے چلا جاتا ہے کبھی وہ گھوڑا دوڑائے جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس گھوڑا دوڑاتا ہوا آتا ہے"۔

بہت ہی واضح تشبیہات بچے کے ذہن میں مخفی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور وہ بیساختہ طور پر ان کے اظہار کے لئے ایسی جسمانی حرکات کرنے پر آمادہ ہوتا ہے کہ جن سے جھومتے ہوئے درختوں، ڈگمگاتے ہوئے جہازوں کی نقل ہو سکے۔ اور مصرعے کے آخری حصے میں وہ غیر شعوری طور پر گھوڑے کے سرپٹ دوڑنے کی ادائیں اختیار کرتا ہے۔

ایسے گیت کے سننے پر اگر ہم بچے کے اس رجحان اظہار کو روکیں تو یقیناً اس کا لطف کم ہو جائیگا۔ اور اس کی بیرونی دنیا سے قدرتی ہمدردی کو ہم زائل کر دینگے۔

مندرجہ ذیل جیسے گیت کے گانے میں بچہ جو طرز روش اختیار کرتا ہے ذرا اسکا مقابلہ کیجیے۔

سرما کی لوری

دادی سونے کے لئے جا رہی ہے۔ پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں خاموش ہیں چینی کے درخت کی شاخیں بے برگ پہاڑی پر جھکتی اور ٹوٹتی ہیں۔ رحمدل آسمان یہ سب کچھ نیچے دیکھکر برف کے کانوں میں آہستہ سے کہتا ہے آؤ ان ننگی اور زرد رنگ کی پہاڑیوں کو جن پر پھول اُگا کرتے ہیں ڈھانپ دیں۔ اور وہ گنگناتی ہوئی سنسان طوفان کے سکوت میں سے یہ لوری گاتی ہے۔ سو جاؤ اپنے گہرے گہوارے میں سو جاؤ۔ میں تمہیں خوب گرم رکھونگی۔

وہ بے حس وحرکت کھڑے رہتے ہیں گویا کہ جادو کے زیر اثر ہیں مصرعہ ختم ہوجانے کے کوئی نصف لمحہ بعد تک بھی سکوت توڑنے کی کوئی حرکت نہیں کیجاتی۔ اسکے بعد ایک چھوٹی لڑکی جس نے کہ تمام مصرعہ کو بہت ہی سرست لہجہ سے سنا ہے۔ خوشی کا سانس لیتی ہے ظاہر ہے کہ یہاں پر کسی قسم کے اشارے کا استعمال کرنا انتشار خیال کا موجب ہوگا۔ جس سے تمام راگ کی خوبی بحیثیت مجموعی زائل ہوجائیگی۔"



باب چہار دہم

جسمانی تربیت

تمام ماہران تعلیم بلا پس و پیش اس بات کو تسلیم کرینگے کہ کمسنوں کی جماعتوں میں بچوں کی صحت بخش جسمانی نشو و نما کے لئے موافق حالات کا مہیا کرنا مقدم ترین ضروریات میں سے ہے۔ منتظمین مدرسہ کا یہ عین فریضہ ہے۔ کہ روشن اور ہوادار کمرے جو اچھے گرم ہوں اور جن میں غلیظ ہوا کے خارج ہونے کے لئے بخوبی انتظام ہو۔ اور ساتھ ہی جن میں خالی فرش کی بھی اس قدر کافی گنجائش ہو۔ کہ بچے ان میں اپنے غیر حرکی کام سے اکتا جانے کے بعد مارچ کرنے ناچنے یا چند لمحوں کے لئے کوئی کھیل کھیلنے سے اپنی فاضل قوت کو خارج کر سکیں۔ مہیا کریں۔

حمام اور پیش کمرہ بھی مناسب و موزوں حالت میں ہونے چاہئیں۔ تاکہ بچے حسب ضرورت اپنے ہاتھ دھو کر صاف کر سکیں۔ اور ہر ایک بچے کے لئے ایک ایک کھونٹی بھی ہونی چاہیئے۔ جس پر کہ وہ اپنا کوٹ اور ٹوپی لٹکا سکیں۔

ڈسک بچے کی ضروریات کے لحاظ سے موزوں ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک میں پشتی اور پائیدانے لگے رہنے چاہئیں۔ اگر ممکن ہو سکے۔ تو ہر بچے کو ایک ایک علیحدہ ڈسک دینا چاہیئے۔ جس میں وہ اپنی کتابیں اور دوسری چیزیں رکھ سکے

اور جہاں وہ اپنا سفوضہ کام کر چکنے کے بعد بیٹھ سکے۔ جماعت دوم کے بچوں کو کریا
اور بالک گھر کے بینر جو اندرون پنج سالہ بچوں کے لئے تجویز کئے جا چکے ہیں۔ اگر
دئے جائیں۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔

کمسن بچوں کو وقت واحد میں چند لمحوں سے زیادہ عرصہ تک کھڑا نہ رکھنا
چاہیئے۔ نہ ہی ان سے یہ توقع کی جانی چاہیئے۔ کہ وہ کسی چیز پر زیادہ عرصہ تک
مسلسل نظر جمائے رکھیں۔ کیونکہ عصبی خلیہ غیر معمولی طور پر تکان محسوس کرنے لگتا ہے
اور جس قدر یہ چھوٹا ہوگا۔ اسی قدر یہ نازک بھی ہوگا۔ چھوٹے بچوں کی تربیت میں تکان
کا لحاظ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیئے۔ ہم معلمات اپنے اس جوش میں کہ بچوں کی کچھ
نہ کچھ عقلی تربیت ہو۔ بہت ہی ناعاقبت اندیشی سے اس کی قوت توجہ پر بار ڈالتی
ہیں۔ اور اس امر کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔ کہ وہ کس قدر جلد تھک جاتا ہے۔ اور
ہمارے لئے یہ کس قدر ضروری ہے۔ کہ ان عصبی مراکز کے لیے جو بقول ڈاکٹر
کر صاحب خام حالت کے دوران میں کام کے لئے لگاتار متقاضی رہتے ہیں موزوں
مشق کے مواقع مہیا کریں۔ بالک گھر اور کمسنوں کے مدرسہ کے دستی مشاغل اگر دیئے
ہوں اور ان میں مخصوص مدعا بھی پایا جائے۔ تو ان عصبی رقبوں کو قدرتی طور پر ان سے
خاصی مشق بہم پہنچیگی۔

اس کے علاوہ دوسری وجہ کہ کیوں ہمیں کمسنوں کی تعلیم کے نصاب میں اعصاب
اور عضلات کی مشق کے لئے اس قدر مخصوص اہتمام کی ضرورت ہے۔ یہ ہے۔ کہ عضلات
سے متعلقہ دماغی رقبوں کی نشوونما کا زمانہ خاص کر ابتدا سے لیکر ۱۰ سال کی عمر تک
ہوتا ہے۔ پس جیسا کہ ڈاکٹر سیگوئن اور دوسرے ماہران نے ناقص الذہن بچوں کے

---

[1] ڈاکٹر کر صاحب ملاحظہ ہو صفحہ ۵۱۸۔
[2] ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۵۱۸۔

تجربات کرکے ثابت کیا ہے۔ بچے کے اعصاب اور عضلات کو جو مشق بہم پہنچاتے ہیں ہم در اصل اس کی دماغی تربیت سر انجام دیتے ہیں۔

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں "بیشک یہ دماغی رقبوں وغیرہ کی نشو و نما فی الحقیقت بہت پہلے شروع ہو کر بہت عرصہ بعد تک جاری رہتی ہے۔ ورنہ دستی تربیت جس طرح کہ عام طور پر دیجاتی ہے۔ وہ بہت ہی زیادہ مقصور ہوگی۔ لیکن دستی تربیت اصل میں ایسی تربیت پر مشتمل ہوتی ہے جس میں سابقہ مکسوبہ حرکت کو بہت ہی مخلوط طور پر منظم کیا جاتا ہے اور اس وقت زیادہ حرکت کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ بچے کے عصبی اور عضلاتی خلایا کی فعلیت سے جو نکاس کے فاسد مادے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے برطرف رفع کے لئے دوران خون اور لمف (Lymph) تیزی سے ہونا چاہئیے۔ سر، پاؤں اور نیچے واقعدار بازو اس کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ فی الحقیقت نظام عصبی کی صحت بخش نشو و نما کے لئے یہ ضروری ہے کہ دوران خون اور لمف بہت عمدگی کے ساتھ جاری رہے۔ اور اس بات کا انحصار کہ آیا بچہ ایک طرف سست اور کند ذہن یا عصبی مزاج چڑچڑا، اور مقابلتاً ایک حد تک ناکارہ انسان بنیگا۔ یا اس کے خلاف دوسری جانب باہمت، مضبوط اور مطمئن القلب ہوگا۔ اس پر ہوتا ہے کہ اسے کمسنوں کے مدرسے میں کس حد تک ورزش کرنے کا موقع ملا ہے۔ عمدہ پیرایہ میں پورے طور پر سانس لینے [illegible] حرکات سے دوران لمف پر بہت بڑی حد تک

ملاحظہ ہو [illegible]

مفید اثر پڑتا ہے؛

اِس لئے ہمیں بہت ہی وافر سادہ اور تقویت بخش شغلوں کی ضرورت ہے۔ جن کا ذکر جسمانی شغلوں کے نمونہ کے نصاب کی تمہید میں آیا ہے۔

جسمانی اثر کے اعتبار سے شغلوں کی حسب ذیل طریقہ پر سرسری سی جماعتبندی کی جاسکتی ہے:۔

۱۔ تقویت بخش شغلیں۔ وہ ہیں جو مخصوص طور پر تنفس اور دورانِ خون کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ اور بدیں لحاظ توانائی میں ان سے اضافہ بہم پہنچتا ہے۔ کسی اور موزوں نام کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہم انہیں تقویت بخش شغلیں کہہ سکتے ہیں۔ اُن میں بھی ذیلی جماعتبندی حسب ذیل طریقہ پر ہوسکتی ہے:۔

(الف) وہ بھاری بھاری حرکات جو مخصوص طور پر تو چھوٹے چھوٹے اعضا سے ہی متعلق ہوتی ہیں۔ مگر جسم کے تمام استخوانی اور عضلاتی ڈھانچے پر عموماً مشتمل ہوتی ہیں۔ ان سے تنفس اور دورانِ خون ہر دو ہی بڑی تیزی اور مستعدی سے چلنے لگتے ہیں۔ اِس قسم کی شغلوں کے نمونے بچوں کے قدرتی کھیل کی حرکات دوڑنے اچھلنے کودنے میں پائی جاتی ہیں۔ یہی حرکات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے جب غذا اور اسکو جلانے کے لئے آکسیجن موزوں اور کافی مقدار میں بہم پہنچتی ہے۔ جسم کا ڈھانچہ اپنی نشو و نما کے زمانہ میں بنتا رہتا ہے۔ اور مکتبی حیات کے مصنوعی حالات کے تحت یہ بہت ہی اہم اور مقدم ہے۔ کہ ایسی شغلیں کثرت سے مہیا کی جائیں۔ اور اگر یہ کھیل کی شکل میں ہوں۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ جہاں کہیں ممکن ہوسکے بچوں کو تمام اقسام کے دوڑنے کے کھیل میں جن میں ان کی ایک معقول تعداد وقت واحد میں

لے مجلس تعلیم کے مجوزہ نصاب ورزش جسمانی کی تمہید میں سے۔

مصروف ہوسکتی ہے۔ حصہ لینے کی ترغیب دینی چاہیئے۔ اور لڑکیوں کو مخصوص طور پر اچھلنے کے مختلف اقسام کے کھیل میں لگایا جانا چاہیئے۔

(ب) ایسی مشقیں وہ ہیں۔ جو خاص کر آلات تنفس کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ ان کی اصناف یہ ہیں: تنفس کی مشقیں اور بالائی اعضاء کی مشقیں جن سے مخصوص طور پر چھاتی کا پھیلاؤ بڑھتا یا عمل تنفس میں کام آنے والے عضلات کی مشق ہوتی ہے۔

ایسی مشقوں سے نہ صرف چھاتی کا پھیلاؤ ہی بڑھتا ہے بلکہ پھیپھڑوں کے صحت بخش کام کے لئے بھی یہ بے حد مفید ہوتی ہیں۔ چھاتی کی پیمائش کا عمدہ طریقہ یہ نہیں ہے کہ محض پھیلاؤ کا ہی ناپ لیا جائے۔ بلکہ اس میں پھولائی ہوئی اور خالی چھاتی کا فرق معلوم کرنا ضروری ہے۔ یہیں بلحاظ تنفس کی مشقیں جنھیں بالائی اعضاء کی مولہ بالا مشقوں کے ساتھ ملا کر لیا جا سکتا ہے۔ زیادہ ضروری ہیں۔ اور چھاتی کو خالی کرنے کی قوت کی بھی تربیت ہونی چاہیئے۔

ناک کے ذریعہ تنفس کی مشقوں کی اہمیت

بہت سے بچے زمانہ شیرخوارگی میں غیر صحت بخش کام کے عوارض کی بنا پر منہ کے ذریعہ سانس لینا سیکھ جاتے ہیں۔ اور ان میں سے متعدد بچوں کو ناک کے ذریعہ سانس لینے کی صورت میں فی الحقیقت مزاحمت سی ہونے لگتی ہے۔ حالانکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ ناک کے ذریعہ ہی سانس لیا جائے۔ ایسے بچے کا جو منہ سے کام لئے بغیر ناک کے ذریعہ سہولت سے سانس نہیں لے سکتا طبی معائنہ ہونا ضروری ہے۔ ناک کے ذریعہ سانس لینے کا طریقہ اختیار کرنے پر بچے کی قوت توجہ میں بھی ایک حد تک اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور اس لئے تعلیمی نقطۂ نظر سے یہ بے حد ضروری ہے۔ اس سے بہت سی [illegible] بعض کا جو بہت

سنگین نتائج کا موجب ہوتی ہیں۔ خدشہ بھی بہت بڑی حد تک گھٹ جاتا ہے۔ بچوں ہی کو اول اول مدرسہ میں داخل ہو، اسی وقت سے تنفس کی مشقیں جو تقلیدی حرکات کے طور پر ہونگی۔ اس سے کروائی جانی چاہئیں۔ کیونکہ صغیر سن بچے کے مدرسے میں صحیح طریقہ پر ناک سے سانس لینے کی عادات کا قائم کرنا کسی دوسرے کام سے کسی طرح بھی کم اہم نہیں۔

بچوں کو دستی کا استعمال بھی سکھایا جانا چاہیئے۔ بعض والدین چھوٹے بچوں کو ایسی دستیاں مہیا کرنے میں غفلت برتتے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ کسی وقت حفظان صحت پر تقریر کے دوران میں اسکی اہمیت پر کافی روشنی ڈالی جائے اور معلم کو چاہیئے کہ اس قاعدہ کی پابندی مسلسل دیکھ بھال سے اچھی طرح کروائے۔ ناک صاف کرنے اور نتھنوں کو خالی کرنے کی گاہ بگاہ مشق کروانا بھی بچوں کے لئے جسمانی اور ذہنی ہر دو حیثیتوں سے مفید ہوگا۔

اصلاحی مشقیں

ان ہی مشقوں کی ایک اور قسم بھی ہے۔ جن سے ایک حد تک مخصوص جسمانی نقائص کی جن میں سے کثر بے احتیاطی کی وجہ سے مکتبی حیات کے مصنوعی حالات کے تحت بہت ہی سنگین صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں اصلاحی مشقیں کہا جا سکتا ہے۔ ایسی مشقیں بہت معمولی قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایڑیاں اٹھانا تاکہ پاؤں ہموار نہ ہونے پائیں۔ اور سر اور دھڑ کو پیچھے کی جانب جھکانا۔ اس سے ایک حد تک کبڑے پن کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جو زیادہ تر ڈسکوں پر جھک کر کام کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر کے متعلق یہ امر بھی صاف طور پر عیاں ہے کہ ایسی اصلاحی مشقوں کو ہفتے میں چند بار

لینے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ساتھ ہی ساتھ بچوں سے کام کراتے وقت انہیں صحیح حالتوں کے قیام کا عادی نہ بنایا جائے۔ اور دوسرے باقی میں بھی ایسی حالتوں کے قیام پر توجہ دینا جسمانی تربیت کا ایک ضروری اور اہم جزو تصور ہونا چاہیئے۔[1]

ورزش مسرت بخش ہونی چاہیئے

ہم اس وقت تک قدرتی اور درست نشو و نما کے شرائط کی تکمیل نہیں کر سکتے جب تک کہ ہر سبق کے بعد جس میں بیس یا تیس منٹ تک ڈسکوں پر بیٹھے رہنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ دو یا تین منٹ تک تفریحی کام نہ لگا تا۔ ورزش کرنا کھیل کود۔ یا کوئی دوسری قسم کی ورزش نہ رکھیں۔ اور نیز ہر روز کم از کم دس پندرہ منٹ منظم قسم کی ورزش یا کھیل کود کو نہ دیں۔ ایسی ورزش بچوں کے لئے مسرت بخش ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک یہ حقیقی طور پر ان کے لئے پر لطف نہ ہو۔ یہ توقع رکھنا بے سود ہے کہ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ اور ہم تمام جانتے ہیں کہ ایک ہی قسم کی ورزش کا اعادہ کرنے سے جب تک کہ اس میں کسی قسم کی گوناگونی یا کوئی اور حیات بخش خیال نہ پایا جائے۔ وہ بہت جلد تھک جاتے ہیں۔ مسکراہٹ اور چہرے کی بشاشت سے اندازہ لگایا جانا چاہیئے۔ کہ فطرت طفل حقیقی مسرت سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہے۔ اور اس سے وہ بار جو ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں توجہ اور انہماک کی عادت سے کسی قدر پڑتا ہے۔ کم ہوتا جا رہا ہے۔

---

[1] ابتدائی تعلیم [illegible]

بقول مسٹر لانڈر برنش – تم بچے کو کسرتی مشقوں سے ناک تک بھر سکتے ہو۔ اور وہ غالباً عضلاتی حیثیت سے مضبوط بھی ہو جائیگا۔ مگر اسے ان مشقوں سے ایک طرح کی نفرت سی ضرور ہو جائیگی۔ تاہم جب تم کسی بچے کی تربیت کھیل کے ذریعہ اس طرح کرو۔ کہ وہ اپنے دل میں ایسی سعی کے ساتھ یہ محسوس نہ کرے۔ کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ بلکہ وہ یہ سمجھے کہ اس طرح کرنے سے اسے مسلسل ایک طرح کی مسرت سی حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ [illegible] گی۔ [illegible] خواہ کیسے ہی حالات پیش آئیں ان مشقوں کو ضرور جاری رکھیگا۔ [illegible] ورزش جسمانی کے ساتھ مسرت کا احساس باہم [illegible] چاہیئے۔ [illegible] اسے میں جسمانی تربیت کے لئے ایک نہایت ہی ضروری بات ہے۔"

پس ہمارے لئے غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ ایسی ورزش کونسی صورت میں ہونی چاہیئے۔ ماڈل کورس کی یہ تجویز بہت ہی مناسب ہے کہ اسے معلم کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ بیشک اس بارے میں خود ہر معلم کو ہی منفرداً اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ تاہم بچوں کی جسمانی تربیت کے پروگرام میں غالباً ذیل کی مشقیں ضرور شامل رہینگی۔

(۱) تقلیدی مشقیں۔

(۲) حرکی کھیل جس میں ایسی مشقیں جیسی کہ ماڈل کورس میں پائی جاتی ہیں۔ بچوں کے مانوس اور دلچسپ افعال و حرکات سے باہم متلازم ہونگی۔

(۳) ناچ گانے اور سادہ ناچ۔

(۴) کھیل۔

لہ ابتدائی مدارس میں [illegible] نصاب [illegible] جسمانی [illegible] مرتبہ [illegible]۔

تقلیدی مشقیں

اول کورس میں چھوٹے بچوں کے لئے جن حرکات کی سفارش کی گئی ہے انہیں معلمہ کو بہت ہی احتیاط اور صحت کے ساتھ خود کرکے بچوں سے تحکمانہ الفاظ کے ساتھ یا بغیر تقلید کروانی چاہیئے۔ ان میں سانس کی مشقیں۔ تمام توجہ کی ابتدائی حالتیں۔ اطمینان سے کھڑا رہنے۔ کولے کس کر کھڑا رہنے۔ گردن آرام کی حالت میں رکھنے۔ بازو پھیلانے۔ ایڑیاں اٹھانے۔ بازو زور سے کھولنے اور سر اور دھڑ آگے کی طرف جھکانے کی مشقیں شامل کی جاسکتی ہیں۔

حرکی کھیل

حالتوں اور حرکات کو مزعومی کھیل کا موضوع بنایا جاسکتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی تو معلمہ کی تجاویز پر عمل ہونا چاہیئے۔ لیکن زیادہ تر خود بچوں کی پیش کردہ تجاویز کو ہی جامہ عمل پہنانا چاہیئے۔

ابتدائی حالتیں اور سادہ مشقیں

۱۔ توجہ سے کھڑا ہونا۔ بچوں کو یہ حالت اختیار کرتے وقت یہ تصور کرنا چاہیئے کہ وہ ایسے سپاہی ہیں جو بادشاہ کے محل پر متعین کئے گئے ہیں۔ یا وہ سپاہی جو جنرل کے گزرتے وقت آمادہ و تیار رہتے ہیں۔

۲۔ اطمینان سے کھڑا ہونا۔ باپ آگ کی طرف پیٹھ کئے کھڑا ہے۔

۳۔ کولے تن کر کھڑا ہونا۔ پھولے پھولے پرندے اپنے بازوؤں کو سمیٹے ہوئے۔

۴۔ پاؤں کھولنا اور بند کرنا۔ دروازے کھولنا اور بند کرنا۔

۵۔ بازوؤں کا موڑنا اور پھیلانا۔ گزیاؤں کا اپنے بازوؤں کو ہلانا۔

۶۔ بازوؤں کا آگے کی جانب پھیلانا گویا کہ سامنے ایک فرضی میز پر سے کسی چیز کو لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۷۔ بازوؤں کو اطراف میں پھیلانا۔ پرندوں کا پروں کو پھڑپھڑانا اور پھیلانا۔

۸۔ بازوؤں کا اوپر کی جانب پھیلانا گویا کہ بیروں یا سیبوں جیسے پھلوں کو توڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۹۔ ایڑیاں اٹھانا گویا کہ کسی کھڑکی میں سے یا دیوار پر سے جھانکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۱۰۔ بازوؤں کا اطراف میں جھولانا۔ گویا کہ کسی چکیلے ٹکڑے کو پھیلا یا جا رہا ہے۔

۱۱۔ دھڑ آگے کی جانب پھیلانا۔ گویا کہ پھول توڑ رہے ہیں یا پھل۔ اخروٹ۔ کونیاں وغیرہ چن رہے ہیں۔

۱۲۔ دھڑ اطراف میں جھکانا پہلے بائیں جانب۔ پھر دائیں جانب۔ بطخوں کے مٹکتے ہوئے چلنے سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

کسرتی قصے

ہاتھوں کے اشاروں سے یا الفاظ اور مشقوں کے ذریعہ سے قصے بیان کرنا۔ سال کے موسم اور مضمون زیر درس کے لحاظ سے ان میں ردوبدل ہوتا رہیگا۔

کرسمس کی تیاری

کرسمس سے دو یا تین ہفتے پیشتر جبکہ بچے کرسمس کے درختوں اور دوسری مسرتوں کے جن کی کہ وہ ان مسرت کے ایام میں توقع رکھتے ہیں خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ اُنہیں اِس طرح فرض کر لینا چاہیئے۔ کہ

(۱) وہ جنگل کی طرف مارچ کرتے ہوئے جا رہے ہیں۔ اس میں وہ (۱) پاؤں سے تال کی ضربات لگا سکتے ہیں۔ یا (۲) کمرے کے گرداگرد ہی مارچ کرتے ہوئے پھریں۔ اس قسم کی مشق بہت ہی احتیاط سے ہونی چاہیئے۔

(الف) "طلبہ باری باری سے ... کر کے باری باری سے اپنے پاؤں گھٹنے جھکا جھکا کر زمین سے کوئی تین تین انچ تک اونچے اٹھاتے جائیں گے سر جسم۔ اور بازوؤں کو توجہ سے کھڑا رہنے کی حالت میں رکھنا ہوگا۔ اور اس امر کی احتیاط رکھی جانی چاہیئے۔ کہ طلبہ آگے اور پیچھے کو حرکت کئے بغیر تال کے بموجب پاؤں سے ضربات لگاتے جائیں۔ ایڑی سب سے پہلے اٹھنی چاہیئے۔ اور سب سے آخر پر زمین پر لگنی چاہیئے۔"

(ب) مارچ کرتے وقت بازو کندھوں سے آسانی کے ساتھ لٹکتے رہنے چاہئیں۔

جماعت۔ ٹھیر جاؤ:۔ ٹھیر جاؤ کے حکم پر ہر ایک پاؤں کی حرکت کو ایک دو گنتے ہوئے دہراؤ۔ اور حرکت ثانی پر توجہ سے کھڑے رہنے کی حالت اختیار کرو۔

۲۔ جنگل ... درخت کا انتخاب کیا جائیگا۔ یہاں پر سر کو پیچھے جھکانے والی مشق لی جائیگی۔

پیچھے کی جانب سر جھکاؤ۔ (ایک)۔ دھڑ کی حالت تبدیل کئے بغیر سر کو آہستہ سے پیچھے کی جانب جھکاؤ۔ اِس امر کی احتیاط رہے۔ کہ ٹھوڑی آگے کی طرف نہ نکلے۔

اُوپر کی جانب پھیلاؤ۔ (دو)۔ ٹھوڑی اچھی طرح اندر کی جانب کھینچ کر سر کو آہستہ سے اِس طرح اٹھاؤ۔ کہ پھر پہلی سی حالت میں آجائے۔

دوسری مشق نتیجۂ صنوبر کے درخت کو کاٹنے سے متعلق ہے۔

۱۔ ایک فرضی کلہاڑی دونو ہاتھوں میں پکڑلی جاتی ہے۔

۲۔ کلہاڑی اُٹھائی جاتی ہے۔ اور دائیں کندھے پر پیچھے کی جانب جھکائے ہوئے رکھی جاتی ہے۔

۳۔ کاٹنے کے عمل میں کلہاڑی کو تیزی کے ساتھ فرضی درخت کے تنے پر لایا جاتا ہے۔

۴۔ درخت کو اُٹھا کر گاڑی پر رکھا جاتا ہے۔ اِس میں دھڑ کو جھکانے اور اُٹھانے کی حرکت ہوگی۔

۵۔ بچے مارچ کرتے ہوئے گھر کو جاتے ہیں۔

کرسمس کے کھلونوں سے متعلق کھیل

اس سے متعلق طرح طرح کی بیشمار کسرتی مشقیں ہونگی۔ جن میں بچے بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو وہ خوشی خوشی اپنے کھلونے لاکر توضیحات بھی ہیا کرینگے۔ اِس قسم کی مشقوں میں ایسی ہی احتیاط ملحوظ رہنی چاہیئے۔ جیسی کہ زیادہ رسمی ڈرل میں روا رکھی جاتی ہے۔ بشرطیکہ معلمہ نے کمسن بچوں کے لائق موزوں ورزش کا بخوبی مطالعہ کیا ہو۔ چنانچہ

ماڈل کورس یا کسی اور ایسی ہی کتاب میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ صحیح حالتوں کے قیام پر بھی پوری مستعدی اور توجہ مقصد کے ساتھ وہ اصرار کر رہے۔

مثلاً بچے صندوق میں چھپ کر بیٹھتے ہوئے چھوکرے۔ ڈھول بجانیوالے مسخرے بنتے اور کھیل کھیلتے ہیں۔ و معلمہ ایسی مشقوں کا بھی انتخاب کر سکتی ہے جس میں بچے مختلف کھلونوں کی نقل کر سکیں۔

نیاں کھلونوں کے دوسرے کھیل کے ساتھ ساتھ بھاپ کے انجن کے کھیل کا ذکر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جس میں بچے کسی ریل گاڑی کی جو اسٹیشن پر پہنچتی ہے۔ نقل کرتے ہوئے تال کے بموجب پاؤں کی ضربات لگاتے آہستہ آہستہ چلتے جاتے ہیں۔ اور منہ سے شا۔شا کی آواز نکال کر وہ ایک طرح کی غیر شعوری طور پر سانس کی مشق سے گاڑی کا بھاپ نکالنا ظاہر کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں میں ایک ایک چھڑی لیکر ڈھول بجاتے ہیں۔ چھڑی کے گھوڑے پر سواری کرتے ہیں۔ اس میں تمام جماعت ایک قدم آگے بڑھکر کھڑی ہوتی اور لکڑی کے گھوڑے کی تقلید میں آگے پیچھے جھولتی ہے۔

خود بچے بڑے شوق سے کھیل تجویز کرتے ہیں۔ البتہ اس میں معلمہ کو بہت گہری چھان بین سے انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور اسے کوشش کرنی چاہیے کہ وہ مجلس تعلیم کے شائع کردہ سلیبس کی نسبت سے دس عنوانات میں سے ہر ایک کے مطابق چند ایک مشقیں شامل رکھے۔ تاکہ ابتدائی حالتوں سے آغاز کیا جاکر بازوؤں کے موڑنے اور پھیلانے۔ ایڑیاں اٹھانے۔ دھڑ جھکانے وغیرہ کی مشقوں کو جاری رکھتے ہوئے آخر پر سانس کی مشقیں آ سکیں۔

مشقوں کی ترتیب کے متعلق اس عام اصول پر عمل ہونا چاہیئے۔ کہ تیز اور زوردار مشقیں جو دوران خون اور تنفس کو بڑی قوت سے متحرک کرتی ہیں۔ بہت تھوڑے تھوڑے عرصہ تک ہی لی جائیں۔ اور ان کے عین بعد ہی بالکل دوسری قسم کی مشقوں کو لیا جانا چاہیئے۔ جن میں نبض اور تنفس بہت آہستہ آہستہ چلتے ہیں لہ

گہرے سانس کی مشقیں

یہ مشقیں بہت ہی مفید ہیں۔ اور ہر طالب علم کی روزمرہ کی تربیت میں انہیں شامل رکھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی ضروری ہے۔ کہ ناک سے سانس لینے کی عادت کمسنی حیات کے عین آغاز پر ہی سکھائی جائے۔ لہ

ا۔ کمسنوں کے لئے۔ کوئی سادہ سی مشق جو وہ بہت آسانی سے سیکھ سکیں۔ چھوٹے بچے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر معلم کو دیکھتے جاتے ہیں۔ اپنا بایاں ہاتھ پیٹ پر رکھتے ہوئے جس طرح کہ وہ اندر کو سانس کھینچتی ہے۔ وہ بھی اسی طرح سانس لیتے جاتے ہیں۔ اور اس بات کو بخوبی ذہن نشین کرتے ہیں۔ کہ سانس اندر کو کھینچتے وقت ہاتھ قدرے اٹھ جاتا ہے۔ پھر جب آہستہ سے سانس لیتا ہے۔ تو ساتھ ہی ہاتھ بھی دب جاتا ہے۔ اس میں ہر موقع پر معلمہ کو بڑی توجہ سے جماعت کو دیکھتے

لہ ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ (۵۲۸)۔ سانس کی مشقیں ہمیشہ جسمانی تربیت کے سبق کے بعد کی جانی چاہئیں۔ تاکہ بچوں کو بخوبی آرام مل سکے۔ اور جو کاربانک ایسڈ کہ سبق میں مادہ عضلات کے بگڑنے سے جمع ہو جاتی ہے خارج بھی کر سکیں۔ اگر انہیں مسلسل ورزش کی مشقوں کے دوران میں یا دوسرے اسباق میں بھی کیا جائے۔ تو بہت مفید ہوگا"

لہ نصاب ورزش جسمانی

رہنا چاہیے۔ کہ سب بچے منہ اچھی طرح بند رکھیں۔ اور صرف نتھنوں کے ذریعہ ہی سانس لیں۔ اس مشق کو ہر روز کم از کم دو دو بار لیا جانا مناسب ہے۔ اور ہر بار چھ چھ مرتبہ اس کا اعادہ کروانا چاہیے[1]

ایسی مشقیں جن کے ساتھ راگ بھی ہوگا

ڈاکٹر کرٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ابتدائی مبادیات اور تشریحات کے بعد شعوری ارادت پر زور ڈالنے کی بجائے جس سے بہت زیادہ تکان رونما ہوتی ہے۔ جہاں ممکن ہو سکے۔ راگ کے ذریعہ غیر شعوری بھروسے کام لینا چاہیے۔ اصول یہ ہے کہ راگ سے ترتیب بھروکو تقویت بہم پہنچتی ہے۔ بلکہ حتی الامکان اس سے مطلوبہ نفسی ساعی میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کمسنوں کے مدرسہ میں جہاں کہیں ممکن ہو سکے۔ اس سے کام لیا جانا چاہیے:-

سادہ چال اور ناچ

آسان متوازن حرکات سے سڈول پن۔ اور روانی پیدا ہوتی ہے۔ بچے اُنہیں بہت شوق سے سیکھتے ہیں اور اُن سے بعید محظوظ ہوتے ہیں۔ ہمارے شہروں کے بعض غلیظ محلوں کو جو حضرات دیکھتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات وہاں کے چھوٹے بچوں کے ناچ اور گردشوں کے سڈول پن اور محویت سے جو محلے کے باجے یا پیانو کے گرد ہوا کرتے ہیں۔ بعید متاثر ہوتے ہیں۔ وہ تمام حضرات جنہوں نے اس حقیقی مسرت کا مشاہدہ کیا ہے۔ جو ان چھوٹے بچوں کو ایسے

---

[1] مبادی صحت ذہنی از ٹیلیبس

سادہ ناچوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ضرور اس امر پر متفق ہونگے۔ کہ ہمارے ابتدائیہ مدارس میں بچوں کے لیئے یہ بہت ہی قابل قدر اور خوشگوار قسم کی ورزش ہے۔

ان سادہ چالوں میں سے جو چھوٹے بچوں کو سکھائی جاسکتی ہیں۔ حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

(۱) آسان پولکا (Polka) چال۔ یہ اول اول بغیر مڑنے کے مارچ کرتے ہوئے روبعمل ہوتی ہے۔

چال کس طرح سکھائی جاتی ہے۔ بچے معلمہ کی طرف منہ کئے ہوئے قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور معلمہ ایک اونچے سے چبوترے پر کھڑی ہوتی ہے تاکہ بچے اس کے پاؤں کی حرکات کو جن کا کہ وہ مظاہرہ کرتی ہے۔ بخوبی دیکھ سکیں۔ اور حکم ملتے ہی اس کی ہر ایک حرکت کی نقل اُتار سکیں۔

(۱)۔ ایک قدم آگے بڑھاؤ۔ اور ساتھ ہی دائیں یا (بائیں) پشت پا سے کمان بناؤ۔ پنجہ کسی قدر باہر کو نکلا ہو۔ اور ایڑی فرش سے اچھی طرح اٹھی ہوئی ہو۔

(۲)۔ اب دوسرا پاؤں اُوپر کو لاؤ۔ اور ساتھ ہی پچھلے پاؤں کے تلوے کو دوسرے پاؤں کی ایڑی پر رکھو۔

(۳) جیسے نمبر ۱ میں صراحت ہوئی ہے۔

(۴) و (۵) و (۶) دوسرے پاؤں سے شروع کرکے دہراتے جاؤ۔

چند بار اس کی مشق ہو چکنے کے بعد بچے بڑے شوق سے کمرے کے گرد ناچتے ہوئے اس چال کی آزمائش کرینگے۔

۲ ایک ٹانگ کی کود پھاند:۔ بچے دائیں اور بائیں پاؤں کی گولی کے بل باری باری سے ایک ٹانگ سے اُچکتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ دوسرے پاؤں کو کمان کی طرح خمیدہ اور فرش کی طرف جھکا ہوا رکھیں۔

۳. نمبر ۱ و ۲ کو ملا کر۔ (ایک۔ دو۔ تین، ایک ٹانگ کے بل اُچکو)۔

۴. بچے دو دو مل کر اسی چال کا اعادہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک بچہ باہر کی جانب کے پاؤں سے آغاز کریگا۔

۵. بارن ناچ۔ اب کیا جا سکتا ہے۔ اس میں معلم گنتی جاتی ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ایک ٹانگ کے بل اُچکو۔ ۲۔ ۲۔ ۳۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔

۱۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔ ۲۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔ ۳۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔ ۴۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔

۶۔ ایک بہت ہی سادہ چال جو Mazurka ۔۔۔ کی طرز پر ہو کا مقابلہ زیادہ سبک رو پست بارن ناچ اور سکاٹش نمبروں کے ساتھ کیا جا سکتا ہے گنو۔ ایک۔ دو۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔ ایک۔ دو۔ تین۔ دو۔ دو۔ ایک ٹانگ کے بل اچکو۔ ایک۔ دو۔ تین وغیرہ۔

ایک اور دو کے لئے پنجوں سے فرش کو آہستہ سے چھو کر دو حالتوں میں تال پر ضربات لگائی جاتی ہیں۔

(۱) جس وقت دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر ہے گو تا ہے اس سے ذرا آگے بائیں جانب کو۔

(۲) پنجوں کو آہستہ سے آگے کی جانب پھیلا کر جب سامنے قدم بڑھایا جاتا ہے۔

اس میں ایک۔ دو۔ تین پر وہی سادہ پولکا چال کی طرح ناچ ہوتا ہے۔ اور دو۔ دو ایک ٹانگ کے بل اچکو وغیرہ میں بائیں پاؤں کے ساتھ سابقہ حرکات کو دہرایا جاتا ہے۔

۔۔ بڑی دو پنجوں پولکا۔ ایک سے قدم۔ دو سے ایڑی۔ دو ایک۔ دو۔ تین ہے

پنجگی مراد ہے۔ ایڑی آہستہ سے فرش پر رکھی جاتی ہے۔ اور پھر دو پر پاؤں سے کمان بنائی جا کر پنجگی کے سرے سے چھت کو چھوا جاتا ہے۔ ایک۔ دو۔ تین پر پولکا جیسا ناچ ہوتا ہے۔

۲۔ پھسلنے کا ناچ۔

قدم۔ (۱) دائیں پاؤں کے ساتھ دائیں جانب ایک لمبا پھسلتا ہوا قدم بڑھو۔ اور آگے کی جانب اچھی طرح جھکو۔ تاکہ برف پر پھسلنے کی نقل ہو سکے۔

(۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ دائیں ٹانگ کے بل پنجگی پر تین مرتبہ اچکو۔

(۵)۔ بائیں پاؤں سے نمبر ا کا اعادہ کرو۔

(۶)۔ (۷)۔ (۸) بائیں ٹانگ کے بل پنجگی پر تین مرتبہ اچکو۔

دو دو مل کر ہاتھ ملائے ہوئے ناچنا جیسے برف پر پھسلتے ہیں۔

دیہاتی ناچ

(الف) سر روبر ڈی کو رلے۔

اس کو شروع کرنے سے پہلے دیہاتی ناچ کے قدم کی مشق کروا لینی چاہیئے۔ ایڑیاں فرش پر سے اٹھی رہیں۔ اور ساتھ ہی احتیاط رہے کہ پاؤں کی گولی پر ہی ناچ ہو۔

(۱) دایاں پاؤں آگے کی جانب سرکاؤ۔

(۲) بائیں پاؤں کو دائیں ایڑی کے پاس لاؤ۔

۲ سال کے بچے سر راجر ناچ کو بیحد پسند کرتے ہیں۔ اس لئے بہت جلد ہی اُسے سیکھ لیتے ہیں۔

(ب) کلارک کش، کلاب، سکروہا، سویڈیش ناچ۔

(۱) قطار کے اوپر کا جوڑا ناچتا ناچتا مرکز میں سے گزر کر نیچے کے جوڑوں تک جا پہنچتا اور اُن کے ساتھ ناچ میں جا ملتا ہے اور پھر واپس ہو کر اپنی اصل جگہ چلا جاتا ہے۔

۳۔ کارک اسکرو:- اس میں ایک دوسرے کو دایاں بازو دے کر ایکبار گھوم کر ناچتے ہیں۔ اور پھر کارک کش ناچ تمام ناچنے والوں میں سے گزرتے ہوئے اس طرح سے کرتے ہیں۔ کہ لڑکا لڑکیوں کے پاس اور لڑکی لڑکیوں کے پاس سے گزرتی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ باری باری سے اپنا دایاں بازو اپنے ساتھی کو اور بایاں تمام ناچنے والوں میں سے ہر ایک کو دیتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ قطار ختم ہو جاتی ہے۔ اس پر وہ ہاتھ ملا کر مرکز میں سے ہوتے ہوئے اپنی اصلی جگہ چلے جاتے ہیں۔

۴۔ راستہ بنانا:- تمام ساتھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا سا آگے اور پیچھے کو ہلتے جاتے ہیں اور قطار کے اوپر کا جوڑا ہر جوڑے کے اندر سے اور باہر سے ناچتا چلا جاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ قطار کے آخری سرے پر جا پہنچتے ہیں۔ اس وقت تمام دوسرے ناچنے والے ہاتھ اوپر اٹھا کر اُن کے اپنی جگہ کو واپس جانے کے لئے سرنگ نما راستہ بنا لیتے ہیں۔

۵۔ گھٹنے ٹیکنا اور تالی بجانا:- قطار کے اوپر والے جوڑے کے سوائے باقیماندہ تمام گھٹنے ٹیک کر تالی بجاتے ہیں۔ قطار کے اوپر والا جوڑا باہم ہاتھ ملاتے ہوئے اوپر سے نیچے کی جانب اور پھر واپس اپنی جگہ کو ناچتا چلا جاتا ہے۔ اس میں لڑکی ناچنے والی قطار کے اندر کی جانب سے اور لڑکا باہر کی جانب سے گزرتے ہیں۔ تمام اشخاص گاتے ہیں اور شبد کا اعادہ کرتے ہیں۔

برلن پولکا

جسمانی حالت:۔ وہی جو دیہاتی ناچ میں ہوتی ہے۔ (دونو قطاریں ایکدوسرے کی جانب منہ کیئے ہوئے)۔

۱۔ اپنے ساتھیوں کو دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ اس بچے کو جو ساتھی کے دائیں جانب ہے۔ دو۔

چال۔ ایڑی۔ پنجی۔ ایک۔ دو۔ تین۔ ایک قدم لڑکے کے دائیں جانب بڑھکر۔ ایڑی۔ پنجی۔ ایک۔ دو۔ تین۔ پھر اصلی حالت میں آکر۔

۲۔ ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھو۔ پنجلیوں کے بل ایک۔ دو تین تک گھوم کر چار مرتبہ ناچ کرو۔

ایڑی۔ پنجی۔ ایک۔ دو۔ تین کا اعادہ کرو۔

مارس ناچ

چھ سات سال کے کمسن بچے Bean-setting - Blue-eyed stranger - Country gardens اور Shepherd's Hey ناچوں کو آسانی سے سیکھ لیتے اور بڑے مزے سے ناچتے ہیں[1]۔

ملاح کا مجرد ناچ

۱۔ ابتدائی ناچ:۔ بچوں کو ایک قطار۔ دایرہ یا نیم دایرہ میں ملاح کی طرز پر اس طرح کھڑا کیا جائے۔ کہ سب کے بازو چھاتی پر بند۔ ھے ہوئے اور کہنیاں اٹھی ہوئی

[1] ملاحظہ ہو [illegible]

ہوں۔ وہ ایک دائرہ کے اطراف بہت پھرتی سے ایک۔ دو۔ تین ایک ٹانگ کے بل
اچکو کے مطابق کودتے پھاندتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے پاؤں اچھی طرح اوپر اٹھاتے
اور سروں کو دائیں بائیں جانب باری باری سے خوب گھوم گھوم کر جھٹکاتے ہیں۔
ایک بار ناچتے ہوئے چکر لگا کر وہ پھر اپنی اصلی جگہ چلے جاتے ہیں جہاں پر وہ
اسی چال کو جاری رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ راگ سے دوسری حرکت کے بدلنے کا
اشارہ ہوتا ہے۔

۲۔ بادبانوں کو کھولنا۔ مٹھیاں بند کرلی جاتی ہیں۔ اور ہاتھوں کو سر کے
اوپر دائیں جانب اٹھایا جاتا ہے۔ گویا رسی پکڑی ہوئی ہے۔ فرضی رسی کو بائیں
جانب کھینچا جاتا ہے۔ جس سے جسم کے آگے کی جانب ایک وتر کی شکل کا خط
کھچ جاتا ہے۔ اسی کا اعادہ کرتے ہوئے گیا۔ دائیں سے بائیں جانب کو اور
پھر دوبارہ بائیں سے دائیں جانب کو کھینچا جاتا ہے۔

۳۔ زمین کو دیکھنے کی کوشش کرنا۔ بچے آنکھوں پر ہاتھوں کی آڑ بنا کر
دور فاصلے پر فرضی اشتیاق کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں گویا وہ زمین کو دیکھنے
کی کوشش کر رہے ہیں۔

اولاً سروں کو دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پھیرتے ہیں۔

[illegible] Morris Dance Tunes میں
[illegible] Cecil J Sharp
[illegible] Herbert C. MacIlvaine
[illegible] Novello & Co. [illegible]
[illegible]

۴. بادبان کی رسی کھینچنا: بچے پھر ایک فرضی رسی کو پکڑ کر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب چھوٹے چھوٹے قدم تیزی سے بھرتے ہوئے ہٹتے جاتے ہیں اور رسی کو پہلے ایک ہاتھ سے اور پھر دوسرے سے کھینچتے جاتے ہیں۔

۵. ساحل پر اترنا۔ بچے ہر طرح اطراف میں کودتے اور اپنی ٹوپیاں خوش ہو ہو کر ہلاتے ہیں۔

سپاہیاں

سپاہیوں کا نظارہ بچے کے لئے ہمیشہ باعث مسرت ہوتا ہے۔ اسے دوسرے اور قسم کے کھلونوں میں اسقدر رغبت نہیں ہوتی جس قدر کہ خودوں تلواروں۔ بگلوں اور ڈھولوں میں۔ کیونکہ اسکے مرغوب سپاہیانہ کھیل پر یہ حقیقت کا رنگ چڑھاتے ہیں۔ بچوں کی ایسی جماعت جو سپاہیوں کا کھیل کھیلے ہوئے ہوں۔ مارچ کرنے اور دوسری مشقوں میں بہت ہی مسرت اور جوش کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

وہ اپنے سروں دونوں ہاتھ اس طرح رکھکر کہ انگلیوں کے سرے باہم مل جائیں۔ سپاہیوں کی ٹوپیوں کی نقل بنا سکتے ہیں۔ یا کندھوں پر ہاتھ رکھکر وہ بچہ مرغوب جھبوں کی شکل بنا سکتے ہیں۔ اور دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب باندھکر سپاہیوں کے جھوٹے ظاہر کر سکتے ہیں۔

بعض بچوں کو امتیاز کے طور پر جنرل کی ٹوپی جو حنائی کاغذ سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔ پہنا دی جائے۔ ایسا کرنے سے جنرل کی سلامی کے موقع پر بہت اچھا تماشا ہوگا۔

اسی طرح اور کئی مشقیں مثلاً کندھوں پر بازو رکھنا۔ بازو آگے کی جانب بڑھانا۔ وغیرہ بھی گاہ بگاہ لی جانی چاہئیں۔

ضمیمہ

مدرسے کے معلمین کی طبی ذمہ داریاں

"کم علمی خطرناک چیز ہے" اور جو حضرات ایسی بیماریوں کا علاج کرنے لگتے ہیں۔ جنکے متعلق اُن کی معلومات بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ فی الحقیقت اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عاید کرلیتے ہیں۔ تاہم یہ مناسب ہے کہ مدارس ابتدائیہ کے معلمین کو خصوصاً ان حضرات کو جن کے تفویض ایسے غریب علاقوں کے طلبہ ہوتے ہیں۔ جہاں جہالت اور رشا ہداتی فقدان عام ہیں۔ کچھ نہ کچھ طبی معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ کیونکہ ایسی معلومات سے وہ اپنے مفوضہ بچوں کی بہبود اور سدھار کے لئے بہت کچھ کر سکینگے۔

وبائی امراض یا شدید امراض میں مبتلا شدہ بچوں کو برابر مدرسہ بھیجا جاتا ہے۔ سنگین جسمانی عوارض کو قطعاً نظر انداز کیا جاتا ہے۔ صدمات سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اور نہایت ہی ابتدائی قواعد حفظان صحت سے بے احتیاطی برتنے کی وجہ سے بہت سے آلام رونما ہوتے ہیں۔

محتاط مشاہدہ اور وسیع تجربہ کے ساتھ معلم ایسے مسایل سے نپٹنے کے

قابل ہوسکتا ہے۔ بدیں وجہ یہ باب صرف ان ہی حضرات کی رہنمائی کی خاطر لکھا
گیا ہے۔ جو حال ہی میں اپنے کام پر لگے ہیں۔ اس میں بتایا جائیگا۔ کہ انہیں
کن امور کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ اور ضروری کارروائی کے لئے کس قسم
کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

وبائی امراض

ہر معلم کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ بچوں کے عام متعدی امراض کے
ابتدائی علامات سے بخوبی واقف ہو تاکہ کسی ایسے مرض کو وہ فوراً شناخت
کرلے کر مریض کو مدرسے سے خارج کردے۔ اور اس طرح سے شیوع وبا کا
انسداد کرسکے۔ مخصوص امراض کے چند بڑے بڑے علامات ذیل میں درج
کئے جاتے ہیں۔ لیکن اکثر اوقات خصوصاً خفیف مرض کی حالتوں میں بہت
بڑے اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ جن سے تشخیص کا کام بیحد مشکل
بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

لال بخار۔ اس کا حملہ بہت ہی ناگہانی طور پر ہوتا ہے۔ وہ مریض
مدرسہ میں ہی بیمار ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات ابتداء میں ہی ظاہری حالت
سے کسی عارضے کے لاحق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ دریافت کرنے پر بچہ درد
اور درد حلق کی شکایت کرتا ہے۔ گلا سرخ، زبان [illegible] اور [illegible]
حرارت چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس نوبت پر کوئی [illegible] نظر نہیں آتی۔ عام طور پر
چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ گو بہت زرد بھی ہوسکتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ
قے کی شدت ہو۔ بیماری کا [illegible]
حلق بہت خشک سا ہوتا ہے۔ [illegible]

چاہیئے۔ کیونکہ ابتدا ہی سے یہ بیماری متعدی ہوتی ہے۔ اور ہر چیز کو جس پر کہ قے کی چھینٹیں پڑی ہوں۔ بہت ہی احتیاط سے دھوکر صاف کروانا چاہیئے۔

بارہ تا چوبیس گھنٹوں کے اندر چھاتی پر پھنسیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ تمام بدن پر پھیل جاتی ہیں۔ یہ بہت چھوٹے چھوٹے گول سرخ سے داغ ہوتے ہیں۔ جو سنگین صورتوں میں ساتھ ساتھ ملے ہوئے رہتے ہیں۔ اور تمام جسم چمکیلا سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ مگر خفیف صورتوں میں یہ پھنسیاں بہت ہی غور سے دیکھنے پر نظر آئینگی۔ البتہ کہنیوں اور رانوں کے اندر کی جانب زیادہ نمایاں طور پر ہوتی ہیں۔ مگر چہرے پر جو عموماً منہ کے گرد زرد رنگ کے حلقے سے سرخی مائل ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی نظر آتی ہیں۔ دبیز سفید سا سمور جو زبان پر چھایا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے یا چوتھے روز اُتر جاتا ہے۔ یہ اول اول اطراف اور نوک سے اُترنے لگتا ہے۔ جہاں شوخ سرخ رنگ کے بہت نمایاں سے دانے نکل آتے ہیں۔

لال بخار کا زمانہ حضانت یا وہ زمانہ جس میں کہ یہ مرض شروع ہوکر بڑھتا ہے اور جس کے بعد تعدیہ کا اندیشہ جاتا رہتا ہے۔ عام طور پر تین سے پانچ روز ہے۔ اسلئے اِس مرض کی کوئی واردات ہو جانے کے چند روز بعد تک جب کوئی بچہ ایک یا دو دن زکام یا سردی کی وجہ سے غیر حاضر رہے۔ تو مدرسے آنے پر بہت غور کے ساتھ اسے دیکھ لینا چاہیئے۔ اس میں حسب ذیل اُمور کی جانب خاص طور پر زیادہ توجہ دیجائے:۔ زبان کی ظاہری حالت کہنیوں پر پھنسیوں کے علامات وغیرہ۔ جبڑے کے زاویے کے پیچھے غدودوں کا پھولنا کان یا ناک سے پیپ کا اخراج۔ اور خون کی کمی کی وجہ سے زرد روئی۔ مؤخر الذکر علامت بہت اہم ہے۔ کیونکہ بہت خفیف صورتوں میں بھی اکثر اوقات

نمایاں زرد روئی پائی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری قسم کی سرخ پھنسیاں مثلاً
چیچک یا جرمن چیچک وغیرہ میں یہ نہیں ہوتی۔ شروع شروع میں گردن اور ران
کے اوپر کے حصہ میں چھوٹے چھوٹے خشک آبلوں کی طرح ہوں کے درمیان
میں سوئی کی نوک کے برابر سوراخ ہوتا ہے۔ پوست اُترنا شروع ہوتا ہے۔ اور تمام
بدن پر پھیل جاتا ہے۔ ہاتھوں پر ناخنوں کی جڑیں اور انگلیوں کے پوٹے اول
اول متاثر ہوتے ہیں۔ لال بخار کے بعد عموماً جوڑوں کا درد بھی ہونے لگتا ہے
اور حرکت قلب میں بھی ایک قسم کا فتور سا واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس نوبت پر
بچے عموماً اس قدر زیادہ بیمار ہوتے ہیں کہ [illegible] بعض صورتوں
میں جب بچوں کو سردی اور نمی سے نہیں بچایا جاتا۔ تو اس قسم کی بے احتیاطی سے
گردہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ [illegible]

چہرے پر خصوصاً آنکھوں کے نیچے کے حصے اور ٹانگوں پر ورم کا نمودار
ہونا۔ ایسی صورتوں میں فوری طبی توجہ کی ضرورت لاحق ہوتی ہے

ڈفتھیریا۔ ڈفتھریا عموماً گلے کی خراش اور درد کے ساتھ یکایک
ہو جاتا ہے۔ لیکن لال بخار کی طرح قے کی شدت اتنی [illegible] ہوتی۔ [illegible] ایک
مجرد سفید سا داغ گلے کی گھنٹی پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اور جلد جلد پھیل کر ایک قسم کا
کثیف سفید سا دھبہ بن جاتا ہے۔ سانس لینے میں شدت کا درد محسوس ہوتا ہے
اور گردن کے اطراف کی غدودوں میں بہت زیادہ ورم آ جاتا ہے۔ گو سنگین
حالتوں میں جبکہ بچہ سخت بیمار ہوتا ہے۔ اسے گھر بھیج دیا جاتا ہے۔ مگر خفیف
صورتوں میں تشخیص نہ صرف مشکل ہی ہوتی ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ خدشہ
لاحق ہونیکا احتمال بھی ہوتا ہے۔

اس کا زمانہ حضانت تقریباً وہی ہے جو لال بخار کا۔ اور اگر [illegible]

پھیل جائے۔ تو تمام دکھتے ہوئے گلوں والے بچے خواہ اُن کی شکایت کیسی ہی خفیف کیوں نہ ہو مشتبہ متصور ہونے چاہئیں۔ معلم کے لئے یہ مناسب ہوگا۔ کہ وہ گردن کے پھولے ہوئے غدودوں کو غور سے دیکھے۔ لیکن اُصولاً با قاعدہ تشخیص تو جراثیمی امتحان کے ذریعہ ہی ہوسکتی ہے۔ اِس مرض کا حملہ صرف ناک پر بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اِس میں سے خفیف سی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ اور ایسا بچہ خواہ بظاہر بالکل تندرست ہی دکھائی دے۔ کوئی مناسب تدارک نہ ہونے کی صورت میں مدرسہ کے تقریباً نصف بچوں کو متاثر کرسکتا ہے اس سے چھوٹے بچوں کا حلقوم بھی متاثر ہوجاتا ہے۔ جس سے پھیپھڑوں میں جانے والی ہوا کا راستہ رک جاتا ہے۔ اِس کی ابتدائی علامت درد گلو اور کھانسی ہے اور والدین کو مطلع کردینا چاہیئے۔ کہ ڈفتھریا پھیل چکا ہے۔ اور انہیں بلا تامل طبی مشورہ کی ہدایت دیجانی چاہیئے۔

خفیف صورتوں میں بھی اِس کے تین یا چھ ہفتوں بعد تک عارضی قسم کا فالج ہوسکتا ہے۔ جس کے علامات یہ ہیں۔ بھینگا اور کانا پن۔ بولنے میں ناک سے آواز نکالنا۔ کچھ پینے کی صورت میں ناک کے راستہ اسکا واپس آجانا۔ ایسے بچوں کو فوراً گھر بھیج دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی اثرات تعدیہ کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ فالج قلب تک پھیل کر اچانک ہلاکت کا باعث ہوجائے۔

چیچک۔ چیچک کی دو قسمیں ہیں۔ جن میں بہت کم امتیاز ہوتا ہے اول معمولی انگریزی قسم کی اور دوسری وہ جسے جرمن چیچک (گلابی پھنسیاں) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اول الذکر خصوصاً بچوں کے لئے بہت خطرناک ہے اور موخر الذکر بہت شاذ و نادر ہی مہلک ثابت ہوتا ہے۔

انگریزی چیچک کے علامات زکام سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ بچے کو درد سر ہوتا ہے جس سے ناک اور آنکھیں دکھتی ہیں۔ اور شدید قسم کی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ مرض کے دوسرے دن بچے کو قدرے افاقہ محسوس ہوتا ہے اور اکثر اوقات مدرسے آنے لگتا ہے۔ جس سے وبائی اثرات پھیل جاتے ہیں۔ کیونکہ ابتدائی مرحلہ پر یہ مرض ازحد متعدی ہوتا ہے۔ تیسرے دن پیشانی پر پھنسیاں نکلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور تمام جسم پر پھیل جاتی ہیں۔ ان کے دھبے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات تین پنس کے سکے کے برابر۔ ان کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ اور جلد سے نمایاں طور پر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور تمام چہرے پر ورم آجاتا ہے۔ اس مرض کے بعد عموماً کان سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اور نمونیا بھی اکثر اوقات ہوجاتا ہے۔ اس کا زمانہ حضانت ۱۰ سے ۱۴ ایام تک ہوتا ہے۔

جرمن چیچک میں بچوں کو اول اول عموماً پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ مگر علامات زکام مطلقاً نہیں پائے جاتے۔ اول کان کے پیچھے پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ اور دھبے عام طور پر لال بخار کے دھبوں سے ذرا بڑے ہوتے ہیں۔ مگر معمولی چیچک کے دھبوں سے چھوٹے۔ لیکن بعض صورتوں میں پھنسیاں اول الذکر سے کچھ مختلف نہیں معلوم ہوتیں۔ عام طور پر یہ ایک خفیف سا مرض ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس وبائی مرض میں گلے کے علامات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ اور پھنسیوں کے بعد پوست اترنے لگتا ہے۔ خفیف صورتوں میں لال بخار کو اکثر اوقات غلطی سے جرمن چیچک سمجھ لیا جاتا ہے۔ لال بخار موخر الذکر کے مخصوص علامات یہ ہیں۔ سب سے اول پھنسیوں کا نمودار ہونا تیسرے روز دن کا ہونا۔ صورت چھوٹا

جلد جلد صحت ہونا. چھوٹے ہوئے غدودوں اور زرد روئی کا فقدان اور
خاصکر پوست کا نہ اترنا. اس کا زمانہ حضانت ۲ سے ۱۰ یوم تک
ہوتا ہے.

سعال دیکی. (کالی کھانسی) [illegible] مشکل ہے کیونکہ
یہ تقریباً ایک ہفتہ تک یعنی شہیق نکلنے سے پہلے بہت متعدی ہوتی ہے
اور بعض حالتوں میں مریض کو صرف تھوڑی سی کھانسی ہوتی ہے. اور
ملکا مطلق نہیں ہوتی. اکثر اوقات پیشتر اس کے کہ معلوم ہو. متعدد
بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں. جب زیادہ زور دار کھانسی ہو اور اس
کے بعد استفراغ ہو جائے. یا ایسا ہونے کا رجحان پایا جائے. اور بچے کا
چہرہ بھی سرخ ہو جائے. تو محفوظ ترین [illegible] یہ ہوگا کہ ماں کے تردید کی
دعووں کے قطع نظر اسے کالی کھانسی سے ہی تعبیر کیا جائے. ایسی
کھانسی سے قلب اور پھیپھڑوں پر بہت زیادہ بار عائد ہوتا ہے. اور بچوں
پر اس کا حملہ ہونے کے بعد اگر انہیں تنفس کی تنگی کی شکایت ہو. تو ان کا طبی
معائنہ ضرور کروانا چاہیئے. تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ عارضی شکایت مستقل صورت
اختیار کرے.

موتیا سیتلا. اکثر اوقات [illegible] لیکن چونکہ یہ
عام قسم کے جلدی چھالے [illegible] میں استعمال کیا جاتا ہے
اس کے استعمال [illegible]
[illegible]
ہوئے [illegible]
شکل اختیار کر لیتے ہیں [illegible]

اور رطوبت جو کہ اُن میں ہوتی ہے۔ اولاً تو بالکل صاف ہوتی ہے۔ مگر چوبیس
گھنٹوں کے اندر ہی پیپ سی ہو جاتی ہے ایسے داغ بہت زیادہ پھیل جاتے
ہیں۔ اور اُن کے تمام مدارج ایک ہی بچے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ مخصوص طور پر
وہ دھڑ پر پائے جاتے ہیں۔ مگر سنگین حالتوں میں چہرے اور منہ کے اندر
بھی پھیل جاتے ہیں۔ اکثر اوقات ایک تنہا داغ دوسروں سے تقریباً
ایک دن پہلے نمودار ہوتا ہے۔ اور وبائی امراض کے موقع پر یہ بات ہمیشہ
پیش نظر رہنی چاہیئے۔ بہت سے بچوں کو ان داغوں کی وجہ سے کھجلی
بھی ہو جاتی ہے۔ اور گو رطوبت ابھی صاف ہی ہوتی ہے۔ مگر ان کے گرد
ایک صاف سا حلقہ بھی پڑ جاتا ہے۔ زمانۂ حضانت ۱۲ یوم سے لیکر ۲۵ یوم
تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ موتیا سیتلا میں داغ نمودار ہونے
سے دو تین روز پیشتر بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اور پیپ پیدا ہونے تک
کئی روز گزر جاتے ہیں۔ مگر اس صورت میں جبکہ بچے نے ٹیکہ لیا ہو۔ مرض
کی رفتار اور نوعیت بہت کچھ بدل جاتی ہے۔ دس سال سے کم عمر کے
بچوں کو بچپن میں ہی ٹیکہ لگانے سے انہیں آئندہ موتیا سیتلا میں مبتلا ہونے
کا خدشہ نہیں رہتا۔

کن پیڑے: چہرے یا گردن پر کسی قسم کے ورم کو عموماً مائیں کن پیڑے
ہی سمجھتی ہیں۔ اس لئے ان کی تشخیص پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ فی الواقع
اس مرض کا حملہ ہونے کی صورت میں چہرے کا ایک یا دونوں حصے متاثر ہو جاتے
ہیں۔ اور چہرے کے پیچھے اور کان کے عین نیچے ہر قدر سے اوپر کو
اٹھ جاتا ہے۔ ورم سا ہو جاتا ہے۔ اور کان کے سامنے کی طرف اوپر کو پھیلتے
ہوئے ٹھوڑی تک چلا جاتا ہے۔ ورم کو چھونے سے صحیح طور پر کچھ نہیں

معلوم ہوتا۔ البتہ اگر چہرے کے رخ پر کان کے سامنے کی جانب کوئی نصف انچ پر آہستہ سے انگلی پھیری جائے۔ تو کان کی سوراخ کے مقابل ایک قسم کا ابھار سا محسوس ہوتا ہے۔ جو جبڑے پر سے آگے کو بڑھا ہوا ہوتا ہے اور یہی ایک بات تشخیص کے لئے بہت اہم اور قابل لحاظ ہے۔ غذا کھاتے وقت بھی عموماً تھوڑا سا درد ہوتا ہے۔ مگر چھوٹے بچوں میں یہ درد ہمیشہ خفیف صورت میں ہی رونما ہوگا۔ اور شاذ و نادر ہی سنگین صورت اختیار کریگا۔ عنفوان شباب کی عمر والے لڑکوں میں اس کے خفیف سے حملے کے ایک سے تین ہفتوں کے بعد مرض پھر عود کر آتا ہے اور پیداواری قوائے متاثر ہو جاتے ہیں۔ عموماً پھولے ہوئے غدود گردن کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور سخت گلٹیاں صاف طور پر محسوس کی جاسکتی ہیں۔ اور اگر منہ کا معائنہ کیا جائے۔ تو فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آیا ورم دانتوں کے عوارض کی وجہ سے ہے یا کیا؟

اسکا زمانہ حضانت ۱۴ سے ۲۸ ایام تک مختلف طور پر ہوتا ہے۔

وبائی امراض میں احتیاطی تدابیر

اگر مخصوص ہدایات نہ ملی ہوں۔ تو معلم کو حسب ذیل اشارات سے کام لینا چاہیئے۔

جو بچہ کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو اسے ضرور مدرسہ سے نکال دینا چاہیئے لال بخار یا ڈفتھریا کی صورت میں مریض کو اس وقت تک مدرسہ نہیں آنا چاہیئے۔ جب تک کہ معالج طبی کے اس اعلان کو کہ اب مرض زائل ہو چکا ہے تین ہفتے نہ گزر جائیں۔ اور اگر کان یا ناک ابھی بہتے ہوں۔ تو اس مدت میں اور بھی زیادہ اضافہ درکار ہوگا۔ اسی طرح جب ایسا بچہ جس نے ابھی ابھی لال بخار کے حملہ سے

نجات پائی ہو۔ مدرسہ آنے لگتا ہے اور کان پھر بہنا شروع ہوتا ہے۔ تو اُسے فوراً نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وبا کے پھیلنے کا بہت زیادہ خدشہ ہے۔

کسی ایسے مکان کے بچے کو جہاں لال بخار شایع ہؤا ہو۔ اس وقت تک مدرسہ آنے کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے۔ جب تک کہ مریض کے وبائی اثرات سے محفوظ ہونے کے اعلان کو دو ہفتے نہ گزر جائیں۔ یا کہ وہ ہسپتال کو چلا جائے اور اس کے بعد مکان کا دفاع تعدیہ کرایا گیا ہو۔ اگر ممکن ہو سکے تو صداقت نامہ طبی بھی لیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ بعض خفیف صورتیں بہت ہی آسانی سے نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ یہ عذر کہ بچے کو یہ مرض پہلے ہی ہو چکا ہؤا ہے۔ یا اس نے فوراً ہی مکان کو چھوڑ دیا تھا۔ زمانہ حضانت کو کم کرنے کے لئے کبھی قابل قبول نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ طبی صداقت نامہ پیش کرنے پر ہی اصرار کرنا چاہیئے۔

چیچک وغیرہ کی صورت میں مخصوص حالات پر زیادہ انحصار ہوتا ہے۔ خوب دیہات میں متاثرہ بچے گھروں میں اور گلی کوچوں میں آزادی کے ساتھ اپنے دوستوں سے مل جل کر رہتے ہیں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں کی جماعتوں میں زیادہ تر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو سابق میں اس مرض میں مبتلا رہ چکے ہوں۔ ان بچوں کو جو فی الواقع بیماری میں مبتلا ہوں۔ منہ بند رہنے تک مدرسہ نہیں آنے دینا چاہیئے۔

چھیچک۔ دو یا تین ہفتے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت تک جس صورت میں کہ کھانسی شدید ہوئی ہو۔

جرمن چیچک۔ پھنسیاں غائب ہو جانے کے بعد یا دست۔ وقت تک ہو تھا سیتھا۔ تین ہفتے تک یا جب تک تمام غدود غائب ہو جائیں۔

کنٹھ مالا۔ دس سے چودہ ایام تک۔

سعال دیکی (کالی کھانسی)۔ جب تک علالت اور شدید کھانسی کے دورے رفع نہ ہوں۔

جرمن چیچک۔ موتیا سیتلا۔ اور کنٹھ مالا بہت معمولی امراض ہیں۔ اور غریب دیہات میں مریض کے بھائی بہنوں کو مدرسے سے روکنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا مگر چیچک اور سعال دیکی بہت سنگین امراض ہیں۔ اس لئے یہ مناسب ہوگا۔ کہ ان کے زمانہ تیوع میں کمسنوں کی جماعتوں کے ایسے تمام بچوں کو جو متاثرہ مکانات میں رہتے ہوں۔ کسی واردات کے ہوجانے کے بعد دو سے تین ہفتوں تک علی الترتیب مدرسہ آنے سے روک دیا جائے۔ اور صرف ایسے بچوں کو ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی جماعتوں میں آنے دیا جائے۔ جنہیں پہلے یہ امراض ہو چکے ہوں۔

جب تک کہ کسی مدرسہ میں ایک یا دو بیمار بھی ہوں یہی بہتر ہوگا۔ کہ متاثرہ محلوں کے تمام بچوں کو مدرسہ آنے سے روک دیا جائے۔ اور اس وقت تک انہیں اجازت نہ دی جائے۔ جب تک کہ اس مخصوص مرض کا زمانہ حضانت آخری مریض کے حملہ سے لیکر ختم نہ ہوئے۔

طفیلئے اور جلدی امراض

قمل الراس:۔ غالباً سیلے غلیظ سر سے بڑھکر اور کوئی بات مدرسہ کے لئے زیادہ باعث تکلیف نہ ہوگی۔ اور سر میں جوؤں کا پڑ جانا۔ اور ان کے انڈے یا لیکھیں ہوجانا زیادہ تشریح کا محتاج نہیں۔ یہ انڈے ایک قسم کی ناقابل تحلیل جھلی میں لپٹے ہوتے ہیں۔ اور بالوں سے اس قدر گتھے ہوئے

ہوتے ہیں۔ کہ آسانی سے انہیں ہلاک یا زائل نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سے
، سے بیکر ہم ایام تک بچے نکل آتے ہیں۔ اور جوئیں کھوپڑی کی جلد میں دھنس
کر بہت سی کھجلی اور اکثر اوقات زخموں کا باعث ہوتی ہیں۔ زخم خاص کر سر کے
پچھلے حصے میں پائے جاتے ہیں اور سنگین حالتوں میں زرد رنگ کے کھرنڈ
بھی ہو جاتے ہیں جو بالوں سے باہم گتھ جاتے ہیں اور گردن کے پچھلے حصے
اور کانوں کے عین نیچے کے غدودوں میں ورم سا پیدا ہو جاتا ہے۔

سنگین حالتوں میں سر کے بال بہت چھوٹے کروا دینے چاہئیں
اور کھرنڈوں کو پلٹس باندھ کر زائل کرنا چاہیئے۔ اور ہلکا سا مرہم یا خشک
بورک پوڈر زخموں پر لگانا چاہیئے۔ لیکن معمولی شکایت کی صورت میں اگر تارپین
تیل اور پانی کو مساوی مقدار سے ملا کر اور اس سے بالوں کو تر کر کے دن میں کئی
بار کنگھی کی جائے۔ اور ہر روز رات کے وقت چکنے صابن اور پانی سے سر کو
دھویا جائے۔ تو کافی ہوگا۔ یہ علاج ایک پندھواڑے تک ہر روز جاری رکھنا
چاہیئے۔ اور اگر بچوں کی ماؤں پر اس ترغیب کا کوئی اثر نہ ہو۔ کہ وہ اپنے
بچوں کو ننگے سر پھرنے دیا کریں۔ تو گاہ بگاہ تمام ٹوپیوں کو خوب دھوپ
لگواتے رہنا چاہیئے۔

خارش:۔ اس میں سرخ رنگ کے ابھرے ہوئے داغ۔ آبلے۔
اور کھرنڈ وغیرہ پر مشتمل سی پھنسی نما سکر ہاتھوں۔ بازوؤں۔ اور پاؤں پر نمودار
ہوتی ہے۔ مگر چہرے پر نہیں ہوتی۔ خارش کے مادہ جراثیم کی وجہ سے
جو جلد سے چمٹ کر انڈے دے دیتی ہے۔ پیدا ہوتی ہے۔ ایسے بچوں
کو جو اس میں مبتلا ہوں صحت ہونے تک مدرسہ آنے سے روک دینا چاہیئے
اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کے وقت تمام جسم پر گندھک کا مرہم خوب

ملا جائے۔ اور صبح کو گرم پانی سے غسل لیا جائے۔ نیز پہننے کے تمام کپڑوں کو اچھی طرح دھوپ لگوائی جائے یا دھویا جائے۔

پسوؤں کے کاٹنے کے نشانات:۔ عام طور پر غلیظ بچوں کی گردن یا جسم پر پسوؤں کے کاٹنے سے چھوٹے چھوٹے سرخ داغ نمودار ہو جاتے ہیں۔ انہیں ان چھوٹے چھوٹے جلد کے نیچے کی رگوں سے خون پھوٹنے کے ساتھ جو نیم سیر یا مخصوص امراض میں مبتلا شدہ بچوں میں پائے جاتے ہیں۔ خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ ان صورتوں میں داغوں کا رنگ زیادہ شوخ ہوتا ہے۔ اور جسامت میں بھی یہ مختلف ہوتے ہیں۔ اور عموماً یہ جسم کے نچلے حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

داد سر۔ یہ مرض حرام گوشت کی وجہ سے ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے بیج جیسے جراثیم اور داؤں کے ذریعہ جنہیں بہت مشکل سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ پھیلتا ہے۔ اس لئے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ دوسرے بچوں میں یہ وبا نہ پھیلنے پائے۔ بالغوں کو عموماً یہ مرض نہیں ہوا کرتا۔

مخصوص صورتوں میں قریب قریب ننگے دھبے سر پر دیکھے جاتے ہیں۔ ایسے دھبوں کے سرے بہت نمایاں اور قدرے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کھوپری کی کھال کے ننگے حصے پر پتلے پتلے چھلکے چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا زیادہ سنگین صورتوں میں جہاں بے احتیاطی برتی گئی ہو۔ دبیز پپڑیاں سی پڑ جاتی ہیں۔ اور چند بچے کھچے بال جو رہ گئے ہوتے ہیں مڑتے۔ ٹوٹتے یا جھڑتے جاتے ہیں۔ اور ذرا سی کوشش سے تمام کے تمام اُتر جاتے ہیں۔ مشتبہ صورتوں میں اس کی تشخیص صرف خردبینی معائنہ سے ہی ہو سکتی ہے۔

داد اور سر کے گنج میں جبکہ گنج کے دھبے عموماً سر کے پیچھے کی جانب ہوتے ہیں۔ اور کنارے غیر نمایاں اور جلد بالکل ملائم اور صاف ہوتی ہے۔ بخوبی تمیز کی جانی چاہیئے۔ آبلہ دار اکزیما عصف متعدی۔ اور Sehorrhoea Sicca وغیرہ میں بالکل صحیح اور درست بال پپڑی میں سے اُگے ہوئے پائے جائینگے۔

تمام ایسے بچوں کو جو داد میں مبتلا ہوں۔ مدرسہ آنے سے اس وقت تک روک دینا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ صحت سے متعلق طبی صداقت نامہ نہ پیش کریں۔ لیکن ہمیشہ ایسا کرنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ اس مرض کا علاج بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات سالہا سال تک چلتی رہتی ہے۔ اور ہمہ اوقات ٹوپیوں کے بارے میں نہایت سخت احتیاط ملحوظ رہنی چاہیئے ہر مشتبہ صورت میں کثرت سے مرہم کے استعمال کی ترغیب دیجانی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے جراثیم پھیلنے نہیں پاتے۔

داد جسم :- یہ مرض جسم کے کسی حصے پر بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں پر یہ سرخ حلقوں کی شکل اختیار کرتا ہے۔ یہ حلقے بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔ مگر درمیان سے کھال بالکل اچھی ہوتی جاتی ہے۔ اس کا ازالہ چند بار ٹنکچر آیوڈین لگانے یا پارہ کا مرہم ملنے سے بسہولت ہو سکتا ہے۔ مریضوں کو اس وقت تک مدرسہ نہیں آنے دینا چاہیئے۔ جب تک کہ متاثرہ حصہ پوری احتیاط سے نہ ڈھکا ہو

عصف متعدی (Impetigo Contagiosa) عام طور پر غلیظ بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے۔ اس میں موٹے موٹے زرد رنگ کے کھرنڈ خاص کر چہرے اور منہ پر ہو جاتے ہیں۔ ان سے نیچے کی جلد بھی اور خام ہو کر علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اول اول یہ چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے سے ہوتے ہیں

جو بسرعت بڑے ہو کر بھورے رنگ کے پیپ سے بھرے ہوئے چھالے بن جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ چھالے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا قسم کے کھرنڈ نمودار ہونے لگتے ہیں۔

یہ مرض ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک بچے سے دوسرے بچے میں جلد پھیل جاتا ہے۔ اور عام طور پر انگلیوں کے ذریعہ سے یہ منتقل ہوتا ہے۔ ایسے تمام بچوں کو جو اس میں مبتلا ہوں تا صحت مدرسہ آنے سے روک دینا چاہیے۔ ان کھرنڈوں پر پولٹس باندھ کر صاف کرنا چاہیے۔ اور ان پر سیسے۔ گندھک یا پارے کا کوئی مرہم اچھی طرح ملنا چاہیے۔ اس عمل کو جب تک کھرنڈ بننے موقوف نہ ہوں بار بار کرتے رہنا چاہیے۔

اکزیما:۔ اس میں جلد سرخ ہو کر سوج جاتی اور کھجلی سی ہونے لگتی ہے۔ اس میں مختلف اقسام کی پھنسیاں بھی ہوتی ہیں۔ جن میں سے دو نہایت عام ہیں اول۔ تر۔ جبکہ چھوٹے چھوٹے آبلے یا چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور جب یہ پھوٹ پڑتے ہیں۔ تو ان میں سے صاف سی رطوبت عرصہ تک بہتی رہتی ہے۔

دوم۔ خشک:۔ جس میں متاثرہ حصہ بہت چھوٹے چھوٹے خشک چھلکوں سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہ مرض متعدی نہیں ہے۔

منہ۔ ناک۔ کان اور آنکھوں کے امراض

دانت:۔ مدرسہ آنے والے بچوں کے دانتوں کی حالت نہایت خراب ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف اکثر اوقات دانتوں کے درد میں ہی مبتلا رہتے ہیں۔ بلکہ ان کے منہ بھی متعفن ریزوں کی وجہ سے بہت غیر صحت مند حالت میں ہوتے ہیں۔ جن سے دیر پا جلن اور سوزش پیدا ہو کر عام صحت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے

اگر ان ریزوں کو دور کر دیا جائے۔ اور دانتوں کو کم از کم روزانہ رات کے وقت دانتوں سے خوب صاف کیا جائے تو اس میں بہت کچھ افاقہ ہو سکتا ہے۔

تکلم۔ منہ کے نقائص سے تکلم پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے مگر اصولاً اس کا کوئی علاج نہیں۔ تاہم دراز دار تالو کی صورت میں والدین کو بلا تاخیر جراحی امداد حاصل کرنے کے متعلق تلقین ہونی چاہیئے۔ کیونکہ سال بسال کامیابی کی توقع کم ہوتی جاتی ہے۔

ہکلانے والے بچوں کی فوراً رپورٹ کی جا کر ان کا باقاعدہ علاج کروانا چاہیئے۔ نہ صرف خود ایسے بچوں کی خاطر ہی بلکہ دوسرے بچوں کے فائدے کے لئے بھی جو ان کی تقلید کرنے سے اس عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنا ضروری ہے۔

منہ سے سانس لینا۔ ایسے بچے جو منہ کھول کر سانس لینے کے عادی ہوں خاص توجہ کے محتاج ہیں۔ کیونکہ اس طرح سے وہ پھیپھڑوں کے مرض اور دوسری کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس قسم کی عادت اس طرح سے پڑتی ہے۔ کہ ناک میں سے ہوا گزرنے کا راستہ صاف نہیں ہوتا۔ جو نتھنوں کی اندرونی جلد میں سوجن۔ غدہ آسا یا ناک کی سوزش کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ متعدد صورتوں میں تو یہی تدبیر موثر ثابت ہوگی۔ کہ بچے کے ناک صاف رکھنے کی نگرانی کی جائے۔ اور اسے سانس لینے کا صحیح طریقہ سکھایا جائے۔ لیکن سنگین صورتوں میں جراحی معالجہ کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً جب کہ بچے میں بہرہ پن کے آثار پائے جائیں۔

بہرہ پن۔ غدہ آسا کے علاوہ اس کی وجہ کان کا عارضہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور انفلوئنزا وغیرہ کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ اور جس میں عموماً کان سے رطوبت

بہتے رہنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ہو سکتی ہے۔ ایسی صورتوں میں کان کو پچکاری سے صاف کروانا ضروری ہے۔ اور والدین کو طبی مشورہ حاصل کرنے کی ہدایت دیجانی چاہیئے۔ ورنہ لاپرواہی کی وجہ سے قبیح نتائج کا اندیشہ ہے۔ کان کے پچھلے حصے میں درد اور سوزش ہونیکی صورت میں فوراً معالجہ کروانا چاہیئے۔

چشم اور بصارت:۔ قصیر نظری یا قریب نظری بڑے بچوں میں آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ تختہ سیاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن بہت ہی صغیر سن بچوں کی صورت میں جسمانی عارضہ اور احمق پن میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ قریب نظری کے عارضہ کا علاج ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ آہستہ آہستہ بدتر حالت اختیار کرتا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے بعید نظری یا hyper-metropia ایسے اہم نہیں ہیں۔ بشرطیکہ بچے کو دردسر کی شکایت نہ ہو۔ تاہم دردسر کا نہایت ہی عام سبب عارضۂ چشم ہوتا ہے۔ جسے astigmatism مبہم ماسکیت کہتے ہیں۔ اور جو آنکھوں پر بار عائد کرنے والے کام کے بعد بہت نمایاں صورت میں ہوتا ہے۔ پپوٹوں کا دیرینہ ورم اکثر اوقات نقص بصارت کا موجب ہوتا ہے۔ اور ایسی صورتوں میں بصارت پر زیادہ توجہ دیجانی چاہیئے۔ پلکوں کے ورم کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ مبادا مرض متعدی ہو۔ معلم کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ مریضوں کی تعداد بڑھنے کی صورت میں وہ طبی مشورہ کا انتظام کرے۔

بعض اوقات ایسے بچے بھی جو قرنیہ کے ناسور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مدرسے آتے ہیں۔ ان کی آنکھ بالکل سرخ ہوتی ہے۔ اور روشنی ناقابل برداشت

ہوتی ہے۔ اگر ایسی صورت میں غفلت برتی جائے تو آنکھ کو دائمی ضرر پہنچنے یا بصارت جاتی رہنے کا احتمال ہے۔ بہرحال ایسی صورت میں طبی مشورہ حاصل کرنا بیحد ضروری ہے۔

عام امراض

مرض قلب۔ بچے کو قلب کی بیماری عام طور پر وجع مفاصل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو چھوٹے بچوں میں بڑھتے ہوئے درد یا St Vitus 's dance کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

یا قوریہ میں مبتلا شدہ بچہ ہمیشہ St. Vitus's Dance بے چین رہتا ہے۔ اور اس کی حرکات جھٹکے دار اور غیر ارادی ہوتی ہیں۔ سنگین صورتوں میں مریض کو ساز وسامان تسلا بخش پکڑنے پر بھی دقت سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کو مدرسہ آنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے کیونکہ انہیں ادھر ادھر پھرنے میں نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اور دوسرے بچے ایسی حرکات کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر عادت ہو جانیکی صورت میں آسانی سے اسے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ کمی تنفس، درد قلب، پاؤں اور ٹانگوں پر ورم آجانا۔ یہ تمام مرض قلب کے بعد کی علامات ہیں۔ اور جب تک صحت نہ ہو۔ مریض کا طبی معائنہ باقاعدگی سے ہوتے رہنا چاہیئے۔ ایسے بچے جو دیرینہ مرض قلب میں مبتلا ہوں۔ خاص توجہ اور احتیاط کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور ان سے کوئی ایسا کام نہ لینا چاہیئے۔ جس سے تنفس میں کمی واقع ہو۔ اور سخت قسم کی ورزش مثلاً تیرنا۔ اور قلب پر بار عائد کرنے والی مشقیں ہرگز نہ لی جانی چاہیئیں۔ اچانک عارضہ ضعف کی صورت میں

ایسے بچوں کو چت لٹا دینا سخت غلطی ہے۔ ٹیک دے کر رکھنا زیادہ محفوظ ہوگا۔

تپ دق:۔ ایسے بچے جن میں تپ دق کے عام علامات اور خاصکر اخراج بلغم کی زیادتی پائی جائے۔ مدرسہ کے لئے سخت اندیشہ کا باعث ہوتے ہیں۔ انہیں اس وقت تک مدرسہ سے علیحدہ ہی کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ پرنسپل کو ان کے متعلق کوئی چارہ کار اختیار کرنے کی بابت ضروری ہدایات موصول نہ ہوں۔

یرقان:۔ اس میں جلد کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ جو آنکھ کی سفیدی پر بہت نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسے بچوں کو فوراً گھر بھیج دینا چاہیئے۔

دردِ شکم:۔ پیٹ میں ورم ہو جانے کے امکان کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بچے کی زندگی کا دارومدار اس مرض کو ابتدا میں ہی معلوم کر لینے پر ہے۔ اس کی تشخیص گو مشکل ہے مگر عام علامات حسب ذیل ہیں۔

قبض، معدہ کے دائیں جانب نیچے کو درد رہنا۔ جو دباؤ سے بڑھ جاتا ہے اور حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورتوں میں بچے کو گھر بھیج دینا چاہیئے۔ اور والدین کو بلا تاخیر طبی مشورہ حاصل کرنے کی ضرورت پر بخوبی روشنی ڈالتے ہوئے تلقین کرنی چاہیئے۔

مختلف اقسام کے زخم

اکثر اوقات بچے جب مدرسہ آتے ہیں تو اُن کے جسم کے کسی حصے پر میلا سا چیتھڑا بندھا ہوا ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ معمولی سا زخم ہوتا ہے جو گھریلو علاج سے اچھا ہو رہا ہو یا بعض اوقات اس پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر زخم سرخ اور تکلیف دہ ہو۔ اور اطراف کی جلد میں

ورم پیدا ہو جائے۔ اور اگر گردن کی غدودوں میں پھاپن آگیا ہو۔ اگر زخم اوپر
کے حصے میں ہو، تو بازو کے جوڑ پر بغل میں اور اگر پاؤں یا ٹانگ پر ہو تو ران
کے جوڑ پر، تو معمولی حیثیت کے علاوہ وہ مرض توجہ کا محتاج ہو جاتا ہے۔ کسی گہرے
زخم کے بعد حرکت نہ ہو سکنے اور کسی پٹھے کے اوپر پیچیدہ جوڑوں پر ورم آنے۔
اور پنڈلی کی ہڈی پر گرہ لگنے جس میں زیادہ درد کے ساتھ ورم بھی آ جائے
ایسی صورتیں ہیں۔ کہ ان میں طبی تشخیص کا ہونا ہی ضروری ہے۔ اگر والدین کو
صرف یہی ترغیب دلائی جا سکے۔ کہ وہ رگڑوں اور معمولی زخموں کو میل کچیل
اور مرہم سے ڈھانپنے کی بجائے انہیں گرم پانی اور بورک ایسڈ میں پٹی کو
بھگو کر اس سے ڈھانپ دیا کریں۔ تو بہت سی تکلیف کا انسداد ہو جائیگا۔

ابتدائی فوری علاج

مدرسے میں حوادث ہوتے ہی رہتے ہیں، اور معلم کے لئے چارہ کار
اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

دورہ مرگی کے دورہ میں بچہ بیہوش ہو جاتا ہے، چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے۔
اور منہ سے کسی قدر کف نکلنے لگتی ہے۔ اور اکثر اوقات پیشاب اور پاخانہ
بھی خطا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو فرش پر چت لٹا دینا اور چست
کپڑوں کو ڈھیلا کر دینا ضروری ہے۔ زبان کو کاٹنے کی صورت میں دانتوں
کے درمیان کوئی کتاب یا تہ شدہ رومال رکھ دینا چاہیئے۔ اور اگر زبان
کو زیادہ کاٹتا ہے تو سر کو پہلو پر رکھ دینا چاہیئے۔ تاکہ خون اندر نگلا جانے
کی بجائے باہر کو بہ جائے۔ دورہ کے ختم ہو جانے کے بعد یہ دیکھ لینا مناسب
ہوگا۔ کہ گرتے وقت اس کے کوئی چوٹ تو نہیں آئی [illegible]

سی سخت بیماریوں میں ایسے دورے ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر ایسی حالتوں میں چہرہ عام طور پر زرد ہو جاتا ہے اور حرارت بھی بڑھ جاتی ہے۔ معمولی غشی کے حملوں میں چہرہ زرد اور نبض کمزور پڑ جاتی ہے۔ مریض کو چت لٹا دینا۔ اسکے کپڑے ڈھیلے کرنا۔ تازہ ہوا اور ٹھنڈا پانی تقریباً ہمیشہ ہی ایسی صورتوں میں مفید ثابت ہونگے۔

احتراقات:۔ جلے ہوئے حصے پر فوراً ویسلین یا میٹھا تیل مل دینا چاہیئے۔ اگر یہ دونوں ہی میسر نہ آسکیں۔ تو ایک دستی کو گرم پانی میں بھگو کر ذرا ٹھنڈا کر لیا جائے۔ اور اسپر باندھ دینا چاہیئے۔

گھاؤ اور رگڑیں:۔ پانی میں تھوڑا سا بوریک ایسڈ یا مزیل عفونت مائع ملا کر اس سے دھونا چاہیئے اور کپڑے کی پٹی کو پانی میں خوب بھگو کر باندھ دینا چاہیئے۔ اگر کوئی بڑی نس کٹ گئی ہو۔ تو زخم پر فوراً دباؤ ڈالکر عضو کے گردا گرد زخم پر ایک ڈوری اچھی طرح کس کر باندھ دینی چاہیئے۔ لیکن گھاؤ کی اکثر صورتوں میں یہی کافی ہے۔ کہ اس پر چیتھڑا لپیٹ کر زخم پر دباؤ ڈالا جائے۔ اور اس کے اوپر کس کر پٹی باندھ دی جائے۔ اگر کسی پٹھے کے کٹ جانے یا جوڑ کے ٹوٹ جانے کا احتمال ہو۔ تو بہت ہی اچھی طرح سے دھونا نہایت ضروری ہے۔

ہڈی ٹوٹنا:۔ اگر ہڈی کا سر کھال سے باہر نکل آئے تو معمولی زخم کی طرح اس کا علاج کیا جانا چاہیئے۔ بچے کو زیادہ ایذا پہنچائے بغیر زخمی عضو کو حتی الامکان بالکل سیدھا رکھ کر اس کے اطراف کپڑا لپیٹ دیا جائے۔ اور لکڑی اور روئی پٹی وغیرہ سے باندھ دینا چاہیئے۔ تاکہ ٹوٹے ہوئے سرے سرکنے نہ پائیں۔

شدید سقط: جب کوئی بچہ بلندی سے گر پڑے۔ اور بظاہر سخت چوٹ پائی جائے۔ تو اسے حتی الامکان بہت کم جنبش دینی چاہیئے۔ بہترین چارہ کار یہ ہے کہ اسے گرم رکھنے کے لئے کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے۔ اور جب تک مدد آ جائے۔ اسے وہیں لیٹے رہنا چاہیئے۔ جہاں کہ وہ پڑا ہے۔ سر میں چوٹ آنے کی صورت میں جو اکثر اوقات چھوٹے پرسے گرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کوئی مقوی دوا نہیں دینی چاہیئے۔ بچہ اگر بیہوش ہو جائے۔ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اسے گھر بھیجنے سے پہلے کم از کم ایک گھنٹہ تک ضرور کامل آرام سے لٹائے رکھنا چاہیئے۔ اور خواہ وہ بالکل بھلا چنگا ہی نظر آئے۔ چند روز تک اسے صاحب فراش ہی رکھنا محفوظ ترین معالجہ ہے۔

طویل غشی: آنکھ کی پتلیوں کا غیر مساوی ہونا اور ناک یا کانوں سے خون اور صاف رطوبت کا بہنا سنگین ضرب شدید کے علامات ہیں۔

زہر خوردنی

سریع التاثیر تیزاب: کھاری چیزیں فوراً دی جائیں۔ چھت سے چونا یا سفیدی لے کر اور اسے پیس کر گھلایا جائے۔ تو بہت مفید ثابت ہوگا۔ جب کوئی اور شئے میسر نہ ہو تو پانی پلاتے جانا چاہیئے۔ قے آور دوائی کسی صورت میں بھی نہیں دینی چاہیئے۔

کاربالک ایسڈ: اس میں انڈے کی سفیدی۔ بالائی اور زیتون کا تیل مفید ہونگے۔ اور کوئی قے آور دوائی بھی دیجانی چاہیئے۔

زہریلی بیریاں: فوراً کوئی قے آور دوائی دی جانی چاہیئے۔ اس کیلئے گرم پانی کے ایک گلاس میں رائی کا ایک بڑا چمچہ ملا کر پلا دینا بہترین نسخہ ہے

پے برابر یا گرم پانی میں زیادہ نمک ملا کر دینے چاہئیں۔

والدین کو مشورہ

غریب علاقوں میں اکثر اوقات والدین اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور نگرانی کے متعلق مشورہ لینے کے لئے مدرسین کے پاس آتے رہتے ہیں۔ اور بہت سی صورتوں میں اگر ذیل کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ تو بچے کی صحت میں بہت بڑی حد تک اصلاح ہو سکے گی۔

نیند: ۵ سے ۷ سال کے بچوں کو ۱۲ گھنٹے۔ سات سے دس سال والوں کو ۱۱ گھنٹے۔ اور دس سے تیرہ سال والوں کو ۱۰ گھنٹے کی نیند ضرور ملنی چاہیے۔ سوتے وقت بچے کے پاس کسی قسم کا [illegible] شور وغل نہ ہونا چاہیے۔ اور کمرہ کی ہوا تازہ ہونی چاہیے۔ سونے سے پیشتر منہ ہاتھ پاؤں ضرور دھو لینے چاہئیں۔ اور بچے کو دن کے کپڑوں میں سونے کا قاعدہ نہیں وہ دن بھر پہنتے۔ [illegible] پرہیز کرنا چاہیے۔

عادات کی باقاعدگی: بچے کو باقاعدگی سے معینہ اوقات پر حمام میں جانے اور معمول صفائی کی پابندی کرنے کی تربیت کرنا نہایت ضروری ہے۔ گو یہ معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر [illegible] کی جانب توجہ کرنے سے آئندہ سالوں [illegible] نوبت کی تکلیف اور بیماری سے نجات مل جائے گی۔

غذائیں: بچے عموماً کھانے کے وقت گھر کو دوڑتے ہیں۔ اور روٹی کا ٹکڑا لے کر گلی کوچوں میں کھیلنے چلے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ روٹی سے [illegible] علاوہ [illegible] بہت [illegible] بگڑ جاتی۔ اور [illegible] ضائع ہو جاتی ہے۔

[illegible] کھانے میں باقاعدگی [illegible]

چاہیے۔ اس طریق سے کھانا زیادہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ بچے کھاتے ہیں۔ اس سے انہیں زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ ماں بھی عمدہ اور بہتر کھانا تیار کر سکتی ہے۔ کھانا کھانے سے پیشتر اور اس کے بعد کچھ دیر تک بچوں کو بالکل اطمینان سے رہنا چاہیے۔ اگر مفید ہدایات کے ساتھ سلیقہ شعاری سے کام لیا جائے۔ تو کھانے پر جو رقم صرف ہوگی۔ خواہ وہ کیسی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ بہت زیادہ منفعت بخش ثابت ہوگی۔

لباس | بہت سی صورتوں میں بچے اگر متعدد [illegible] کی بجائے جو ان کے جسم پر کس کر پہنے اور بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تھوڑے اور ڈھیلے کپڑے پہنیں تو بہت زیادہ مفید ہوگا۔ نازک بچوں کو عموماً ضرورت سے زیادہ کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔

ٹوپیوں کے استعمال سے عموماً نزلہ خواہ بیماری پھیلتی ہے۔ اس لیے سخت گرمی کے زمانہ کے علاوہ بچوں کو ان کے بغیر ہی رکھنا زیادہ بہتر ہوگا۔

اوّلی تعلیم اطفال

اِصطلاحات

(ا)

Abacus	گولی چوکھٹا
Acoustic Perception	سمعی ادراک
Actor	ایکٹر۔ سوانگی
Actress	ایکٹرس۔ سوانگن
Adaptation	تطابق۔ توافق
Adenoids	غدہ آسا
Animate objects	جاندار اشیاء
Appeal	اپیل کرنا۔ تحریک کرنا۔ ملتفت کرنا۔
Appreciate	ستائش کرنا۔
Atmosphere	کرۂ ہوائی
Automatic	عادتی

Back Vowels	عقبی یا موخر حروف علت

Bad falls	شدید سقطہ
Barter	مبادلہ
Bewildering impressions	پراگندہ یا پریشان تاثرات
Bills	بل
Benumb	سن ہونا۔ ٹھٹھرانا۔
Biographical	سوانحی
[illegible]	چڑیا دماغی۔ اسفور دماغی
Blade Consonants	نطعی حروف صحیح
Blade point consonants	ذوالراس حروف صحیح
Botanical order	نباتیاتی ترتیب۔
Branch of knowledge	شعبۂ علم
Calender	روزنامچہ۔ پیش نامہ۔ تقویم۔ جنتری
Calyx	کاسہ
Cards	چٹھیاں۔ لیبل۔ پتے
Centrifugal	مرکز گریز
Centripetal	مرکز جو
Committee Education	تعلیمی کمیٹی
C[illegible]ate	مرتکز کرنا
Conglomeration of sound	[illegible] اصوات
Conventional style	مقررہ اسلوب

Correlation	ارتباط باہمی
Corolla	اکلیلچہ
Crocus	زعفران ۔ کروکس
Court of the Past	دربار ماضیہ
Culture Value	کلچری قیمت
Cuts & Grazes	کٹے ہوئے زخم اور رگڑیں
Cyclostyle	سائیکلوسٹائل

Dandelion clock	ڈینڈیلیس کلاک
Development method	بروزی طریقہ
Development of the Intellect	ذہنی یا عقلی بروز
Demonstration purposes	ایضاحی اغراض
Dentals	حروف ثنویہ
Description	شکل وصورت ۔ بیان ۔ شکل وشباہت
Diacritical marks	ممیز اعراب
Diptheria	ڈفتھریا
Disconnected	بے ربط ۔ بے جوڑ ۔
Dramatisation	ڈرامہ سازی ۔ سوانگ بھرنا ۔

Eczema	اکزیما
Encourage	ہمت دلانا ۔ دل بڑھانا ۔ ہمت افزائی کرنا ۔

Enjoyment	لطف اندوزی، لطف اٹھانا
Faddists	خبطی
Fascimiles	ہوبہو نقلیں یا تصویریں
First aid	فوری علاج
Fits	غشی
Five step method	پانچ قدمی طریقہ
Flagrant errors	فاحش غلطیاں
Flea bites	پسوؤں کے ڈنک
Flexibility	لچک، خم پذیری
Follow the line	لکیر یا خط پر چلو
Formulate	دستور یا قاعدہ یا ضابطہ بنانا، تعمیم کرنا
Formulation	دستور یا قاعدہ یا ضابطہ سازی، تعمیم کرنا
Front Vowels	پیشیں حروف علت یا مقدم حروف علت
Fractures	شکستگی
Free Play	آزاد کھیل، بے تکلف کھیل
Free expression work	آزادانہ اظہاری کام
Free arm Drawing	آزاد بازو کی ڈرائنگ یا نقشہ کشی
Graphic	[illegible]
Guessing games	[illegible]

Gutturals	حلقی حروف
Hopscotch	ہبکا پچ
Ideas gained	محصلہ خیالات یا تصورات
Illustrations	توضیحات. توضیحی تصاویر
Impetigo - contagiosa	حصف متعدی
Impress on the minds	ذہن نشین کرنا
Impressions	ارتسامات
Impromptu stories	فی البدیہہ قصے. برجستہ قصے.
Inanimate objects	بیجان اشیاء
Incidental	اتفاقی . غیر متوقع
Infants	کمسن بچے . جیان
Introductory story	تمہیدی قصہ
Irrelevancy	بے تعلقی
Irresistable temptation	غیر مدفوع ترغیب
Invisible things	غیر مرئی اشیاء
Jaundice	یرقان
Labials	حروف شفویہ
Laying rings	چھلے بچھانا یا چھلے بچھائی
Laying sticks	تیلیاں بچھانا یا بچھائی
Learning process	عمل تعلم

Lesser celandine	سیلنڈائن خورد
Lip-teeth consonants	شفوی سنوی حروف صحیح
Logical order	منطقی ترتیب
Logical scientific sequence	منطقی سائنسی یا (علمی) تواتر
Magnifying glass	مکبر شیشہ
Make belief	مزعومیت
Make-believe plays	مزعومی کھیل
Mannerisms	اطواریت
Marches	مارچ، مارچیں
Marching	مارچ کرنا، کوچ کرنا
Marsh Marigold	مارشش میری گولڈ
Materials	ساز و سامان
Monkey [illegible]	بندر توڑ پھوڑ
Monotony	یک رنگی
Monotonous	یک رنگ
Mouth breathing	منہ سے سانس لینا
Mute letter	حرف معدولہ
Nasal consonants	غنی حروف صحیح
Nasturtium plants	نیسٹرشیم پودے
Narrative method	طریقہ نقالی

Nature	ماہیت۔ فطرت۔ سیرت۔ کائنات
Nature interests	کائناتی دلچسپیاں
,, Games	" کھیل
,, Talks	" بات چیت یا گفتگو
National heroes	قومی ہیرو
Nectary	شہد دان
Nine - pins	نو پن کا کھیل
Observation lessons	اسباق مشاہدہ
One space letter	یک خانی حرف
Open Days	ایام التقاریب
Painting	رنگ آمیزی کرنا
Paper tearing	کاغذ تراشی
,, folding	" شکنی
Parasites	طفیلیے
Part	اضافہ۔ مفوضہ
Pathos	درد۔ رقت۔ دلگدازی۔ دلسوزی
Pedagogy	درسیات
Pedagogical order	درسیاتی ترتیب
Pediculi - capitis	قمل الراس
Pistol Plasticine	پسٹل (مادگیں)
Plasticine	پلاسٹین

Point - teeth consonants	طرف الاسنان حروف تہجی
Poisonous berries	زہریلی بیریاں۔
Pollen	زیرہ اور زیرہ خانہ
" " box	زیرہ خانہ
Postures	نشست و برخاست
Power of speech	استعداد تکلم
Profitable channels	مفید راستوں
Qualifications	اسناد، قابلیت یا قابلیتیں
Raw - material	خام مسالہ
Relative value	اضافی قیمت
Rhyme making	قافیہ بندی
Rhythmic movements	متوازن حرکات
Redundant	زائد، فاضل
Rickets	کسافت
Rickety	سکح
Ringworm	داد
Routine teacher	لکیر کا فقیر مدرس یا لکیر کی فقیر معلم
Runs	رنس
Sand tracing	ریت میں خاکے بنانا یا چربہ اتارنا۔
Satire	ہجو
Scabies	خارش

Scientific order	علمی یا سائنسی ترتیب
Sentence method	جملی طریقہ
Sepals	پھل پتی
Shopping games	دوکانداری کھیل
Silent Reading	خاموش مطالعہ
Snow - drop	گل چاندنی۔ سنوڈراپ
Sort	ترتیب دینا۔
Sphere	کرہ
Spherical	کروی۔ مدور
Spontaneous delight	بے ساختہ مسرت
Stamens	زر ریشے
Stilted sentences	ابتر یا اوچھے جملے
Substance	مطلب مفہوم
Suggestive hints	اثر آفریں کنایات یا اشارے
Supernatural	فوق الفطرت
Syllable	جزو لفظ
Syllabus	سلیبس۔ تفصیلی نصاب
Symbols	علامات

Talks	گفتگو۔ بات چیت۔
Technique of story telling	اصول قصہ گوئی

Tip-to marches	پنگل یا جپ پنجوں کے بل ناچ
Tonic influence	مقوی اثر
Tonsils	گلٹیاں
Trill consonants	مکرر حروف صحیح
Tube-phone	ٹیوب فون باجہ
Unfold	کھولنا۔ شگفتہ کرنا
Universal	ہمہ گیر
Variety	گوناگونی۔ تنوع
Versatile	[illegible]
Visible things	مرئی اشیاء
Vivid fancy	شگفتہ خیالی
Vocal chords	حبل صوتی یا حبال صوتی
Visiting games	ملاقاتی کھیل
Voiced letter	ملفوظ حرف
Voiceless letter	غیر ملفوظ حرف
Walk	حرکت۔ سیر
Word method	طریقۂ لفظی
Whooping cough	کالی کھانسی
Zoological order	حیوانیاتی ترتیب

تمت

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چار مینار